وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ (الانعام: ۹۳)

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي
(ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵۲)

سلسلہ
"ایمانی خزائن"
میں شامل کتاب



دروسِ ختمِ نبوّت

یعنی

ختمِ نبوّت کورس

تعلیمی اداروں میں کورس کروانے کیلئے انتہائی موزوں

مولانا محمد سیف الرحمٰن قاسم
غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ
فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم (گوجرانوالہ) وجامعہ اُم القریٰ (مکہ مکرمہ)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرىٰ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوْحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ (الانعام:۹۳)

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (ابوداود حدیث نمبر ۴۲۵۲)

شان رسالت، عقیدۂ ختم نبوت اور عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اسلامی عقائد سے آگاہ کرنے والی

طلباء وطالبات کیلئے بہترین تحفہ ، عوام الناس کیلئے نہایت مفید

سلسلہ ''**ایمانی خزائن**'' میں شامل کتاب

دروس ختم نبوت

یعنی

''ختم نبوت کورس''

تعلیمی اداروں میں کورس کروانے کیلئے انتہائی موزوں

بندہ محمد سیف الرحمٰن قاسم

غفر اللّٰہ ذنوبہ وستر عیوبہ

فاضل جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ وجامعہ ام القریٰ

جامعة الطيبات للبنات الصالحات گوجرانواله

نام کتاب:　　دروس ختم نبوت
یعنی
ختم نبوت کورس
مصنف:　بندہ محمد سیف الرحمٰن قاسم عفی عنہ
طبع اول:　محرم ۱۴۳۲ھ مطابق اگست دسمبر ۲۰۱۰ء
ناشر:　جامعة الطيبات للبنات الصالحات
محلّہ کنور گڑھ گلی نمبر ۴ کالج روڈ گوجرانوالہ
فون: 03338150875

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ ، أَمَّا بَعْدُ !

ارشادِ باری ہے: **وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج وَأُولٰٓئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ** (البقرۃ:۲۱۷) ترجمہ: ''اور جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر (کرکافر ہوجائے) اور کافر ہی مرے تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت (دونوں میں) برباد ہوجائیں گے اور یہ لوگ دوزخی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے''۔ دوسرے مقام پر فرمایا:

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ لا أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ز يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ط ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (المائدۃ:۵۴) ترجمہ: ''اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ ایسے لوگ پیدا کردے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والے جاننے والے ہیں''۔

پہلی آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو شخص اسلام ترک کرکے کفر اختیار کرے وہ مرتد ہے اور یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کی وجہ سے سابقہ زندگی کے حالت اسلام میں کئے ہوئے سب اچھے اور نیک اعمال ضائع ہوجاتے ہیں۔ جب اسلامی زندگی کے اعمال حسنہ بے کار ہوجائیں تو حالت کفر کے اعمال کس کام آئیں گے؟ دوسری آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ مرتدوں سے مقابلہ

کرنے والے خدا تعالیٰ کے پسندیدہ برگزیدہ بندے ہوتے ہیں اللہ کا خاص فضل ہو تو مرتدوں سے مقابلے کی توفیق ملتی ہے اور کوئی شک نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے مرتد ہیں۔

قادیانی نے ایسے منافقانہ انداز سے کفر پھیلانا شروع کیا کہ اکثر علماء کرام کو اس کی چالوں کا پتہ نہ چلا لیکن علماءِ لدھیانہ نے ۱۳۰۱ھ میں اس پر کفر کا فتوی دیا اور جب وہ کھل کر سامنے آیا تو ساری امت نے اُن کے فتوی کی تائید کی۔ تفصیلات ان شاء اللہ آئندہ صفحات میں آئیں گی

بہرحال علماءِ لدھیانہ بازی لے گئے اور اس حدیث شریف کا مصداق ہوئے: مَـــنْ سَـنَّ فِـي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُـوْرِهِـمْ شَيْ ءٌ (مسلم کتاب الزکوۃ حدیث نمبر ۱۰۱۷) ترجمہ: ''جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ شروع کیا اس کو اس کا اجر ملے گا اور اجر ان لوگوں کو جو اس پر عمل کریں اس کے بغیر کہ ان کے اجر سے کچھ کمی ہو''۔ علماءِ لدھیانہ حنفی تھے اور ان کا مسلک علماءِ دیوبند والا تھا جیسا کہ آئندہ اوراق میں آ رہا ہے یہ عاجز اس حقیر سی کاوش کا

انتساب

انہیں علماءِ لدھیانہ کی طرف کرتا ہے جنہوں نے اس فتنے کا ادراک کرتے ہوئے ابتداء سے امت مسلمہ کے ایمان کو بچانے کی کوشش کی (دیکھئے رئیس قادیاں ج۲ ص ۱ تا ۳) اللہ تعالیٰ اِن کو ساری امت مسلمہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے آمین، ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور قادیانیت سمیت ہر قسم کے ظاہری و باطنی فتنوں سے بچائے آمین۔ فقط

بندہ محمد سیف الرحمٰن قاسم عفی عنہ

جامعۃ الطیبات للبنات الصالحات گوجرانوالہ

۱۴ر رمضان ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۶ر اگست ۲۰۱۰ء

بوقت چھ بجکر پانچ منٹ بعد از عصر

پیش لفظ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: أَنۡـزَلَ مِـنَ السَّـمَـآءِ مَآءً فَسَالَتۡ أَوۡدِيَةٌۢ بِـقَـدَرِهَـا فَاحۡتَمَلَ السَّيۡلُ زَبَدًا رَّابِيًا ط وَمِـمَّـا يُوۡقِدُوۡنَ عَلَيۡهِ فِي النَّارِ ابۡتِغَآءَ حِلۡيَةٍ أَوۡ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثۡلُهٗ ط كَـذٰلِكَ يَـضۡرِبُ اللّٰهُ الۡحَقَّ وَالۡبَاطِلَ ط فَـأَمَّـا الزَّبَدُ فَيَذۡهَبُ جُفَآءً ج وَأَمَّـا مَا يَنۡفَعُ النَّـاسَ فَيَـمۡـكُثُ فِي الۡاَرۡضِ ط كَـذٰلِكَ يَـضۡـرِبُ اللّٰـهُ الۡاَمۡثَـالَ (الرعد:۱۷) ترجمہ: اتارا اللہ نے آسمان سے پانی پھر بہنے لگے نالے اپنی بقدر پھر اوپر لے آیا وہ پانی جھاگ پھولا ہوا اور جس کو دھونکتے ہو آگ میں واسطے زیور یا اسباب کے اس میں بھی جھاگ ہے ویسا ہی ۔اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ حق اور باطل کو پھر جھاگ تو جاتا رہتا ہے سوکھ کر اور جو لوگوں کو کام دیتا ہے وہ زمین میں باقی رہتا ہے اسی طرح اللہ مثالیں بیان کرتا ہے۔

مختصر تفسیر: اس آیت مبارکہ میں دو مثالیں دی گئی ہیں ایک یہ کہ بارش ہوتی ہے تو خس وخاشاک اور جھاگ اوپر آجاتا ہے کچھ دیر کے بعد خس وخاشاک اور جھاگ جاتا رہتا ہے اور پانی باقی رہ جاتا ہے۔ دوسری مثال یہ کہ سونے چاندی یا دیگر معدنیات سے زیورات برتن یا ہتھیار وغیرہ جب تیار کرتے ہیں تو سونا نیچے رہ جاتا ہے میل کچیل اوپر آجاتا ہے تھوڑی دیر بعد خشک یا منتشر ہوکر میل کچیل جاتا رہتا ہے اور اصل کارآمد چیز معدنیات باقی رہ جاتی ہے۔ایسے ہی حق و باطل کی کشمکش ہوگی بظاہر باطل غالب آئے گا اور حق کو دبالے گا مگر یہ ابال وقتی ہوگا کچھ عرصے کے بعد اس کا جوش وخروش ختم ہوجائے گا حق باقی رہے گا اور باطل مٹ جائے گا۔

<u>قرآنی وعدے کا پورا ہونا:</u>

چنانچہ ایسا ہی ہوا بڑے بڑے فتنے آئے (ان فتنوں میں سرفہرست جھوٹے نبیوں کا فتنہ ہے) ان کے زمانوں میں بڑے فسادات ہوئے اسلامی حکومتوں کا بڑا نقصان ہوا اور بعض مرتبہ تو حکمران ہی ایسے دعوے کر بیٹھے مگر خدا کا وعدہ پورا ہوا بالآخر وہ لوگ مٹ گئے، اللہ کا کلمہ بلند

ہے۔اوراس کے رسول ﷺ کا نام باقی ہے۔دیکھئے اکبر بادشاہ نے اتنا فتنہ مچایا تھا آج اس کا نام لینے والا کوئی بھی نہیں اور جس اسلام کو وہ مٹانا چاہتا تھا وہ اب بھی باقی ہے۔

﴿ عقیدۂ ختم نبوت کے بغیر ایمان محفوظ نہیں رہ سکتا ﴾

قادیانی سے کہیں زیادہ شعبدہ باز آئے مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا کے زمانہ میں چاند سورج دونوں کو رمضان کے مہینے میں گرہن لگا یہ مرزے کے سچے ہونے کی دلیل ہے (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص۳۶۶) حالانکہ ایسا تو ہوتا رہتا ہے[دیکھئے رد قادیانیت کے زریں اصول ص۲۷۸] لیکن بعض ایسے جھوٹے آئے جن کے زمانے میں اس چاند کے ساتھ ایک اور چاند طلوع ہوتا جو کئی میل تک دکھائی دیتا تھا (دیکھئے ائمہ تلبیس ج۱ص۲۰۹) مگر جھوٹے تھے مٹ گئے دجال آئے گا تو وہ کیا کچھ دکھائے گا جو لوگ سائنس سے یا مادی کرامات سے متاثر ہوکر اللہ کے حکموں کو پس پشت ڈالنے والے ہیں خطرہ ہے کہ وہ دجال پر ایمان لے آئیں۔ بچے گا وہی جس کا پکا عقیدہ ہے کہ جو بھی ہوجائے نبی کریم ﷺ کے بعد کسی شخص کو بھی کسی طرح نبوت نہ ملے گی، رہا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول تو وہ انبیاء سابقین سے ہیں ان کو نبوت نبی کریم ﷺ کے بعد تو نہ عطا ہوگی۔تو جب یہ دین اسلام اس طرح باقی رہنے والا ہے تو پھر نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی کیا ضرورت؟

﴿ نبوت کا جھوٹا دعوی بہت بڑا جرم ہے ﴾

ارشادِباری ہے: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرىٰ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوْحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ ط وَلَوْ تَرىٰٓ إِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِي غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا أَيْدِيْهِمْ ج أَخْرِجُوْٓا أَنْفُسَكُمْ ط اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ (سورۃ الانعام:۹۳) ترجمہ: اُس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھے یا کہے کہ مجھ پر وحی اتری حالانکہ اس پر کچھ بھی وحی نہیں اتری اور جو کہے میں بھی اتارتا ہوں جیسا کہ اللہ نے

اتارا۔اور اگر تو دیکھے اس وقت کہ ظالم ہوں موت کی سختیوں میں اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں بدلہ ملے گا ذلت کا عذاب، اس سبب سے کہ تم کہتے تھے اللہ پر جھوٹی باتیں اور تم اس کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔

<u>نجات کا راستہ:</u> قرآن کریم کی رُو سے نبوت کا جھوٹا دعویدار بہت بڑا ظالم ہے اس پر وحی نہیں آتی اور کہتا ہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے آیت کریمہ میں نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے انجام کا بھی ذکر ہے۔قادیانیو! سوچو جب تمہارے قائد کا یہ انجام ہے تو وہ تمہیں کیسے نجات دلائے گا؟ جیسے آلِ فرعون کو فرعون دوزخ میں لے جائے گا مرزا غلام احمد قادیانی مرزائیوں کو دوزخ لے جائے گا۔ قادیانیو! اگر نجات چاہتے ہو تو نہ صرف یہ کہ قادیانی کی اتباع سے توبہ کرو بلکہ اس سے براءت کا اعلان کرو اور اس کی نفرت کو دل میں بٹھاؤ اور زبان سے اس کا اظہار کرو

﴿سبب تالیف﴾

اس سال (۱۴۳۱ھ مطابق ۲۰۱۰ء) گوجرانوالہ میں مردوں کیلئے عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں تربیتی بیانات ہوئے تو دِل چاہا کہ طالبات کو بھی اس فتنہ سے آگاہ کیا جائے اُدھر مدارس کی سالانہ تعطیلات ہوگئیں، وفاق کے امتحان کے بعد اس عاجز کا دو ہفتہ کیلئے لاہور میں ''دورۂ میراث'' کا وعدہ تھا۔اُس کے بعد رمضان المبارک کی آمد قریب تھی تو سوچا کہ زیادہ نہ سہی چلو ایک ہفتہ کا کورس ہوجائے لِاَنَّ مَا لَایُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ .

چنانچہ چار اگست بروز بدھ موافق ۲۲ شعبان سے دس اگست بروز منگل موافق ۲۸ شعبان تک سات روزہ یہ کورس ہوا۔اختتام پر گیارہ اگست بروز بدھ موافق ۲۹ شعبان کو طالبات میں تقریری مقابلہ رکھا گیا جس میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، علماء اسلام کی خدمات اور حضرت نانوتویؒ کے کچھ اشعار کا ذکر ضروری تھا۔۱۲ راگست کو پہلا روزہ ہوا۔ وللہ الحمد علٰی ذلک۔اس دورے میں اللہ نے بڑی برکات عطا فرمائیں درج ذیل چار چیزیں پڑھائی گئیں:

۱) سیرۃ النبی ﷺ کے موضوع پر مختصر و مدلل کتاب ''گلدستہ سیرۃ النبی ﷺ''۔

۲) کتاب'' شواھد ختم النبوۃمن سیرۃ صاحب النبوۃ''

یعنی عقیدۂ ختم نبوت سیرۃ النبی ﷺ کی روشنی میں

۳) دورے کے آخر میں کتاب ''حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت'' سے قصائد قاسمی کے اشعار اوران کی ضروری شرح پڑھائی گئی۔

۴) ان کے علاوہ اس دورے کیلئے کچھ اسباق ترتیب دے کر روز کے روز اس کے نوٹس دیئے گئے وہ نوٹس خاص اس کورس کیلئے ترتیب دیئے گئے تھے،ان سے پڑھنے والیوں کو بڑا فائدہ ہوا،علماء اور طلباء کو دکھائے گئے تو ان کو بھی بہت پسند آئے۔پہلی تینوں چیزیں پہلے سے طبع شدہ ہیں دل چاہا کہ یہ نوٹس بھی کتابی شکل میں شائع ہوجائیں تاکہ کوئی اور ساتھی کورس کروانا چاہے یا بذریعہ خط وکتابت اس کو پھیلانا چاہے تو سہولت رہے۔واللہ الموفق

کورس کی کچھ خصوصیات:

چونکہ یہ کورس طالبات میں کروایا گیا اس لئے کوشش کی گئی کہ انداز آسان سے آسان ہو اور مشکل ابحاث نہ ہوں بعض دقیق ابحاث ان شاءاللہ کتاب ''آیات ختم نبوت'' اور کتاب ''حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت'' میں مل جائیں گی مزید ابحاث ان شاءاللہ ''احادیث ختم نبوت'' یا ''نبی الانبیاء'' میں آجائیں گی۔کتاب کا انداز ردقادیانیت پر لکھی ہوئی دیگر کتب سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ مختلف ہوگا لیکن جو کچھ ہے وہ اکابر کا فیض ہے۔

حضرت نانوتویؒ کا ارشاد:

حضرت نانوتویؒ نے ایک مقام پر حضرت موسیٰ،حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات پر نبی کریم ﷺ کے معجزات کی فوقیت کو ثابت کیا ہندوؤں کے بارے میں فرمایا:'' دوسرے اکثر خوارق جن کے ذکر کرنے کی اس موقع میں ضرورت تھی ایسی فحش آمیز کہ ان کے ذکر کرنے کو جی نہیں چاہتا''(قبلہ نما ص ۱۷)[اس بعد بقیہ خوارق پر فوقیت کو ثابت بھی کیا ہے]حضرت نانوتویؒ کے اس ارشاد کے پیش نظر اس کتاب میں قادیانیوں کی ایسی باتوں کے ذکر سے حتی الوسع اجتناب

کیا گیا ہے۔

تدریس کیلئے معاون کتابیں:

جو حضرات ردِ قادیانیت پر کورس کروانا چاہیں وہ دیگر اکابر کے ساتھ مولانا یوسف لدھیانویؒ، مولانا منظور چنیوٹیؒ اور مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم کی کتابوں سے استفادہ کریں نیز'' آیات ختم نبوت'' اور'' حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت'' کو زیرِ مطالعہ رکھیں۔ قادیانی کے حالات کیلئے مولانا محمد رفیق دلاوریؒ کی کتابیں ائمہ تلبیس اور رئیس قادیاں لاجواب ہیں۔ قادیانیوں کے رسائل کے بجائے روحانی خزائن اور سیرۃ المہدی پاس رکھیں اور اگر سیرۃ المہدی مل جائے تو بھی کافی ہے اسی مقصد کیلئے کتاب کے آخر میں کتاب کے آخر میں اہم صفحات کا عکس لگایا گیا ہے، تاکہ ان کی شکل سامنے آئے نیز اگر کوئی کہے اس کتاب میں یہ نہیں تو آپ اس طبع کا مطالبہ کریں جس میں یہ حوالہ اس طرح ملتا ہو۔ اسلامی کتابوں کے صفحات کا عکس عموماً نہیں لگایا گیا کیونکہ وہ کتابیں آسانی سے دستیاب ہو جاتی ہیں اور بعض دلائل کیلئے تو کتاب کی بھی ضرورت نہیں جیسے اذان و اقامت کے کلمات۔

آپ دوسروں کو تبلیغ کریں، سمجھائیں لیکن خود کو اعلیٰ نہ سمجھیں کیا بعید، اللہ ان کو بھی توبہ کی توفیق دے کر قبول کرلے مولانا لال حسین اختر جو تحریک تحفظ ختم نبوت کے عظیم قائد تھے پہلے مرزائی تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس کورس کو پڑھانے کی توفیق دے تو نبی کریم ﷺ کی سیرت بھی ساتھ ضرور پڑھائیں۔ علاوہ ازیں کتاب میں جو سوالات دیئے گئے وہ حل کروائیں آخر میں تقریری مقابلہ کروائیں یہ سب کام واقعی مشکل ہیں ان کیلئے اللہ سے مدد مانگیں۔

اَللّٰھُمَّ لَاسَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَھْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزَنَ سَھْلًا اِذَا شِئْتَ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مرزائیوں کے بارے میں اہم فتوے

۱۳۳۱ھ میں دار العلوم دیوبند کے مدرس مولانا محمد سہولؒ نے فتوی مرتب کر کے ہندوستان کے تمام علمائے کرام سے تصدیق حاصل کی فتوی یہ ہے کہ

۱ :...... مرزا غلام احمد قادیانی مرتد، زندیق، ملحد اور کافر ہے۔

۲ :...... یہ کہ اس کے ماننے والوں سے اسلامی معاملہ کرنا شرعاً ہرگز درست نہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مرزائیوں کو سلام نہ کریں، ان سے رشتہ ناتہ نہ کریں ان کا ذبیحہ نہ کھائیں، جس طرح یہود، ہنود، نصاری سے اہل اسلام مذہباً علیحدہ رہتے ہیں اسی طرح مرزائیوں سے بھی علیحدہ رہیں۔ جس طرح بول وبراز، سانپ اور بچھو سے پرہیز کیا جاتا ہے اس سے زیادہ مرزائیوں سے پرہیز کرنا ضروری اور لازمی ہے۔

۳ :......مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ایسے ہے جیسے یہود ونصاریٰ اور ہنود کے پیچھے نماز پڑھنا۔

۴ :......مرزائی مسلمانوں کی مساجد میں نہیں آسکتے مرزائیوں کو مسلمانوں کی مساجد میں عبادت کی اجازت دینا ایسے ہے جیسے ہندوؤں کو مسجد میں پوجا پاٹ کی اجازت دینا۔

۵ :...... مرزا غلام احمد قادیانی، قادیاں (مشرقی پنجاب، ہندوستان) کا رہائشی تھا، اس لئے اس کے پیروکاروں کو ''قادیانی'' یا فرقہ غلامیہ'' بلکہ جماعت شیطانیہ ابلسیہ کہا جائے۔

اس فتوی پر دستخط کرنے والوں میں حضرت شیخ الہندؒ، مفتی محمد حسنؒ صاحب، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، مولانا مرتضی حسن چاندپوریؒ، مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ جیسے حضرات تھے۔

دوسرا فتوی : ۱۳۳۲ھ میں دار العلوم دیوبند سے ایک فتوی جاری ہوا جس میں قادیانیوں سے رشتہ ناتہ حرام قرار دیا گیا اس پر مولانا اصغر حسین صاحبؒ مولانا اشرف علی تھانویؒ مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ مولانا عبد القادر رائپوریؒ اور مفتی کفایت اللہ دہلویؒ جیسے حضرات کے دستخط تھے اس فتوی کا نام ہے ''فتوی تکفیر قادیاں'' (از آئینہ قادیانیت ص ۱۲۰، ۱۲۱)

﴾فہارس مجموعہ ''روحانی خزائن''﴿

مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کو مرزائیوں نے ۲۳ جلدوں کے ایک سیٹ میں شائع کیا جس کا نام رکھا ''روحانی خزائن''۔ ہر جلد کے شروع میں جلال الدین شمس نے کتابوں کا تعارف کرایا اور مضامین کی فہرست لکھی۔ ذیل میں ردِ قادیانیت پر کام کرنے والوں کی آسانی کیلئے اس سیٹ کی کچھ فہرستیں دی جارہی ہیں۔

روحانی خزائن کی ہر جلد کے شروع کے تیسرے صفحہ میں ان کتابوں کے نام ہیں جو اس جلد میں ہیں اور چوتھے صفحہ میں بسم اللہ اور حمد وصلاۃ کے بعد یوں لکھا ہے:

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام نے اسلام کی تائید میں اردو، فارسی اور عربی میں قریباً ۸۴ گراں قدر اور پر معارف تصانیف فرمائی ہیں حضرت مولانا جلال الدین شمس نے نہایت محنت سے اِن تصانیف کو روحانی خزائن کے نام سے تئیس جلدوں میں مرتب فرما کر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کی طرف سے شائع فرمایا تھا۔ یہ کتب عرصہ سے نایاب تھیں

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی ارشاد کی تعمیل میں انگلستان سے یہ سیٹ آفسٹ پر شائع ہوا۔ اس میں

اَ۔ کتب میں مذکور آیات قرآنی کے حوالے حاشیہ میں درج کئے گئے ہیں

ب۔ سابقہ ایڈیشن کی کتابت کی غلطیوں کو درست کیا گیا ہے

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارت کو ٹائپ کروایا گیا ہے تا کہ پڑھنے میں آسانی رہے

موجودہ سیٹ اسی ایڈیشن کا **reprint** ہے

والسلام

سید عبدالحی

ناظر اشاعت

﴾''روحانی خزائن'' کی پہلی فہرست﴿

اس فہرست میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر جلد میں کون کونسی کتابیں ہیں اور وہ اس جلد میں جلال الدین شمس کی فہرست کے بعد کس کس صفحہ سے شروع ہوتی ہیں۔

ص۳۱۵

۱۱) [روحانی خزائن 11] انجام آتھم۔ یادرہے کہ ص۲۸۵ سے ضمیمہ انجام آتھم ہے۔

۱۲) [روحانی خزائن 12] سراج منیر ص۱، استفتاء ص۱۰۵، حجۃ اللہ ص۱۳۹، تحفہ قیصریہ ص۲۵۱، محمود کی آمین ص۳۱۷، سراج الدین عیسائی کی چار سوالوں کا جواب ص۳۲۵

۱۳) [روحانی خزائن 13] کتاب البریۃ ص۱، البلاغ ص۳۶۷، ضرورۃ الامام ص۴۷۱

۱۴) [روحانی خزائن 14] نجم الھدیٰ ص۱، رازِ حقیقت ص۱۵۱، کشف الغطاء ص۱۷۷، ایام الصلح ص۲۲۷، حقیقت المہدی ص۴۲۷

۱۵) [روحانی خزائن 15] مسیح ہندوستان میں ص۱، ستارہ قیصریہ ص۱۰۹، تریاق القلوب ص۱۲۷، تحفہ غزنویہ ص۵۲۹ روئیداد جلسہ دعا ص۵۹۳

۱۶) [روحانی خزائن 16] تحفہ الہامیہ ص۱، لجۃ النور ص۳۳۵

۱۷) [روحانی خزائن 17] گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص۱، تحفہ گولڑویہ ص۳۵، اربعین ص۳۴۱

۱۸) [روحانی خزائن 18] اعجاز المسیح ص۱، ایک غلطی کا ازالہ ص۲۰۵، دافع البلاء ص۲۱۷، الہدیٰ ص۲۴۵، نزول المسیح ص۳۷۷

۱۹) [روحانی خزائن 19] کشتی نوح ص۱، تحفۃ الندوۃ ص۸۷، اعجاز احمدی ص۱۰۵، ریویو برمباحثہ چکڑالوی و بٹالوی ص۲۰۶، مواہب الرحمٰن ۲۱۷، نسیم دعوت ۳۶۱، سناتن دھرم ۴۶۵

۲۰) [روحانی خزائن 20] تذکرۃ الشہادتین ص۱، سیرۃ الابدال ص۱۲۹، لیکچر لاہور ص۱۴۵، لیکچر سیالکوٹ ص۲۰۱، لیکچر لدھیانہ ص۲۴۹، رسالہ الوصیت ص۲۹۹، چشمہ مسیحی ص۳۳۳، تجلیات الٰہیہ ص۳۹۳، قادیاں کے آریہ اور ہم ص۴۱۷

۲۱) [روحانی خزائن 21] براہین احمدیہ جلد پنجم (۲۲) [روحانی خزائن 22] حقیقۃ الوحی

۲۳) [روحانی خزائن 23] چشمہ معرفت ص۱، پیغام صلح ص۴۳۷

﴾دوسری فہرست مجموعہ ’’روحانی خزائن‘‘ باعتبار حروف تہجی﴿

۱) آریہ دھرم [روحانی خزائن 10] (۲) آئینہ کمالات اسلام یعنی دافع الوسواس [روحانی خزائن 5] (۳) آسمانی فیصلہ [روحانی خزائن 4] (۴) اتمام الحجۃ [روحانی خزائن 8] (۵) اربعین [روحانی خزائن 17] (۶) ازالہ اوھام [روحانی خزائن 3] (۷) استفتاء [روحانی خزائن 12] (۸) اسلامی اصول کی فلاسفی [روحانی خزائن 10] (۹) اعجازِ احمدی [روحانی خزائن 19] (۱۰) اعجاز المسیح [روحانی خزائن 18] (۱۱) البلاغ [روحانی خزائن 13] (۱۲) الحق مباحثہ لدھیانہ [روحانی خزائن 4] (۱۳) الحق مباحثہ دہلی [روحانی خزائن 4] (۱۴) الھدیٰ [روحانی خزائن 18] (۱۵) انجام آتھم [روحانی خزائن 11] (۱۶) انوار الاسلام [روحانی خزائن 9] (۱۷) ایام الصلح [روحانی خزائن 14] (۱۸) ایک غلطی کا ازالہ [روحانی خزائن 18] (۱۹) براہین احمدیہ حصہ اول دوم سوم چہارم [روحانی خزائن 1] (۲۰) براہین احمدیہ جلد پنجم [روحانی خزائن 21] (۲۱) برکات الدعاء [روحانی خزائن 6] (۲۲) پرانی تحریریں [روحانی خزائن 2] (۲۳) پیغام صلح [روحانی خزائن 23] (۲۴) تجلیات الٰہیہ [روحانی خزائن 20] (۲۵) تحفۃ الندوۃ [روحانی خزائن 19] (۲۶) تحفہ الہامیہ [روحانی خزائن 16] (۲۷) تحفہ بغداد [روحانی خزائن 7] (۲۸) تحفہ غزنویہ [روحانی خزائن 15] (۲۹) تحفہ قیصریہ [روحانی خزائن 12] (۳۰) تحفہ گولڑویہ [روحانی خزائن 17] (۳۱) تذکرۃ الشہادتین [روحانی خزائن 20] (۳۲) تریاق القلوب [روحانی خزائن 15] (۳۳) توضیح مرام [روحانی خزائن 3] (۳۴) جنگ مقدس [روحانی خزائن 6] (۳۵) چشمہ مسیحی [روحانی خزائن 20] (۳۶) چشمہ معرفت [روحانی خزائن 23] (۳۷) حجۃ الاسلام [روحانی خزائن 6] (۳۸) حجۃ اللہ [روحانی خزائن 12] (۳۹) حقیقت المہدی [روحانی خزائن 14] (۴۰) حقیقۃ الوحی [روحانی خزائن 22] (۴۱) حمامۃ البشریٰ [روحانی خزائن 7] (۴۲) دافع البلاء

[روحانی خزائن 18] (☆) دافع الوسواس [روحانی خزائن 5] آئینہ کمالات اسلام کا دوسرا نام ہے (۴۳) رازِ حقیقت [روحانی خزائن 4] (۴۴) رسالہ الوصیت [روحانی خزائن 20] (۴۵) روئیداد جلسہ دعاء [روحانی خزائن 15] (۴۶) ریویو بر مباحثہ چکڑالوی وبٹالوی [روحانی خزائن 19] (۴۷) سبز اشتہار [روحانی خزائن 2] (۴۸) ستارہ قیصریہ [روحانی خزائن 15] (۴۹) ست بچن [روحانی خزائن 10] (۵۰) سچائی کا اظہار [روحانی خزائن 6] (۵۱) سراج الدین عیسائی کی چار سوالوں کا جواب [روحانی خزائن 12] (۵۲) سراج منیر [روحانی خزائن 12] (۵۳) سر الخلافۃ [روحانی خزائن 8] (۵۴) سرمہ چشم آریہ [روحانی خزائن 2] (۵۵) سناتن دھرم [روحانی خزائن 19] (۵۶) سیرۃ الابدال [روحانی خزائن 20] (۵۷) شحنہ حق [روحانی خزائن 2] (۵۸) شہادۃ القرآن [روحانی خزائن 6] (۵۹) ضرورۃ الامام [روحانی خزائن 13] (۶۰) ضیاء الحق [روحانی خزائن 9] (۶۱) فتح اسلام [روحانی خزائن 3] (۶۲) قادیاں کے آریہ اور ہم [روحانی خزائن 20] (۶۳) کتاب البریۃ [روحانی خزائن 13] (۶۴) کرامات الصادقین [روحانی خزائن 7] (۶۵) کشتی نوح [روحانی خزائن 19] (۶۶) کشف الغطاء [روحانی خزائن 14] (۶۷) گورنمنٹ انگریزی اور جہاد [روحانی خزائن 17] (۶۸) لجۃ النور [روحانی خزائن 16] (۶۹) لیکچر سیالکوٹ [روحانی خزائن 20] (۷۰) لیکچر لاہور [روحانی خزائن 20] (۷۱) لیکچر لدھیانہ [روحانی خزائن 20] (۷۲) محمود کی آمین [روحانی خزائن 12] (۷۳) مسیح ہندوستان میں [روحانی خزائن 15] (۷۴) معیار المذاہب [روحانی خزائن 9] (۷۵) منن الرحمٰن [روحانی خزائن 9] (۷۶) مواہب الرحمٰن [روحانی خزائن 19] (۷۷) نجم الھدیٰ [روحانی خزائن 14] (۷۸) نزول المسیح [روحانی خزائن 18] (۷۹) نسیم دعوت [روحانی خزائن 19] (۸۰) نشان آسمانی [روحانی خزائن 4] (۸۱) نور الحق اول، دوم [روحانی خزائن 8] (۸۲) نور القرآن اول دوم [روحانی خزائن 9] (☆) رسالہ الوصیت [روحانی خزائن 20] پہلے گزر چکا ہے۔

﴿تیسری فہرست مجموعہ ''روحانی خزائن'' باعتبار تاریخ﴾

اس میں یہ بتایا جائے گا کہ مرزا قادیانی نے کونسی کتاب کس سال تصنیف کی یا شائع کی۔ یہ بحث عموماً **سیرۃ المہدی** ج۲ص۱۵۰تاص۱۵۴ سے ماخوذ ہے کچھ باتیں روحانی خزائن کے شروع میں جلال الدین شمس کی تحریروں سے لی گئی ہیں۔ مرزا کا تصنیفی دور ۱۸۷۹ء سے ۱۹۰۸ تک ہے۔

☆ ۱۸۷۹ء اس سال ''پرانی تحریریں'' لکھی گئیں جو مختلف اخبارات اور رسائل میں شائع ہوئیں لیکن کتابی صورت میں پہلی مرتبہ ۱۸۹۹ء میں شائع ہوئیں۔ روحانی خزائن کی دوسری جلد میں ان کو رکھا گیا (رخ ج۲ص۵)

☆ ۱۸۸۰ء اس سال ''براہین احمدیہ'' کا پہلا اور دوسرا حصہ شائع ہوا ۔

☆ ۱۸۸۲ء اس سال ''براہین احمدیہ'' کا تیسرا حصہ شائع ہوا ۔

☆ ۱۸۸۴ء اس سال ''براہین احمدیہ'' کا چوتھا حصہ شائع ہوا ۔

☆ ۱۸۸۶ء اس سال ''سرمہ چشم آریہ'' کی تصنیف واشاعت ہوئی۔

☆ ۱۸۸۷ء اس سال ''شحنۂ حق'' کی تصنیف واشاعت ہوئی۔

☆ ۱۸۸۸ء اس سال ''سبز اشتہار'' کی تالیف ہوئی (رخ ج۲ص۳)

☆ ۱۸۹۱ء اس سال ''فتح اسلام''، ''توضیح مرام'' اور ''ازالہ اوہام'' نیز ''الحق مباحثہ لدھیانہ'' اور ''الحق مباحثہ دہلی'' کی اشاعت ہوئی (رخ ج۴ص۳)

☆ ۱۸۹۲ء اس سال ''نشان آسمانی'' کی تصنیف واشاعت ہوئی۔

''آسمانی فیصلہ'' کی تصنیف واشاعت سیرۃ المہدی میں ہے کہ ۱۸۹۱ء کو ہوئی اور جلال الدین شمس نے کہا کہ اس کی اشاعت ۱۸۹۲ء کو ہوئی (رخ ج۳ص۳)

☆ ۱۸۹۳ء اس سال درج ذیل کتابوں کی اشاعت ہوئی

''آئینہ کمالات اسلام'' یعنی'' **دافع الوسواس**''، ''برکات الدعاء''، ''حجۃ الاسلام''،

''سچائی کا اظہار'' ، ''جنگ مقدس''،''شہادۃ القرآن''،''تحفہ بغداد''،''کرامات الصادقین''۔

☆ ۱۸۹۴ء اس سال ''حمامۃ البشریٰ''، ''نورالحق حصہ اول''،''نورالحق حصہ دوم'' ،''اتمام الحجۃ''،''سرالخلافۃ''،''انوارالاسلام'' کی تصنیف واشاعت ہوئی۔

☆ ۱۸۹۵ء اس سال ''منن الرحمٰن''،''ضیاءالحق''،''نورالقرآن نمبر۱،نورالحق نمبر۲''، ''معیارالمذاہب''،''آریہ دھرم''اور''ست بچن'' کی تصنیف واشاعت ہوئی۔

☆ ۱۸۹۶ء اس سال''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کی اشاعت ہوئی۔

☆ ۱۸۹۷ء اس سال''انجام آتھم''،''سراج منیر''،''استفتاء''،''حجۃ اللہ''،''تحفہ قیصریہ'' ،''محمود کی آمین''،''سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب'' کی اشاعت ہوئی۔

☆ ۱۸۹۸ء اس سال''کتاب البریۃ''،''البلاغ''،''ضرورۃ الامام''،''نجم الھدیٰ''، ''رازِحقیقت''،''کشف الغطاء'' کی اشاعت ہوئی۔

☆ ۱۸۹۹ء اس سال'' ایام الصلح'' ،'' حقیقت المہدی'' ،''مسیح ہندوستان میں'' ،''ستارہ قیصریہ''شائع ہوئیں اور''تریاق القلوب'' کی تصنیف ہوئی۔

☆ ۱۹۰۰ء اس سال یہ کتابیں آئیں:''تحفہ غزنویہ''،''روئیداد جلسہ دعاء''،'' لجۃ النور'' ،''اربعین''،''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد''.

☆ ۱۹۰۱ء اس سال کی کتابیں:''خطبہ الہامیہ''،''اعجازالمسیح''،''ایک غلطی کا ازالہ''۔

☆ ۱۹۰۲ء اس سال کی کتابیں''دافع البلاء''،''الہدیٰ''،''نزول المسیح''،''کشتی نوح'' ،'' تحفۃ الندوۃ''،''اعجاز احمدی''،''ریویو برمباحثہ چکڑالوی وبٹالوی''۔

☆ ۱۹۰۳ء اس سال کی کتابیں:''مواہب الرحمٰن''،''نسیم دعوت''،''سناتن دھرم''، ''تذکرۃ الشہادتین'' ، ''سیرۃ الابدال''۔

☆ ۱۹۰۴ء اس سال کی کتابیں لیکچر لاہور[جس کا نام ہے:اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب]لیکچر سیالکوٹ[جس کا نام ہے:اسلام]

☆ ۱۹۰۵ء اس سال کی کتابیں: ’’لیکچر لدھیانہ‘‘، ’’رسالہ الوصیت‘‘، ’’براہین احمدیہ‘‘ حصہ پانچواں۔

☆ ۱۹۰۶ء اس سال ضمیمہ الوصیۃ ’’چشمہ مسیحی‘‘ اور ’’تجلیات الٰہیہ‘‘ کی اشاعت ہوئی۔

☆ ۱۹۰۷ء اس سال ’’حقیقۃ الوحی‘‘ نیز ’’قادیاں کے آریہ اور ہم‘‘ کی اشاعت ہوئی۔

☆ ۱۹۰۸ء اس سال ’’چشمہ معرفت‘‘، ’’پیغام صلح‘‘ کی اشاعت ہوئی

☆☆☆☆☆☆☆

﴿قارئین سے التماس﴾

۱) کتاب میں جو غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں اس میں جو کوئی اچھی بات ہو وہ اللہ کی مہربانی سے ہے۔ اور جو خامی ہو وہ میری کمزوری یا کوتاہی کی وجہ سے ہے۔

۲) اس کتاب میں بعض مضامین مکرر ہو گئے ہیں لیکن وہ مختلف عنوانات کے تحت ہیں ان شاءاللہ ان کا تکرار بے فائدہ نہیں ہوگا۔

۳) اگلی کتابوں کی تکمیل و اشاعت اور قبولیت کیلئے بھی دعا فرماتے رہیں جن میں ایک کتاب ’’ نبی الانبیاء ﷺ ‘‘ اور ایک کتاب ہے ’’اوصاف عیسیٰ علیہ السلام‘‘۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ [ابراہیم:۲۷] قَالَ ﷺ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ ﷺ (مسلم ج۲ص۳۸۶)

﴿ باب نمبر ا ﴾

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت

اور

اس کے کچھ دلائل کا بیان

باب نمبر ۱ کا خلاصہ

ارشادِ باری ہے : يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً (البقرۃ:۲۰۸)
ترجمہ:''اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ'' اور پورے دین پر عمل بغیر عقیدۂ ختم نبوت کے ہو نہیں سکتا کیونکہ اگر نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو نبی مانا جائے تو وہ شریعت کے جس حکم میں چاہے تبدیلی کرے ماننا ہوگا جو لوگ نبی کریم ﷺ تو کیا امت مسلمہ کے اکابر سے جدا کرتے ہیں وہ مسلمان کو اسلام سے دور کر رہے ہوتے ہیں ارشادِ نبوی ہے: اَلْبَرَكَةُ مَعَ اَكَابِرِكُمْ (المستدرک ج ۱ ص ۶۲) ترجمہ:''برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے''۔

قادیانی نے اپنی کتابوں میں اپنی آراء کو لکھا اپنے مریدوں کو اکابر سے نہ جوڑا ہمیشہ اپنی مار تار ہا دعوی پہلے بنا تا دلائل بعد میں تلاش کرتا تھا گویا وہ نصوص کو اپنے تابع کرتا تھا، خود کو نصوص کے تابع نہ کرتا تھا وہ اس کا مصداق تھا: أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوٰيهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهِ غِشٰوَةً ط فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ م بَعْدِ اللّٰهِ ط أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (الجاثیہ:۲۳) ترجمہ:''بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور باوجود جاننے بوجھنے کے (گمراہ ہو رہا ہے تو) اللہ نے (بھی) اس کو گمراہ کر دیا اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اب اللہ کے سوا اس کو کون راہ پر لا سکتا ہے تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے ۔

مرزائیوں جیسے فتنے بازوں سے دور رہنا بہت ضروری ہے ارشادِ باری ہے: وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰيهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطاً (سورۃ الکہف:۲۸) ترجمہ: اور اس کی بات نہ مانو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے
الغرض عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے ہر مسلمان کو اس کے بارے میں شرح صدر ضروری ہے قبر اور حشر میں نبی کریم ﷺ کا کلمہ کام دے گا اور ایمان کا مقصد تو آخرت کی کامیابی ہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی، اَمَّا بَعْدُ!

درس نمبر۱ : کورس میں شرکت کرنے والوں کا استقبالیہ

ہم اِس کورس میں شرکت کرنے والے تمام افراد کے تہِ دل سے شکرگزار ہیں آپ حضرات نے اپنا قیمتی وقت ہمیں دے کر اعزاز بخشا، اللہ تعالیٰ آپ کو بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائیں۔آپ کی اِس کورس میں شرکت مبارک ہو اللہ تعالیٰ ان کا آنا قبول فرمائے اور آپ کو پورے طور پر مستفید ہونے اور ہمیں آپ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

آپ کا مقصد جتنا بڑا ہے ہمارے اوپر ذمہ داری بھی اتنی ہی بڑی ہے حضرت ابو ہریرہؓ علم دین حاصل کرنے کیلئے نبی ﷺ کی خدمت میں رہا کرتے تھے ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اُن کو حضرت ابوطلحہؓ کا مہمان بنادیا، وہ اُن کو گھر لے گئے وہاں سوائے بچوں کے کسی کا کھانا نہ تھا اپنی بیوی حضرت ام سلیمؓ سے کہا بچوں کو کسی طرح سلا دو اور کھاتے وقت چراغ کو درست کرنے کے بہانے بجھا دینا انہوں نے اندھیرے میں مہمان کو یہ تاثر دیا کہ وہ کھا رہے ہیں سارا کھانا مہمان کو کھلا دیا اور خود بھوکے رات گزاری صبح نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے بذریعہ وحی بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اس عمل پر بہت خوش ہوئے سورۃ الحشر کی یہ آیت ان کے حق میں اتری: **وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ** (بخاری ج۲ص۷۲۵،۷۲۶ مع الحاشیۃ)''اور ان کو اپنی جانوں پہ مقدم رکھتے ہیں اگر چہ ان کو خود احتیاج ہو''۔

مرزائی شبہات پیدا کر کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اس کورس کا مقصد یہ ہے کہ اس عقیدے کی اہمیت سمجھ آجائے اور اس پر وارد شبہات اور ان کے جواب معلوم ہوں اور دوسرے مسلمانوں کی اس حوالے سے مدد کر سکیں **وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَاکَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ** [رواہ مسلم مشکوۃ ص۳۲] ''اور بندہ جب تک اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی مدد کرتے ہیں''

درس نمبر۲ : عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت

سب افراد ایک مرتبہ بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھیں۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ انسان کے کام اچھے ہونے چاہئیں عقیدے کی کونسی بات ہے؟

یہ بہت بڑی جہالت ہے جب تک انسان کا عقیدہ درست نہ ہوگا نجات نہ ہوگی اگر عقائد درست ہوئے تو کبھی نہ کبھی جنت چلا ہی جائے گا اور اگر عقیدہ غلط ہو، ایمان پلے نہ ہو تو کبھی بھی جنت نہ جائے گا ارشادِ باری ہے: **اِنَّ الَّـذِيْـنَ كَـفَـرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًـا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ط أُولٰٓـئِكَ لَهُـمْ عَـذَابٌ أَلِيْمٌ وَّمَـا لَهُـم مِّن نّٰـاصِـرِيْنَ** (آل عمران:۹۱) ترجمہ: ''بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور مر گئے کافر تو ان میں سے کسی سے نہ قبول کیا جائے گا زمین کے برابر سونا اگرچہ دے کر چھوٹنا چاہے ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہے اور ان کو کوئی مددگار نہیں''۔

اسلام کے تین عقیدے بنیادی ہیں: توحید، رسالت اور آخرت مگر ان سب کی اصل رسالت ہے کیونکہ ایمان آنحضرت ﷺ کی کامل تصدیق کا نام ہے (شرح عقائد ص۱۱۹) یعنی آنحضرت ﷺ نے جو کچھ اللہ کی طرف سے پہنچایا اس کو ماننا ایمان ہے بیشک قرآن کا درجہ حدیث سے زیادہ ہے مگر قرآن بھی تو نبی کریم ﷺ کی زبان ہی سے ملا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کے بھی خالق ہیں مگر ہمیں اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت نبی ﷺ سے حاصل ہوئی اس لئے ہمارے ایمان کی بنیاد نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہی ہے۔

جب یہ بات طے ہوگئی کہ ہمارے دین اسلام کی بنیاد نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے تو آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں ہوسکتا کیونکہ پھر تو آنے والا نبی معیار بنے گا نبی کریم ﷺ کی فوقیت وعظمت تو معاذ اللہ ختم ہوجائے گی۔

درس نمبر ۳ : اِس عقیدے کی اہمیت ایک اور انداز میں

عیسائیوں یہودیوں نے انبیاءِ کرام کی تعلیمات کو خراب کر دیا پہلے انبیاء کے نام اور ان کی صحیح تعلیمات ہمیں نبی ﷺ ہی سے ملی ہیں اس لئے ہماری نجات صرف آپ پر ایمان لانے اور آپ کی فرمانبرداری میں ہے جس چیز کا علم آپ سے قطعی اور یقینی ہے اس پر عمل اگر ضروری نہ ہو تب بھی ماننا اس کو ضروری ہوتا ہے جیسے مسواک کرنا سنت ہے علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں مسواک کو سنت ماننا فرض ہے اور اس کے سنت ہونے کا انکار کفر ہے [دیکھئے انوارِ انوری ص ۴۴ تا ۴۶]

قرآن کریم سارے کا سارا نبی ﷺ سے قطعی طور پر ثابت ہے اس لئے قرآن کی کسی بات کا انکار کفر ہے، قرآن کے جس لفظ کا معنی قطعی معلوم ہو اس معنی کا انکار بھی کفر ہے جیسے ''وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ''(البقرة:۴۳)''نماز قائم کرو زکوۃ ادا کرو'' اس میں صَلٰوۃ اور زَکٰوۃ سے خاص عبادات مراد ہیں اگر کوئی شخص خواہ وہ دنیا کی نظر میں کتنا بڑا دانشور ہو نماز اور زکوۃ کا انکار کرے اور ان کا کوئی اور ہی معنی کرے تو ایسا شخص مسلمان نہیں ہے کیونکہ اس نے ایک ایسے معنی کا انکار کر دیا جس پر شروع سے اب تک سب مسلمان متفق چلے آ رہے ہیں۔

اسلام کے برحق ہونے کی ایک دلیل:

اللہ کے جتنے انبیاء ہوئے ان میں سوائے آنحضرت ﷺ کے کسی کی تعلیمات محفوظ نہیں اور نہ ہمیں قطعی ذرائع سے اُن کا علم ہے اس لئے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی اتباع ہمارے لئے ممکن نہیں عیسی علیہ السلام بے شک اللہ تعالیٰ کے سچے نبی تھے لیکن آج عیسائیوں کے پاس عیسی علیہ السلام کی صحیح تعلیمات ہی نہیں تو عیسائی مذہب اختیار کرنے سے نجات کیسے ہوگی؟ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات محفوظ بھی ہیں اور قطعی ذرائع کے ساتھ ہمیں پہنچی بھی ہیں پھر اِن تعلیمات میں عقیدۂ ختم نبوت بھی قطعی ہے تو اب پہلے انبیاء کی امت میں داخل ہونے کا حکم اس

لئے نہیں کہ اُن کا کامل اتباع ہمارے لئے ممکن نہیں ،اور نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کے کسی دعوے دار کی اتباع اس لئے جائز نہیں کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف ہے لہذا نجات آنحضرت ﷺ ہی کی اتباع میں رہ گئی۔

ایک واقعہ سے وضاحت:

چند سال قبل ایک آدمی کے پاس جاپانی موٹر سائیکل پڑا ہوا تھا اور وہ بہت ستا دے رہا تھا کہنے لگا پہلے کہیں اس کے پرزے ملا کرتے تھے اب اس کے پرزے دستیاب نہیں اب اس کو کوئی کباڑیا خریدے تو خریدے لیکن جس نے موٹر سائیکل چلانی ہو وہ کبھی نہ خریدے گا تو جب اچھی کمپنی کا بنا ہوا موٹر سائیکل اس وجہ سے بے قیمت ہے کہ اس کے پرزے نہیں ملتے تو جس دین کی تعلیمات ہی نہیں ملتیں وہ قابل عمل کیسے ہوگا۔

منکرین ختم نبوت اسلام کی حقانیت ثابت نہیں کر سکتے:

مرزا قادیانی نے اشتہار دیا کہ میری کتاب براہین احمدیہ میں اسلام کی حقانیت کے تین سو دلائل ہوں گے اُس کا بیٹا کہتا ہے کہ کتاب کی چار جلدوں میں ایک دلیل کا ذکر ہے اور وہ بھی نامکمل نیز یہ بھی کہتا ہے کہ وہ تین سو دلیلیں جل گئی تھیں[سیرۃ المہدی ج ا ص ۱۱۲] حقیقت یہ ہے کہ سارے قادیانی مل کر بھی اسلام کی حقانیت ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ اسلام کی حقانیت کیلئے عقیدۂ ختم نبوت کا اظہار ضروری ہے اور جو ختمِ نبوت کا منکر ہے اس کی کوشش ہوگی کہ اسلام کا بطلان کرے تا کہ اپنی نبوت کیلئے گنجائش نکالے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسلام کو برحق وہی کہے گا جو اسلام کو زندہ دین مانے گا یعنی وہ یہ مانے گا کہ نبی کریم ﷺ سے لے کر آج تک ایک جماعت اہل حق کی ہمیشہ رہی ہے اور اب بھی ہے اور منکرین ختم نبوت ہمیشہ اس کے انکاری رہے ہیں کیونکہ جب اہل حق کی جماعت کی وجہ سے چودہ سو سال تک کسی نبی کی ضرورت نہ رہی تو آج کسی نبی کی کیا ضرورت ہوگئی؟ نیز جب وہ جماعت دین کو سمجھانے کیلئے کافی ہے تو نئے نبی کی کیا حاجت پیش آ گئی؟

درس نمبر۴ : عقیدۂ ختم نبوت نہایت قطعی عقیدہ ہے

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے ختم نبوت کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے''ختم نبوت کامل''اس میں عقیدۂ ختم نبوت پر۱۰۰آیات ۲۱۰ حدیثیں اور بہت سے علماء کے فتاوی پیش کئے۔مرزائیوں کا ایک خطرناک مبلغ تھا قاضی نذیر فیصل آباد کا۔اس نے مفتی صاحب کے جواب میں ایک کتاب لکھی '' **الحق المبین فی تفسیر خاتم النبیین** ''اس نے کہا کہ نبی کریمﷺ کے بعد امتی نبی ہوسکتا ہے اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے(۱)

اللہ نے اس عاجز کو اس موضوع پر سوچنے کی توفیق دی تو قرآن پاک سے ختم نبوت پر اتنے دلائل نظر آئے کہ نو سو سے زیادہ صفحات کی کتاب میں قرآنی دلائل پورے نہ آسکے بہت سے استدلال بعد میں ذہن میں آئے۔ان دلائل کو ایک کتاب میں شائع کیا جس کا نام ہے'' آیات ختم نبوت''اس کتاب کو پڑھ کر آپ کو سمجھ آئے گا کہ عقیدۂ ختم نبوت قرآن وحدیث کی نصوص سے تو ثابت ہے ہی ،کلمہ طیبہ،ارکان اسلام اور شعائر اسلام اس کی حفاظت کرتے ہیں نیز نبی کریم ﷺ کی سیرت بتاتی ہے کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔سیرۃ النبیﷺ سے ختم نبوت کے دلائل کی بابت الگ سے ایک کتابچہ بھی اردو،عربی انگلش میں اس عاجز نے شائع جس کا نام ہے ''**شواھد ختم النبوۃ من سیرۃ صاحب النبوۃ**''یعنی''عقیدۂ ختم نبوت سیرۃ النبیﷺ کی روشنی میں''۔ان شاءاللہ ان دروس میں بھی ان دلائل کی ایک جھلک آپ کو نظر آئے گی،اور آپ کو یہ بھی سمجھ آجائے گا کہ امتی نبی یا ظلی بروزی نبی کی شریعت اسلامیہ میں کوئی اصل نہیں ہے۔

---

۱) اُس کے الفاظ یوں ہیں:جماعت احمدیہ حضرت عیسی علیہ السلام کو وفات یافتہ ماننے کی وجہ سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد علیہ السلام کو اسی منصب پر مامور من اللہ اور مجدد اسلام تسلیم کرتی ہے اور آپ کو امتی نبی ہی مانتی ہے نہ کہ نئی شریعت لانے والا یا مستقل نبی (الحق المبین ص۲) حالانکہ اگر عیسی علیہ السلام فوت ہو بھی گئے ہوں تو قادیانی نبی کیوں اسود عنسی یا مسیلمہ کذاب کیوں نہیں؟

درس نمبر۵ : عقیدۂ ختم نبوت غیر مسلموں کی نظر میں

غیر مسلم بھی اس کو مانتے ہیں کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو آخری نبی نہ مانے وہ مسلمان نہیں ہے۔اسی لئے ہندوؤں اور عیسائیوں نے مرزا قادیانی کو مسلمانوں کا ترجمان ماننے سے انکار کر دیا تھا چنانچہ ایک ہندو پنڈت لیکھرام نے مرزا قادیانی سے کہا تھا کہ اس کلمہ سے ہم بندۂ مامور ہیں اور زیادہ تر آپ کے اشتہار کی پہلی اور دوسری سطر سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے پیغمبری کا دعوی کیا ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام کا نام مبارک لکھ کر اُن کے برابر آپ کو ظاہر کیا ہے اس موقع پر بیجا نہ ہوگا کہ اگر ہم حضرات علماءِ اسلام کو متوجہ کریں کیونکہ خاص وعام اہل اسلام پر اظہر من الشّمس ہے کہ حضرت رسالت پناہ ختم المرسلین ہیں پس ایسے دعویدار پر تعزیر شرعی کا فتویٰ کیوں نہیں لگاتے (از رئیس قادیان جلد اول ص ۹۷ باب ۲۴)

[یاد رہے کہ لیکھرام ۱۸۸۵ء کو قادیاں میں آیا تھا (سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۱۵۱) اور علماء لدھیانہ نے اس سے پہلے ۱۳۰۱ھ میں قادیانی کو کافر کہہ چکے تھے (رئیس قادیاں ج ۲ ص ۱،۲) کیونکہ براہین احمدیہ کا تیسرا حصہ ۱۸۸۲ء میں اور چوتھا حصہ ۱۸۸۴ء کو طبع ہوا تھا (سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۱۵۱) لیکن چونکہ قادیانی پوری طرح کھل کر سامنے نہ آیا تھا اس لئے اکثر علماء ابھی اس کی تکفیر میں توقف کرتے تھے لیکن بعد میں سب علماء نے اس کو کافر کہا جیسا کہ اگلے واقعہ سے معلوم ہوتا ہے]

مرزا قادیانی نے پادری کلارک کو خط لکھا کہ میرے مقابلہ میں کوئی نامور پادری کھڑا کیا جائے پادری ہنری مارٹن کلارک نے ۱۲ مئی ۱۸۹۳ء کو ایک اشتہار میں جو مسیحی جریدہ ''نور افشاں'' لدھیانہ میں بطور ضمیمہ شائع ہوا لکھا کہ چونکہ علماءِ اسلام مرزا غلام احمد کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دیتے ہیں اس لئے ہم ان کو نمائندہ اسلام کی حیثیت سے اپنے مقابلہ میں آنے کی اجازت نہیں دے سکتے (رئیس قادیان ج ۲ ص ۱۵۸،۱۵۹)

ایک اشتہار میں لکھا کہ چونکہ اسلام کے بڑے مستند علماء آپ کو کسی اسلامی فرقے میں

داخل نہیں کرتے بلکہ دائرۂ اِسلام ہی سے جس میں تمام اسلامی فرقے شامل ہیں خارج کرتے ہیں ایسی حالت میں آپ اِسلام کے مقتدا ہوکر اس مباحثہ میں نہیں آسکتے جنڈیالہ [علاقے] کے مسلمانوں نے آپ کو پیش کیا لیکن جیسی ان کی عقل ہے آپ اس کو جانتے ہیں چنانچہ آپ خود بھی لکھ چکے ہیں اس لحاظ سے تو میں اہل اسلام کی طرف سے آپ کو قبول نہیں کرسکتا (رئیس قادیان ج۲ص۱۵۹) اندازہ کریں کہ جس عقیدے کو غیر مسلم بھی اسلام کا قطعی عقیدہ کہیں قادیانیوں نے اُس عقیدے کا انکار کیا اور مسلمانوں کو اس کے بارے میں شک میں ڈالنے کی کوشش کی۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ ، رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا

درس نمبر۶ : ختم نبوت کا مطلب کیا؟

ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے جہان کی ہدایت کیلئے جن انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجا ہمارے آقا ہمارے محسن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ان کے آخری فرد ہیں۔ آپ کا نام باقی، آپ کا دین قائم، آپ کی تعلیمات زندہ، آپ پر نازل ہونیوالی کتاب ہر جگہ موجود، آپ کی شریعت کو سمجھنے سمجھانے والے ہر طرف پائے جاتے ہیں(۱)۔ اس امت کے علماء انبیاء کے وارث ہیں آپ کے بعد آپ کے خلفاء اور امت مسلمہ کے اکابر کے نقش قدم پر چلنا ضروری ہے، کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں آپ ہی قیامت تک آنے والے انسانوں اور جنوں کے نبی ہیں۔ سب کی نجات آپ پر ایمان لانے میں اور آپ کی اتباع میں ہی ہے۔

---

۱) ارشادِ نبوی ہے: **لا یزال من امتی امة قائمة بامر اللّٰه** (شرح السنۃ ج۱۴ص۲۱۲ بخاری ج۱ص۱۶، مسلم ج۳ص۱۵۳۵ ترمذی ج۲ص۴۳ مشکوۃ ج۳ص۱۷۶۹) ''ہمیشہ رہے گی میری امت سے ایک جماعت اللہ کے حکم کو قائم کرنے والی'' سبحان اللہ دنیا بھر کے ادیان میں دین اسلام ہی کا ثبوت اپنے نبی ﷺ سے متواتر ہے اور جس جماعت کے ذریعے اسلام متواتر ہے اس جماعت کا ذکر جس حدیث میں ہے وہ حدیث سند کے اعتبار سے بھی متواتر ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

درس نمبر ۷: ختم نبوت کے چند عام فہم دلائل

حضرت ابن عمرؓ کی مشہور حدیث ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (بخاری حدیث نمبر۸ مسلم کتاب الایمان حدیث نمبر۱۶) پہلا رکن کلمہ شہادت دوسرا رکن نماز تیسرا رکن زکوۃ چوتھا رکن روزہ پانچواں رکن حج ہے ''آیات ختم نبوت'' میں ہم نے ان پانچوں ارکان سے ختم نبوت کو ثابت کیا ہے چند آسان باتیں سمجھ لیں:

۱) کلمہ شہادت کے دو حصے ہیں: ایک اَشْھَدُ اَنْ لاَ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرا اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ جب تک بندہ ان پر قائم ہے ایمان کا پہلا رکن اُس کے پاس موجود ہے کسی نئے نبی کو ماننے کی کوئی ضرورت نہیں رہا انبیاءِ سابقین پر ایمان تو وہ آپ پر ایمان لانے کے ضمن میں موجود ہے۔ تو جیسے آپ کو اور آپ سے پہلے انبیاء کو مانے بغیر انسان مسلمان نہیں اسی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) شیخ خلیل ابراہیم ملا خاطر فرماتے ہیں: ومما خص اللّٰہ به هذه الامة ان لا يجمعها على ضلالة وانه ستبقى منها طائفة على الحق ظاهرين حتى يقاتل آخرها الدجال وحتى قيام الساعة والحديث فى هذا الموضوع متواتر والحمد لله قال ﷺ لا تزال طائفة من امتى ظاهرين على الحق ، لا يضرهم من خذلهم حتى يأتى امر اللّٰه وهم كذلک " والحديث فى الصحيحين وغيرهما عن جابر ومعاوية بن ابى سفيان والمغيرة بن شعبة وعقبة بن عامر وسعد بن ابى وقاص وجابر بن سمرة وثوبان وابى هريرة وابى امامة و عمر بن الخطاب وجبير بن نفير وغيرهم رضى اللّٰه عنهم
حاشیہ میں لکھتے ہیں: استوعبت طرقه .حسب ما امكننى. فبلغت عن عشرين صحابيا فى تعليقى على كتاب " مسألة الاحتجاج بالشافعى ......" للخطيب البغدادى (صفحة ۴۴ ـ ۴۷)طبع الرياض وانظر النظم المتناثرة صفحة۹۳(عظيم قدره ورفعة مكانته عند ربه عزوجل صفحة ۱۳۰،۱۳۱)

طرح آپ کے بعد جھوٹے نبوت کے دعویداروں کی تکذیب بھی ضروری ہے۔

۲) نماز ختم نبوت کی دلیل ہے کیونکہ نماز میں کہا جاتا ہے: **اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ** اگر کسی اور نبی کو آنا ہوتا تو نماز میں اس کا ذکر ہوتا یا اللہ ایسی نماز کو اٹھا دیتا جس میں نبی کریم ﷺ کا ذکر ہے آنے والے کا نہیں۔ بعد میں جو نبی آتا وہ اپنے نام کی نماز لے کر آتا۔

۳) حج اس طرح دلیل ختم نبوت ہے کہ حج خانہ کعبہ کا کیا جاتا ہے اور پہلی کتابوں میں تھا کہ آخری نبی دو قبلوں والے ہوں گے ان کا دوسرا قبلہ خانہ کعبہ ہوگا اور خانہ کعبہ نبی کریم ﷺ کا پسندیدہ قبلہ ہے اس طرح خانہ کعبہ نیز حج وعمرہ بھی ختم نبوت کی دلیلیں ہیں۔

۴) زکوۃ اس طرح ختم نبوت کی دلیل ہے کہ زکوۃ اس سے لی جائے گی جو کلمہ شہادت بھی پڑھے اور نماز بھی ادا کرے (بخاری طبع کراچی ج ۱ ص ۱۸۷) اور نماز میں پھر کلمہ شہادت آئے گا اس لئے مرزائی سے نہ زکوۃ لی جائے نہ اس کو دی جائے اگرچہ وہ کتنا ہی غریب ہو۔ اگر ان کی کوئی تنظیم زکوۃ کی وصولی یا تقسیم کا کام کرے تو اس سے مسلمانوں کو مکمل بائیکاٹ ضروری ہے۔

درس نمبر ۷ : چند اور دلائل

اذان واقامت میں، اذان واقامت کے جواب میں، وضو اور اذان کے بعد والی دعاؤں میں، عام نمازوں میں، احرام اور طواف کے بعد کی رکعتوں میں، نمازِ جنازہ میں، خطبہ جمعہ میں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے خطبوں میں، خطبہ نکاح میں آنحضرت ﷺ ہی کی رسالت کا ذکر ہے اور یہ اعمال باقی ہیں ختم نبوت کے منکر ان سب اعمال کے دشمن ہیں۔ ختم نبوت کے بارے میں اشکال کرنے والو! پہلے ان ارکان واعمال کو ختم کرو پھر بات کرنا۔ اذان کے بعد درود شریف میں اور اذان کے بعد کی دعاؤں میں حضرت محمد رسول اللہ کا ہی ذکر ہے (دیکھئے مسلم طبع ہند ج ۱ ص ۱۶۶، ۱۶۷)

اذان اور جواب کے بارے میں چند احادیث:

۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب مؤذن نے کہا اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ تو تم میں سے کسی نے کہا اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ پھر مؤذن نے کہا أَشْھَدُ أَن لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو اس نے کہا أَشْھَدُ أَن لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر مؤذن نے کہا أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰہِ تو اس نے کہا أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰہِ پھر مؤذن نے کہا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ تو اس نے کہا لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر مؤذن نے کہا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ تو اس نے کہا لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر مؤذن نے کہا اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ تو اس نے کہا اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ پھر مؤذن نے کہا لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صدق دل سے اس نے کہا لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو جنت میں داخل ہوگا'' (مسلم ج۱ص۱۶۷،ابوداود مع بذل المجہود ج۱ص۳۰۱) اقامت کا جواب بھی اسی طرح ہے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں أَقَامَھَا اللّٰہُ وَأَدَامَھَا کہا جائے (ابوداود مع البذل ج۱ص۳۰۱،۳۰۲)

۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْھَدُ أَنْ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْناً غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ (مسلم ج۱ص۱۶۷) ''جس نے اذان کو سن کر کہا أَشْھَدُ أَنْ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْناً (اس کا ترجمہ یوں ہیں: گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ کو رب مان کر اور محمد ﷺ کو رسول مان کر اور اسلام کو دین مان کر راضی ہوں) اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۳) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ

صَــلاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْراً ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَ أَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ ﴾(مسلم ج اص ۱۶۶) ''جب تم مؤذن کی اذان سنو تو تم بھی اسی قسم کے الفاظ جواب میں دہراؤ پھر آخر میں مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دعاء کرو کیونکہ وہ ایک مرتبہ (مقام) ہے جنت میں وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک کے لئے ہوگا اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں گا پس جس نے میرے لئے وسیلہ کی دعاء مانگی اس کیلئے میری شفاعت ضرور ہوگی''۔اس سے معلوم ہوا کہ اذان کے بعد پہلے درود شریف پڑھا جائے پھر دعاء وسیلہ مانگی جائے۔

۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی ﴿ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَ الصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ ابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ ﴾(بخاری ج اص ۸۶)

الغرض اذان واقامت کے جواب اور اذان کے بعد کی دعاؤں میں کسی اور کا ذکر نہ ہونا ختم نبوت کی مضبوط دلیل ہے۔مسلمانو! اذان واقامت اور ان کے جواب کا اہتمام کرو اور مرزائیت کی تردید کے لئے دوسرے مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دیا کرو ان شاء اللہ ایمان سلامت رہے گا اور دنیا سے جاتے وقت کلمہ نصیب ہوگا۔

درس نمبر ۸ : منکرین ختم نبوت کی بے بسی

دنیا میں ہر وقت کہیں نہ کہیں اذان ہو رہی ہے پہلے زمانے میں انسانی آواز بلند ہوتی تھی پھر سپیکر چل پڑے اور اب تو ریڈیو وغیرہ کے ذریعے پوری دنیا میں اذان کی آواز پہنچ رہی

ہے، دنیا میں کسی اور شخص کا نام اس طرح نہ بلند ہوا ہے نہ ہوتا ہے اور نہ ہی ان شاء اللہ ہوگا۔ کتنی حماقت کی بات کہ اذان کے ہوتے ہوئے بھی کوئی شخص نبوت کا دعوی کرے اس کو نبی ماننے والے اس سے بھی زیادہ احمق ہیں۔

مسیلمہ کذاب بھی یہی اذان دلواتا تھا (معارف القرآن ج۲ص۵۲۲) اگر نئے نبی کو آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ ایسی اذان کو نہ پھیلنے دیتا جس میں آنے والے نبی کا ذکر ہی نہیں۔ اگر اللہ نے آپ کے بعد کسی کو نبی بنایا ہوتا تو اس کے نام کی اذان بھی دیتا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ مرزائیوں کی کتابوں میں جس اذان کا ذکر ہے اور مرزائیوں کے چینل سے جو اذان ہوتی ہے اس میں **أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ** ہے قادیانی کا نام نہیں۔

مسلمانو! اذان دیتے وقت ختم نبوت کے عقیدے کو پھیلانے کی اور مرزائیت کی تردید کی نیت بھی کرو گے تو زیادہ ثواب پاؤ گے۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ اذان دیتے ہیں۔

درس نمبر۹ : مرزائیوں کی اذان ناممکن

ویسے بھی اذان میں مرزا غلام احمد قادیانی کے نام کے ساتھ ایسا بے ڈھنگا جملہ بنے گا کہ آسانی سے پڑھا بھی نہیں جاسکتا۔ اور اگر آج وہ ایسی اذان لے ہی آئیں تو ہم کہہ سکیں گے کہ یہ بھی کیا نبی ہے جس کو مرنے کے بعد بھی سو سال اذان نہ ملی، مرزائی کہیں گے کہ مرزا ظلی بروزی نبی تھا اس لئے اس کو نئی اذان کی ضرورت نہیں ہم کہتے ہیں نہیں بلکہ مرزا جھوٹا اور جعلی نبی تھا جس کو اپنی نبوت کے اعلان کیلئے کچھ ملا ہی نہیں۔ مرزائیو جب تم اپنی اذان نہ لا سکے اقامت نہ لا سکے نماز نہ لا سکے اپنا قبلہ نہ بنا سکے تو نبی کریم ﷺ کے بعد اس ظالم کو نبی اور رسول مانتے ہوئے شرم نہ آئی۔

کیا مرزا کی مثال اس جعلی افسر کی طرح نہیں جس کو دفتر نہ ملے، دفتر پر اس کا نام نہیں

اس کے نام کی مہر نہیں فارم پر اس کے دستخط نہیں چلتے۔ جب مرزا کی بے بسی کا یہ حال ہے تو کیا یہ سوال درست نہیں (کیا مرزا صرف نام کرنے کے لئے نبی بنا تھا؟)

<u>مرزائیوں کو لاجواب کرنے کا ایک آسان طریقہ:</u>

اگر کسی مرزائی سے بات ہو جائے تو اس کو کہو کہ تجھے تو تشہد بھی نہیں آتا اگر سنائے تو جب کلمہ شہادت پر آئے پکڑ لو کہ تو عجیب خر دماغ آدمی ہے قادیانی کی نبوت کا قائل کرنا چاہتا ہے اور شہادت محمد رسول اللہ کی نبوت کی دے رہا ہے کیا آج تک کسی مسلمان نے عیسائی کو ایسا کلمہ پڑھ کر مسلمان کیا جس میں ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾ نہ ہو۔ اسی طرح اذان اقامت وغیرہ سن کر مرزائی کو لاجواب کیا جا سکتا ہے۔ الغرض مرزائیوں کے پاس قادیانی کے نام پر مشتمل اذان اقامت اور نماز تو تھی نہیں کلمہ بھی اس کے نام کا نہیں لا سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدۂ ختم نبوت کی قدر عطا فرمائے آمین۔

<u>درس نمبر ۱۰ : عقیدۂ ختم نبوت کی تاریخ</u>

عام طور پر ختم نبوت کیلئے سورۃ الاحزاب کی یہ آیت پیش کی جاتی ہے: **مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** (سورۃ الاحزاب:۴۰) ''محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں''۔ اس میں نبی کریم ﷺ کا نام لے کر آپ کو اللہ کا رسول اور آخری نبی کہا گیا ہے اور سورۃ احزاب مدنی سورۃ ہے اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ختم نبوت کا عقیدہ مدنیہ میں نازل ہوا، اس آیت کریمہ کے نزول سے پہلے مسلمانوں کو پتہ نہ تھا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ شروع اسلام سے ہے جیسے مدنی سورتوں میں توحید کا ذکر آجائے تو یہی مطلب نہیں کہ ہجرت سے پہلے مسلمان توحید کے قائل نہ تھے، تو جیسے عقیدۂ توحید شروع سے ہے عقیدۂ ختم نبوت بھی شروع سے ہے، کوئی شخص اِس عقیدے کے بغیر اسلام میں داخل نہیں ہوا اس لئے جو شخص ختم نبوت کا عقیدہ

نہیں رکھتا وہ ’’یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا ‘‘ کے خطاب میں داخل نہیں ہے دلائل درج ذیل ہیں:

۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی تھی کہ ہماری اولاد میں ایک عظیم الشان نبی بھیجنا قرآن کرم میں اِس دعا کا ہے [البقرۃ: ۱۲۹] مفسرین لکھتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا آپ کی دعا قبول ہوئی وہ نبی آخری زمانے میں ہوں گے۔ نبی ﷺ نے بتایا اِس دعا کا مصداق میں ہوں [تفسیر ابن کثیر عربی ج ا ص ۳۷۴،۳۷۵]

۲) انبیاءِ بنی اسرائیل نے آخری نبی کی بشارت دی تھی اور بتایا تھا کہ وہ ہجرت کر کے ایسے علاقے میں آئیں گے اس علاقے کے بارے میں ذکر کردہ سب نشانیاں صرف مدینہ منورہ میں پائی جاتی تھیں اس لئے یہودیوں کے قبائل آپ کی تشریف آوری سے کئی سو سال قبل مدینہ آئے تھے تا کہ آخری نبی کے امتی بن سکیں لیکن جب دیکھا کہ وہ دوسرے خاندان سے ہیں نیز یہ کہ ان کو ماننے سے دنیا چھوٹے گی تو حسد کر گئے اور اکثر یہودیوں نے ایمان لانے سے انکار کر دیا [تفسیر معارف القرآن ج ۷ ص ۷۷۰، ج ۸ ص ۳۵۸]

۳) نبی علیہ السلام نے آپ نے اپنی ابتدائی دعوت میں یہ اعلان کیا ’’ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ‘‘ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں‘‘ اس دعوت میں ختم نبوت کا اعلان پایا جاتا ہے کیونکہ ختم نبوت کا یہی مطلب ہے کہ آپ سارے عالم کے رسول ہیں۔ اس دعوت کو سن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ ایمان لائے [بخاری حدیث نمبر ۴۶۴۰ تحت تفسیر سورۃ الاعراف] اور حضرت صدیقؓ بالکل شروع میں ایمان لائے انہوں نے حضرت عثمانؓ وغیرہ کو داخل اسلام کیا۔ ثابت ہوا کہ ختم نبوت کا عقیدہ سب سے پہلی دعوت میں موجود ہے۔

۴) سنہ ۱۱ نبوی کو حج کے موقع پر جب نبی ﷺ نے اہل مدینہ کو اسلام کی دعوت دی تو وہ کہنے لگے یہ وہی نبی معلوم ہوتے ہیں جن کا یہودی ذکر کرتے ہیں کہ عنقریب آئیں گے کیوں نہ یہودیوں سے پہلے ہم ایمان لے آئیں [السیرۃ النبویۃ للشیخ ابی الحسن الندوی ص ۱۵۴،۱۵۵] اہل مدینہ اس عقیدہ کے ساتھ ایمان لائے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں اہل مدینہ

کواس بات سے نہ نبی کریم ﷺ نے روکا اور نہ قرآن اُن کے خلاف نازل ہوا جس سے ثابت ہوا کہ ان کا یہ عقیدہ سچا تھا حاصل یہ کہ کوئی ایسا مسلمان ثابت نہیں کیا جاسکتا جو آپ کو آخری نبی مانے بغیر ایمان لایا ہو۔

درس نمبر ۱۱ : احوال برزخ اور ختم نبوت

ہر انسان کو مرنا ہے قبر میں فرشتوں کو سوالات کے جواب دینے ہیں فرشتے قبر میں پوچھتے ہیں" مَنْ نَبِيُّکَ میرے نبی کون ہیں؟ تو مومن کہتا ہے" نَبِيِّیْ مُحَمَّدٌ ﷺ "میرے نبی محمد ﷺ ہیں (جامع الاصول ج ۱۱ ص ۱۷۷ حدیث نمبر ۸۷۰۷ مسلم طبع ہند ج ۲ ص ۳۸۶ مسلم بتحقیق فؤاد عبد الباقی ج ۴ ص ۲۲۰۱ حدیث نمبر ۲۸۷۱) ایک روایت میں ہے کہ مومن کہتا ہے أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں) (ترمذی طبع ہند ج ۱ ص ۱۴۷ ترمذی بتحقیق محمد فؤاد عبد الباقی ج ۳ ص ۳۸۳ رقم ۱۰۷۱)

جو شخص صحیح جواب دیتا ہے اس کی قبر منور اور کشادہ ہو جاتی ہے۔ اور جو صحیح جواب نہیں دیتا اس کے لئے قبر کو اتنا تنگ کر دیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں جا گھستی ہیں (ایضا) اگر کوئی کہے میرا نبی قادیانی ہے وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ اس کا وہاں کیا حشر ہوتا ہوگا؟ ثابت ہوا کہ قبر کا نور نبی ﷺ کو خاتم النبیین ماننے سے ملے گا، قادیاں یا چناب نگر (ربوہ) کے نام نہاد بہشتی مقبرے میں جگہ الاٹ کرانے سے نہیں۔

درس نمبر ۱۲ : احوال قیامت میں عقیدۂ ختم نبوت کی برکات

قیامت کے دن نبی کریم ﷺ اپنی امت کو حوض کوثر سے پانی پلائیں گے حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں: وَاَرٰی اَنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا غَيْرَ اَنَّ حَوْضَ النَّبِيِّ ﷺ اُمُّ الْحِيَاضِ (الخیر الکثیر مترجم ص ۴۰۲) ترجمہ: اور میرے نزدیک ہر نبی کیلئے حوض ہوگا مگر حوض رسول اکرم

ﷺ کا اُمُّ الْحِیَاض یعنی سب سے مرکزی حوض ہوگا۔لیکن بتاؤ کیا قادیانی کے کسی حوض کا ذکر کسی روایت میں ملتا ہے قادیانیو! جب تم نے نبی کریم ﷺ کے کسی کو نبی مان لیا تو پھر حوض کوثر سے کچھ پینے کی امید نہ کرنا جس جہنم میں جھوٹا نبی جلے گا اس میں جانے کیلئے تیار رہو۔

شفاعت کیلئے ختم نبوت کی ضرورت

قیامت کے دن لوگ شفاعت کے لئے انبیاء کے پاس جائیں گے تو ہمارے نبی ﷺ کے سوا کوئی اس بڑے کام کے لئے آگے نہ بڑھے گا بخاری شریف روایت میں ہے۔

﴿فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ﴾ (بخاری بتحقیق دیب بغا ج۴ص۱۷۴۶ حدیث نمبر۴۴۳۵) لوگ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے تو کہیں گے اے محمد آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء آخری نبی ہیں اور بے شک اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی لغزشوں کو معاف کر دیا ہے آپ اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش کریں۔

غور کریں کہ قیامت کے دن بھی نبی ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار کرنا پڑے گا بلکہ جب تک نبی ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار نہ ہوگا شفاعت نہ ہو سکے گی (۱)۔ جو لوگ نبی ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے ان کو نبی ﷺ کی شفاعت سے کچھ نہ ملے گا وہ آپ کے دشمن ہیں ان کو ہمیشہ دوزخ میں جلنا پڑے گا اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا اَللّٰهُمَّ أَعِذْنَا.

درس نمبر۱۳ : جنت میں داخلہ عقیدۂ ختم نبوت کے ساتھ

لوگ جنت میں نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے داخل ہوں گے آپ سب سے پہلے

---

(۱) حدیث کی کسی روایت میں تو قادیانی کا نام کیا آتا خود قادیانی بھی نہ بتا سکا کہ وہ قبر یا حشر میں اپنے ماننے والوں کے کس کام آئے گا؟

جنت کا دروازہ کھلوائیں گے وہاں بھی قادیانی کا کوئی ذکرنہیں ملتا ہے۔اب اس موضوع پر احادیث ملاحظہ فرمائیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا﴿آتِیْ بَابَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِکَ أُمِرْتُ أَن لَّا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَکَ﴾مسند احمد ج۳ص۱۳۶ واللفظ لہ مسلم ج۱ص۱۸۸حدیث رقم ۳۳۳) ترجمہ: (میں قیامت کے دن آکر جنت کادروازہ کھلواؤں گا تو جنت کا داروغہ کہے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا میں محمد ہوں وہ کہے گا کہ مجھے آپ کے بارے میں حکم دیا گیاہے کہ آپ سے پہلے کسی کیلئے دروازہ نہ کھولوں)

ایک روایت میں ہے کہ جب لوگ شفاعت کے لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے پاس جائیں گےتووہ فرمائیں گے﴿اِنِّیْ لَسْتُ هُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَاِنَّهُ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فَاِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الْیَوْمَ وَقَدْ غَفَرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ فَیَقُوْلُ عِیْسٰی أَرَأَیْتُمْ لَوْ کَانَ مَتَاعٌ فِیْ وِعَاءٍ قَدْخُتِمَ عَلَیْهِ هَلْ کَانَ یُقْدَرُ عَلٰی مَا فِی الْوِعَاءِ حَتّٰی یُفَضَّ الْخَاتَمُ فَیَقُوْلُوْنَ لَا ، قَالَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَیَأْتُوْنِیْ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ فَلْیَقْضِ بَیْنَنَا فَأَقُوْلُ نَعَمْ فَآتِیْ بَابَ الْجَنَّةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَیُقَالُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیُفْتَحُ لِیْ﴾(مسند احمد ج۳ص۲۴۸)[حضرت عیسی علیہ السلام کہیں گے](یہ کام میں نہ کروں گا لیکن تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ اس لئے کہ وہ خاتم النبیین ہیں وہ تشریف لائے ہوئے ہیں ان کی اگلی پچھلی خطائیں معاف کردی گئی ہیں پھرعیسی علیہ السلام فرمائیں گےتم بتاؤ کہ اگرکسی ایسے برتن میں سامان ہوجس پرمہرلگادی گئی ہو(یعنی سیل بندکردیا گیا ہو) توکیامہر(یعنی سیل) توڑنے سے پہلے اس برتن کے اندرکی چیزکوحاصل کیاجاسکتا ہے وہ کہیں گےنہیں عیسی علیہ السلام کہیں گے پھرمحمد ﷺ خاتم النبیین ہیں راوی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھرلوگ میرے پاس آئیں گےتو کہیں گے اے محمد ہماری اپنے پروردگار کے ہاں شفاعت کیجئے وہ ہمارے درمیان فیصلہ کرے تو میں کہوں گا ٹھیک

ہے پھر میں جنت کے دروازے پر جاؤں گا میں دروازہ کھلواؤں گا تو کہا جائے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا میں محمد ہوں تو میرے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا)

قادیانیو! دیکھا تم نے کہ دنیوی زندگی میں جتنے اسلامی اعمال ہیں جیسے اُن میں کہیں قادیانی کا ذکر نہیں ایسے ہی برزخ اور آخرت کے مراحل میں قادیانی کسی کام کا نہیں۔ قادیانیو! جنت جانا چاہتے ہو تو ختم نبوت پر ایمان لے آؤ ورنہ جنت میں داخلہ کی امید مت رکھو۔ کتنے بیوقوف ہیں وہ لوگ جو آخرت کی کامیابی قادیانی کی فرمانبرداری میں سمجھتے ہیں۔

درس نمبر ۱۵ : عقیدۂ ختم نبوت کارآمد نقدی کی طرح ہے

مسلمانوں کا کلمہ پاکیزہ درخت کی طرح مضبوط ہر وقت مفیداور ہر جگہ کام آنے والا ہے اور عقیدۂ ختم نبوت کارآمد نقدی کی طرح ہے عقیدہ ختم نبوت کی مناسبت سے یہاں ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ﴾ کا مؤمن سے ربط بتایا جاتا ہے بچہ پیدا ہو تو دائیں کان میں اذان بائیں میں اقامت کہی جاتی ہے (تحفۃ الاحوذی ج۵ص۱۰۷) وضو کے بعد کلمہ شہادت کی تعلیم دی جاتی ہے، جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اس کو نماز کا حکم دیا جائے اور جب دس سال کا ہو جائے تو مار کر نماز پڑھائی جائے پانچوں نمازوں کے لئے اذان واقامت کہی جاتی ہے۔

مؤذن ومکبر اس میں کلمہ پڑھتا ہے اور سننے والا جواب میں اس کو دہراتا ہے خوش نصیب ہے وہ جو کلمہ پڑھتا ہوا دنیا سے جائے۔ قبر میں یہ کلمہ کام آتا ہے مومن سے جب نبی ﷺ کی بابت پوچھا جاتا ہے تو کہتا ہے ﴿نَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ﴾ (میرے نبی محمد ﷺ ہیں) حشر میں شفاعت کی درخواست کرتے ہوئے کہیں گے ﴿یَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ﴾ (بخاری طبع کراچی ج۲ص۶۸۵ مسلم طبع بیروت ج۱ص۱۸۵) تو جو لوگ ختم نبوت کا عقیدہ نہیں رکھتے ان کو ہمیشہ دوزخ میں جلنا پڑے گا۔

اس کے برخلاف مرزائیت کمزور خبیث پودے کی طرح ہے دنیا میں اگر قسمت میں ہوا

تو مرزائی شادی کرا دیں گے کہیں نوکری دلوا دیں گے یا کسی کافر ملک کا ویزا مل جائے گا مگر موت آئے گی تو ساری عمارت گر کر رہ جائے گی ہمیشہ کیلئے دوزخ میں جائے گا۔ اس لئے مرزا کو ماننے والا بے یارو مددگار ہے۔

درس نمبر ۱۶ : منکرین ختم نبوت کے اعمال بے کار ہیں

ختم نبوت کے منکرو، قادیانی کو نبی سمجھنے والو! تم کہتے ہو ہم مسلمانوں جیسی اذان دیتے ہیں ہم تمہاری طرح کلمہ پڑھتے ہیں ہم کعبہ کی طرف منہ کرتے ہیں ہم نماز پڑھتے ہیں پھر ہم کافر کیوں ہیں؟ ہمیں حج کی اجازت کیوں نہیں؟ ارے تم تو شریعت کے اِن احکام کا مذاق اڑاتے ہو، تم نے سب انبیاء کے نام قادیانی کو دے کر سب انبیاء کی جگہ اسی کو مانا ہوا ہے تم مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ کر قادیانی مراد لیتے ہو اس وجہ سے تمہارا کفر دوسرے کفار کے کفر سے بڑھا ہوا ہے۔ تم ابوجہل ابولہب اور فرعون وہامان سے بڑے کافر ہو کیونکہ ابوجہل نے کلمہ کے معنی میں تحریف تو نہ کی تھی۔

دنیا میں مسلمانوں کو دھوکا دینے کیلئے تم نماز پڑھتے ہو اذان میں یہ کلمہ بلند کرتے ہو جبکہ دل سے قادیانی کی نبوت کا اعلان کرتے ہو مگر بتاؤ قبر میں تمہارا کیا بنے گا؟ وہاں نَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ کہنا پسند کرتے ہو یا قادیانی کا کلمہ سناؤ گے؟ اگر قبر کی راحت چاہتے ہو تو لعنت بھیجو قادیانی پر، اگر نبی علیہ السلام کی شفاعت چاہتے ہو، اگر جنت میں جانے کی تمنا ہے تو مرزائیوں سے دوستانہ تعلقات ختم کرو، ختم نبوت کو مانے بغیر آخرت میں نجات کسی طرح ممکن نہیں۔

ہائے کتنا خطرناک منظر ہوگا جب قادیانیوں کیلئے قبر میں دوزخ کی کھڑکی کھول دی جائے گی، جس وقت قیامت کے دن ان کو حوض کوثر پر جانے نہ دیا جائے گا، جس وقت ان کو نبی کریم ﷺ کے جھنڈے تلے جگہ نہ ملے گی، قادیانیوں کو کس قدر حسرت ہوگی جس وقت ختم نبوت کا عقیدہ رکھنے والے نبی کریم ﷺ کی شفاعت حاصل کریں گے، وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے

کی وجہ سے مسلمانوں کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے جائیں گے، مرزائی اس وقت کہیں گے ہم نے نماز پڑھی تھیں، زکوۃ ادا کی تھی، ہمارا اخلاق بھی بہت اچھا تھا کاش ہم نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو نبی نہ مانتے۔ مسلمانوں کی تو چھوٹی سے چھوٹی نیکی ضائع نہ جائے گی اور ان مرزائیوں کی بڑی بڑی نیکیاں بھی بے کار ہوں گی۔ اس وقت یہ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجیں گے مگر:

اب پچھتاوا کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

ان پریشانیوں سے بچنے کیلئے آج ہی خود کو عقیدۂ ختم نبوت کی خدمت کیلئے وقف کردو۔

درس نمبر ۱۷ : ایک مغالطہ اور اس کا حل

ایک مرزائی مبلغ ملک عبدالرحمٰن خادم لکھتا ہے:

گفتگو سے پہلے اللہ تعالیٰ سے خاص طور پر دعا کرنی چاہئے اور اس کے بعد خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت پر کامل یقین رکھنا چاہئے اُس کی تائید ونصرت کے نظارے تبلیغ ومباحثات ومناظرات میں ہم نے بے شمار دیکھے ہیں (مکمل تبلیغی پاکٹ بک صفحہ د)

اس عبارت سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ یہ لوگ بڑے مخلص ہیں، ہدایت کیلئے دعائیں کرتے ہیں اگر یہ ہدایت پر نہیں تو گمراہ بھی نہیں یا یہ کہ اگر یہ جنتی نہیں تو دوزخی بھی نہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ لوگ ضدی ہیں ان کی دعائیں بے کار ہیں جب اللہ نے قرآن میں اعلان کردیا اور اپنے نبی کی زبان سے کہلوایا کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں اور ساری امت ہر زمانے میں اس پر متفق رہی علاوہ ازیں دعوی نبوت کے علاوہ بھی مرزا قادیانی کے کفریات بے شمار ہیں ایسے بڑے کافر کو یہ لوگ مسیح موعود کہتے ہیں۔ ایسے ضدی لوگ جب تک ضد نہ چھوڑیں ہدایت نہیں پاسکتے۔ ارشادِ باری ہے:

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْا أَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ

وَّجَآءَ هُمُ الْبَيِّنٰتُ ط وَاللّٰهُ لاَ يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ(86) أُولٰـٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰـٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ (87)خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ج لاَ يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلاَ هُمْ يُنْظَرُوْنَ (88)إِلاَّ الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ م بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوْا قف فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (89)إِنَّ الَّـذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ج وَأُولٰـٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ(90)إِنَّ الَّـذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ط أُوْلٰـئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ(آل عمران:۸۶تا۹۱)

ترجمہ:’’ کیسے ہدایت دے اللہ ان لوگوں کو جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا اور گواہی دے چکے کہ رسول سچے ہیں اور ان کے پاس واضح دلائل آ چکے اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا، یہ لوگ ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب انسانوں کی اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے نہ ان سے عذاب ہلکا ہوگا اور نہ ان کو مہلت ملے گی مگر جنہوں نے توبہ کی اس کے بعد اور درست ہو گئے تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے بیشک جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھ گئے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور یہی لوگ گمراہ ہیں بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور مر گئے کافر تو ہرگز نہ قبول ہوگا ان سے زمین بھر کر سونا اگرچہ بدلے میں دے ان لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہیں‘‘۔

درس نمبر ۱۸ : قادیانیوں کی تفسیر حجت نہیں

آپ نے اس عقیدے کی اہمیت ملاحظہ فرمائی۔ مرزائی اس عقیدے کے اور بہت سے اسلامی عقائد کے منکر ہیں اس لئے کسی آیت کی تفسیر یا حدیث کی تشریح میں مرزا قادیانی یا اُس کے کسی ماننے والے کے قول کو پیش کرنا ہرگز جائز نہیں، اِن لوگوں کا کسی آیت یا حدیث کے بارے میں کچھ لکھنا ایسے ہے جیسے کوئی ہندو یا سکھ لکھ دے۔ اس لئے ہمارے علماء کرام ان کی

کتابوں سے کسی آیت یا حدیث کی تشریح تائید کے طور پر نہیں الزامی طور پر پیش کرتے ہیں۔

''شواہد ختم نبوت''، ''آیات ختم نبوت'' اور'' خدمات ختم نبوت'' جو اس عاجز کی کتابیں ہیں اِن میں بھی کسی موقع پر مرزائیوں کی کوئی عبارت بطور تائید کے پیش نہیں کی گئی۔ اِس کتاب میں ہوسکتا ہے ان کی کچھ عبارتیں آ جائیں مگر تائید یا استشہاد کے طور پر نہیں، بلکہ اس لئے کہ آپ کو پتہ چل جائے کہ قادیانی کو ان باتوں کا علم تھا وہ ان سے جاہل یا ناواقف نہ تھا، جان بوجھ کر گمراہ ہوا اور اس آیت کا مصداق بنا : أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوٰيهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ط فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ط أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (الجاثیہ:۲۳) ترجمہ:'' بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور باوجود جاننے بوجھنے کے (گمراہ ہو رہا ہے تو) اللہ نے (بھی) اس کو گمراہ کر دیا اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اب اللہ کے سوا اس کو کون راہ پر لا سکتا ہے تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے''۔ قادیانی تو دل کا اندھا بہرا تھا اور اس کے ماننے والے اس اندھے بہرے کے پیچھے جا رہے ہیں:

اِذَا کَانَ الْغُرَابُ دَلِیْلَ قَوْمٍ سَیَهْدِیْهِمْ طَرِیْقَ الْهَالِکِیْنَا

جب کوا کسی قوم کا رہنما ہو تو ان کو ہلاکت کے راستے لے جائے گا

درس نمبر ۱۹ : یہ نہ کہو کہ قادیانی جھوٹا تھا اس لئے نبی نہیں

اب اگلی بات سنئے جب ختم نبوت کا عقیدہ انتہائی ٹھوس عقیدہ ہے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں قیامت تک کوئی نیا نبی نہ آئے گا آپ کے بعد نبوت کا دعوی بھی کفر ہے اور آپ کے بعد کسی مدعی نبوت کو ماننا بھی کفر ہے تو قادیانی کے کردار پر اس حیثیت سے بحث نہ کریں کہ وہ اپنے کردار کے لحاظ سے نبوت کا اہل نہیں اور نہ اس کی پیشگوئیوں پر اس انداز سے کلام کریں کہ وہ بے ایمان اپنی پیشگوئیوں میں جھوٹا تھا اس لئے نبی نہیں، اور نہ یہ

کہیں کہ قادیانی کے اساتذہ تھے جبکہ نبی کا کوئی استاد نہیں ہوتا [اگرچہ بعض حضرات نے قادیانیوں کوالزام دینے کیلئے ایسا کیا]

اسی طرح قادیانی کے دعوی نبوت کا بطلان ثابت کرنے کیلئے یہ نہ کہو انبیاء کیسے ہوا کرتے ہیں یا انبیاء کے اوصاف کیسے ہوتے ہیں؟ بلکہ یہ کہو انبیاء کیسے ہوا کرتے تھے یا انبیاء کے اوصاف کیسے ہوتے تھے؟

حضرت نانوتویؒ نے اپنی کتابوں [حجۃ الاسلام، قبلہ نما] اور اپنے مناظروں [میلہ خدا شناسی، مباحثہ شاہجہانپور] میں یہ بحث کی ہے کہ انبیاء کرام عقل وفہم اور اخلاق میں سب سے اعلیٰ ہوتے ہیں مگر یہ بحث ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ گفتگو کے دوران ہوئی اور آپ نے نبی کریم ﷺ کی نبوت کو ثابت کرنے کیلئے ہی یہ بحث کی اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت نے نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کو بھی ثابت کردیا [تفصیل کیلئے دیکھئے کتاب " آیات ختم نبوت" اور کتاب " حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت"] اسلام کے بعد کسی اور دین کے قائل کے ساتھ حضرت نانوتویؒ نے یہ بحث نہ کی۔

اس بارے میں امام ابوحنیفہؒ کے قول پر ہی ساری امت کا فتوی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبوت کا دعوی کرے تو جو شخص اُس سے معجزہ کا طلبگار ہو وہ بھی کافر ہے [مناقب الامام الاعظم لامام الکردیؒ ج اص ۱۶۱ بحوالہ ختم نبوت کورس ص ۵۷] کیونکہ اس نے عقیدۂ ختم نبوت میں شک کرلیا ہاں اگر کوئی پختہ ایمان والا ایسے مدعی کو ذلیل اور لاجواب کرنے کیلئے اس سے معجزہ مانگے تو وہ مومن ہی رہے گا۔

<u>قادیانی کا نبی ہونا ناممکن:</u>

قادیانی بےشک جھوٹا تھا جھوٹوں کا سردار تھا جھوٹ میں بھی نرالا تھا لیکن اگر وہ بالفرض سچا ہوتا تو کیا نبی بن جاتا؟ ہرگز نہیں، مرزا قادیانی بدکردار تھا لیکن اگر وہ نیک چلن ہوتا اس نے کسی کا حق نہ دبایا ہوتا تو کیا نبی بن جاتا؟ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ قادیانی کے استاد تھے لیکن اگر

بالفرض اس کا کوئی استاد نہ ہوتا تو کیا وہ نبی بن جاتا؟ ہر گز نہیں ہر گز نہیں۔

قادیانی تو مرزے کی چند پیشگوئیاں پیش کرتے ہیں اور وہ اُن پیشگوئیوں میں جھوٹا تھا لیکن اگر اس کی پیشگوئیاں سچی بھی ہوتیں تو کیا نبی بن جاتا؟ یہ نہیں ہوسکتا بلکہ اگر اس کی روزانہ ہزاروں پیشگوئیاں سچی ہوتیں، اُس کے کہنے سے بالفرض سورج مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہوجاتا یا بالفرض سورج، چاند ستارے اس کے کہنے سے آسمان سے اتر کر اُسے سجدہ بھی کر دیتے تو بھی وہ نبی نہیں بن سکتا تھا۔

درس نمبر ۲۰ : قادیانی کے کردار پر بحث کس اعتبار سے؟

ہم قادیانی کے کردار پر اس اعتبار سے بحث کریں گے کہ یہ عام آدمی سے بھی گیا گزرا تھا جھوٹے تو اور بھی ہیں مگر قادیانی کچھ زیادہ ہی جھوٹا تھا، پیشگوئیاں تو نجومی بھی دیتے ہیں مگر قادیانی اس میدان میں نجومیوں سے بھی بدتر تھا، استاد تو اوروں کے بھی ہوتے ہیں مگر قادیانی جیسا گستاخ کوئی ہوتا ہے، کہتا ہے ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا[کتاب البریہ در روحانی خزائن ج۱۳ص۱۸۰حاشیہ]غبن تو بہت لوگ کرتے ہیں مگر اس قسم کے غبن شاید اوروں سے ثابت نہ ہوں ان شاءاللہ ’’قادیانی کے عجائبات‘‘ میں ہم ان مضامین کو ثابت کریں گے۔

قادیانی کی معمولی غلطی قابل معافی نہیں:

ایک بات اور یاد رکھیں کہ قادیانی اگرچہ عام آدمی سے گیا گزرا تھا مگر چونکہ اُس کا دعوی بہت بڑا تھا اسلئے اس کی معمولی غلطی بھی قابل برداشت نہیں مرزائی اپنے مسیح کے خوابوں کے بارے میں کہہ دیتے ہیں کہ خواب میں تو انسان بہت کچھ دیکھتا ہے کشف میں بہت کچھ ہوجاتا ہے لیکن چونکہ اس کا دعوی نبوت کا تھا اور انبیاء کا کشف اور خواب وحی ہے اس لئے اُس کے خواب پر بحث ہوگی۔ قادیانی بسا اوقات حوالے میں غلطی کرتا ہے کسی کتاب کی طرف ایک عبارت منسوب کر دیتا ہے حالانکہ اس کتاب میں وہ بات نہیں ہوتی ایسی غلطی میں قادیانی کو کسی اور مصنف پر

قیاس نہیں کر سکتے کیونکہ ان مصنفین کا دعویٰ نہ معصوم ہونے کا نہ نبی ہونے کا بلکہ وہ تو اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ ہم سے غلطی ہوسکتی ہے جبکہ قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اس لئے اس سے ایسی غلطی نا قابل برداشت ہے، اسی طرح اس کی تاریخ پیدائش کا مسئلہ ہے۔ کماسیأتی

درس نمبر ۲۱ : قادیانیوں سے مباہلہ کی ضرورت نہیں

ہمیں قادیانیوں سے مباہلے کی کیا ضرورت؟ وہ قادیانی کے نام کی اذان دکھادیں اس کے نام کی اقامت دکھادیں۔ ایسی نماز پیش کریں جس میں قادیانی کا ذکر ہو پھر ہم سے مباہلہ کی بات کریں نیز مرزائی یہ بتائیں کہ وہ مرنے کے بعد قبر میں فرشتوں کو کیا کہنا پسند کرتے ہیں؟ نَبِیّیْ مُحَمَّدٌ کہنا پسند کرتے ہیں یا وہاں قادیانی کی نبوت کا رونا روئیں گے۔ حشر میں کس کی شفاعت کے طلبگار ہیں۔

جنت کا دروازہ تو آنحضرت ﷺ کھولیں گے قادیانی کو ماننے والے جنت کی دعا کس منہ سے کرتے ہیں؟ بہشتی مقبرہ کیلئے جو وصیت کرتے ہیں وہ کس جنت کے حاصل کرنے کیلئے کرتے ہیں اگر اس جنت کیلئے جس کا دروازہ آنحضرت ﷺ کھولیں گے تو پھر قادیاں اور چناب نگر میں بہشتی مقبرہ بنانے والوں پر لعنت بھیجنی پڑے گی۔ اور اگر اس لئے یہ وصیت کرتے ہیں کہ قبر پر سبزہ ہو اوپر سے خوبصورت ہو اور قادیانی خلیفہ یا کوئی اور قادیانی لیڈر کبھی کبھی وہاں چکر لگا لیا کریں تو یاد رکھیں اوپر کی زیب و زینت کا قبر کے اندر کچھ فائدہ نہیں وہاں تو عقیدۂ ختم نبوت کے بغیر نجات ممکن نہیں۔

ہمیں کیا جو تربت پر میلے رہیں گے ۔۔۔ تہ خاک ہم تو اکیلے رہیں گے

قادیانیوں کے پلے ہے ہی کچھ نہیں تو وہ مباہلہ کا چیلنج کس بنا پر دیتے ہیں؟ اور اگر بالفرض وہ بے حیا ہو کر پھر بھی مباہلہ کی بات کریں تو اِن شاءاللہ اس کورس کو پڑھنے والا ہر مسلمان ان کے چیلنج کو قبول کرے گا۔

درس نمبر۲۲ : آسمانی نشانات سے جواب

قادیانی کہا کرتا تھا کہ میری فلاں بات سچی ہوگئی مجھے فلاں دنیوی نعمت مل گئی میرے مرید بڑھ گئے اگر میں جھوٹا ہوتا کافر ہوتا تو مجھے یہ نعمتیں نہ ملتیں راقم الحروف کہتا ہے کہ قادیانی کا یہ معیار بالکل باطل ہے اس طرح تو ہر کافر دنیا کی کوئی نہ کوئی آسانی دیکھ کر کہہ دے میں کافر نہیں اگر تیری ایک دو باتیں سچی ہوگئیں تو کیا تیرا کفر ایمان بن جائے گا؟ کیا شریعت کے عقائد باطل ہوجائیں گے؟ دنیوی سہولتیں اور نعمتیں اللہ کی طرف سے آزمائش ہیں حق کا معیار نہیں۔

قادیانی پر کفر کا فتویٰ لگا تو کہتا ہے میں اس کا جواب آسمانی نشانوں سے دیتا ہوں وہ اس طرح کہ ایک انجمن بنائی جائے جس میں مرزا قادیانی اور اس کے مخالف ایسی تحریریں بھیجیں جن میں مستقبل کے بارے میں بشارات اور پیشگوئیاں ہوں پھر سال کے بعد وہ انجمن ان کے نتائج کا موازنہ کرے جس کی پیشگوئیاں زیادہ سچ نکلیں اس کو مومن کامل تصور کیا جائے دوسری تجویز یہ پیش کی کہ وہی کمیٹی مختلف مذاہب کے اہل حاجات اور مختلف مصائب میں مبتلا لوگ مثلاً کوڑھی، اندھے یا پھانسی کی سزا پانے والوں کو جمع کرے پھر ان کے دو فریق بنا کر مرزا قادیانی اور اس کے مخالف علماء میں ان کو تقسیم کردے جس فریق کے حصے میں جو اہل مصائب آئیں وہ ایک ماہ تک اس کیلئے دعا کرتا رہے پھر جس فریق کی دعا سے کثرت سے لوگ اچھے ہوں وہ مومن کامل تصور کیا جائے۔

قادیانی جب اپنے آسمانی فیصلہ کے اشتہار چھپوا چکے تو قادیاں میں ایک جلسہ منعقد کیا اور اپنے برسرآوردہ مریدوں کو بلا کر یہ اشتہار سنایا اور اس کے ذریعہ ان سے بہت سا روپیہ بھی وصول کیا اور جب مریدوں نے اس آسمانی فیصلہ کی تحسین کی تو مرزا صاحب کا کچھ غم غلط ہوا [از رئیس قادیاں ج۲ص۶۴ تا۶۷] قادیانی کا یہ معیار سرے سے باطل ہے جب اس کے عقائد سرے سے باطل ہیں تو اس کا حل صرف سچی توبہ ہے ایسے حیلوں سے کفر اسلام تو نہیں بن جائے گا

درس نمبر۲۳ : قادیانی کو نہ ماننے والے مرزائیوں کی نظر میں

قادیانی نے اپنے نہ ماننے والوں کیلئے اخلاق سے گرے ہوئے بہت گھٹیا قسم کے الفاظ استعمال کئے چنانچہ وہ وفات مسیح پر اپنی تالیفات کا ذکر کرنے کے بعد نہ ماننے والوں کے بارے میں کہتا ہے: ذُرِّيَّةُ الْبَغَايَا کنجریوں کی اولاد (آئینہ کمالات اسلام درروحانی خزائن ج۵ص ۵۴۷، ۵۴۸)

☆ ایک جگہ لکھتا ہے: جوشخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے (تذکرہ ص۳۴۲،۳۴۳)

اپنے نہ ماننے والے مردوں کو خنزیر اور ان کی عورتوں کو کتیاں کہا (نجم الہدی ص۵۳ درروحانی خزائن ج۱۴ص۵۳)

ذیل میں مرزا کے بیٹوں کی چند عبارتیں ملاحظہ کریں:

☆ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود [مراد مرزا قادیانی ۔راقم] کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں (آئینہ صداقت از مرزا محمود ص۳۵ بحوالہ قادیانی اوران کے عقائد ص۵۳)

ایک اور جگہ لکھتا ہے۔

☆ جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے کو دیتا ہے میرے نزدیک وہ احمدی نہیں ......ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں (ڈائری میاں محمود احمد مندرجہ الفضل قادیان ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء بحوالہ قادیانی اوران کے عقائد ص۵۴) ایک قادیانی لکھتا ہے۔

☆ میرا وہی مذہب ہے جو میں ہمیشہ سے ظاہر کرتا ہوں کہ کسی غیر مبایع شخص کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو اور لوگ اس کی کیسی ہی تعریف کرتے ہوں نماز نہ پڑھو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا ہی چاہتا ہے اگر کوئی شخص متردد یا متذبذب ہے تو وہ بھی مکذب ہی ہے خدا تعالیٰ کا ارادہ

ہے کہ اس طرح احمدی اور غیر احمدی میں تخصیص وتمیز کردے (الفضل ۲۸۔اگست ۱۹۱۷ بحوالہ قادیانی اوران کے عقائد ص ۵۵) مرزا محمود لکھتا ہے۔

☆ کسی احمدی کو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے باہر سے لوگ اس کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں میں کہتا ہوں تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے اتنی دفعہ میں یہی جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں جائز نہیں جائز نہیں (انوار خلافت میاں محمود احمد ص ۸۹ بحوالہ قادیانی اوران کے عقائد ص ۵۶) مرزا بشیر احمد لکھتا ہے۔

غیر احمدی سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کولڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا اب باقی کیا رہ گیا جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں............اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کیا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریم نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے (کلمۃ الفصل بحوالہ قادیانی اوران کے عقائد ص ۵۸)

۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت کے دوران قومی اسمبلی کے اندر اس بات کو بھی سامنے رکھا گیا کہ جب یہ لوگ مسلمانوں کو اتنا برا جانتے ہیں تو ہمیں کیا مجبوری ہے کہ ہم ان کو مسلمان سمجھیں جب یہ لوگ باوجود جھوٹے اور کافر ہونے کے ہمیں اپنا نہیں کہتے تو ہمیں کیا مجبوری ہے کہ ہم ان کو اپنا کہیں۔

﴿سوالات﴾

س: ارتداد کس کو کہتے ہیں اس کا کیا نتیجہ ہے نیز مرتدوں سے مقابلہ کرنے والے لوگ کیسے ہوتے ہیں؟

س: قادیانی کو سب سے پہلے کن علماء نے کافر کہا؟ اور وہ کس حدیث کا مصداق ہوئے؟

س: قرآن پاک سے ثابت کرو کہ مختلف فتنے آئیں گے مگر اسلام باقی رہے گا اور یہ بھی ثابت کریں کہ بغیر عقیدۂ ختم نبوت کے ایمان محفوظ نہیں رہ سکتا۔

س: قرآن کی رو سے جھوٹے نبیوں کا انجام ذکر کریں۔

س: کورس کروانے کیلئے کن کتابوں کا ہونا ضروری ہے؟

س: کورس کے ساتھ اور کیا پڑھانا چاہئے نیز کورس کے بعد کیا کرنا چاہئے؟

س: مرزائیوں کے بارے میں اہم فتاویٰ ذکر کریں۔

س: باب نمبرا کس بارے میں ہے نیز اس کا خلاصہ تحریر کریں۔

س: اس کورس میں حصہ لینے والے کیسے ہیں؟ اور ہمارے ان پر کیا حقوق ہیں؟

س: اسلام کے بنیادی عقائد کونسے ہیں؟ ان میں اصل کیا ہے نیز اس سے عقیدۂ ختم نبوت کو ثابت کریں۔

س: مسواک کے تارک اور مسواک کے منکر میں کیا فرق ہے؟

س: جو شخص زکوۃ کے معروف معنیٰ کو بدلے وہ دانشور ہے یا کیا؟

س: اسلام کے برحق ہونے کو دلیل سے ثابت کریں اور مثال دے کر سمجھائیں.

س: منکرین ختم نبوت اسلام کی حقانیت کیوں ثابت نہیں کر سکتے؟

س: عقیدۂ ختم نبوت کی قطعیت ثابت کریں.

س: عقیدۂ ختم نبوت غیر مسلموں کی نظر میں کیسا ہے؟ نیز یہ کہ ہندو اور عیسائی مرزا قادیانی

کو کیسا سمجھتے تھے اور کیوں؟

س: ختم نبوت کا مطلب تحریر کریں۔

س: ارکان اسلام سے ختم نبوت کے چند عام فہم دلائل ذکر کریں،

س: اسلام کے مقابل منکرین ختم نبوت کی بے بسی ثابت کریں

س: قادیانی کی مثال جعلی افسر کی طرح کیسے ہے؟

س: اذان سے مرزائیوں کو لاجواب کرنے کا طریقہ ذکر کریں

س: عقیدۂ ختم نبوت کی تاریخ ذکر کریں اور ثابت کریں کہ ''اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا'' کے مفہوم میں منکرین ختم نبوت داخل نہیں ہیں۔

س: اس کو ثابت کریں کہ عقیدۂ ختم نبوت نبی ﷺ کی پہلی دعوت میں موجود تھا۔

س: برزخ میں اور قیامت کے دن عقیدۂ ختم نبوت کی ضرورت ثابت کریں۔

س: مضمون مکمل کریں: ہائے کتنا خطرناک منظر ہوگا جب قادیانیوں کیلئے قبر میں دوزخ کی کھڑکی کھول دی جائے گی الخ

س: عقیدۂ ختم نبوت کارآمد نقدی کی طرح کیسے ہے؟

س: مرزائی دعائیں مانگ کر مناظرے کیلئے آئیں پھر بھی گمراہ ہیں کیوں؟

س: قادیانیوں کی تفسیر حجت ہے یا نہیں اور کیوں؟

س: کیا ایسا کہنا درست ہے کہ قادیانی جھوٹا تھا اس لئے نبی نہیں یا یہ کہ انبیاءِ کرام میں ایسی صفات ہوتی ہیں قادیانی میں نہیں۔

س: قادیانی کے کردار پر بحث کس اعتبار سے ہوگی؟

س: قادیانیوں سے مباہلہ یا استخارہ کی ضرورت کیوں نہیں؟

س: آسمانی نشانات سے جواب کا کیا مطلب ہے نیز اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

س: مرزے کو نہ ماننے والے مرزائیوں کی نظر میں کیسے ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَدۡ مَكَرُوۡا مَكۡرَهُمۡ وَعِنۡدَ اللّٰهِ مَكۡرُهُمۡ ط وَاِنۡ كَانَ مَكۡرُهُمۡ لِتَزُوۡلَ مِنۡهُ الۡجِبَالُ

(سورۃ ابراہیم:۴۶)

باب نمبر۲

جھوٹے نبیوں

اور

جھوٹے مہدیوں کے واقعات

باب نمبر۲ کا خلاصہ

جھوٹے نبی، جھوٹے مسیح اور جھوٹے مہدی بہت زیادہ ہوئے ہیں بعض کے ماننے والے اوران کی کتابیں اب تک موجود ہیں چنانچہ اس عاجز کے پاس بہائیوں کی ایک کتاب ہے جس کا نام ہے''بہاء اللہ اور عصر جدید'' سنہ اشاعت ۱۹۵۱ء اس پر لکھا ہوا ہے: محفل روحانی ملی بہائیان ہندو پاکستان و برما نے تیسری مرتبہ چھپوا کر شائع کیا۔

قادیانی نبوت مسیحیت اور مہدویت کے دعووں میں متفرد نہ تھا، اگر صرف دعوے کی وجہ سے یہ تصدیق کے قابل ہے تو پہلے مدعی زیادہ حقدار تھے قادیانی کا متاخر ہونا ہی اس کے جھوٹے ہونے کیلئے کافی ہے اور اگر دلیل کی ضرورت ہے تو بتائیں کیا قادیانیوں نے پہلوں کے دلائل کو پرکھا ہے، شاید پہلوں کے دلائل قادیانی کے دلائل کی نسبت بہتر ہوں مرزائی کوئی ایسی کتاب لائیں جس میں انہوں نے پہلے مدعیان نبوت کے دلائل کا اور قادیانی کے دلائل کا موازنہ کیا ہو۔

ہمارے لئے تو اتنا کافی ہے کہ ان سب میں قرآن وسنت میں ذکر کردہ مہدی اور مسیح کی نشانیاں مفقود تھیں نیز یہ سب مدعی تھے جبکہ آنیوالے مہدی اور آنیوالے مسیح دعوی نہ کریں گے مسلمان خود ہی پہچان لیں گے اسلیئے ان لوگوں کا دعوی کرنا بھی ان کے کذب کی بین دلیل ہے۔

ان جھوٹوں کے بارے میں اردو میں ایک مستند کتاب ہے''ائمہ تلبیس'' اس کے مصنف حضرت مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوریؒ ہیں امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صفدر رحمہ اللہ سے دوران درس سنا کہ یہ حضرت شیخ الہند کے شاگردوں سے تھے بڑے ثقہ عالم اچھے ادیب، فقہ تفسیر، حدیث، تاریخ اور تصوف کے بڑے عالم تھے۔ انہوں نے مرزا قادیانی کے حالات پر ایک مستقل کتاب بھی لکھی جس کا نام ہے''رئیس قادیاں''اس کے دو حصے مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کئے کاش اس کا تیسرا حصہ بھی دستیاب ہوجائے۔ ذیل میں چند جھوٹوں کے حالات ملاحظہ فرمائیں:

درس نمبرا : صاف بن صیاد مدنی

''صاف'' ایک یہودی تھا جو نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوا۔ ابن صیاد کے نام سے مشہور ہوا، بظاہر مسلمان ہو گیا تھا لیکن شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ وہ منافق تھا اس نے بچپن میں نبوت کا دعوی کیا۔ اس کو نبی کریم ﷺ نے قتل کیوں نہ کروایا اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہ ذمی تھا دوسری وجہ یہ کہ وہ بچہ تھا، اس نے دوسرے مدعیوں کی طرح اپنی جماعت بنانے کی کوشش نہ کی، غالب یہ ہے کہ وہ اپنے اوقات تنہائی میں گزارتا تھا۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ دجال کوئی اور ہوگا اور بعض کہتے ہیں کہ ابن صیاد ہی دجال ہے طویل عمر پا کر آخر زمانہ میں ظاہر ہوگا (ائمہ تلبیس ج اص ۱۶ تا ۲۴) حضرت نانوتویؒ بھی اسی کو ترجیح دیتے ہیں (آب حیات ص ۱۶۹)

حضرت عمرؓ نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر یہ وہی دجال ہے تو تو اسے قتل نہ کر سکے گا اس کو تو عیسی بن مریم علیہ السلام ہی قتل کریں گے اور اگر یہ وہ دجال نہیں تو ایک ذمی کو قتل کرنے کا حق نہیں (ج ۳ص ۱۵۲۲)

مکہ مکرمہ جاتے ہوئے ابن صیاد حضرت ابوسعید خدریؓ کو ملا کہنے لگا، لوگ کہتے ہیں میں دجال ہوں پھر اس کی تردید کرتے ہوئے کہنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ تو فرما چکے کہ دجال کے اولاد نہ ہوگی اور میری تو اولاد ہے، آپ نے فرمایا کہ دجال کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں آپ نے فرمایا کہ دجال مکہ اور مدینہ داخل نہیں ہوگا جبکہ میں مدینہ سے آیا ہوں مکہ کی طرف جا رہا ہوں آخر میں کہنے لگا اللہ کی قسم میں جانتا ہوں دجال کی جائے پیدائش اور اس کی جگہ کو اور کہاں ہے وہ؟ اور میں اس کے ماں باپ کو پہچانتا ہوں، اس طرح اس نے بات کو الجھا دیا میں نے کہا تو ہمیشہ کیلئے برباد ہو جائے، فرماتے ہیں ابن صیاد سے کہا گیا کیا تجھے دجال ہونا پسند ہے کہنے لگا اگر مجھے دجال بننے کیلئے کہا جائے تو میں انکار نہ کروں گا (مشکوۃ ج ۳ص ۱۵۲۰) حرہ کے واقعہ میں جو یزید کے زمانے میں ہوا ابن صیاد لاپتہ ہو گیا (مشکوۃ ج ۳ص ۱۵۲۱)

درس نمبر ۲: اسود عنسی کے حالات

۲) ''اسود عنسی''

حجۃ الوداع کے بعد نبی کریم ﷺ کی صحت کچھ ناساز ہوئی تو بعض لوگ یہ خبر پاتے ہی اپنے ایمان و اسلام کو خیر باد کہہ بیٹھے ان میں اسود عنسی پیش پیش تھا، اس نے نبوت کا دعوی کیا اور لوگوں کا ایمان لوٹنے لگا۔ آپ ﷺ نے اُن دِنوں فرمایا میں نے خواب میں اپنے ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھے مجھے ان سے نفرت ہوئی تو ان پر پھونک دیا معاً دونوں کنگن معدوم ہو گئے ان دو کنگنوں کی تعبیر یہی دو جھوٹے دجال ہیں ایک مسیلمہ یمامہ والا دوسرا اسود یمنی۔

اسود کا اصل نام عیہلہ بن کعب بن عوف عنسی تھا سیاہ فام ہونے کی وجہ سے اسود کے نام سے مشہور ہو گیا دیکھئے رنگ کا کالا جو عام لوگوں کے ہاں معیوب ہے اور دعوی اتنا عظیم کر دیا، یہ شخص شعبدہ گری اور کہانت میں اپنی مثال نہ رکھتا تھا اس کی ذات میں شیریں کلامی اور تحمل و بردباری کا جوہر بدرجہ اتم موجود تھا اس لئے عام لوگ اس کے جال میں پھنس جاتے تھے۔

اس کے پاس سدھایا ہوا ایک گدھا تھا اُس کو مخاطب ہو کر کہتا اپنے خدا کو سجدہ کر تو فوراً سربسجود ہو جاتا جب بیٹھنے کو کہتا تو جھٹ بیٹھ جاتا اور جب کھڑا ہونے کا حکم دیتا تو وہ نیم قد اور بعض اشاروں پر سروقد کھڑا ہو جاتا اہل نجران اس کی چکنی چپڑی باتیں سن کر اور اس کا یہ شعبدہ دیکھ کر ایمان لے آئے۔ اس نے یمن کے مختلف علاقوں پر قبضہ کرنا شروع کیا اسود کی حکومت یمن کے طول وعرض میں اس سرعت سے پھیلی کہ جس طرح کہ گھاس پھوس کے مکان میں آگ ایک سرے میں لگ کر آناً فاناً دوسرے سرے تک پہنچ جاتی ہے۔

اسود نے صنعا کے حاکم حضرت شہر بن باذان کو قتل کرنے کے بعد اس کی بیوی کو جبراً اپنے گھر میں رکھا تھا اس کے چچا زاد بھائی حضرت فیروز کو اس کا بڑا دکھ تھا، جب نبی کریم ﷺ کا حکم نامہ اسود کو قتل کرنے کا پہنچا تو مسلمانوں کے حوصلے مضبوط ہو گئے اور جہاد کیلئے تیار ہو گئے۔

حکومت ملنے کے بعد اسود میں پہلے والی عاجزی وانکساری نہ رہی جس کی وجہ سے اس کے ساتھیوں کو نفرت ہونے لگی۔ اس نے اپنے سپہ سالار قیس کو ذلیل کیا تو وہ بھی اس کا مخالف ہوگیا۔ اسود نے قیس سے کہا کہ میرے موکل نے بتایا کہ تو مجھے قتل کرانا چاہتا ہے مگر وہ قسمیں کھا گیا کہ میں آپ کا وفادار ہوں۔

اہل اسلام نے اس کی بیوی آزاد سے رابطہ کیا تو اس نے کہا مجھے اس سے سخت نفرت ہے اس نے نبوت کا دعوی کیا لیکن نہ حقوق اللہ کو ادا کرتا ہے نہ اس محرمات ہی سے پرہیز ہے آزاد نے مشورہ دیا کہ آپ فلاں جگہ سے نقب لگائیں وہاں سے مسلمانوں نے نقب لگائی اسود کو اس کے موکل [مددگار جن] نے اٹھادیا لیکن مسلمانوں نے اسی وقت اس کو پکڑ کر قتل کر دیا۔ مرنے کے بعد اس سے بیل کی طرح آوازیں نکل رہی تھیں اس کے چوکیدار آئے کیا ہوا، بیوی نے کہا ہمارے پیغمبر پر وحی نازل ہورہی ہے وہ چلے گئے اس طرح اس فتنے سے نجات ہوئی۔

مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو خبر دی کہ ایک مسلمان نے اسود کو ختم کر دیا جس کا نام فیروز ہے، جب قاصد اسود کے قتل کی خبر لے کر مدینہ پہنچا اس وقت نبی کریم ﷺ دنیا سے تشریف لے جاچکے تھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو سب سے پہلی خوشخبری جو ملی وہ اسود کے قتل کی تھی۔ (ائمہ تلبیس ج۱ ص۲۸ تا ص۳۹)

درس نمبر۳ :طلیحہ بن خویلد اسدی

طلیحہ بن خویلد اسدی خیبر کے مضافات میں ایک قبیلہ بنو اسد کی طرف منسوب ہے نبی ﷺ کے زمانے میں مرتد ہو کر دعوی نبوت کیا، کہتا تھا جبریل ہر وقت میرے ساتھ ہیں اس نے اپنے ایک رشتے دار کو نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا جس نے ہادئ عالم ﷺ کو معاذ اللہ طلیحہ پر ایمان کی دعوت دی کہنے لگا طلیحہ کے پاس ذوالنون آتے ہیں آپ نے فرمایا تم نے ذوالنون کا صرف نام کہیں سے سن لیا ہے وہ مغرورانہ لہجے میں کہنے لگا واہ صاحب کیا وہ شخص جھوٹا ہوسکتا ہے

جس کو لاکھوں نے اپنا ہادی اور نجات دہندہ یقین کرلیا آپ نے بددعا دی تو وہ گستاخ حالت ارتداد میں قتل ہوا۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت ضرار بن ازورؓ کو اس کی سرکوبی کیلئے بھیجا مسلمانوں کو اللہ نے بڑی کامیابی دی حضرت ضرارؓ فارغ ہوکر ابھی مدینہ نہ پہنچے تھے کہ نبی کریم ﷺ وفات ہوگئی

نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد طلیحہ کا فتنہ زیادہ بڑھ گیا جب حضرت اسامہؓ لشکر لے کر مدینہ سے دور چلے گئے تو ان لوگوں کا وفد حضرت صدیقؓ کے پاس آیا اور کہا ہمارے قبائل نماز تو پڑھیں گے زکوۃ معاف کردی جائے حضرت صدیقؓ نے سمجھایا کہ احکام الٰہی میں ترمیم و تنسیخ ناممکن ہے آخر میں فرمایا اللہ کی قسم اگر وہ لوگ زکوۃ کے اونٹ کی ادنی رسی دینے سے بھی انکار کریں گے تو بھی میں ان کے خلاف جہاد کروں گا۔

ان کا وفد ناخوش مدینہ سے جانے لگا تو بعض صحابہؓ نے بھی ان سے وقتی طور پر نرمی کی درخواست کی تو فرمایا کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے انتقال فرمایا نبوت منقطع ہوگئی وحی الٰہی کا سلسلہ موقوف ہوگیا سارا عرب دشمنی پر آمادہ ہے بایں ہمہ خدا کی قسم جس قدر زرِ زکوۃ یہ لوگ آنحضرت ﷺ کے حضور بھیجتے تھے اگر اس میں ایک حبہ بھی کم کریں گے تو میں ان کے خلاف لڑائی کروں گا جو لوگ کلمہ شہادت اور نماز و زکوۃ میں تفریق کرتے ہیں میں ان کے خلاف ضرور لشکر کشی کروں گا یہ سن کر دوسرے صحابہؓ کے حوصلے بھی بڑھ گئے۔

اس وفد کے جانے کے تین دن بعد کافروں نے حملہ کردیا مسلمانوں نے مقابلہ کیا وقتی طور پر پریشانی ہوئی لیکن حضرت صدیقؓ نے رات تیاری میں بسر کی اور صبح صادق سے پہلے دشمن پر حملہ کردیا دشمن بھاگ گیا اس کے بعد طلیحہ کی فوج نے کیا کیا اپنے قبائل میں جو مسلمان تھے ان کو پکڑ کر شہید کردیا حضرت صدیقؓ خود فوج لے کر نکلے اور ان کا انتقام لیا۔

حضرت اسامہ کا لشکر فاتح ہوکر واپس ہوا تو چند دن کے بعد حضرت صدیق نے مختلف علاقوں کی طرف مسلمانوں کو بھیجا حضرت خالدؓ کا مقابلہ طلیحہ کے لشکر سے ہوا عین لڑائی میں طلیحہ

ایک طرف چادر اوڑھ کر بیٹھ گیا کہ وحی آئے گی پوچھا گیا تو بالآخر کہنے لگا وحی یہ آئی ہے: اِنَّ لَکَ رَحًی کَرَحَاهُ وَحَدِیْثًا لَا تَنْسَاهُ " تیرے لئے شدت جنگ ایسی ہی ہوگی جیسی کہ خالد کیلئے ہے اور ایک معاملہ ایسا گزرے گا کہ تو اسے کبھی فراموش نہ کرے گا" یہ سن کر اس کا جرنیل کہنے لگا یہ کاذب اور خانہ ساز نبی ہے اس کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم ذلت آفریں شکست کھائیں گے اس لئے مفت اپنی جانیں برباد نہ کرو یہ سنتے ہی لوگ میدان چھوڑ کر گھروں کو چل دیئے۔ شکست ہوئی تو طلیحہ اپنی بیوی کو لے کر شام بھاگ گیا جب بنو اسد کے لوگ مسلمان ہوئے تو طلیحہ بھی اسلام لے آیا اور حضرت عمر کے زمانے میں شام سے حج کو آیا اور مدینہ پہنچ کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی (از ائمہ تلبیس ج ا ص ۴۰ تا ص ۵۸)

درس نمبر ۴ : "مسیلمہ کذاب" کے حالات

اس کے باپ کا نام حبیب دادے کا نام کبیر تھا اس کا فتنہ قرن اول کے سب فتنوں سے بڑا تھا، یہ بڑا عمر رسیدہ آدمی تھا مولانا رفیق دلاوری فرماتے ہیں عمر میں نبی کریم ﷺ کے والد گرامی قدر سے بھی بڑا تھا، اس نے جب دعوی نبوت کیا اس وقت اس کی عمر سو سال سے زیادہ تھی حضرت عبداللہ کی ولادت سے پہلے یہ شخص رحمٰن یمامہ کے نام سے مشہور تھا۔ [یاد رہے کہ اُس کا یہ نام حجت نہیں شرعی طور پر رحمٰن صرف اللہ کا نام ہے بندے کو رحمٰن کہنا جائز نہیں عبدالرحمٰن کہو]

اپنے وفد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا میں تب بیعت کروں گا اگر آپ مجھے اپنا جانشین مقرر فرمائیں یا اپنی نبوت میں شریک کریں آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے کھجور کی ایک شاخ بھی مانگے تو میں دینے کو تیار نہیں تب اس نے خود دعوی نبوت کا پروگرام بنالیا اس نے دیکھا کہ محمد (ﷺ) نے نبوت کے دعوی کے بعد پورے عرب پر حکومت کر لی اور لوگ ان کی اطاعت کرنے لگے تو اس نے نبوت کو کاروبار کی طرح اختیار کیا۔ نبی کریم ﷺ کو پتہ چلا تو آپ نے ایک خطبہ دیا جس میں حمد وثنائے الٰہی کے بعد فرمایا کہ مسیلمہ ان تیس مشہور کذابوں میں

سے ایک کذاب ہے جو کانے دجال سے پہلے ظاہر ہونے والے ہیں۔

با تونی تھا شاعر تھا قرآنی سورتوں کی نقل اتارتا تھا مثلاً **اَلْفِيْلُ وَمَا الْفِيْلُ لَهٗ ذَنَبٌ وَبِيْلٌ وَخُرْطُوْمٌ طَوِيْلٌ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ خَلْقِ رَبِّنَا الْجَلِيْلِ** ہاتھی اور وہ ہاتھی کیا ہے؟ اس کی بدنما دم اور لمبی سونڈھ ہے یہ ہمارے رب جلیل کی مخلوق ہے'' یہ اتنا جری تھا کہ اس نے آنحضرت ﷺ کو خط لکھا جس میں لکھا **مِنْ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ** آپ نے جواب میں لکھوایا **مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ** اُس دن سے کذاب اس کے نام کا جز بن گیا کیونکہ نبی کریم ﷺ کی زبان اقدس سے اس کے لئے یہ لفظ صادر ہوا۔

نبی کریم ﷺ سچے نبی تھے آپ کو دعوی نبوت کے بعد انتہائی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا جبکہ مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعوی کیا تو لوگ ساتھ ملنے شروع ہو گئے نبی کریم ﷺ نے اس قبیلہ کے ایک آدمی کو جو ہجرت کر کے مدینہ آیا تھا مسیلمہ کو سمجھانے کیلئے روانہ کیا مگر وہ مرتد ہوا اور کہنے لگا کہ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مسیلمہ نبوت میں میرا شریک ہے اس طرح ساری قوم مرتد ہو گئی حتی کہ بعض آدمیوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ ہم جانتے ہیں کہ محمد سچے اور مسیلمہ جھوٹا ہے مگر ہمیں اپنی قوم کا جھوٹا دوسری قوم کے سچے نبی سے زیادہ اچھا ہے۔

مسیلمہ اپنا کلام بنانے میں قرآنی سورتوں کی نقل کرتا اور معجزات میں نبی ﷺ کی۔ مگر اُس کی ذلت ہوتی قرآنی سورتوں کا ایک رعب ہوتا ہے، دلوں پر ایک اثر ہوتا ہے مگر مسیلمہ کی بنائی ہوئی سورتوں پر لوگ ہنستے، معجزہ دکھانے کیلئے کوئی کام کرتا الٹا اثر ہوتا مثلاً سر پر کچھ بال کم ہیں برکت کیلئے مسیلمہ نے ہاتھ پھیرا تو جو بال تھے وہ بھی جاتے رہے کنویں میں برکت کیلئے آب دہن ڈالا تو کنویں کا پانی اور نیچے چلا گیا۔ ایک مریض کی آنکھ پر لعاب لگایا وہ ہمیشہ کیلئے بصارت سے محروم ہو گیا، ایک عورت نے دو بچوں کے دعا کروائی جب گھر گئی تو پتہ چلا کہ بڑا لڑکا کنویں میں گر کر مر گیا اور چھوٹا حالت نزع میں دم توڑ رہا ہے

صحابہ کرامؓ نے اس کے ساتھ بڑی سخت لڑائی لڑی اتنی سخت لڑائی کسی اور کے ساتھ نہ ہوئی مگراس کے ساتھ صلح نہ کی، جنگ احد میں جس نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کوشہید کیا اسی صحابی حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے ایمان لانے کے بعد مسیلمہ کذاب کوقتل کیا۔

مولانا دلاوریؒ لکھتے ہیں کہ اس کا موذن کہتا تھا : **اَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ** ''میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ مسیلمہ رسول اللہ ہونے کا مدعی ہے'' مسیلمہ نے اسے کہا: بات صاف صاف کہو مگر تاریخ طبری میں ہے کہ اس کا موذن یہی اذان دیتا تھا کہتا تھا: **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ** .

لڑائی کے ختم ہونے پر حضرت خالدؓ بن ولید نے کچھ شرطوں کے ساتھ مسیلمہ کی قوم سے معاہدہ کرلیا بعد حضرت صدیقؓ کی طرف سے حضرت خالد بن ولید کے نام ایک فرمان پہنچا کہ اگر اللہ تعالیٰ ان مرتدین پر فتحیاب کرے تو بنی حنیفہ سے جس قدر افراد بالغ ہوچکے ہوں وہ سب بجرم ارتداد قتل کئے جائیں اور عورتیں اور کم سن لڑکے حراست میں لے لئے جائیں [اس فرمان سے پتہ چلتا ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے] لیکن حضرت خالدؓ اس فرمان کے پہنچنے سے پہلے ان سے ایک معاہدہ کرچکے تھے اس لئے اس پر عمل نہ ہوسکا۔(از ائمہ تلبیس ج ا ص ۵۹ تا ۸۸)

درس نمبر ۵ : سجاح بنت حارث تمیمہ کے احوال

عورت جسمانی طور پر کمزور نیز فطری طور پر مرد کے تابع ہوتی ہے جبکہ انبیاء کرام مطاع ہوتے ہیں اس لئے جو جسمانی طور پر کمزور ہو یا فطری طور پر تابع ہو وہ منصب نبوت کے لائق نہیں

سجاح ایک نہایت فصیحہ بلیغہ اور بلند حوصلہ عورت تھی مذہباً عیسائی تھی۔

نبی کریم ﷺ کی وفات کی خبر سنی تو دعوی نبوت کردیا قبیلہ بنی تغلب نے اسے مان لیا اس نے شاعرانہ عبارتوں میں خطوط لکھ کر تمام عرب کے سرداروں کو دعوت دی سجاح کے سامنے دو دشمن تھے جن سے مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا۔ ایک اصلی دشمن اسلام جو جھوٹے نبی سے کسی طرح صلح

نہیں کرتا دوسرا مسیلمہ کذاب، پہلے وہ مسیلمہ کذاب کی طرف بڑھی۔

مسیلمہ کذاب نے چالا کی یہ کہ سجاع کو تنہائی میں ملاقات کی دعوت دی سجاع نے اس کو قبول کرلیا، مسیلمہ کذاب نے ایک خیمہ عالیشان تیار کروایا اور اس کو خوشبوؤں سے بسایا پھر اس کو وحی کے نام سے فحش باتیں سنا کر مائل کیا سجاع نے اس کو نبی مان لیا اب مسیلمہ کہنے لگا ہم دونوں نبی ہیں بجائے لڑنے صلح کر کے نکاح کرلیں، دونوں کی فوجیں مل جائیں تو پورے عرب پر قبضہ کر لیں گے۔ سجاع مان گئی تین دن مسیلمہ کے پاس رہی۔ باہر نکلی تو کہنے لگی وہ بھی نبی ہے میں نے اس سے نکاح کرلیا ہے لوگوں نے کہا کہ مہر کیا ہے کہنے لگی یہ تو میں بھول گئی مسیلمہ سے پوچھا کہنے لگا مہر یہ ہے کہ عشا اور فجر کی نمازیں معاف ہیں۔

ان باتوں کی وجہ سے سجاع کی قوم بدظن ہوگئی جس کے بعد سجاع نے مدینہ پر حملے کا ارادہ ترک کردیا، واپس آرہی تھی کہ راستے میں مسلمانوں کے لشکر کا سامنا ہوگیا سجاع کی فوج اسلامی لشکر کو دیکھ کر بھاگ گئی سجاع کی قوت ختم ہوگئی اور وہ قبیلہ بنوتغلب میں خاموشی کی زندگی گزارنے لگی مسیلمہ کذاب تو کفر کی موت مرا مگر سجاع کو اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق عطا فرمائی چنانچہ حضرت امیر معاویہؓ کے زمانے میں اس نے اسلام قبول کرلیا اور دینداری پرہیزگاری کی زندگی گزاری فوت ہوئی تو صحابی رسول حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی (ائمہ تلبیس ج۱ ص۸۹ تا ص۹۸)

درس نمبر ۶ : مختار بن ابی عبید ثقفی کے حالات

مختار کے والد حضرت ابوعبید بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابہ میں سے تھے مختار شروع میں خارجی مذہب رکھتا تھا اہل بیت نبوت سے سخت عناد رکھتا تھا، حضرت حسینؓ کی شہادت کے بعد لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے اہل بیت کی محبت کا دم بھرنے لگا حضرت حسینؓ کو شہید کرنے والوں سے اس نے خوب بدلے لئے بعد میں نبوت کا دعویٰ کردیا۔

ایک مرتبہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کہا کہ مختار نزول وحی کا مدعی ہے انہوں نے فرمایا مختار سچ کہتا ہے خود خدائے برتر نے اس وحی کی اطلاع اس آیت میں دی ہے: وَإِنَّ الشَّيٰطِيۡنَ لَيُوۡحُوۡنَ إِلٰى أَوۡلِيَآئِهِمۡ (الانعام:۱۲۱)''شیاطین اپنے دوستوں پر وحی نازل کیا کرتے ہیں''یعنی اس کو شیطانی وحی آتی ہے۔

ترمذی شریف میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: فِـــيۡ ثَقِيۡفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيۡرٌ ''قوم بنی ثقیف میں ایک کذاب پیدا ہوگا اور ایک مفسد و ہلاکو' علماء نے کہا کہ کذاب سے مختار سے اور مبیر سے حجاج مراد ہے، مسلم شریف میں ہے کہ حضرت اسماءؓ نے حجاج سے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب ظاہر ہوگا اور ایک مبیر (ہلاکو) کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا یعنی مختار ثقفی اور مبیر (ہلاکو) تو ہے۔

ایک مرتبہ اس نے پیشگوئی کی کہ آسمان سے آگ نازل ہوگی اور فلاں آدمی کا گھر جلا دے گی اُس آدمی کو پتہ چلا تو وہ سارا سامان لے کر دوسری جگہ منتقل ہوگیا اور کہنے لگا کہ وہ اپنا الہام پورا کرنے کیلئے ضرور آگ لگوائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا رات کو ایک آدمی کو بھیج کر آگ لگوادی دوسرے دن کہنے لگا دیکھا میری پیشگوئی پوری ہوگئی۔

ایک مرتبہ فوج کو روانہ کرتے وقت کہنے لگا اللہ نے میرے ساتھ وعدہ کیا کہ کبوتروں کی شکل میں فرشتوں سے مدد کروں گا پھر اپنے راز دار غلاموں کو کچھ کبوتر دے کر حکم دیا کہ تم لوگ لشکر کے پیچھے چلے جاؤ جب لڑائی شروع ہوجائے تو کبوتروں کو پیچھے سے لشکر کی طرف اڑا دینا غلاموں نے ایسا کیا تو فوج میں شور مچ گیا کہ فرشتے آ گئے لشکر کے حوصلے بڑھ گئے اور فتحیاب ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے زمانے میں اس کے ساتھ سخت لڑائی ہوئی جس میں مختار مارا گیا یہ حادثہ ۱۴ ررمضان ۶۷ھ کو رونما ہوا اس وقت مختا کی عمر ۶۷ سال تھی۔ مختار کی دو بیویاں تھیں ایک بیوی نے اس کے دعووں کی تردید کی دوسری نے اس کو نبی مانا اس مرتدہ کو بھی ختم نبوت کے انکار اور ایک جھوٹے کو نبی ماننے کی وجہ قتل کیا گیا (از ائمہ تلبیس ج ا ص ۹۹ تا ص ۱۶۸)

درس نمبر ۷ : اسحاق اخرس مغربی

اسحاق شمالی افریقہ میں پیدا ہوا سنہ ۱۳۵ء کو خلیفہ سفاح عباسی کے دور میں اُس نے اس نے نبوت کا دعوی کیا، یہ بہت ہوشیار چالاک اور ذہین لڑکا تھا اس نے قرآن پاک اور تورات انجیل زبور اور علوم متداولہ کی تعلیم حاصل کی ۔ زمانہ دراز تک مختلف زبانیں سیکھتا رہا، مختلف قسم کی صناعیوں اور شعبدہ بازیوں میں مہارت پیدا کی اور ہر طرح سے باکمال ہو کر اصفہان آیا

وہاں اس نے بالکل گنگا بن کر سالہا سال گزار دیئے، ہر شخص اس سے اشاروں میں بات کرتا اور ہنسی مذاق کیا کرتا تھا کامل دس سال کی طویل مدت میں کسی کو وہم وگمان تک نہ ہوا کہ اس کی زبان کو بھی قوت گویائی سے کچھ حصہ ملا ہے۔

جب اس نے فتنہ مچانے کا ارادہ کیا تو نہایت رازداری کے ساتھ ایک نفیس روغن تیار کیا اس روغن میں یہ خوبی تھی کہ اگر کوئی شخص اسے چہرے پر مل لے تو اس درجہ حسن وتجلی پیدا ہو کہ کوئی شخص شدت انوار سے اس کے نورانی طلعت کے دیکھنے کی تاب نہ لا سکے اور دو شمعیں بھی تیار کر لیں، رات کے وقت اس نے وہ روغن چہرے پر ملا شمعین روشن کر لیں اور کھڑا ہو کر تلاوت کرنے لگا اُس زمانے میں بجلی کا نظام تو تھا نہیں شمع کی روشنی میں لوگوں نے دیکھا تو بہت حیران ہوئے حتی کہ وقت کے مفتی صاحبان بھی اس کو قدرت خداوندی کا مظہر سمجھے قاضی صاحب چند رؤساءِ شہر کو لے کر حاضر ہوئے تو دروازہ بند تھا درخواست کی دروازہ کھولئے تو اسحاق اخرس بول اٹھا اے قفل کھل جا، قفل کھل گیا اس کے گرنے کی آواز آئی اس پر لوگ اور حیران ہوئے اندر جا کر باادب بیٹھ گئے تو سب نے نہایت عقیدت سے حالات پوچھے۔

اس نے کہا آج رات حوض کوثر کا پانی لے کر میرے پاس فرشتے آئے مجھے اپنے ہاتھ سے غسل دیا کہنے لگا: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا نَبِيَّ اللّٰہِ میں گھبرایا تو ایک فرشتہ کہنے لگا: يَانَبِيَّ اللّٰہِ اُفْتَحْ فَاکَ بِسْمِ اللّٰہِ الْاَزَلِيِّ (اے اللہ کے نبی بسم اللہ کہہ کر ذرا منہ کھولئے) میں نے منہ کھول

دیا فرشتے نے ایک سفید سی چیز میرے منہ میں رکھ دی جو شہد سے زیادہ شیریں، مشک سے زیادہ خوشبودار اور برف سے زیادہ سرد تھی اس نعمت خداوندی کا حلق سے نیچے اترنا تھا کہ میری زبان گویا ہوئی اور میرے منہ سے نکلا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فرشتوں نے کہا کہ محمد ﷺ کی طرح تم بھی رسول ہو۔ میں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ تو آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہو نہیں سکتا تو انہوں نے کہا محمد ﷺ مستقل نبی تھے تیری نبوت بالتبع اور ظلی بروزی ہے (۱) میں نے کہا کوئی نشانی ہو ورنہ کوئی میری تصدیق نہ کرے گا فرشتوں نے کہا انسان تو انسان زمین و آسمان تیری تصدیق کیلئے کھڑے ہو جائیں گے، میں نے پھر معجزات کا مطالبہ کیا تو کہنے لگے تمام آسمانی کتابوں کا تجھے علم دیا گیا کئی زبانیں اور کئی قسم کے رسم الخط تجھے عطا کئے گئے۔ میرے دل پر جو انوارات ہیں ان کے کچھ اثرات شاید چہرے پر بھی ہوں۔

اب اگلی بات سنو جو شخص محمد ﷺ پر اور مجھ پر ایمان لایا وہ کامیاب اور جس نے میری نبوت کا انکار کیا اس نے سیدنا محمد ﷺ کی شریعت کو بیکار کر دیا ایسا منکر ابدالآباد جہنم کا ایندھن بنا رہے گا، میں بالکل گنگا تھا دیکھو اب میں کس طرح روانی سے باتیں کرتا ہوں آپ مجھ سے قرآن تورات انجیل کے بارے میں پوچھیں فوراً بتاؤں گا، اس کی باتیں سن کر ہزاروں لوگ فوراً اس کے قائل ہو گئے

---

۱) مولانا محمد رفیق دلاوریؒ فرماتے ہیں:

معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں نے انقطاع نبوت کے بعد ظلی بروزی نبوت کا ڈھکوسلہ اسی اسحاق سے اڑایا ہے ورنہ قرآن وحدیث اور اقوال سلف صالح میں اس چیز کا کہیں وجود نہیں بلکہ خود شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت علیؓ کو امر خلافت میں جناب ہارون علیہ السلام سے جو ایک غیر شرعی اور تابع نبی تھے تشبیہ دے کر آئندہ کے لئے ہر قسم کی نبوت کا خاتمہ کر دیا اب ظلی بروزی نبوتوں کا افسانہ محض شیطانی اغوا ہے (ائمہ تلبیس ج ۱ ص ۲۰۱)

علماءِ حق کو بڑی فکر ہوئی انہوں نے بڑا سمجھایا مگر اس کی جماعت بڑھتی گئی اس نے مختلف شہروں پر قبضہ کرلیا بالآخر خلیفہ وقت ابوجعفر منصور عباسی [جو سفاح کے بعد خلیفہ بنا] کی فوجوں کے ساتھ اس کی لڑائی ہوئی وہاں اُس کو شکست ہوئی اور اس کا فتنہ ختم ہوا۔ چونکہ اس نے گنگا بن کر گمراہ کیا اس لئے اس کو اسحاق اخرس کہا جاتا ہے۔(ائمہ تلبیس ج ا ص ۱۹۸ تا ص ۲۰۳)

اب مدعی نبوت کے حالات پر کھنے کی کوئی ضرورت نہیں:

ان واقعات کے پیش نظر بھی ہم کہتے ہیں کہ آج کوئی نبوت کا دعوی کرے تو ہمیں اس کے حالات پر کھنے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ اصولی بات یاد رکھیں کہ نبی کریم ﷺ نے جن ہستیوں کے نبی ہونے کی خبر دی ان کو ہم آپ کے کہنے سے پاک صاف اور ہر گناہ سے معصوم مانیں گے اور آپ کے بعد کوئی دعوی نبوت کرے اسے ہم عقیدۂ ختم نبوت کی وجہ سے فوراً جھوٹا کہیں گے۔ حالات کی تحقیق بعد میں ضرورت ہوئی تو دیکھیں گے فوری طور پر تو ایمان بچانے کیلئے اس کو جھوٹا ہی نہیں کافر بھی کہنا ہوگا۔

درس نمبر ۸ : عبداللہ بن میمون اھوازی

اھواز کوفہ کے مضافات میں ہے یہ وہاں کا رہنے والا تھا شعبدہ اور سحر میں یدطولیٰ رکھتا تھا نبوت اور مہدویت کا مدعی تھا اس کا باپ میمون حضرت جعفر صادقؒ کا آزاد کردہ غلام تھا جو مذہباً مجوسی تھا یہ شخص در پردہ اسلام کا بدترین دشمن تھا، اسے کسی جرم میں والی عراق نے قید کیا تو اس نے فیصلہ کیا کہ جس طرح پولس نے مسیحیت کو بگاڑا ہے، یہ اسلام میں الحادو زندقہ کے جراثیم داخل کر کے اس کو بگاڑے گا۔ اس نے قید خانے میں باطنی اصول قائم کئے۔

قید خانہ سے رہا ہونے کے بعد اپنے اس بیٹے کو پہلے شعبدہ بازی کی پھر اپنے ملحدانہ نظریات کی تعلیم دی بیٹے کو یہ اصول پسند آئے اور اس نے باپ کا طریقہ اختیار کرلیا اس کے پیروکاروں میں غیاث ایک فصیح و بلیغ شاعر تھا جس نے ایک کتاب لکھ کر باطنی اصول کو مدلل کرنے

کی کوشش کی جس کی وجہ سے اس فتنے کو کافی ترقی ہوئی۔ جب اس شاعر کی موت آئی اور اس کی خبر عبداللہ بن میمون کو ملی تو وہ غم سے بیمار ہوا اور یہی بیماری اس کی موت کا باعث بنی۔

باطنی طریقے کا پہلا اصول یہ بتایا جاتا تھا کہ "نصوص کے ظاہر الفاظ پر عمل کرنا فرض ہے" لیکن وہ ہر آیت کی ایسی تاویل کرتے کہ ظاہری معنی مراد نہ رہتا ، مرزائیوں اور باطنیوں میں فرق یہ ہے کہ مرزائی تو عموماً انہیں آیتوں اور روایتوں میں تاویل کرتے ہیں جو مرزائی خرافات کے خلاف ہیں یا مرزا کی خانہ ساز مسیحیت پر پانی پھیرنے والی ہیں لیکن باطنیوں کے نزدیک تمام احکام مؤول ہیں اور کسی آیت وروایت سے وہ مطلب مراد نہیں جو ظاہری الفاظ سے مفہوم ہوتا ہے بلکہ اُن سے باطنی رموز واشارات مراد ہیں جو امام معصوم کی تعلیم سے ہی معلوم ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ملائکہ سے مراد باطنی فرقہ کے داعی، جبریل سے مراد محمد ﷺ کی فراست، شیاطین سے مراد ظاہر پر عمل کرنے والے، صفا سے مراد محمد ﷺ نارِ ابراہیم سے مراد نمرود کے غصہ کی آگ، جنت سے مراد جسمانی راحت، دوزخ سے مراد جسمانی تکلیف، روزہ سے مراد امام کا راز فاش نہ کرنا۔ باطنیہ نصوص میں تاویل کرکے بہن بیٹی تک سے شادی کو جائز مانتے ہیں۔ مولانا دلاوریؒ فرماتے ہیں کہ باطنیوں سے تو یہود و نصاریٰ ہزار درجہ اچھے جو ملائکہ، جبریل، جنت اور دوزخ وغیرہ کو اسی رنگ میں تسلیم کرتے ہیں جس طرح اہل ایمان کا عقیدہ ہے۔

یہ لوگ بڑی رازداری کے ساتھ مختلف طریقوں سے اپنے مذہب کی دعوت دیتے تھے، ہندوستان میں شہر ملتان ان کا بڑا مرکز تھا مسلمان اقلیت میں تھے مسلمانوں کو یہاں اتنی آزادی بھی نہ تھی کہ جمعہ، عیدین یا دوسرے اسلامی شعائر علانیہ ادا کر سکیں، سلطان محمود غزنویؒ نے جب ملتان فتح کیا اور اس کو باطنیوں کے مظالم کا علم ہوا تو اُس نے باطنی فرقہ کے جو بڑے مبلغ تھے ان کو قتل کیا اور جو ان کے معاون تھے ان کے بائیں ہاتھوں کو کٹوا کر حکم دیا کہ خبردار آئندہ کسی کے مذہب میں ایسی بے جا مداخلت نہ کرنا (از ائمہ تلبیس ج ا ص ۲۱۷ تا ۲۲۶)

<u>فرقہ باطنیہ کے اثرات:</u>

یاد رہے کہ باطنیہ کا فتنہ کائنات کے بہت بڑے فتنوں سے ہے اس سے بہت شمار فرقوں نے جنم لیا اور عالم اسلام کو بڑا نقصان پہنچایا ایسے ہی نظریات کے لوگوں حاجیوں کو شہید کیا (ائمہ تلبیس ج ا ص ۳۲۶) بیت اللہ پر حملہ کر کے قتل عام کیا اور حجر اسود کو نکال کر لے گئے یہ ہولناک واقعہ بروز دوشنبہ ۱۴ ذی الحجہ ۳۱۷ھ کو رونما ہوا (ایضاً ص ۳۳۲) راستہ میں امن نہ ہونے کی وجہ سے دس سال تک حج موقوف رہا (ایضاً ص ۳۳۴) ۱۰ محرم ۳۳۹ھ کو حجر اسود دوبارہ مکہ معظّمہ پہنچا اور کعبہ معلیٰ میں اپنی جگہ نصب کیا گیا اس کے گرد چاندی کا حلقہ جس کا وزن تیرہ کلو سے زیادہ تھا چڑھایا گیا حجر اسود ان لوگوں کے قبضہ میں چار روز کم بائیس سال رہا جب یہ لوگ حجر اسود لے کر گئے تھے تو جاتے جاتے چالیس اونٹ اس کے نیچے دب کر مر گئے تھے اور جب واپس لائے تو ایک ہی اونٹ نے مکہ معظّمہ تک پہنچ دیا (ایضاً ص ۳۳۵)

حسن بن صباح حمیری بھی ایسا ہی بے دین آدمی تھا جو خدا تعالیٰ سے احکام پانے کا مدعی تھا یہ ایک ایسے خوفناک فرقہ کا بانی تھا جس کی خفیہ سازشیوں اور جان ستانیوں کا تصور بدن پر رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے (ایضاً ص ۴۰۶)

اس نے ایک قلعہ پر قبضہ کر کے اس کے قریب ایک خفیہ جنت بنائی نوجوانوں کو فوج میں بھرتی کر کے بھنگ پلا کر بیہوش کر کے چند دن کیلئے اس جنت میں بھیج دیتا جب اس کو ہوش آتی تو عجیب وغریب نعمتیں اور من پسند چیزیں دیکھتا جو بادشاہوں کو بھی نصیب نہیں اعلیٰ سے اعلیٰ غذائیں کھاتا اور نفسانی خواہشات پوری کرتا ہفتہ دس دن کے بعد لڑکیاں اس کو بھنگ پلا کر بیہوش کر کے شیخ کے قدموں میں پہنچا دیتیں اس جنت کی یاد اس کو تڑپاتی تو ابن الصباح اسے کہتا کہ جنت کی دائمی سکونت کی شرط جان کی قربانی ہے پھر کیا ہوتا جب کسی کو قتل کرانا ہوتا تو کسی فدائی کو کہتا کہ اس کو قتل کر کے قتل ہو جا مرنے کے بعد فرشتے تجھے جنت میں پہنچا دیں گے فدائی اپنے حوصلے سے بڑھ کر سرگرمی دکھاتا یہی وہ فدائی تھے جن کی وجہ سے دنیا بھر کے امراء وسلاطین ان صباح کے نام سے کانپتے تھے (۴۲۰ تا ۴۲۲)

اس کے زمانے میں خوف وہراس کا یہ عالم تھا کہ کوئی شخص تنہا گھر سے باہر نہ نکلتا اور اگر کوئی شخص مقررہ وقت پر گھر نہ پہنچتا تو یقین کر لیا جاتا کہ وہ باطنی خون آشامی کا شکار ہو گیا اور لوگ تعزیت کرنے کیلئے اس کے مکان پر آ جمع ہوتے (ایضاً ص ۴۲۹)

مرزا قادیانی کے بھی بہت سے اصول فرقہ باطنیہ سے اخذ کردہ ہیں جو لوگ کہتے ہیں نماز تو دل کی نماز ہے تمہاری پانچ وقت کی نماز اور ہماری ہر وقت کی نماز ہے اسی طرح جو کہتے ہیں کہ حیاء تو دل میں ہوتی ہے یا پردہ تو آنکھوں میں ہوتا ہے ظاہری حجاب کی کوئی ضرورت نہیں اس قسم کے لوگوں پر فتنہ باطنیہ ہی کے اثرات ہوتے ہیں۔

درس نمبر۹ : سید محمد جونپوری

یہ شخص امام مہدی ہونے کا مدعی تھا اس کی ولادت ۸۴۷ھ میں بمقام جونپور ہوئی اس کے والد کا نام سید خان اور والدہ کا نام بی بی اخا ملک تھا اس کی وفات کے بعد جب اس کے ماں باپ کو کوئی جاننے والا نہ رہا تو اس کے عقیدت مندوں نے اس کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ رکھ دیا حالانکہ جونپوری نے ساری زندگی یہ دعویٰ نہ کیا تھا۔

یہ شخص بچپن سے بڑا ذہین اور نہایت خوبرو تھا سات سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا بارہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گیا حسن تقریر میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا ایک شیخ کی بیعت کر کے تصوف میں کمال حاصل کیا، ایک مرتبہ لوگوں کو ایک ہندو حکمران راجہ دلیپ رائے کے خلاف جہاد پر ابھارا لڑائی ہوئی جس میں خلاف توقع سید جونپوری کے ہاتھوں وہ ہندو حکمران مارا گیا، اس کے بعد چند ہی روز میں اس کے ارادتمندوں کی تعداد ہزاروں سے لاکھوں تک پہنچ گئی مرنے والے راجہ کے بہت سے رشتے دار بھی بخوشی مسلمان ہوئے۔

اس کے بعد سید سالہا سال پر جذب کی کیفیت رہی پھر اس نے ہجرت کا راستہ لیا اہل خانہ اور مریدان جانثار کے ساتھ مختلف علاقوں کے سفر شروع کئے دانا پور کے جنگل میں اس نے

انکشاف کیا کہ اس نے خواب یا نیم بیداری کی حالت میں ایک بزرگ کو دیکھا وہ سید کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے کہ تو ہی مہدی موعود ہے۔

ممکن ہے ایسا دیکھا ہو لیکن اس کو یہ سمجھ نہ آیا کہ یہ شیطان ہی ہو سکتا ہے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پر بھی تو شیطان نے پھندا ڈالا تھا انہوں نے کہا تھا اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَانِ الرَّجِيۡمِ تو شیطان نے دوسرا وار کیا کہنے لگا تجھے تیرے علم نے بچا لیا اس پر انہوں نے کہا اللہ نے بچایا ہے اس نے جب اس الہام کی خبر دی تو ہمراہیوں نے فوراً اس کی تصدیق کر دی، افسوس اس کے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ تھا جو کہتا کہ احادیث میں پائی جانے والی نشانیوں میں سے کوئی نشانی تیرے اندر موجود نہیں ہے۔

اس کے بعد سید جونپوری مختلف علاقوں میں گیا کہیں اس کو مانا گیا کہیں مخالفت ہوئی بعض علاقوں میں اُس کے ماننے والوں کا ایسا بائیکاٹ ہوا کہ انہیں بھوکا مرنا پڑا لیکن جونپوری نے اپنے دعوے سے رجوع نہ کیا مختلف ملکوں اور شہروں سے ہوتے ہوئے قندھار گیا وہاں سے شہر فراہ پہنچا اس طرح سالہا سال مختلف روحانی وجسمانی صدمے اٹھاتے اٹھاتے نہایت بدحال ہو گیا، چنانچہ ۹۱۰ھ میں جب اس کی عمر ۶۳ سال ہوئی سالہا سال کی غریب الوطنی کے بعد درماندگی کے عالم میں وفات پائی۔(از ائمہ تلبیس ج۲ ص۲۵ تا ص ۶۵)اس کا فتنہ عالم اسلام کے بڑے فتنوں میں ہوا۔عوام گمراہ ہوئے حکومتیں متاثر ہوئیں۔

سید محمد جونپوری کی وفات کے بعد اس کا بڑا بیٹا سید محمود اس کا جانشین بنا ایک سال کے بعد فراہ سے گجرات واپس آیا خوب شہرت ہوئی جب بادشاہ کو ان کی بدعات کا پتہ چلا تو سید محمود کو قید کر کے بھاری پتھر اس کے پاؤں میں ڈالا رہا تو ہو گیا مگر وہ زخم موت کا سبب بنا ۔ باپ کی موت کے ۹ سال بعد ۹۱۹ھ میں جب اس کی عمر ۵۰ سال تھی اس کی بھی وفات ہو گئی۔(ایضاً ص۴۴، ۴۵)

سید جونپوری کے بارے میں بعض نے کہا اس کا دعوائے مہدویت محض غلبہ حال کے

باعث تھا (ائمہ تلبیس ج۱ص۱۳) لیکن اس کے ماننے والوں نے اس کی شان میں اتنا غلو کیا کہ اس کیلئے رسالت بلکہ الوہیت کو مانا اور اس کی تصدیق نہ کرنے والوں کو کافر کہا جو ان کی لغویات و کفریات کو جاننا چاہے وہ دیکھئے کتاب ائمہ تلبیس ج۲ص۶۰ تا ص۶۵۔

مولانا دلاوریؒ لکھتے ہیں یہ فرقہ حیدر آباد دکن (ریاست ٹونک) جے پور وغیرہ سیکڑوں ہزاروں کی تعداد میں پایا جاتا ہے اور مرزائیوں کی طرح بڑا مفسد گروہ ہے (ایضاً ج۲ص۶۱)

یاد رہے کہ جھوٹے دعوے کھلم کھلا گناہ ہیں اور ایسا گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا ارشادِ نبوی ہے: میری ساری امتی کی بخشش ہوگی مگر جو کھل کر گناہ کریں (مسلم حدیث نمبر۲۹۹۰) انسان جب کھلم کھلا گناہ کرتا ہے تو عام طور پر اس کے اثرات آگے جاتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے انسان کو دوسروں کی برائیوں کا گناہ بھی ہوتا ہے چار آدمیوں کو قیامت کے دن بڑا سخت عذاب ہوگا ان میں سے ایک برائی کا پیشوا ہے (دیکھئے تفسیر ابن کثیر ج۱ص۱۰۴ تحت سورۃ البقرۃ آیت۶۱) یہی حال فتنہ مہدویہ کا ہے اس کے ماننے والے اکبر بادشاہ کو گمراہ کیا کیونکہ ابوالفضل اور فیضی کا باپ مذہباً مہدوی تھا جیسا کہ عنقریب آئے گا۔

درس نمبر۱۰ : حاجی محمد فراہی کے حالات

حاجی محمد فراہی سید محمد جونپوری کا مرید اور اس کا پیروکار تھا، مہدویہ کی کتابوں میں ہے کہ عیسی علیہ السلام نازل ہو کر معاذ اللہ سید جونپوری کے گروہ میں داخل ہوں گے لیکن حاجی محمد فراہی نے خود ہی مسیح ہونے کا دعوی کر دیا وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ سید جونپوری سے حاجی محمد فراہی نے پوچھا کہ عیسی کب آئیں گے تو جونپوری نے ہاتھ پیچھے کر کے کہا کہ بندہ کے پیچھے ظاہر ہوں گے اس لفظ کا زبان سے نکلنا تھا کہ حاجی محمد کو حضرت عیسی علیہ السلام کا مقام حاصل ہو گیا مگر وہ سید محمد جونپوری کی زندگی میں تو خاموش رہا اس کے مرنے کے بعد سندھ میں مسیح موعود کا دعوی کیا جب جماعت بڑھ گئی تو وہاں کے حاکم نے اس کو قتل کر دیا۔

مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوریؒ فرماتے ہیں:

جب حاجی محمد فراہی نے دعوی مسیحیت کیا تو سید محمد جونپوری کے جانشین سید محمود کو فکر لگا کہ کہیں میری دکانداری پھیکی نہ پڑ جائے اس لئے دو آدمیوں کو قتل کیلئے روانہ کیا جب پتہ چلا کہ مارا گیا تو لوٹ آئے۔ (ائمہ تلبیس ج۲ ص۶۶،۶۷)

درس نمبر۱۱ : اکبر بادشاہ کا فتنہ وفساد

ہندوستان میں مغل بادشاہوں میں بابر کے بعد اس کا بیٹا ہمایوں بادشاہ بنا اس کے بعد ہمایوں کے بیٹے اکبر کو بادشاہت ملی۔ اکبر ۹۴۹ھ کو سندھ کے ریگستان میں پیدا ہوا ، ۹۶۳ھ کو جب ہمایوں کوٹھے سے گر کر فوت ہوا تو اکبر کی عمر پونے چودہ سال تھی، اس کی تعلیم کا کوئی انتظام نہ ہوسکا اس لئے وہ جاہل وامی رہ گیا۔ تخت نشینی کے بعد اکبر نے تقریباً ۵۱ سال حکومت کی۔ شروع میں اکبر بادشاہ اسلام میں داخل تھا لیکن اس کو کچھ شر پسند قسم کے علماء مل گئے جنہوں نے اہل حق کے خلاف اس کے کان بھرے اور خاشامدیں کر کر کے اس کو اپنے ہاتھ میں لیا پھر کیا تھا؟

شر پسند لوگوں نے بادشاہ کو اکابر علماءِ اسلام ہی سے بدظن نہیں کیا بلکہ بادشاہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے بدگمان کر دیا گیا (ایضاً ص۸۱) پھر کیا تھا جو غلط راستہ اسے دکھایا جاتا اس پر چل پڑتا کبھی سورج کی پوجا کرتا کبھی اپنے آپ کو سجدہ کرواتا کبھی خنزیر کی تعظیم کراتا کبھی آگ کے آگے جھکتا دین اکبری کے نام سے اس نے اپنا مذہب بنایا۔

فتنے کی ابتداء کیسے ہوئی:

ہوا اس طرح کہ ابوالفضل، فیضی اور ان کے باپ مبارک جیسے فسادی لوگوں نے اکبر کے دربار میں رسائی حاصل کر لی ایک دن بادشاہ نے کہا کہ اگر علماء میں اختلاف ہو تو کیا کرنا چاہئے یہ کہنے لگے بادشاہ عادل خود مجتہد ہے جس کو چاہے ترجیح دے (ائمہ تلبیس ج۲ ص۷۸) یہ بات بادشاہ کے دل کو لگی اور اس نے شریعت کے ایک ایک حکم میں من مرضی شروع کر دی۔ اور

ایک وقت آیا کہ اس نے بیعت پر پابندی لگا دی اور خود لوگوں کو مرید کرنے لگا۔(اکبری دور کے حالات کیلئے دیکھئے ائمہ تلبیس ج۲ص۶۸ تا۱۲۵)

یہ فتنہ ایک مہدوی نے برپا کیا:

مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوریؒ فرماتے ہیں:

اکبر کا سب سے بڑا مرید جو فی الحقیقت اس کا گرو تھا ابولفضل تھا۔ابوالفضل کا باپ شیخ مبارک ابتداءً سندھ سے نقل مکان کر کے ناگور چلا آیا تھا جو اجمیر کے شمال مغرب میں واقع ہے......اس کے دونوں بیٹے فیضی اور ابوالفضل یہیں پیدا ہوئے تھے مبارک مذہباً مہدوی تھا یعنی سید محمد جونپوری کو مہدی موعود مانتا تھا فیضی ۹۷۵ھ میں دربار اکبری میں پہنچ کر سلک امراء ہوا اس کے سات سال بعد یعنی ۹۸۲ھ میں فیضی کی سعی وسفارش سے اس کا چھوٹا بھائی ابوالفضل بھی درباریوں میں آشامل ہوا یہی ابوالفضل اکبر کا گمراہ کنندہ تھا ....

گو ابوالفضل پیراون مذہب کو اچھا نہیں جانتا تھا لیکن چونکہ اہل سنت وجماعت کا بغض اس کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اہل سنت کے مقابلہ میں ہر باطل مذہب کی تائید ضروری خیال کرتا تھا ملا احمد نام ایک رافضی ابوالفضل کے متوسلین میں سے تھا جو ابوالفضل کی شہ پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو علی رؤس الاشہاد گالیاں دیتا تھا ایک مرتبہ لاہور آیا ہوا تھا ملا احمد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے خلاف سب وشتم کی غلاظت اچھالنے لگا ایک غیور مسلمان میرزا فولاد بیک برلاس نے اس کو کسی بہانے سے بلا کر عفریت شمشیر کے حوالے کر دیا......

بدایونی لکھتے ہیں: وہ کتا کئی دن تک حالت نزع میں دم توڑتا رہا اس اثناء میں اس کا چہرہ مسخ ہو کر سؤر کی شکل میں تبدیل ہو گیا بہت سے لوگوں نے اس کو اس حالت میں دیکھا [بدایونی کہتے ہیں] میں بھی گیا تو اسے خنزیر کی شکل میں پایا اکبر بادشاہ نے حکم دیا کہ میرزا فولاد کو ہاتھی کے پاؤں سے باندھ کر شہر میں پھرائیں اس حکم کی تعمیل ہوئی اور مرحوم نے جنت الفردوس کی راہ لی قاتل مقتول سے تین چار روز پہلے زیرِ خاک پہنچا (ائمہ تلبیس ج۲ص۹۲،۹۳)

اکبر بادشاہ کی موت:

اکبر نے ایوان مذہب میں بائیس سال تک تزلزل ڈالے رکھا اس مدت میں کوئی شخص بالیقین معلوم نہ کر سکا کہ یہ شخص کس مذہب مسلک کا پیرو ہے جب مرا تو یہ حال تھا کہ کوئی اس کو قبول کرنے کو تیار نہ تھا ہندو کہیں یہ ہمارا نہیں مسلمان کہیں کہ مسلمان نہیں خدا کہ مہربانی ہوئی کہ مجدد الف ثانیؒ اور دوسرے اہل اللہ کی محنتوں کے باعث اُس کی نسل میں اچھے حکمران ہوئے اس کا پڑپوتا اورنگزیب عالمگیر تو بہت نیک دل بادشاہ ہوا۔

درس نمبر ۱۲ : علی محمد باب کے احوال

مرزا علی محمد یکم محرم ۱۲۳۵ھ مطابق ۲۰/اکتوبر ۱۸۱۹ء کو شیراز میں پیدا ہوا۔ جب اس نے مہدی بننے کا ارادہ کیا تو خیال میں آیا کہ لوگ اس کو سننے کیلئے تیار نہ ہوں گے اس لئے سوچا کہ پہلے اس مہدی کا واسطہ بننے کا دعوی کروں چنانچہ ۱۲۶۰ھ میں جب اس کی عمر پچیس سال کی تھی خود کو باب کے لقب سے متعارف کروایا کہ میں آنے والے مہدی کا واسطہ ہوں (بہاء اللہ اور عصر جدید ص ۳۴) پھر چند روز بعد خود ہی مہدی ہونے کا دعوی کر دیا کچھ لوگ اس کی جماعت میں داخل ہونے لگے بالخصوص شیعوں کا ایک فرقہ شیخیہ جو مہدی کی تلاش میں زیادہ رہتا ہے اسی طرح کئی شیعہ علماء اس کے عقیدت مند ہو گئے بعض تو ایسے بھی تھے جو اس سے مناظرہ کرنے یا تحقیق حال کیلئے آئے اور اُسی کے ہو کے رہ گئے۔

شیعہ تو پہلے ہی گمراہ تھے اب دوسری قسم کی گمراہی میں چلے گئے لیکن ہمیں اپنے ایمان کی فکر ضروری ہے اس لئے عام آدمی نہ ایسے گمراہوں کی کتابیں دیکھے نہ ان سے بحث کرے ہم نے استاذِ محترم حضرت مولانا عبدالعلیم جالندھریؒ سے سنا کہ حکیم نور دین مرزا قادیانی سے مناظرہ کرنے جا رہا تھا مولانا عبدالرحیم رائے پوریؒ کو ملا جو بڑے بزرگ تھے انہوں نے منع کیا کہ تو اس کے پاس نہ جا کہنے لگا میں اس سے مناظرہ کروں گا جب اس کے پاس گیا اس کو مان گیا حتی کہ

اُس کا نائب اور پہلا جانشین بنا۔

مرزا علی محمد باب نے ایران میں بڑا فتنہ برپا کیا دینی اصطلات بلکہ قطعی اسلام عقائد کے معنی کو بگاڑ کر پیش کیا، اس کے ماننے والے دوسروں کو کچھ نہ سمجھتے تھے بے گناہ لوگوں کو قتل کرنا ان کے مال کو لوٹنا جائز سمجھتے تھے، ایک مرتبہ باب سے گرفتاری کے دوران پوچھا گیا کہ اگر سچا ہے تو دعا کرکوئی آیت نازل ہواس نے فوراً سورۃ نور اور سورۃ ملک کی آیت کے ٹکڑے ملا کر پڑھے اور کہا یہ وحی آسمانی ہے اس کو لکھ لیا گیا پھر پوچھا گیا اگر واقعی وحی ہے تو دوبارہ پڑھو اس نے دوبارہ پڑھا تو ردو بدل کر دیا کہا یہ تمہارے جھوٹ اور جعل کی بین دلیل ہے۔ بہر حال حکومت نے اس کے فتنے کو ختم کرنے کی غرض سے اس کو قتل کروا دیا (از ائمہ تلبیس ج۲ص۱۷۴تا۲۱۶)

بہائیوں کے بیان کے مطابق ۹ر جولائی ۱۸۵۰ء مطابق ۲۸ شعبان ۱۲۶۶ھ بروز جمعہ باب کو جب اُس کی عمر ۳۱ سال کی تھی تبریز میں تختہ دار پر لٹکایا گیا اس کی لاش کو شہر کے باہر خندق کے کنارے پھینک دیا گیا دوسری شب کو آدھی رات کے وقت کچھ بابی اٹھا لائے اور سالہا سال تک ایران میں پوشیدہ مقامات پر رکھنے کے بعد ارض مقدس کے کوہِ کرمل میں دفن کیا، باب کی قبر سے چند میل کے فاصلے پر بہاء اللہ کی قبر ہے (از بہاء اللہ اور عصر جدید ص۴۰)

<u>چور مچائے شور:</u>

مثل مشہور ہے ''چور مچائے شور'' یعنی کہیں چوری ہو جائے اور لوگوں کو پتہ چل جائے تو چور بھی دوسروں کے ساتھ شور مچاتے ہیں پکڑو چور کو پکڑو چور کو، تا کہ لوگوں کے ذہن میں نہ آئے کہ یہ بھی چور ہو سکتا ہے، اسی طرح بعض لوگ اپنے کسی عزیز کو قتل کر کے خود ہی ولی بن کر عدالت میں کیس کر دیتے ہیں تا کہ ان کا جرم چھپا رہے۔

اسی طرح جھوٹے مسیح اور جھوٹے مہدی شور مچاتے ہیں کہ جھوٹوں سے بچو تا کہ لوگ ان کو سچا مان لیں اور کبھی کہتے ہیں جھوٹوں سے بچ کے رہنا کبھی کہتے تسلی کر کے پھر مانو لیکن اس کے ساتھ ساتھ شریعت کے مسائل ہی نہیں بلکہ اسلام کے قطعی عقائد کا انکار کرنے سے بھی گریز نہیں

کرتے ایک بہائی پہلے عنوان باندھتا ہے"؛ پیغمبری کا ثبوت"اس کے تحت لکھتا ہے:

حضرت بہاء اللہ نے کسی کو یہ دعوت نہیں دی کہ وہ آپ کے بیانات ونشانات کو بے دیکھے بھالے قبول کرلے بلکہ اس کے برعکس آپ نے اپنی تعلیمات میں سب سے پہلے اس بات پر زور دیا ہے کہ کوئی بھی کسی دلیل وحجت کو بغیر پر کھے قبول نہ کرے......آگے انجیل کے حوالے سے حضرت عیسی علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے: جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑ کے لباس میں آتے ہیں مگر دراصل وہ پھاڑ کھانے والے بھیڑئے ہوتے ہیں تم ان کو ان کے کاموں سے پہچان لو گے کیا کوئی شخص کانٹوں سے انگور اور جھاڑیوں سے انجیر پاسکتا ہے؟ اسی طرح ہرا یک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے مگر برا درخت برا پھل لاتا ہے......اس لئے اُن کے پھلوں سے تم انہیں پہچان لو گے (متی باب ۷ آیت ۱۵ ۔۲۰ دیکھئے بہاء اللہ اور عصر جدید ص ۲۴،۲۵)

<u>بابیت کا پھل کیسا؟</u>

بابیت کا پھل کیسا ہے؟ باب نے مرتدوں کی ایک جماعت تیار کی جونسل درنسل لوگوں کو مرتد بنارہے ہیں اس نے اسلام کے بنیادی عقائد کا انکار کیا اکابر علماء اسلام بلکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے بدظن کردیا، نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے زمانے سے اب تک کے مسلمانوں کا قطعی عقیدہ ہے کہ یہ دنیا ایک دن ختم ہوگی صور پھونکا جائے گا سب مریں گے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب فوت شدہ زندہ ہوں گے پھر ایمان والے جنت میں جائیں گے کافر دوزخ میں، قیامت کے دن جو زندگی ملے گی اس کے بعد موت نہیں آئے گی۔ یہ ایسے عقائد ہیں جن کو ہر مسلمان جانتا ہے ان عقائد کی وجہ سے وہ غیر مسلموں سے امتیاز رکھتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے یہ عقائد اتنے قطعی ہیں کہ ان کے خلاف کسی کی بات قابل غور نہیں۔

مرزا علی محمد باب نے اسلام کے ان عقائد قطعیہ ہی کا انکار کردیا یہ بھی بابیت کا ایک پھل ہے کہ باب کے ماننے والے ان عقائد قطعیہ کے منکر ہوگئے ایک بہائی لکھتا ہے:

حضرت باب کی تعلیمات کا ایک اہم حصہ قیامت اور بہشت ودوزخ کی اصلیت و اصطلاحات[اصطلاحات نہیں بلکہ عقائد دینیہ قطعیہ۔ راقم] کی تشریح ہے آپ فرماتے ہیں کہ قیامت سے مراد آفتاب حقیقت کا تازہ ظہور ہے، مردوں کے زندہ کرنے کا مطلب قبور جہالت وغفلت ونفسانیت میں دبے ہوؤں کو روحانی زندگی عطا کرنا ہے، بہشت سے مراد خدا کو جیسا کہ وہ اپنے ظہور کے ذریعے ظاہر ہو پہچاننے اوراس سے محبت کرنے کی خوشی ہے، دوزخ سے مراد خدا کے عرفان سے محروم رہ جانا، آپ نے واضح طور پر فرمایا کہ ان اصطلاحات کا اس کے سوااور کوئی مطلب نہیں لوگوں کے درمیان مادی جسم کے اٹھنے اور مادی بہشت ودوزخ کے بارے میں جو خیالات پھیلے ہوئے ہیں وہ صرف وہم کے شعشے ہیں (ایضاً ص۴۳،۴۴)

درس نمبر۱۳ : بابیت کے مبلغین

ملا محمد علی بارفروشی:

اس کو بابی لوگ قدوس کے لقب سے یادکرتے ہیں یہ علی محمد باب کا سب سے بڑا خلیفہ تھااس کا عقیدہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ ازسرِ نو دنیا میں تشریف لا کر معاذ اللہ تعالیٰ بارفروشی کے پیکر میں ظاہر ہوئے ہیں، بعض بابی بارفروشی کو علی محمد باب سے فائق وبرتر بتاتے ہیں (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۲۱۹، ۲۲۰) ملا محمد علی بارفروشی کو باب کی زندگی میں ذلیل ورسوا کر کے قتل کیا گیا اس کے مرنے کی خبر سن کر باب اُنیس دن رات روتا رہا (ائمہ تلبیس ج۲ ص۱۹۵)

صبح ازل:

میرزا عباس ایران کا ایک وزیر تھا اس کے دو بیٹے تھے بڑے کا نام میرزا حسین علی تھا جس کا لقب بہاءاللہ ہے دوسرے کا نام میرزا یحیی نوری جو صبح ازل کے نام سے معروف ہے۔وہ کہتا ہے کہ میں باب کی ایک مناجات سے متاثر ہوا لیکن اس نے اس کے دعوے کو قرآن وسنت پر پرکھنے کی زحمت نہ کی جب باب کے کہنے سے صبح ازل خراسان گیا اس وقت اس کی عمر صرف

۱۵ سال تھی ، صبح ازل کا باب سے تحریری رابطہ رہتا تھا باب نے اپنا قلمدان، کاغذات، لباس، انگوٹھی اور دوسری چیزیں بھیج کو صبح ازل کو اپنا وصی اور جانشین بنا دیا۔

باب نے ایک پیشگوئی کی تھی کہ جب اس کا مذہب خوب پھیل جائے گا تو اللہ ایک عظیم ہستی کو بھیجے گا مختلف بابیوں نے دعوی کیا کہ وہ میں ہوں لیکن اکثر بابی صبح ازل کی اطاعت کرتے رہے اور جب اس کے علاتی بھائی بہاء اللہ نے خدا کے اوتار ہونے کا دعوی کیا تو صبح ازل نے باب کی تحریروں کی روشنی میں سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا اور آپس میں اختلاف نے شدت اختیار کر لی حتی کہ بہاء اللہ نے اسے زہر دینے کی کوشش بھی کی مگر وہ بچ گیا، بہاء اللہ کے حالات آگے آئیں گے کہتے ہیں کہ صبح ازل ۱۹۰۸ء تک جزیرہ قبرص میں زندہ سلامت موجود تھا۔ (ائمہ تلبیس ج۲ ص ۲۳۸ تا ص ۲۴۳ نیز ۲۴۵، ۲۴۶)

<u>زریں تاج معروف قرۃ العین:</u>

یہ قزوین کے ایک شیعی عالم حاجی ملا صالح کی بیٹی تھی والد نے اس کو گھر کے اندر ہی بڑی تعلیم دلائی پھر اس کی شادی اس کے چچازاد سے کر دی جب اس نے باب کے حالات سنے تو خفیہ طور پر اس کو خط لکھا جواب آنے پر یہ بابی بن گئی پوشیدہ خط و کتابت رہتی تھی پھر باب نے اس کو تبلیغ کا حکم دے دیا۔

قرۃ العین بابیوں کے علاوہ ہر شخص کو کافر اور ناپاک سمجھتی تھی، یہ حضرت فاطمہ کا مظہر ہونے کا دعوی رکھتی تھی، بازار کی چیزوں کا ناپاک سمجھتی تھی ان کو پاک کرنے کا ایک ڈھکوسلہ بنا رکھا تھا، کہتی تھی میری آنکھ حضرت فاطمہ کی آنکھ کا حکم رکھتی ہے میں جس نجس اور ناپاک چیز پر نظر ڈال دوں وہ پاک و طاہر ہو جاتی ہے۔

یہ بہت بڑی مقررہ اور شاعرہ تھی اس کے بابیت کو پھیلانے کے ساتھ بے حیائی کو بڑا فروغ دیا مردوں کے بڑے بڑے مجمعوں میں تقریریں کیا کرتی تھی سب نے اس کو سمجھایا مگر نہ مانی بلکہ اتنا غلو کرنے لگی کہ فتوے دے کر مخالفین کو قتل کرانے لگی۔ مرزا علی محمد باب کے دو سال بعد

اس کوقتل کیا گیا (بہاء اللہ اور عصر جدید ص ۲۲۹ مزید دیکھئے ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۲۱۹ تا ص ۲۲۸)

مومن خان اچی:

اس کو مومن خان ہندی بھی کہتے ہیں سات سال کی عمر میں نابینا ہو گیا بیس سال کی عمر میں حج کیلئے نکلا بمبئی میں ایک بابی سے ملاقات ہوگئی اس کی باتوں سے متاثر ہوا مکہ مکرمہ میں باب آیا ہوا تھا پہلی ہی ملاقات میں بابی بن گیا مختلف علاقوں میں بابیت کی تبلیغ کرتا رہا باب کو اس نے اپنا رب بھی کہا بلکہ ایک موقعہ پر خود بھی انی انا اللہ کے نعرے لگائے۔

بابی لوگ ہندوؤں کی طرح قیامت کے منکر اور تناسخ کے قائل ہیں کہتے ہیں کہ مرنے کے روح پھر اسی جہان میں آجاتی ہے۔ ایک بابی کہتا ہے کہ ایک کتا بھونک رہا تھا اس نابینے نے کہا ایک مکان یہاں سے اتنے فاصلے پر ہے وہ ایک آدمی رہتا تھا جس کے اتنے بیٹے ہیں اس کتے کی شکل میں اُس آدمی کو عذاب ہو رہا ہے تحقیق کی گئی تو بات ویسے ہی نکلی مولانا دلاوریؒ فرماتے ہیں یہ سب کہنے کی باتیں ہیں اندھے نے اپنے بارے میں کیوں نہ بتادیا کہ وہ پہلے کس پیکر میں تھا پہلے جنم میں اس کے کیا حالات تھے (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۲۳۲ تا ۲۳۷)

درس نمبر ۱۴ : بہاء اللہ نوری اور عبدالبہاء

محمد علی باب نے اپنی ایک کتاب میں گپ ماری کہ مجھ سے ڈیڑھ، دو ہزار سال بعد ایک شخص آئے گا بڑے مرتبے والا ہوگا اور بڑے عجیب کام کرے گا باب نے اس وہمی شخصیت کا نام رکھا: مَنْ یُظْهِرُهُ اللّٰهُ "جس کا اللہ ظاہر کرے گا"۔ باب کا نائب صبح ازل تھا۔ باب کے مرنے کے بعد باب کے بہت سے مریدوں نے ایسے دعوے کئے مگر اُن کو عروج نہ ملا۔

بہاء اللہ کا نام مرزا حسین علی تھا یہ بھی باب کا مرید تھا یہ اپنے بھائی صبح ازل سے سترہ سال بڑا تھا، اس کو بہائیوں میں ایک ایسا شخص مل گیا جو ہر بات میں اس کی تصدیق کرنے والا تھا اُس کے کہنے سے بہاء اللہ نے دعوی کیا کہ آنے والا وہ عظیم انسان میں ہوں، باب کے بھائی صبح

ازل نے مخالفت کی اور کہا کہ باب کی پیشگوئی تیرے اوپر پوری نہیں اترتی مگر بہاءاللہ باز نہ آیا اور اپنی تبلیغ جاری رکھی آہستہ آہستہ اس کی جماعت بننے لگی، حتیٰ کہ وہ مخالفین کو مروانے لگا۔

ایک بہائی لکھتا ہے:

ان بارہ ایام (۲۱/اپریل سے ۲/مئی ۱۸۶۳ء تک یعنی حضرت باب کے اعلان کے ۱۹ سال بعد) کے پہلے دن آپ نے چیدہ چندہ احباب کو یہ خوشخبری سنائی کہ آپ ہی وہ ''مَنْ یُظْهِرُهُ اللّٰهُ'' ہیں جن کی آمد کی خوشخبری حضرت باب نے دی تھی اور جو تمام انبیاء کا موعود ہے (بہاءاللہ اور عصر جدید ص ۵۶) ایک چھوٹی سی جماعت نے آپ کے سوتیلے بھائی میرزا یحییٰ کی سرکردگی میں نہایت شدت سے اس کی مخالفت کی (ایضاً ص ۵۸) نیز لکھتا ہے:

میرزا یحییٰ جو ازل کے نام سے بھی مشہور ہے بغداد آیا اور اس کے آتے ہی اُس کی خفیہ ریشہ دوانیوں سے احباب میں ایسے ہی اختلافات رونما ہونے لگے جیسے حضرت مسیح کے حواریوں اور رسول مقبول صلعم (۱) کے اصحاب میں پیدا ہوئے تھے (ایضاً ص ۵۲)

بہاءاللہ ۲۸ مئی ۱۸۹۲ء کو ۷۵ سال کی عمر میں بخار سے بیمار رہ کر مرا، اُس نے اپنی وصیت میں اپنے لڑکے عبدالبہاء کو جانشین اور تعلیمات کا مفسر مقرر کیا (ایضاً ص ۷۳)

بہاءاللہ کے بعد جب اس کے بیٹے عبدالبہاء نے نائب ہونے کا دعوی کیا، اور اس کے بھائیوں نے اس سے اختلاف کیا، بہائیوں کی اکثریت عبدالبہاء کے دعووں کی تصدیق کرتی ہے

---

۱) یہ بہائیوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر صریح الزام ہے، حواریوں میں اختلاف نہ تھا بلکہ پولس جو ایک موذی یہودی تھا اس نے منافقانہ طور پر عیسائیت کو اپنایا اور حوارییں سے ملے بغیر اپنے طور پر عیسائیت کی تبلیغ کی اور دین میں ردوبدل کر ڈالا (دیکھئے رسول کے اعمال باب ۲۲ آیت ۳ تا ۱۲، رومیوں کے نام پولس رسول کا خط باب ۱۵ آیت ۲۰، کرنتھیوں کے نام پولس رسول کا پہلا خط باب ۹ آیت ۲۰، ۲۱) (باقی اگلے صفحہ پر)

اور اس کو مظہر وقت جانتی ہے پھر جس طرح صبح ازل اور اس کے بھائی بہاء اللہ کے درمیان لڑائیاں ہوئیں اسی طرح بہاء اللہ کے دونوں بیٹوں عبدالبہاء اور میرزا محمد علی کے درمیان جنگ

(باقی حاشیہ صفحہ گذشتہ) اسی طرح نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرامؓ میں کوئی اختلاف نہیں ہوا سب نے بالاتفاق حضرت صدیقؓ کو خلیفہ بلافصل بنایا جو چند افراد دین سے پھر گئے وہ صحابی نہ رہے، صحابہ کرامؓ کے مابین جو اختلافات ہوئے وہ اجتہادی اختلافات تھے اور اجتہادی اختلاف میں اگر غلطی ہو تب بھی ثواب مل جاتا ہے۔ سب سے پہلے عقیدے کا اختلاف خارجیوں اور رافضیوں نے شروع کیا اور ان کے ساتھ کوئی بھی صحابی نہ تھا۔

اسلام کی حقانیت کی ایک دلیل:

اسلام کی حقانیت کی ایک دلیل حضرت صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما کی خلافتیں اور ان کی آپس کی محبتیں بھی ہیں ہے دیکھئے حضرت صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما ایک خاندان سے نہ تھے دونوں میں کوئی قریبی رشتہ داری بھی نہ تھی پھر دونوں کی بیٹیاں نبی کریم ﷺ کے نکاح میں تھیں۔ اور سوکنوں کے اختلاف کی وجہ سے اُن کے خاندان ایک دوسرے سے عداوت رکھتے ہیں بالخصوص دونوں کے والدین میں خاصا اختلاف ہوتا ہے لیکن یہاں ایسا نازک رشتہ ہونے کے باوجود اتنی گہری محبت اور اعتماد ہے کہ جب خلیفہ بنانے کا وقت آیا تو حضرت صدیقؓ نے حضرت فاروقؓ کا نام پیش کیا اور حضرت فاروقؓ نے حضرت صدیقؓ کی بیعت کرلی اور فرمایا: بَلْ نُبَايِعُكَ اَنْتَ فَاَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (بخاری ج ۱ ص ۵۱۸) ''بلکہ ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں اس لئے کہ آپ ہمارے سردار، ہم میں سب سے اچھے اور رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں'' پھر حضرت صدیق اکبرؓ نے دنیا سے جاتے وقت حضرت فاروق اعظمؓ کو خلیفہ مقرر کیا اور کبھی ان حضرات میں لڑائی جھگڑے یا دھڑے بندی کی نوبت نہیں آئی حضرت فاروقؓ اپنی خلافت کے زمانے میں بھی حضرت صدیقؓ کی عظمت کے قائل رہے ان کی پیروی کی کوشش کرتے رہے حتی کے وفات کے بعد ان کے پہلو میں دفن ہوئے۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

آزمائی ہوئی (ائمہ تلبیس ج۲ص۲۶۲،۲۶۳)

(باقی حاشیہ صفحہ گذشتہ) اسلام کی حقانیت کی ایک اور دلیل:

نبی ﷺ اہل مکہ کے ظلم وستم کی وجہ سے مکہ چھوڑ کر مدینہ تشریف لے گئے اگر چہ مدینہ منورہ میں ایک اسلامی حکومت بن گئی مگر اس کو جتنے بحرانوں کا سامنا کرنا پڑا اور آپ نے جس حکمت سے ان بحرانوں پر قابو پایا دنیا اِس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے مدینہ میں آپ کے مخالف یہودی بھی تھے اور منافق بھی اور وہ مشرک جو ایمان نہ لائے علاوہ ازیں اہل مکہ والے اور پوری دنیا کے لوگ کفر کی وجہ سے اسلام کے مخالف ہی تھے۔

آپ ﷺ انتہائی ناموافق حالات میں مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے وہاں ایک مسئلہ مہاجرین کو آباد کرنے کا پھر دوسرا مسئلہ یہ کہ یہودی مقامی لوگوں کو لڑایا کرتے تھے خانہ جنگی کی وجہ سے ان کے کئی سردار مارے گئے اہل مدینہ نے عبداللہ بن ابی کو اپنا رئیس بنانے کا فیصلہ کرلیا صرف تاج پہنانا باقی تھا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے آپ کی تشریف آوری سے عبداللہ ابن ابی کی حکومت رہ گئی اس وجہ سے وہ بھی دل سے آپ کا دشمن بن گیا۔ (بخاری ج۲ص۶۵۵)

نبی کریم ﷺ دوسری جگہ سے انتہائی خطرناک حالات میں تشریف لائے آپ نے مہاجرین وانصار میں بھائی چارہ قائم کیا (ابن ہشام ج۲ص۱۲۴) چند سال کے بعد جب حالات سازگار ہوئے تو مہاجرین کا بوجھ انصار سے ختم کردیا (معارف القرآن ج۸ص۳۷۴ تا ۳۷۹) نیز آپ نے مدینہ جانے کے بعد وہاں کے رؤساء اور یہودیوں کے سرداروں کو بٹھا کر امن کیلئے ایک معاہدے کا پابند کردیا اور اس پر عمل کیا بھی کروایا بھی (ابن ہشام ج۲ص۱۱۹)۔ سوچئے تو سہی کہ نبی ﷺ کے پاس کونسی مادی قوت ہے جس کے بل بوتے اتنے بڑے بحرانوں پر قابو پایا۔ نبی ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد پھر کبھی اہل مدینہ میں خانہ جنگی نہ ہوئی یہودیوں نے کوششیں تو بہت کیں مگر مجال کیا ہے کہ ان کو کامیابی ہوتی (ابن کثیر ج۱ص۳۹۰ تحت قولہ واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا) بلکہ یہ عین حقیقت ہے کہ مدینہ منورہ سے یہودیوں کے بعض قبائل کو جلاوطن ہونا پڑا (سورۃ الحشر:۲،۱۵) (باقی اگلے صفحہ پر)

ایک بہائی لکھتا ہے: ''یہ بات آپ کے بعض رشتہ داروں اور دوسروں کو بری لگی جو آپ کے ایسے ہی دشمن ہو گئے جیسے حضرت بہاء اللہ کا دشمن ازل تھا (بہاء اللہ اور عصر جدید ص ۹۵)

مولانا دلاوریؒ فرماتے ہیں: عبد البہاء کی موت ۱۹۲۱ء میں ہوئی اس نے شوقی آفندی کو اپنا جانشین بنایا (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۲۶۲، ۲۶۳)

درس نمبر ۱۵ : بہاء اللہ کا دعوی الوہیت

باب کی اتباع میں بہاء اللہ نے اگر دعوی رسالت ہی کیا ہوتا تو بھی بہائیوں کے کفر میں شک نہ تھا لیکن یہ اس وجہ سے بھی کافر ہیں کہ بہاء اللہ نے دعوی رسالت کے ساتھ ساتھ دعوی الوہیت بھی کیا چنانچہ ایک بہائی لکھتا ہے: حضرت عبد البہاء نے اپنی وصایائے مبارکہ میں حضرت باب و حضرت بہاء اللہ کے مقامات اور نیز اپنی ماموریت کے اسرار کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے آپ ارشاد فرماتے ہیں: اہل بہاء کے ایمان کی بنیاد یہ ہے کہ رب اعلیٰ (حضرت باب جل اسمہ) توحیدِ الٰہی کے مظہر اور جمال مبارک [ان کی مراد جمال سے بہاء اللہ ہے۔ راقم] کے پیشرو و مبشر ہیں اور حضرت جمال ابہی (حضرت بہاء اللہ) جل اسمہ الاعلیٰ (میری جان آپ کے مستقیم دوستوں پر فدا ہو) خدا کے ظہور اعظم اور اُس جوہر الوہیت کے آفتاب ہیں باقی سب اُن کے بندے اور اُن کے حکم کے ماننے والے ہیں (بہاء اللہ اور عصر جدید ص ۱۱۵)

ایک جگہ لکھتا ہے: حضرت بہاء اللہ اور عبد البہاء نے بے شمار دعائیں نازل فرمائی ہیں (ایضاً ص ۱۵۶، ۱۵۷) نیز لکھتا ہے: مختصراً اس درجہ میں انہوں نے خدا کی آواز وغیرہ ہونے کا دعوی کیا ہے اور درجہ رسالت میں اظہار رسالت کیا ہے (ایضاً ص ۷۷)

(باقی حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور ایک قبیلہ کو اس کے جرائم کی وجہ سے اس سے بھی سخت سزا دی گئی (سورۃ الاحزاب: ۲۶) ان حقائق کے ہوتے ہوئے بہائیوں اور قادیانیوں کو شرم نہیں آتی کہ نبی ﷺ کے مقابلہ میں اپنے جھوٹوں کو اور اسلام کے مقابلہ میں بہائیت اور قادیانیت کو پیش کرتے ہیں۔ تمت الحاشیۃ

بہاءاللہ نے کلمات مکنونہ میں کہا:

میں نے قسم کھائی ہے کہ میں ناانصافی کو کبھی معاف نہ کروں گا یہ میرا عہد ہے جو میں نے لوح محفوظ میں مقدر کیا ہے (ایضاً ص۲۱۵) ایک بہائی لکھتا ہے:

بہاءاللہ کے مقام کا صحیح طور پر سمجھنا ایک اہم مسئلہ ہے آپ کے کلمات دوسرے مظاہر الٰہی کے کلمات کی طرح دو قسموں میں منقسم کئے جاسکتے ہیں ایک تو وہ جن میں آپ ایک ایسے انسان کی طرح کلام فرماتے ہیں جو خدا کی طرف سے بنی نوع انسان کو پیغام دینے کیلئے آیا ہے دوسرے وہ کلمات جن سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ خود خدا بول رہا ہے (ایضاً ص۷۴،۷۵) ایک جگہ ایسی ہی واہیات باتیں کرتے ہوئے کہتا ہے :اور اگر سب اَنَـا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ (میں خاتم النبیین) کی ندا کریں تو بھی سچ ہے (ایضاً ص۷۴تا۷۶) عبدالبہاء کہتا ہے:

وہ شخص جو تعلیمات بہاءاللہ کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے وہ بہائی ہے اس کے برعکس ایک شخص خواہ پچاس برس تک اپنے آپ کو بہائی کہے اگر وہ تعلیمات بہاءاللہ پر نہیں چلتا تو وہ بہائی نہیں ہے (ایضاً ص۱۱۹) بہاءاللہ کہتا ہے:

وہ جو اپنے دل میں ایک رائی کے دانے سے بھی کم میرے سوا کسی دوسرے سے محبت رکھتا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ وہ میری ملکوت میں داخل نہیں ہوسکتا............ اے میرے بندے! اپنے آپ کو اس دنیا کی پابندیوں سے آزاد کر (ایضاً ص ۱۲۸،۱۲۹ نیز ص ۱۴۶) [اللہ فرماتا ہے: وَالَّـذِيْـنَ آمَـنُـوْا أَشَدُّ حُبًّا لِّـلّٰهِ (البقرۃ:۱۶۵) ''اور ایمان والوں کو اللہ سے شدید محبت ہوتی ہے'' اور یہ خدا کا دشمن صرف اپنی محبت کی تعلیم دیتا ہے]

درس نمبر ۱۶ : بہائیوں کے کچھ اور عقائد و نظریات

بہائی لوگوں نے بہاءاللہ کو مسیح موعود ہی نہیں بلکہ خدائی کا مرتبہ دے کر اس کو مسجود بنایا ہوا تھا بہائی زائرین اس کی قبر کو سجدہ کرتے ہیں بہائی شریعت میں وضو میں صرف ہاتھ اور منہ دھونے کا

حکم ہے دن میں صرف ایک مرتبہ وضو کافی ہے ان کا قبلہ خانہ کعبہ نہیں بلکہ فلسطین میں ایک جگہ عکہ یا بہاء اللہ کی قبر ہے نمازیں تین ہیں ہر نماز میں تین رکعتیں ہیں طریقہ بھی اور ہی ہے ان میں بہاء اللہ کی کتابوں کی عبارتیں پڑھی جاتی ہیں رمضان کی جگہ موسم بہار میں ۱۹ روزے رکھے جاتے ہیں روزہ طلوع آفتاب سے شروع ہوگا، عیدوں میں بھی فرق کیا ہوا ہے ان کے ہاں مہینوں کی تعداد ۱۹ ہے غرض کہ شریعت کے ہر حکم میں تبدیلی کی ہے ان کے نکاح کے الفاظ بھی قابل دید ہیں دولہن دولہا اور کچھ لوگوں کے سامنے کہے: بیشک ہم خدا کی رضا پر قانع ہیں اور دولہا جواب دے بیشک ہم خدا کی مرضی پر مطمئن ہیں (بہاء اللہ اور عصر جدید ص ۲۶۹، ص ۱۷۱، ص ۲۷۷، ۲۷۸)

جنت اور دوزخ کی حقیقت کا انکار یوں کیا کہ کہتے ہیں: بہشت حالت کمال اور دوزخ حالت نقص (ایضاً ص ۲۸۸) کائنات کو فانی نہیں بلکہ ہندوؤں کی طرح ازلی ابدی مانتے ہیں (ایضاً ص ۳۱۰) آدم علیہ السلام کے واقعات کا انکار کرتے ہیں (ایضاً ص ۳۱۴ نیز دیکھئے ائمہ تلبیس ج ۲۶۴،۲ ، ۲۶۵) اگرچہ مرزائیوں کی بہ نسبت یہ لوگ اسلام سے زیادہ اختلاف رکھتے ہیں مگر مرزائی زیادہ خطرناک ہیں اس لئے کہ وہ بہت سے اعمال مسلمانوں کی طرح کر کے جلد دھوکہ دے دیتے ہیں۔

درس نمبر ۱۷ : وحدت ادیان کا دھوکہ

بہائی لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے کہتے ہیں کہ ہم تو سب کیلئے محبت کا پیغام ہیں جیسے مرزائی کہہ دیتے ہیں محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں، دین اسلام کتنا صاف ستھرا اور سچا دین ہے واضح طور پر سب انسانوں اور جنوں کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں شامل ہونے کا حکم ہے اس کے بغیر کسی کی نجات نہیں ہوسکتی اسلام یہ نہیں کہتا کہ کسی سے نفرت نہ ہو بلکہ وہ یہ کہتا ہے کہ محبت ہو تو اللہ کیلئے نفرت ہو تو اللہ کیلئے۔

بہرحال بہائی کہتے ہیں کہ ہم اختلاف نہیں چاہتے ہم تو کہتے ہیں کہ سب مذاہب ایک

ہوجائیں، سب لوگوں کی زبان ایک بن جائے۔ چنانچہ بہاء اللہ ایک موقع پر کہتا ہے: تمام لوگ اعتقاد میں ایک ہوجائیں سب انسان بھائی بھائی بن جائیں (بہاء اللہ اور عصر جدید ص ۱۸۳) ایک موقع پر کہتا ہے: مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ عیسائیوں کے گرجوں اور یہودیوں کی ہیکلوں میں جائیں اور اسی طرح دوسروں کو مسلمانوں کی مسجدوں میں جانا چاہئے (ایضاً ص ۱۸۷، ۱۸۸)

میں کہتا ہوں یہ کون ہے مسلمانوں کو گرجوں میں جانے کی تعلیم دینے والا، یا عیسائیوں کو مسلمانوں کی مساجد کی اجازت دینے والا ہم تو کسی غیر مسلم کو بالخصوص کسی مرزائی یا کسی بہائی کو اپنے قبرستان میں دفن ہونے کی بھی اجازت نہ دیں گے۔ پھر یہ اتحاد مذاہب صرف زبانی بات ہے اگر سب مذاہب درست ہیں تو بہاء اللہ کو نئے مذہب کی کیا ضرورت پیش آئی؟ وہ کہتا ہے سب سے زیادہ مجھ سے محبت ضروری ہے جبکہ ہم کہتے ہیں کہ اللہ کیلئے بہاء اللہ اور بہائیوں سے شدید نفرت فرض ہے۔

<u>مختلف ادیان اور مختلف فرقوں میں سچا کونسا ہے؟</u>

یہ بات تو ہم ثابت کر چکے ہیں کہ تمام دینوں میں اسلام ہی وہ دین ہے جس میں انسانیت کی نجات ہے ایک سوال یہ ہے کہ مسلمانوں میں بہت سے فرقے ہیں ہم کدھر جائیں اس فرقہ واریت نے بہت پریشان کر دیا ہے۔ ایک مرتبہ مجھ سے کسی نے یہ بات کہہ دی میں نے کہا بھئی جو فرقہ میں نے بنایا میں اس کو ختم کرتا ہوں اور جو تو نے بنایا تو اس کو ختم کر دے، اس پر وہ خاموش۔ میں نے کہا بھئی جب تو بھی کوئی فرقہ نہیں بنایا میں نے بھی کوئی فرقہ نہیں بنایا تو کیا ہمارے کہنے سب فرقے ختم ہوجائیں گے، کوئی فرقہ بھی ختم نہ ہوگا یہ بھی نہ کہنا کہ کچھ نہ ہوگا، کچھ تو ہوگا، کیا ہوگا؟ جب تو کہے گا کہ سب غلط میں سچا، تو تو ایک فرقہ بنائے گا اور جب میں کہوں گا کہ تو بھی غلط ہے تو ایک فرقہ میں بنالوں گا، تو ہماری مخالفت سے فرقہ واریت بڑھے گی کم نہ ہوگی۔

فرقہ واریت کو ختم کرنے کا طریقہ میں بتاتا ہوں وہ یہ ہے کہ کچھ اصول تلاش کرو جن کے مطابق ان سب فرقوں کو پرکھیں وہ کہنے لگا قرآن اور حدیث میں نے کہا میں بتاتا ہوں جو

اصول تجھے پسند نہ آئیں بتا دینا۔ پہلا اصول ہے اللہ کی محبت دوسرا نبی کریم ﷺ کی محبت تیسرا قرآن کریم چوتھا حدیث شریف۔

پھر میں اس کو ان اصولوں کے تقاضے بتائے کہ اللہ کی محبت کا تقاضا ہے ہر مشکل میں اللہ کو پکارنا یا اللہ مدد کہنا اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، رسول اللہ ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے آپ کے صحابہ اور اہل بیت سے محبت رکھنا، پھر ہم قرآن وحدیث دونوں کو ماننے کی وجہ سے اہل قرآن وحدیث ہیں اہل حدیث نہیں۔ وہ شخص یہ باتیں سن کر بہت خوش ہوا کہنے لگا یہ میری زندگی کا اثاثہ ہیں اور جس میں یہ چار اصول ہوں اس کو فرقہ نہ کہو جماعت کہو۔ (مزید دیکھئے آیات ختم نبوت ص ۲۷۴ تا ص ۲۸۴)

درس نمبر ۱۸ : ادیان سماویہ پر بہائیت کی فرضی فوقیت

ایک بہائی لکھتا ہے:

ادیان عالم میں امر بہائی اپنی مستند کتابوں کے لحاظ سے بے نظیر اور بے مثل ہے ہم حضرت مسیح حضرت موسیٰ حضرت زرتشت، مہاتما بدھ اور سری کرشن کی طرف جو تحریرات منسوب کر سکتے ہیں وہ معدودے چند ہیں. اور بہت سے اہم مسائل کا کوئی عملی جواب نہیں ملتا بہت سی تعلیمات جو ان بانیان ادیان کی طرف منسوب کی جاتی ہیں قابل وثوق نہیں ہیں اور اُن میں سے اکثر بعد کے زمانوں میں صریحاً ان کے ساتھ مخلوط کی گئی ہیں مسلمانوں کے پاس قرآن اور ایک بہت بڑے ذخیرۂ حدیث کے ذریعہ اُن کے بانی دین کی زندگی اور تعلیمات کا مستند ذخیرہ موجود ہے مگر حضرت محمد خود امی تھے اور آپ کے اولین پیرو بھی اکثر ان پڑھ تھے آپ کی تعلیمات کو لکھنے اور پڑھنے کے جو طریقے اختیار کئے گئے وہ کئی طرح غیر اطمینانی تھے......

اس کے برعکس حضرت باب اور حضرت بہاء اللہ پر بے شمار کلمات الٰہی نازل ہوئے ہیں جو اپنی فصاحت و بلاغت اور نفوذ وقوت میں بے نظیر ہیں چونکہ دونوں کو ظہور کے بعد پبلک میں

تقریر کرنے سے روکا گیا اورانہوں نے اپنی زندگیوں کا اکثر حصہ قید و بند ونظر بندی میں گزارا اس لئے انہوں نے اپنا وقت عموماً لکھنے میں صرف کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صحائف آسمانی کے استناد کی خوبی کے لحاظ سے امر بہائی اپنے سے پہلے ادیان سے بہت بڑھ کر ہے (بہاء اللہ اور عصر جدید ص۱۹۹)

اسلام کی حقانیت کا اقرار:

یہ بات تو اس بہائی کو تسلیم کرنی پڑی کہ قرآن وحدیث نبی کریم ﷺ کی سیرت اور آپ کی تعلیمات کا مستند ذخیرہ مسلمانوں کے پاس موجود ہے اس کے ساتھ اس کو بھی ملا لیں کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ بھی قطعی ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اس لئے قادیانی کی طرح باب اور بہاء اللہ کے دعوے قطعاً قابل غور نہیں۔ٹھیک ہے نبی کریم ﷺ امی تھے مگر آپ کا امی ہونا ہمارے لئے باعث فخر ہے کہ امی ہو کر آپ ﷺ تمام علماء کے معلم ہیں اور باتوں کو جانے دیجئے اسی پر غور کریں کہ صرف بخاری شریف میں علم کے فضائل ومسائل صحیح سند کے ساتھ جس طرح نبی کریم ﷺ سے منقول ہیں باب اور بہاء اللہ سمیت جھوٹے کسی دعویدار سے ایسے مضامین ثابت ہوں تو دکھا دیجئے، پھر بہاء اللہ نے قید میں زندگی گزاری لوگوں سے ملنے کو اس کو موقع ہی نہ ملا اس کو لوگوں کے مسائل کا کیا پتہ؟ پھر جو شخص خود کو قید سے رہا نہ کرا سکا اُس نے مظلوم قیدیوں کیلئے کیا کر کے گیا ہوگا؟

درس نمبر۱۹ : قادیاں کے الہامی صاحب یعنی منشی غلام احمد قادیانی

مرزا قادیانی کا نام والدین دَسُوَندی رکھا تھا لیکن سَندھی کے لفظ سے بھی مخاطب کئے جاتے تھے جو ایک ہندوانہ اور مشرکانہ نام ہے معلوم نہیں مرزا کا نام دسوندی یا سندھی سے غلام احمد کب اور کیونکر ہو گیا (رئیس قادیاں ج۱ص۱) مرزا کی ماں اور دوسری عورتیں اس نام سے بھی پکارا کرتی تھیں (سیرۃ المہدی ج۱ص۴۵)

باپ کا نام غلام مرتضی ماں کا نام چراغ بی بی۔تاریخ پیدائش میں ان کا اختلاف ہے بیٹے نے ۱۸۳۶ء کو ترجیح دی ہے، منشی صاحب کا ایک رشتے دار مرزا امام دین تھا جو محمدی بیگم کا ماموں تھا مرزا کو مکار کہا کرتا تھا (رئیس قادیاں ج اص ۱۳۵) مرزا امام دین کو بدنام کرنے کیلئے مرزے کی بیوی نے کہا کہ وہ مرزے کو بہلا پھسلا کر قادیاں سے باہر لے گیا اور اس زمانے میں ۷۰۰ روپے کی عظیم رقم ضائع کروادی (سیرۃ المہدی ج اص ۴۱،۴۳) اس کے بعد مرزے نے سیالکوٹ کی کچہری میں ملازمت کرلی اور کچہری کی ملازمت کا زمانہ ۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء تک ہے (سیرۃ المہدی ج اص ۴۴) اس اعتبار سے اس وقت قادیانی کی عمر ۱۸۶۴ء میں ۲۸ سال ہوئی۔اس ملازمت کے زمانے میں قادیانی نے خوب رشوتیں لیں (رئیس قادیاں ج اص ۲۴) کچہری میں ملازمت کرنے کی وجہ سے مرزا قادیانی منشی غلام احمد کہلوایا (رئیس قادیاں ج ا ص ۲۶)

اس کے بعد منشی صاحب نے لاہور جا کر مولانا محمد حسین بٹالوی کے پاس ہندوؤں اور عیسائیوں سے چیلنج بازی سے شہرت حاصل کی محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالے کے ذریعے شہرت دی تو کئی غیر مقلد اس کے جال میں آ گئے پھر منشی صاحب نے مجدد ہونے کا دعوی کیا تو علماء لدھیانہ نے اس پر کفر کا فتوی لگایا اور جب مسیح ہونے کا دعوی کیا تو ہر طرف اس کی مخالفت ہوئی اگلی کتاب میں نبوت اور رسالت کا مدعی بن بیٹھا بجائے باز آنے کے یہ شخص مزید بڑھ جاتا تھا نبوت کا کھلا دعوی ۱۹۰۲ء میں کیا ۱۹۰۸ء میں مر گیا پھر حکیم نوردین نائب بنا ۱۹۱۴ء میں وہ مرا تو منشی غلام احمد کا بیٹا بشیر الدین محمود آگے آیا اس وقت مولوی محمد علی اپنے ساتھیوں کے ساتھ الگ ہو گیا۔

اصل وجہ تو اقتدار کا نہ ملنا تھا لیکن مولوی محمد علی نے بدنامی دور کرنے کیلئے اس اختلاف کو مذہبی رنگ دیا اور لاہور میں اپنا مرکز بنا کر کہنے لگا مرزا نبی نہیں بلکہ مجدد تھا، ۱۹۶۵ء میں مرزا بشیر الدین مرتا ہے تو قادیانی کا پوتا مرزا ناصر جانشین ہوتا ہے اس کے بعد دوسرا پوتا مرزا طاہر چوتھا جانشین بنا اور اب پانچواں جانشین مرزا مسرور بن منصور بن شریف بن مرزا قادیانی ہے۔جو منشی

قادیانی کا پڑپوتا ہے۔(مرزا کے حالات کیلئے دیکھئے مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوریؒ کی کتاب رئیس قادیاں نیز ان کی کتاب ائمہ تلبیس کا دوسرا حصہ اور قادیانیوں کی کتاب سیرۃ المہدی)

درس نمبر۲۰ : قریب زمانہ کے جھوٹے نبی

منشی غلام احمد قادیانی کے بعد بہت سے مرزائیوں نے نبوت کا دعوی کیا مولانا رفیق دلاوریؒ نے ائمہ تلبیس جلد دوم کے آخر میں ان کا ذکر کیا ہے باب کا نام رکھا ''قادیان کے برساتی نبی''۔ان کذابین میں سے ایک جموں کشمیر کا چراغ الدین تھا جس نے قادیانی کی زندگی میں دعوی کیا اور قادیانی نے اپنی کتاب دافع البلاء میں اس کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا(ائمہ تلبیس ج۲ص۴۱۱) ایک منشی ظہیر الدین اروپی تھا اروپ ضلع گوجرانولہ کا رہنے والا وہ کہتا تھا قادیاں کی مسجد بیت اللہ ہے اس کی طرف نماز ادا کرنی چاہئے (ایضاً ص۴۱۱) ایک آدمی یحیی بہاری خود کو عین اللہ لکھا کرتا تھا یہ الوہیت کا مدعی تھا ایک ہندو عقیدت مند کے پاس تھا وہاں ایک عورت کا اکلوتا بیٹا مر گیا لوگوں نے کہا خدا صاحب آئے ہوئے ہیں پیچھے پڑ جا کہ میرے بیٹے کو زندہ کریں جب اس کے عقیدت مند نے سفارش کی تو کہنے لگا صبح کو آنا صبح ہونے سے پہلے ہی غائب ہو گیا (ائمہ تلبیس ج۲ص۴۲۷،۴۲۸)

قریب زمانہ میں بھی کئی جھوٹے نبوت یا مہدویت کے دعویدار ہوئے۔اخبارات میں ایسی خبریں آتی رہتی ہیں ان میں سے ایک ریاض احمد گوہر شاہی انجمن سرفروشان اسلام کا رئیس تھا اس نے بھی کئی دعوے کئے کہتے تھے چاند میں اس کی تصویر ہے حجر اسود میں اس کی تصویر ہے جھوٹ بھی کیسا بولتے ہیں چاند ہر کسی کو نظر آتا ہے مگر وہ تصویر صرف ان کو نظر آئی، حجر اسود کی لاکھوں زیارت کرتے ہیں مگر اس میں تصویر ان کو ہی نظر آئی۔ایک آدمی یوسف کذاب تھا جس کو جیل میں قتل کیا گیا، آج کل ایک آدمی زید زمان مشہور ہے کہا جاتا ہے کہ یہ زید زمان اس یوسف کذاب کا خلیفہ ہے ایسے لوگوں سے بچنا ضروری ہے۔

ذکری فرقہ جس کی زیادہ تعداد بلوچستان کے جنوبی اضلاع میں آباد ہے یہ لوگ ''ملا محمد اٹکی''، کو پیغمبر مانتے ہیں مکران بلوچستان میں ایک جگہ حج کیلئے جمع ہوتے ہیں ان کا کلمہ بھی ہم سے مختلف ہے ذکری فرقہ کا اثر ورسوخ پڑھے لکھے لوگوں میں زیادہ ہے، بہت سے ذکری مختلف محکموں میں اہم مناصب پر فائز ہیں (از ختم نبوت کورس مولانا بلال احمد خان ص ۷۷،۷۸)

امریکہ میں سیاہ فاموں کے لیڈر ایلیج محمد نے ڈبلیو فادر محمد کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ۱۹۳۴ء میں ڈبلیو فادر محمد کے غائب ہونے پر اس نے اس کے نائب ہونے کا دعوی کیا اور کہا کہ وہی مسیح تھا جس کا عیسائیوں کو مدت سے انتظار ہے اس نے شریعت کے حکموں میں تبدیلی کی اپنی تنظیم کا نام رکھا ''نیشن آف اسلام''۔۱۹۷۵ء میں ایلیج محمد کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اپنے باپ کے عقائد سے توبہ کر کے صحیح العقیدہ مسلمان ہوگیا لیکن اصل گروہ کسی اور کی قیادت میں اپنے عقائد کی بنیاد پر بدستور کام کر رہا ہے (از ختم نبوت کورس مولانا بلال احمد خان ص ۷۸،۷۹)

ان کے علاوہ خدا جانے اور کتنے فتنے باز دنیا میں ہیں اور ہوں گے اُن کی نشانی یہ ہے کہ وہ اپنی نام نہاد تحقیقات پر ناز کرتے ہیں، اور اکابر علماءِ امت کی تحقیقات ہی نہیں بلکہ اجماعی عقائد ومسائل سے لوگوں کو کاٹ کر اپنے ساتھ جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں بعض ان میں سے نزول عیسی علیہ السلام کا انکار کرتے ہیں جبکہ اس کے بارے میں متواتر احادیث پائی جاتی ہیں۔ ان سب سے بچنے کا طریقہ اکابر پر اعتماد اور ان کی اتباع ہے

درس نمبر ۲۱ : مرزا کے خاندان کا کردار

منشی غلام احمد قادیانی کے مشن کو ترقی دینے کیلئے شروع میں محمد حسین بٹالوی اور حکیم نوردین نے بڑا حصہ لیا (دیکھئے رئیس قادیاں ج ا ص ۷۷) قادیانی کے بعد میں اس کے کفریات کو پھیلانے میں اس کی دوسری بیوی اور اس کے بیٹوں کا بڑا کردار ادا کیا قادیانی ۱۹۰۸ء میں مرا تو اس کا خاص دوست اور مشیر، بلکہ اُس کا پہلا مرید حکیم نوردین اُس کا جانشین بنا۔۱۹۱۴ء میں حکیم

نور دین مرا تو قادیانی کی بیوی کی کوششوں سے اس کا بیٹا بشیر الدین محمود دوسرا جانشین بنا۔

مرزا قادیانی نے پہلی بیوی کو معلقہ بنا رکھا تھا اور دوسری بیوی کو سر چڑھایا ہوا تھا، اسلام دشمنی کی وجہ سے یہ قادیانی کی پہلی بیوی کو بھجے کی ماں دوسری بیوی کو ام المومنین کہتے ہیں (دیکھئے سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۳۳، ۳۴) یہ بیوی مرزے کے کفریات میں ہمیشہ شریک رہی ہے۔

منشی صاحب کے گھر میں خدمت گزار عورتیں کہتی تھیں: مرجا بیوی کی گل بڑی مندا ے (ج ۱ ص ۲۷۶) یعنی مرزا اپنی بیوی کی بات بہت مانتا ہے، مولوی عبدالکریم مرزائی نے مفتی محمد صادق مرزائی سے کہا آپ کو یاد رکھنا چاہئے یہاں ملکہ کا راج ہے، یعنی حضرت مسیح موعود اپنے خانگی معاملات میں حضرت ام المومنین کی بات بہت مانتے ہیں اور گویا گھر میں حضرت ام المومنین ہی کی حکومت ہے (ج ۲ ص ۱۰۲، ۱۰۳) مرزے کی یہ بیوی تقسیم ہند کے بعد اپریل ۱۹۵۲ء کو پاکستان میں مری (اصحاب احمد ج ۶ ص ۶۸)

قادیانی کے دو بیٹوں نے اس کے کفر کو عام کرنے کیلئے بڑی محنت کی ایک بشیر الدین محمود جو دوسرا خلیفہ بنا، دوسرا مرزا بشیر احمد جس نے سیرۃ المہدی اور **کلمۃ الفصل** وغیرہ کتابیں لکھیں۔ جب لاہوری گروپ نے قادیانی کی نبوت کا انکار کیا تو یہ دونوں بیٹے ڈٹ گئے کہ ایسا نہیں مرزا قادیانی نبی تھا جو اس کو نبی نہ مانے وہ کافر ہے۔ علاوہ ازیں مرزائیت کو پھیلانے کیلئے مختلف طریقے اختیار کئے، جگہ جگہ مرکز بنائے مبلغین تیار کئے، مرزا بشیر الدین محمود کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا مرزا ناصر احمد تیسرا جانشین بنا اس نے مرزائیت کو پھیلانے کیلئے انتھک محنت کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق کیلئے محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

درس نمبر ۲۲ : مرزا کے خاص مریدین ومعتقدین

۱) حکیم نور دین بھیروی:

یہ مرزے کا خاص آدمی تھا اس نے مرزا قادیانی کی ہر دعوی میں تصدیق کی جب مرزا

قادیانی نے بیعت لینی شروع کی تو سب سے پہلے حکیم نوردین کو بلا کر اس سے بیعت لی (سیرۃ المہدی ج۱ص۷۷) یہ پہلے غیر مقلد تھا (سیرۃ المہدی ج۲ص۴۸) اس نے مالی طور پر بھی مرزا کا بڑا تعاون کیا یہ بڑا ماہر طبیب تھا پہلے کشمیر میں تھا وہاں سے فارغ ہو کر قادیاں میں مستقل آ گیا ذی علم بھی تھا تقریر و تحریر کا بھی ماہر تھا لیکن دین سے دوری کی وجہ سے قادیانی کو ادھر لگایا، حکیم صاحب کے مقابلہ میں بے چارے مرزا جی کی وہی حیثیت تھی جو استاد کے سامنے طفل ابجد خواں کی یا پیر کے سامنے مرید کی ہوتی ہے حکیم صاحب قصر مرزائیت کے انجینئر تھے (مزید دیکھئے رئیس قادیاں ج۱ص۸۱تا۸۳ ج۲ص۲۰۶،۲۰۷) منشی غلام احمد کے مرنے کے بعد ۱۹۰۸ء میں یہ بلا مقابلہ قادیانی کا پہلا جانشین بنا چھ سال تک اس نے مرزائیوں کی قیادت کی ۱۹۱۴ء میں موت کے منہ میں چلتا بنا۔

(۲) <u>ذکر عبداللہ سنوری</u>

یہ شروع میں سخت غیر مقلد تھا (سیرۃ المہدی ج۱ص۱۶۲) جو ۱۷، ۱۸ سال کی عمر میں ۱۸۸۲ء میں قادیانی بنا تھا (ایضاً ج۱ص۸۵) قادیانیت اس وقت بالکل ابتدائی مراحل میں تھی (اصحاب احمد ج۶ص۷) اس نے ہر موقع پر قادیانی کی طرفداری کی ہوشیار پور میں جب قادیانی نے چلہ کاٹا یہ ساتھ تھا (سیرۃ المہدی ج۱ص۶۹) ایک مرتبہ قادیانی کے بقول خواب میں اللہ نے قلم کو جھاڑا تو چھینٹے گرے قادیانی کے کپڑوں پر اس وقت یہ سنوری پاس تھا اس نے قادیانی سے وہ کپڑے تبرک کے طور پر لے لئے مگر قادیانی نے یہ شرط لگائی کہ جب تو مرے تو تیرے ساتھ دفن ہوں جب یہ ۱۹۲۷ء کو مرا تو وہ کپڑے اس کے ساتھ دفن کر دیئے گئے (سیرۃ المہدی ج۱ ص۸۰تا۸۵، ج۲ص۱۰۷)

<u>تنبیہ:</u> راقم الحروف کہتا ہے کہ یہ قادیانی کا تقوی نہیں بیوقوفی ہے چالبازی ہے ارے جس نے نبوت کا جھوٹا دعوی کیا، جس نے کہا میں نے خود کو خدا یقین کیا، جس نے سب انبیاء کی برابری کا دعوی کیا، دیگر انبیاء کی توہین کرتا رہا ایک مسئلہ کا لحاظ اس کو کیا فائدہ دے گا؟

سنوری کہتا ہے قادیانی نے میرے خاتمہ تک سب حالات بتادیئے تھے (سیرۃ المہدی ج۱ص۱۷۹) ارے جس کو اپنی تاریخ پیدائش کا پتہ نہیں وہ تیرے سارے حالات کیسے بتا گیا اور اگر بتا بھی گیا تو نبی تو پھر بھی نہیں بن سکتا سنوری اتنا غالی مرزائی تھا کہ قادیانی کی پیشگوئیاں غلط بھی ہو جاتیں تو اس کی طبیعت پر کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ اور جب لاہوری گروپ نے قادیانی کی نبوت کی انکار کیا تو سنوری منشی غلام احمد کو نبی کہنے والوں میں رہا اور دوسروں کو بھی قائل کرتا رہا (دیکھئے سیرۃ المہدی ج۲ص۲۹۲)

۳) <u>میر ناصر نواب</u>

یہ مرزا کا سسر اُس کی دوسری بیوی کا باپ ہے اس کی بیٹی نصرت کی عمر نکاح کے وقت ۱۸ سال تھی جبکہ مرزا کی عمر پچاس سال کے قریب تھی مرزا نے اپنی پہلی بیوی کو معلقہ بنا رکھا تھا دوسری شادی کیلئے اُس نے اپنے ساتھی مولانا محمد حسین بٹالوی سے کہا تھا بٹالوی صاحب کے پاس غیر مقلد لڑکے لڑکیوں کی لسٹ ہوتی تھی میر صاحب بھی غیر مقلد تھے بٹالوی صاحب نے کہا کہ میر ناصر تمہیں جانتے ہیں ان کی بیٹی کے بارے میں کوشش کرو بہر حال منشی صاحب نے خط لکھا انہوں نے ہاں کر دی منشی صاحب ۲۷ محرم ۱۳۰۲ھ مطابق نومبر ۱۸۸۴ء کو برات لے کر دہلی پہنچ گئے مولانا نذیر حسین دہلوی نے مرزے کا دوسرا نکاح پڑھایا(۱) نکاح کے بعد قادیانی نے مولوی نذیر حسین کو پانچ روپے اور ایک مصلی نذر کیا تھا (سیرہ المہدی ج۱ص ۵۷، ۵۸)

مرزا کی دوسری بیوی اس کے سب غلط کاموں میں ساتھ رہی (ایضاً ص ۱۸، ۱۹) اسے ام المومنین کا لقب ملا کھانے پینے اور پہننے کیلئے ہر قسم کی فراوانی تھی مرزا کا سسر ناصر کبھی مرزا سے

---

۱) یاد رہے کہ علماء لدھیانہ نے اس سے دو سال قبل ۱۳۰۰ء میں قادیانی پر فتوی کفر لگایا تھا اور کرتے پر آسمانی چھینٹے گرنے کا واقعہ بھی اس سے پہلے ہو چکا تھا کیونکہ وہ واقعہ مئی یا جون ۱۸۸۴ء کو ہوا جب کہ نکاح اس سال نومبر میں ہوا (سیرۃ المہدی ج۱ص۸۰)

خوش ہوتا کبھی اس سے جدا ہو کر بیعت توڑ لیتا آخر ایک دن مرزا نے اسے کہا کہ لوگ کہتے ہیں ہم تیری کیسے مانیں تیرے اپنے تیرے خلاف ہیں یہ سن کر میر ناصر کو دکھ ہوا اس نے اپنا تعلق ہمیشہ کیلئے قادیانی سے وابستہ کر لیا اور لکھا کہ جو کچھ ہوا غلط ہوا بہر حال ۱۹۲۴ء میں بظاہر قادیانیت کے اوپر ہی اس کی موت آئی اللہ تعالی ہر مسلمان کو برے انجام سے بچائے آمین۔ (از رئیس قادیان ج۲ص۸۴تا۸۷)

۴) <u>قاضی ضیاء الدین</u>

گوجرانوالہ کے علاقہ قاضی کوٹ کا ایک غیر مقلد تھا فروری ۱۸۸۵ء میں کسی طرح قادیاں چلا گیا مرزا کو ملا بس اسی کا ہو کے رہ گیا حالانکہ علماء لدھیانہ اس سے پہلے کافر کہہ چکے تھے، قاضی ضیاء الدین پہلے تو اپنے علاقے میں قادیانیت کی تبلیغ کرتا رہا آتھم کی پیشگوئی کے جھوٹا ہونے پر بھی توبہ نہ کی جھوٹے بچوں کو لوری دیتے ہوئے قادیانیت سکھاتا تھا کہتا تھا:

ابن مریم مر گیا حق کی قسم — داخل جنت ہوا وہ محترم

یہ اپنی اولاد کو بھی قادیاں لے گیا ان کو وصیت کی کہ قادیانی ہی رہنا قادیانی کی زندگی میں ۱۹۰۵ء میں قادیاں کے اندر ہی مر گیا مرزا قادیانی اس کی عیادت کیلئے نہ آیا جب مر گیا تو کہتا ہے کہ مجھے الہام ہوا: وہ بیچارہ مر گیا (اصحاب احمد ج۶ص۵۶)

قاضی ضیاء الدین کے بنائے ہوئے کئی مرزائی مرزا کے خاص ۳۱۳ مریدوں میں داخل ہیں مرزائیوں کی کتاب اصحاب احمد کی چھٹی جلد خاص قاضی ضیاء الدین اور اس کے دو بیٹوں ایک بیٹی اور ایک بہو کے حالات پر مشتمل ہے۔

۵) <u>محمد احسن امروہی</u>

یہ بڑا متعصب غیر مقلد تھا مولوی محمد حسین بٹالوی نے ایک اشتہار دیا جس میں دس مسائل کے بارے میں حنفیہ سے دلائل مانگے تھے اور ہر دلیل پر دس روپے انعام مقرر کیا تھا علماءِ حق آپ ایسے اختلافی مسائل میں الجھنا اچھا نہیں سمجھتے لیکن اشتہار کی نوعیت ایسی تھی کہ خاموش

رہنا بھی درست نہ تھا، حضرت نانوتویؒ کے شاگرد رشید حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں ایک مختصر رسالہ لکھا جس کا نام رکھا ''ادلہ کاملہ'' جس میں اپنے دلائل دیئے اور غیر مقلدین سے دلائل مانگے تھے(۱) اور ہر دلیل پر دس کی بجائے بیس روپے انعام رکھا۔

مولوی محمد حسین بٹالوی ''ادلہ کاملہ'' کا جواب نہ دے سکا ''ادلہ کاملہ'' کا جواب محمد احسن امروہی غیر مقلد نے دیا تھا لیکن اس کے اندر کئی جگہ کلمات کفریہ بھی کہہ گیا مولوی محمد حسین بٹالوی وغیرہ غیر مقلد علماء نے محمد احسن امروہی کی کتاب کی تعریف وتصدیق کی تو حضرت شیخ الہندؒ نے اس کے جواب میں ''ایضاح الادلۃ'' لکھی، اس میں فرمایا کہ مجھے اس شخص کے بارے میں خطرہ ہے(دیکھئے ایضاح الادلہ ص   ) بہر حال وہ شخص کہیں ملازمت کرتا تھا وہاں سے جواب ملا تو یا قادیانی نے اس سے رابطہ کیا یا اس نے خود قادیانی کو پیشکش کی اور مالی پریشانی کی وجہ سے قادیانی ہو گیا پھر تو قادیانی کا دست راست بن گیا (رئیس قادیاں ج۲ص۸۷تا۹۱) جب قادیانی مرا اس وقت یہ لاہور تھا اس نے حکیم نوردین سے کہا انت صدیق یعنی تو پہلا جانشین ہے (سیرۃ المہدی ج۱ص۱۴) جب حکیم نوردین مر گیا تو مرزا بشیر الدین کو جانشین بنانے کیلئے بعض اجلاس اس امروہی کی صدارت میں ہوئے (اصحاب احمد ج۶ص۷۰) اللہ تعالیٰ ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے آمین

---

۱) منشی صاحب کی براہین احمدیہ کی شہرت کی ایک وجہ یہ تھی کہ اس میں دس ہزار روپے کا انعامی چیلنج تھا یہ طریقہ اس نے بٹالوی سے سیکھا تھا چنانچہ اس کا ایک مرید مرزا دین محمد کہتا ہے: جن دنوں بٹالوی نے یہ اشتہار دیا تو قادیانی نے کہا اس کی کیا ضرورت ہے اس وقت ہمیں اسلام کی خدمت کی ضرورت ہے نہ کہ ان مسائل میں بحث کی اس وقت تک ابھی حضور کا دعوی نہ تھا پھر آپ نے اسلام کی تائید میں ایک مضمون لکھنا شروع کیا اور میری موجودگی میں دو تین دن میں ختم کیا اور فرمایا میں فی مسئلہ ہزار روپیہ انعام رکھتا ہوں یہ براہین احمدیہ کی ابتدا تھی (سیرۃ المہدی ج۳ص۴۴،۴۵)

محمد احسن امروہیعلمی طور پرذی استعداد تھا اس نے مشکل حوالوں کی تلاش اور نصوص کی تحریف میں قادیانی کی بڑی مدد کی ،مولانا محمد رفیق دلاوریؒ فرماتے ہیں: قادیانی صاحب کو یہ ایسا مفید آدمی مل گیا تھا جس کی علمی دستگاہ نے چند ہی سال کے اندر مرزائیت کی بے روح لاش میں حس وحرکت کے آثار پیدا کر دیئے تھے............ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ حکیم نورالدین اور مولوی محمد احسن امروہی مرزائیت کے دوشہپر تھے جن کی مدد سے مرزا صاحب فضائے زندقہ میں پرواز کیا کرتے تھے(رئیس قادیاں ج۲ص۹۰)

(۶) سرظفراللہ

یہ دنیوی طور پر بڑا تعلیم یافتہ تھا اس کے خاندان والے اہل حدیث سے مرزائی ہوگئے تھے پاکستان بنا تو یہ وزیر خارجہ تھا ،اس کو اتارنے کیلئے سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریک چلائی حکومت نے ہزارہا مسلمانوں کو شہید کر دیا لیکن اس کو عہدے سے نہ اتارا ۔ انگریزوں نے اسلام دشمنی کی بنا پر اس کو بین الاقوامی عدالت میں جج لگا دیا لیکن اس کی گھریلو زندگی بہت خراب تھی اپنے اوپر خرچ کرنے میں بھی بہت بخیل تھا۔ ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت کو ناکام کرنے کیلئے اس نے بیرون ملکوں میں بیانات دیئے کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہورہا اس پر کہنے والوں نے کہا کہ دیکھو ہندوستان میں روز مسلمانوں پر ظلم ہوتے ہیں مگر اس کا کوئی بیان ان کے حق میں نہیں آیا پاکستان میں ان کو ہر طرح تحفظ ہے ذرا سی تحریک چلی تو یہ بیان دینے لگا (پارلیمنٹ میں قادیانی مقدمہ ۱۶)اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ۱۹۸۵ء میں قادیانیت کے اوپر ہی اس کی موت واقع ہوئی اور اس کو مرزا بشیرالدین محمود کے ساتھ دفن کیا گیا(قادیانی راسپوٹینوں کے عبرت ناک انجام ص۲۳۲)

ہمارے ایک دوست مولانا پروفیسر غلام رسول عدیم صاحب کہتے ہیں میرا ایک دفتر کا ساتھی مرزائی تھا سنہ ۷۰ء میں وہ مجھے اپنے سالانہ جلسہ میں لے گیا اُس کا باپ بے ایمان قادیانی کا مرید تھا جس کو وہ صحابی کہتے ہیں وہ مرید مجھے بڑی محبت سے ملا زوردار معانقہ کیا ان کا خلیفہ مرزا

ناصر بہت موٹا تھا ایک جگہ کمبل لئے بیٹھا تھا لوگ ملنے جاتے تھے اس پر پیسے پھینکتے جاتے تھے۔ سر ظفر اللہ سے ملا، تو اُس سے پوچھا قرآن نے سب سے زیادہ زور کس پر دیا ہے؟ سر ظفر اللہ کہنے لگا قرآن کریم نے سب سے زیادہ زور توحید پر دیا ہے۔ راقم الحروف کہتا ہے کہ اُس بے ایمان سے کوئی پوچھتا کہ توحید جو انبیاء کی تعلیمات کا اصل مقصد ہے جب قرآن میں اس کا پورا پورا بیان ہے اور قرآن کریم لفظی و معنی طور پر ہر طرح محفوظ بھی ہے تو مرزا قادیانی کو نبی ماننے کی کیا ضرورت رہی؟ مزید دیکھئے آیات ختم نبوت ص ۴۷۸، ص ۶۳۶، ص ۸۳۳)

۷) جلال الدین شمس

یہ ایک قادیانی میاں خیر الدین سیکھوانی کا بھتیجا تھا لندن میں اُن کا مبلغ رہا (سیرۃ المہدی ۳ص ۳۰) علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ جب بہاولپور گئے یہ مقابلے میں آیا تھا ہر بات میں ضد کرتا میں نہ مانوں والی بات کرتا۔ علامہ کشمیریؒ نے جوش میں آ کر فرمایا: جلال الدین اگر اب بھی تمہیں مرزا قادیانی کے کفر میں کوئی شک ہے تو آ میرے ہاتھ میں ہاتھ دے میں تمہیں بھری عدالت میں کھڑے کھڑے مرزا قادیانی جہنم میں جلتا ہوا دکھا سکتا ہوں اس پر جلال الدین شمس پر سکتہ طاری ہو گیا اور وہ کچھ نہ بول سکا...... بعد میں آپ نے فرمایا: جو شخص اخلاص و محبت کے ساتھ ختم نبوت پر کام کرتا ہے اللہ اسے دوسروں کے سامنے رسوا نہیں کرتا۔ (تحفظ ختم نبوت اہمیت اور فضیلت از محمد متین خالد ص ۱۲۱)

اس بے ایمان نے مرزا قادیانی کی کتابوں کو یکجا کر کے ۲۳ جلدوں میں ان کو ایک سیٹ کی شکل میں شائع کیا اس کا نام رکھا ''روحانی خزائن'' بڑی محنت کر کے ان کتابوں کے انڈیکس بنائے اعتراضات کے جوابات دینے کی کوشش کی۔ مرزا قادیانی کے الہامات کے مجموعہ ''تذکرہ'' کے طبع ثانی کے اضافے بھی اس کی نگرانی میں ہوئے (تذکرہ ص د)

جب ان لوگوں نے پاکستان میں مرکز بنایا اور اس کیلئے مختلف نام زیرِ غور آئے تو اِس نے مشورہ دیا تھا کہ اس کا نام ربوہ رکھو تا کہ مسلمانوں کو دھوکہ لگے وہ کہیں یہ وہی جگہ ہے جس کا

قرآن میں ذکر ہے۔حالانکہ قرآن کریم میں ربوہ سے مراد اونچی جگہ ہے کسی شہر کا نام نہیں۔مولانا چنیوٹیؒ فرمایا کرتے تھے ہم سمجھتے تھے کہ بعد والی نسلوں کو یہ دھوکہ دیں گے مگر افریقہ میں گئے تو دیکھا کہ لوگ ابھی اس مغالطے میں پڑ چکے ہیں (دفاع ختم نبوت ص۸۴تا۸۶ بیانات سفیر ختم نبوت) اللہ تعالیٰ مولانا چنیوٹیؒ کو بہت بہت جزائے خیر دے جنھوں نے بڑی محنت کر کے الیکشن جیتا اور پنجاب اسمبلی سے ربوہ کا نام تبدیل کروا کر چناب نگر رکھا۔

جلال الدین شمس کی غیر موجودگی میں مرزا کے لڑکے بشیر الدین محمود اور اس کے قریبی ساتھیوں نے اس کی بیٹیوں سے زبردستی کی اس نے عاجزانہ انداز میں شکوہ کیا اور درخواست کی کہ متاثرہ بیٹی سے نکاح کر لیں اس پر مرزا محمود کہنے لگا جلال الدین شمس چوہدری اور کمی میں بہت فرق ہوتا ہے تم اپنی حیثیت بھول رہے ہو،خبردار آئندہ ایسی بات کی،اپنی اوقات میں رہا کرو،کچھ وقفے کے بعد ڈرتے ہوئے جلال الدین نے کہا کم از کم اپنے آدمیوں کو سمجھا دیں آئندہ ایسا نہ کیا کریں مرزا محمود کہنے لگا ٹھیک ہے میں اپنے گھوڑوں سے کہہ دوں گا لیکن تم بھی اپنی کھوتیاں باندھ کر رکھو (قادیانی راسپوٹینوں کے عبرت ناک انجام ص۱۵۴) یہ تو دنیا کی ذلت ہوئی آخرت کی ذلت کا تو کچھ نہ پوچھئے۔

<u>۸)</u> <u>قاضی نذیر</u>

یہ مرزائیوں کا بہت خطرناک مناظر ہوا حقیقت کو چھپانے اور بات میں ہیر پھیر کا بڑا ماہر تھا مرزائیوں کے سالانہ جلسہ میں بیان کر کے لوگوں کو گمراہ کرتا تھا راقم الحروف کے پاس ایک کتابچہ ہے ''احمدیت پر اعتراضات کے جوابات'' جس میں اس کی وہ تقریر ہے جو اس نے ۱۹۷۰ء میں چناب نگر کے سالانہ جلسہ میں کی تھی۔

اس نے حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی کتاب ''ختم نبوت کامل'' کے جواب میں کتاب لکھی جس میں زیادہ تر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی کتاب تحذیر الناس کی عبارتوں کو خراب کر کے پیش کیا ہے،راقم الحروف نے آیات ختم نبوت اور حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت

میں حضرت کی عبارات کی آسان الفاظ میں وضاحت کردی ہے،ان شاء اللہ ان دروس میں آپ کو مولانا نانوتویؒ کے موقف کی وضاحت ملے گی کہ حضرت نانوتویؒ عقیدہ ختم نبوت کے اظہار میں ایک امتیاز رکھتے ہیں وہ یہ کہ حضرت اس کی علت بھی بیان کرتے ہیں کہ آپ اس لئے آخری نبی ہیں کہ آپ سب سے اعلیٰ ہیں جیسے بڑی عدالت میں مقدمہ بعد میں لے جاتے ہیں اسی طرح اللہ نے اعلیٰ نبی کو بعد میں بھیجا ہے۔

ایک بات کہنا ضروری ہے کہ مرزائیوں کو حضرت نانوتویؒ کی عبارات پیش کرنے کی جرات اس لئے ہوتی ہے کہ ہم نے حضرت کی کتابوں کو چھوڑا ہوا ہے،ختم نبوت کی کتابوں میں نہ حضرت کا کردار پیش کیا جاتا ہے اور نہ حضرت کی عبارات ذکر کی جاتی ہیں۔خدا کیلئے حضرت کی خدمات کو اپنے بیانات میں اجاگر کیا کریں۔

۹) عبدالرحمٰن خادم

یہ ایک مرزائی وکیل اور مبلغ ہے جس نے ۱۹۵۳ء کی تحریک میں اسلام کے خلاف کام کیا اس نے سات سو سے زیادہ صفحات میں ایک کتاب لکھی ''مکمل تبلیغی پاکٹ بک'' جس میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے دہریہ، ہندو سکھ، عیسائیوں اور بہائیوں کی مخالف کی ہے اور خود کو سنی ظاہر کر کے شیعہ کی مخالفت میں لکھا ہے [حالانکہ خود کفر میں ان سب سے بڑھ کر ہے] ہر موضوع پر خاصا مواد دینے کی کوشش کی قادیانی پر اعتراضات کے جوابات بھی دینے کی کوشش کی،اس بے ایمان نے بھی حضرت نانوتویؒ کی عبارات کو پیش کیا،لیکن ''سیرۃ المہدی'' مرزے کے حالات میں لکھی ہوئی کتابوں سے جو اعتراضات ہیں ان کے جواب سے اس نے گریز کیا ہے (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ج) یہ بھی مرزائیوں کے جلسے میں تقریر کر کے لوگوں کی ذہن سازی کیا کرتا تھا، ۱۹۵۷ء کو ۴۷ سال کی عمر پا کر یہ مردود ہوا تو اس کو چناب نگر کے بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا (پیش لفظ مکمل تبلیغی پاکٹ بک)

درس نمبر۲۳ : حکیم نور دین کی اعلیٰ درجہ کی ضلالت

مرزا بشیر احمد کہتا ہے کہ قادیانی کی کتاب ''فتح اسلام توضیح مرام'' حکیم نور دین سے پہلے کسی مخالف یعنی کسی مسلمان کو مل گئی اس نے کہا آج میں حکیم نور دین کو مرزا قادیانی سے جدا کرتا ہوں حکیم نور دین کے پاس آ کر کہنے لگا کیا نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوسکتا ہے؟ حکیم نور دین کہنے لگا نہیں تو سائل نے کہا اگر کوئی نبوت کا دعوی کرے تو؟ حکیم نور دین نے کہا پھر ہم دیکھیں گے اگر وہ سچا ہے راستباز ہے تو اس کی بات کو لیا جائے گا اس نے کہا آپ قابو میں نہ آئے [سیرۃ المہدی ج۱ص۹۸،۹۹]

حکیم نور دین کو جب شبہ ہوا کہ کہیں قادیانی نے تو دعوی نہیں کر دیا تو فوراً عقیدہ بدل ڈالا۔ یہ نہ سوچا کہ ساری زندگی نبی کریم ﷺ کو جو نبی مانا ہے سچا جان کر ہی نبی مانا تھا پھر جیسے آپ دعوی نبوت میں سچے تھے، ختم نبوت کے دعوی میں سچے تھے۔ آپ کے بعد کسی مدعی نبوت کو سچا ماننے سے نبی ﷺ کی تکذیب ہوگی اور اپنے عقیدے کی تردید، اور آپ ﷺ کو جھوٹا کہنا اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرنے کے مترادف ہے۔ اس بے ایمان نے قادیانی کو تو سچا کہہ دیا مگر نبی کریم ﷺ کی تکذیب کر گیا حالانکہ نبی کریم ﷺ پر ایمان قادیانی کی وجہ سے نہ تھا پہلے سے تھا۔ یاد رہے کہ سب مرزائی ایسے ہیں یہ واقعہ ایک نمونہ کے طور پر ذکر کیا تا کہ دوسرے مرزائی بھی اپنے باطل عقائد پر ایسے ہی جم جائیں۔ اسی لئے تو مرزا بشیر احمد نے اس کی تائید کر دی ہے۔

آگے مرزا بشیر احمد کہتا ہے کہ حکیم نور دین نے اس کے بعد کہا اُس سائل نے تو نبوت کی بات کہی جب ہم نے قادیانی کو صادق اور منجانب اللہ پایا ہے تو اگر وہ صاحب شریعت نبی ہونے کا دعوی کرے اور قرآنی شریعت کو منسوخ کر دے تو ہم یہ بھی مان لیں گے۔ اس پر مرزا کا لڑکا حاشیہ آرائی کرتا ہے کہ حکیم نور دین نے یہ اصولی بات کہی ورنہ مرزا بھی کہتا تھا کہ قرآنی شریعت آخری شریعت ہے [از سیرۃ المہدی ج۱ص۹۹]

کفر کا سرغنہ:

یاد رہے کہ حکیم نوردین جیسے ذی علم لوگ مرزائیت کے پھیلاؤ کا سبب بنے چنانچہ مرزے کا بیٹا بشیر احمد لکھتا ہے: "سیٹھی غلام نبی صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ۱۸۹۱ء یا ۱۸۹۲ء کی بات ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوی کیا اور ازالہ اوہام وغیرہ تصنیف فرمایا تو اس وقت میں نہیں جانتا تھا کہ مرزا صاحب کون ہیں ایک دفعہ میں بخار کے عارضہ سے بیمار تھا کہ چوہدری محمد بخش صاحب چچا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم راولپنڈی تشریف لائے اور میرے پاس ذکر کیا کہ تم کوئی بات سنائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوی کیا ہے کہ میں مسیح موعود اور مہدی ہوں میں نے دریافت کیا کہ مولوی نور الدین صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب کا کیا حال ہے انہوں نے جواب دیا کہ وہ دونوں مان گئے ہیں میں نے کہا کارڈ لاؤ چنانچہ میں نے بلاتوقف بیعت کا خط لکھا (سیرۃ المہدی ج ۳ ص ۲۵۳، ۲۵۴)

درس نمبر ۲۴ : ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ

راقم الحروف کہتا ہے کہ مرزا قادیانی کا کہنا کہ " قرآنی شریعت آخری شریعت ہے" مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے ہے اس بے ایمان سے پوچھو کہ جب یہ آخری شریعت ہے اور ہر طرح محفوظ ہے اور اس کے احکام کتب تفسیر وحدیث میں مفصل مذکور ہیں، کتب فقہ میں مرتب ہیں اور ان کو سمجھانے والے علماء لوگوں کی اصلاح کرنے والے مشائخ ہر طرف موجود ہیں، تو تجھے نبوت کا دعوی کرتے ہوئے شرم نہ آئی۔ تو نے دعوی نبوت کر کے کونسا قلعہ فتح کیا؟ تیرے نبی بنے بغیر اسلام میں کونسی کمی تھی؟ تو نے مسلمانوں کو کیا دیا؟

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص کہے کہ اگر فلاں شخص نبی ہو جائے تو میں اس پر ایمان نہ لاؤں تو یہ کہنے والا کافر ہو جائے گا [مالا بد منہ ص ۱۴۰] کیونکہ اس نے منصب نبوت کی توہین کر دی اگرچہ اس کو نبوت ملنی نہیں لیکن اگر بالفرض اللہ اس کو نبی بنا دیتا تو اس پر ایمان

لانا فرض ہوتا اسی طرح حکیم نوردین اور قادیانی کے بیٹے نے جو بات کہی وہ کفر پر کفر ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ کا مصداق ہے کیونکہ عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کرنا اور یہ کہنا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو نبوت مل سکتی ہے یہ عقیدہ کفر ہے پھر قادیانی کو نبی ماننا دوسرا کفر ہے اور یہ کہنا کہ اگر وہ صاحب شرع نبی ہونے کا دعوی کرے تو ہم اس کو بھی مان لیں گے یہ الگ کفر ہے۔

درس نمبر ۲۵ : بہشتی مقبرے کے بارے میں

مرزا قادیانی نے جو بھی دعوے کئے لوگوں کو اپنی طرف بلایا اس کا مقصد پیسہ جمع کرنا تھا اور پیسہ جمع کرنے میں مرزائی قیادت بہت تیز ہے مرزا قادیانی نے اپنے مرید خاص عبدالکریم سیالکوٹی کے مرنے کے بعد ایک رسالہ لکھا جس میں ایک قبرستان کا اعلان کیا جس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا اس میں دفن ہونے والوں کو جنت کی ضمانت دی اس کے بڑے فضائل بیان کئے اور اس میں دفن ہونے کیلئے بڑی شرطیں لگائیں کہنے لگا اس میں وہ جائے گا جو اپنے ترکہ کا دسواں حصہ قادیانی قیادت کو دینے کی وصیت کرے گا لیکن اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو دسواں حصہ دینے سے مستثنی کیا (از رسالہ الوصیۃ ص ۱۷ نیز ص ۲۵ تا ۲۹ در روحانی خزائن ج ۲۰ ص ۳۱۶ تا ص ۳۲۷)

قابل غور بات یہ ہے کہ قبر کے عذاب سے نجات تو تب ہی ملے گی جب فرشتوں کو نَبِيِّيُ مُحَمَّدٌ کہے گا اور اگر نَبِيِّيُ مُحَمَّدٌ کہنے کی تمنا ہے تو قادیانی پر ایمان لانے کی کیا ضرورت ہے؟ قادیانی کو نبی ماننے کا کیا فائدہ؟

مرزائیوں نے اس کیلئے بڑی قربانیاں دیں اور بڑے بڑے تمام مرزائی اس میں دفن ہوئے تقسیم ہند کے یہ لوگ پاکستان آئے تو چناب نگر میں انہوں نے ایک قبرستان بنایا جس کو یہی نام دیا بہشتی مقبرہ۔ مرزے کی بیوی اس کے بچے سر ظفر اللہ ڈاکٹر عبدالسلام، شیزان فیکٹری کا مالک شاہنواز اور بڑے بڑے مرزائیوں کو وہاں دفنایا گیا اس کے ایک حصہ کا نام ہے قطعہ صحابہ [اصحاب احمد ج ۶ ص ۸۸] جس میں مرزے کے مریدوں کو دفنایا جاتا تھا۔ وَلَا حَــــوْلَ

وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ایک حصے کا نام ہے قطعہ خاص جس میں ان کے خاص سرکردہ لوگوں کو دفنایا جاتا ہے جیسے ان کی کتاب مکمل تبلیغی پاکٹ بک کا مصنف ملک عبدالرحمٰن خادم مرا تو اس کو اس حصہ میں دفنایا گیا (دیکھئے پیش لفظ پاکٹ بک)

چناب نگر میں ان کے دو قبرستان ہیں جس کو بہشتی مقبرہ کہتے ہیں وہاں سبزہ زیادہ ہے اور دوسرا قبرستان اس کی نسبت جنگل سا ہے حقیقت یہ ہے کہ دونوں قبرستان اندر سے دوزخ ہیں اور بہشتی مقبرہ بڑی دوزخ ہے۔ پاکستان بننے کے بعد جب یہ لوگ لاہور آئے تو ایک قادیانی عورت فوت ہوئی امۃ الرحمٰن جو مرزے کے مریدنی تھی اس نے بہشتی مقبرہ کیلئے وصیت کی ہوئی تھی قادیان لے نہ سکتے تھے اور چناب نگر میں ابھی یہ مقبرہ بنا نہ تھا تو اس کو لاہور میں ایک جگہ دفنادیا پھر جب چناب نگر میں انہوں نے یہ مقبرہ بنایا تو اس عورت کے داماد قاضی عبدالسلام نے لاہور میں اس کی قبر کو کھدوایا اور اس کی جو ہڈیاں ملیں ان کو لے جا کر اس بہشتی مقبرے میں دفن کروایا (اصحاب احمد ج ۶ ص ۸۸) میں کہتا ہوں کہ اس مریدنی کو اس کے کفر وارتداد کی وجہ سے عذاب تو پہلے ہی ہو رہا تھا مگر اس نام نہاد بہشتی مقبرے میں جانے سے عذاب میں زیادتی ہوئی کیونکہ اس کا ان مرتدوں سے اتنا گہرا تعلق تھا کہ مرنے کے بعد بھی انہوں نے اس کو الگ نہ رہنے گیا۔

درس نمبر ۲۶ : لاہوری مرزائیوں کا موقف

مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد اس کا مرید خاص حکیم نور دین اس کا نائب بنا ۱۹۱۴ء میں یہ مر گیا تو مرزائیوں میں اختلاف ہوا کچھ کی رائے تھی کہ مرزا کے مرید مولوی محمد علی کو دوسرا جانشین بنایا جائے جبکہ بعض کی رائے تھی کہ مرزا کے بیٹے بشیر الدین محمود کو دوسرا جانشین بنایا جائے مرزے کی دوسری بیوی نصرت کی چاہت تھی کہ اس کا بیٹا بنے چنانچہ مرزے کے بیٹے کو دوسرا جانشین بنایا گیا ویسے مولوی محمد علی زیادہ پڑھا لکھا تھا اس نے قرآن پاک کا انگریزی اور اردو میں

ترجمہ کیا بخاری شریف کا ترجمہ بھی کیا حضرت تھانویؒ کی تفسیر کا نام بیان القرآن ہے اور محمد علی لاہوری نے بھی اردو زبان میں بیان القرآن کے نام سے ایک تفسیر لکھی ہے۔

مولوی محمد علی اور اس کے ساتھیوں نے باوجودیکہ وہ بھی قادیانی کے خاص مرید تھے مرزا قادیانی کے بیٹے کی بیعت نہ کی ان کو ''غیر مبایعین'' کہا جاتا تھا ان کا ایک رسالہ نکلتا تھا جس کا نام تھا ''پیغام صلح'' اس لئے ان کو ''پیغامی'' بھی کہا جاتا تھا۔ مولوی محمد علی نے لاہور میں اپنا مرکز بنایا اس لئے ان کو ''لاہوری مرزائی'' کہا جانے لگا۔

لاہور کو مرکز بنانے کے بعد اس گروپ نے اپنے نظریات میں تبدیلی کی تاکہ تقدس کی الگ دکان سجائیں اور کہنے لگے کہ مرزا قادیانی نبی نہ تھا بلکہ مجدد تھا [عجیب بات ہے کہ اقتدار نہ ملا تو قادیانی کا مرتبہ گرادیا اور اس کی نبوت کے منکر ہوگئے، اگر ان کو اقتدار مل جاتا تو کھل کر مرزے کو نبی کہتے] بہرحال مرزے کے یہ دونوں بیٹے [مرزا بشیر الدین محمود اور مرزا بشیر احمد] ڈٹ گئے کہ نہ نہ، مرزا نبی تھا جو اُس کا انکار کرے وہ کافر ہے اس موضوع پر انہوں نے کتابیں لکھیں تقریریں کیں اپنی عبادت گاہوں میں اپنے اجتماعات میں اس موضوع پر لوگوں کی ذہن سازی کی لاہوریوں سے مناظرے کئے۔

مگر یاد رہے کہ دونوں گروپ اندر سے ایک ہیں اور لاہوری زیادہ خطرناک ہیں لاہوریوں کا مکر یہ ہے کہ وہ مجدد کہہ کر قادیانی کو پیش کرتے ہیں جبکہ دل سے وہ قادیانی کو نبی مانتے ہیں علاوہ ازیں جو قادیانی جیسے مرتد کو اس کے کفریات جاننے کے باوجود مسلمان سمجھے وہ کافر ہے تو جو اس کو مجدد مانے وہ مسلمان کیسے ہوگا؟

درس نمبر ۲۷ : لاہوری مرزائی کافر کیوں ہیں؟

آپ کہیں گے کہ جب لاہوری مرزائی زبان سے کہتے ہیں کہ ہم قادیانی کو نبی نہیں مانتے تو تمہیں کیسے پتہ چل گیا کہ وہ نبی مانتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ قادیانی کو مسیح

مانتے ہیں کہتے ہیں کہ احادیث میں جو عیسی بن مریم کی آمد کا ذکر ہے اس سے قادیانی مراد ہے [بیان القرآن ج ص] ظاہر ہے کہ عیسی علیہ السلام نبی ہیں اس طرح لاہوریوں نے قادیانی کو نبی مان لیا۔ پھر یہ لوگ قادیانی کا احترام کرتے ہیں اور قادیانی نے خود کو نبی کہا ہے اس کے باوجود یہ قادیانی کو کافر نہیں کہتے بلکہ اس کے سب دعووں میں اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ یہی وجہ سے کہ قومی اسمبلی میں محترم یحیی بختیار کے سامنے انہوں نے مرزا کی نبوت کا اقرار کیا ہے (پارلیمنٹ میں قادیانی مقدمہ ص۲۵۴)

پھر یہ کہ یہ لوگ بھی مرزا قادیانی کی دوسری بیوی کو ام المومنین کہتے ہیں اور یہ بھی کفر ہے علاوہ ازیں دونوں گروہ اپنے اپنے موقف پر قادیانی ہی کی عبارتوں سے دلیل پکڑتے ہیں لاہوری مرزائی قادیانی مرزائیوں کے خلاف امت مسلمہ کے علماء کی عبارات اوران کے فتاوی ہرگز پیش نہیں کرتے بلکہ وہ قادیانی کی عبارات ہی کو مستدل قرار دیتے ہیں اور امت مسلمہ کے ان فتاوی کو نہیں مانتے یہی وجہ ہے کہ یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کو کافر نہیں کہتے اور مرزا بشیر احمد لاہوریوں کو بھی اپنی اصطلاح کے مطابق احمدی کہتا ہے (دیکھئے سیرۃ المہدی ج۲ص۱۵۵)

قادیانی مرزائیوں کی کتاب مکمل تبلیغی پاکٹ بک کے آخر میں لاہوریوں پر جتنے اعتراض کئے گئے وہ قادیانی کی عبارتوں کو سامنے رکھ کر کئے ہوئے ہیں۔اور قادیانی کہتے ہیں کہ لاہوری مرزائی ان کا جواب نہیں دے سکے (مکمل تبلیغی پاکٹ بک صفحہ۷۳۴،۷۳۵) اگر لاہوری مرزائیوں کو علماء اسلام سے محبت ہوتی ان پر اعتماد ہوتا تو قادیانی مرزائیوں کو ان کے مقابلے میں مرزا کی عبارات پیش کرنے کی جرات نہ ہوتی ۔دونوں گروپ اندر سے ایک ہیں اس بات کی ایک دلیل یہ ہے کہ بہت سے مرزائی ایک گروپ سے ناراض ہوتے تو دوسرے میں چلے جاتے [جیسے حکیم نوردین کا بیٹا جب مرزا ناصر کے مقابلہ میں الیکشن میں آیا اور ناکام ہوگیا تو وہ لاہوریوں کے پاس چلا گیا (پارلیمنٹ میں قادیانی مقدمہ ص۲۷۴)]۔لیکن توبہ کر کے مسلمان نہ ہوتے نیز لاہوری بھی مسلمانوں کو لڑکی دینا جائز نہیں مانتے قادیانیوں کو دے دیتے۔

﴾باب نمبر۲ کے سوالات﴿

س: اس کتاب میں جھوٹوں کے حالات لانے کی کیا وجہ ہے؟

س: اس کا کیا مطلب ہے کہ ان لوگوں کا دعویٰ ہی ان کے جھوٹا ہونے کیلئے کافی ہے؟

س: کتاب ''ائمہ تلبیس'' اور کتاب ''رئیس قادیاں'' کا تعارف کرائیں۔

س: مندرجہ ذیل کے حالات لکھیں :

اسود عنسی، طلیحہ، مسیلمہ کذاب، سجاح بنت حارث

س: طلیحہ کے وفد نے کیا مطالبہ کیا تھا اور اسے حضرت صدیقؓ نے کیا جواب دیا تھا؟

س: مسیلمہ کذاب کو اپنی وحی اور معجزات میں کیسے رسوائی ہوئی؟

س: مختار ثقفی کون تھا اس کے بارے میں آپ ﷺ کی کیا پیشگوئی تھی؟

س: اس کے حالات لکھیں جو عرصہ دراز تک گونگا بنا رہا۔

س: آج کوئی مدعی نبوت ہو تو اسکے حالات کی تحقیق کریں یا فوری تکذیب کریں اور کیوں؟

س: باطنی فرقہ کا بانی کون تھا نیز اس کے اسلام پر کیا اثرات ہوئے؟

س: حجر اسود کی چوری کا واقعہ لکھیں نیز اس کا جس نے اپنی جنت بنائی تھی۔

س: سید جونپوری کے حالات لکھیں اور بتائیں کہ اکبر بادشاہ پر اس کے کیا اثرات تھے؟

س: جھوٹے دعوے بغیر توبہ معاف کیوں نہیں ہوتے؟ نیز ان کے اثرات کیا ہیں؟

س: اکبر بادشاہ نے کیا فتنہ مچایا نیز اس کی موت کس مذہب پر ہوئی؟

س: علی محمد باب اور اس کے مبلغین کے حالات لکھیں۔

س: چور مچائے شور'' کو جھوٹے دعویداروں پر منطبق کریں۔

س: بابیت کا پھل کیسا ہے؟

س: بہاءاللہ اور عبدالبہاء کون تھے ان کے دعووں کا پس منظر کیا ہے؟

س: حضرت صدیقؓ وفاروقؓ کے تعلقات سے اسلام کی حقانیت ثابت کریں۔

س: نبی کریم ﷺ کی مدنی زندگی سے اسلام کی حقانیت ثابت کریں۔

س: بہاءاللہ کا دعوی الوہیت نیز اس کے کچھ اور نظریات لکھیں۔

س: اس عبارت پر تبصرہ کریں: مسلمانوں کو چاہئے کہ عیسائیوں کے گرجوں میں جایا کریں

س: مختلف ادیان اور مختلف فرقوں سے سچ کو کیسے تلاش کیا جائے؟

س: حق جماعت کے چار اصول تقاضوں سمیت ذکر کریں۔

س: نبی ﷺ کا امی ہونا ہمارے لئے باعث فخر کیوں ہے؟

س: منشی غلام احمد کا اصل نام کیا ہے؟ نیز اس کے ضروری حالات لکھیں۔

س: مرزا سیالکوٹ کی کچہری میں کیسے ملازم ہوا اور وہاں کیا کیا؟

س: منشی صاحب مختلف دعوے کس طرح کرتا گیا؟

س: قریب دور کے کچھ جھوٹوں کا مختصر ذکر کریں۔

س: مرزا کے خاندان نے اس کے کفریات کو پھیلانے میں کیا کردار ادا کیا؟

س: مرزا کے کچھ مریدین اور معتقدین کے نام اور احوال تحریر کریں

س: میر ناصر نواب کون تھا اور مرزا قادیانی سے اس کی رشتہ داری کیسے ہوئی؟

س: محمد احسن امروہی کے حالات لکھیں اور بتائیں کہ اس نے قادیانی بننے سے پہلے کونسی کتاب لکھی تھی جس میں ائمہ کی گستاخیاں کی تھیں۔

س: براہین احمدیہ کی شہرت کس چیلنج سے ہوئی اور قادیانی نے یہ فن کس سے سیکھا تھا؟

س: حکیم نوردین کی ضلالت اور اس پر تبصرہ لکھیں

س: بہشتی مقبرہ کے بارے میں چند سطور لکھیں

س: اس کو ثابت کریں کہ قبر میں قادیانی پر ایمان لانا کام نہ دے گا۔

س: لاہوری مرزائی کیا کہتے ہیں اور وہ کافر کیوں ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِأَيْدِيْهِمْ ق ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

(سورۃ البقرۃ:۷۹)

باب نمبر۳

مرزا غلام احمد قادیانی

کے

عجائبات

﴾باب نمبر۳ کا خلاصہ﴿

نیند میں نبی علیہ السلام کی آنکھیں سوتی تھیں دل جاگتا تھا یعنی نیند میں بھی باہوش۔اس لئے نیند کی وجہ سے آپ کا وضو نہ ٹوٹتا تھا، مرزائی اپنے مرزے کو حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہم السلام سے اعلیٰ بتاتے ہیں[دیکھئے الحق المبین ص ۲۶۳، مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۷۳۵] جبکہ مرزا قادیانی عام آدمی سے بھی گیا گزرا تھا، عام آدمی جب جاگتا ہے تو اُس کا دل جاگتا ہے یعنی باہوش رہتا ہے اور جب سوجاتا ہے تو اُس کا دل سوجاتا ہے یعنی غفلت آجاتی ہے جبکہ قادیانی کی کیفیت یہ تھی کہ بیداری میں بھی اس کا دل سویا رہتا تھا ذیل میں اس کے کچھ شواہد ملاحظہ فرمائیں:

☆جوانی کے زمانے میں اس کا چچازاد بھائی اسے قادیاں سے باہر لے گیا اور اِدھر اُدھر پھرا کر ۷۰۰ روپے ختم کردیئے ☆جوتی کے الٹے سیدھے کا اُس کو پتہ نہ چلتا تھا ☆بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے میں لگے ہوئے ہوتے ☆بسا اوقات لوگ خیال کرتے تھے قادیانی اُنہیں دیکھ رہا ہے مگر وہ کسی اور خیال میں مستغرق ہوتا تھا، بھلا ایسا شخص کسی کی کیا اصلاح کرے گا؟ ☆مرغی ذبح کرنے لگا تو اپنی انگلی کاٹ بیٹھا [بیماریاں] قادیانی کو دیوانگی اور پیشاب کی کثرت کا مرض بھی تھا مگر وہ اپنی بیماریوں پر فخر کرتا اور انہیں اپنی نبوت کی نشانی بتاتا [نسب] قادیانی نے کبھی کہا میں فارسی ہوں کبھی کہا میں بنی اسرائیل سے ہوں کبھی کہا چینی ہوں [تاریخ پیدائش کے عجائبات] قادیانی نے کبھی کوئی تاریخ پیدائش بتائی کبھی کوئی، بیٹا باپ پر اعتماد نہیں کرتا اصل بات یہ ہے کہ قادیانی چکر باز شخص تھا ضرورت کے مطابق بات بنالیتا اور عقل کے اندھے اس کو تسلیم کرلیتے تھے [غبن] قادیانی غبن میں اپنی مثال آپ تھا کوئی اس سے اپنا حق مانگتا تو اس کو گالیاں سناتا [نجومیوں سے بدتر] نجومیوں کی پیشگوئی جھوٹ ہوجائے تو خاموش ہوجاتے ہیں مگر قادیانی کہتا تھا میری بات غلط نہیں میں سچا ہوں [موت] قادیانی کی موت، عارضی بیت الخلاء میں ہوئی

دولکڑیاں دو کانے   مرزا مریا ٹٹی خانے

درس نمبر۱ : انبیاء کرام علیہم السلام نیند میں بھی باہوش

نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ سفر میں تھے سب سو گئے آپ ایک درخت کے نیچے تنہا تھے ایک دیہاتی آیا آپ کی تلوار لے لی آپ کو جاگ آئی تو کہنے لگا "مَنْ یَمْنَعُکَ مِنِّیْ" "تجھے کون بچائے گا" آپ نے فرمایا "اللہ" [بخاری مع ارشاد الساری ج۶ ص۳۳۵] اس سے جہاں یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ بے حد بہادر تھے یہ بھی ثابت ہوا کہ نیند میں بھی آپ باہوش رہتے تھے آپ نے سچ فرمایا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتا رہتا ہے [بخاری حدیث ۳۵۷۰] نیند سے آپ کا وضو نہیں جاتا تھا (رد المحتار ج۱ ص۱۴۳) مرزے کا بیٹا بشیر الدین محمود اس کا دوسرا جانشین اس واقعہ کو نقل کر کے لکھتا ہے: آنحضرت ﷺ کو اپنے حواس پر ایسا قابو تھا کہ نہایت خطرناک اوقات میں بھی آپ نہ گھبراتے تھے (سیرۃ خیر الرسل ص۲۰۵)

قادیانیوں کی جرات وحماقت:

جب انسان گمراہی کو اختیار کرے اللہ کی مدد اس سے اٹھ جائے تو وہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہے مرزائی اپنے مرزے کو انبیاء کرام علیہم السلام پر قیاس کرتے ہیں بلکہ ان پاک ہستیوں سے قادیانی کو اعلیٰ بتاتے ہیں، مرزائیوں پر اعتراض ہوا کہ مرزا قادیانی خود کو تمام انبیاء سے اعلیٰ بتاتا ہے اس کا جواب دیتے ہوئے قاضی محمد نذیر مرزائی لکھتا ہے:

"اس میں شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام [یعنی قادیانی ملعون] کا یہ دعوی ضرور ہے کہ آپ حضرت عیسی علیہ السلام سے افضل ہیں (الحق المبین ص۲۶۳)

لاہوری مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نبی نہیں مجدد تھا اور مرزے کی جن عبارتوں میں نبوت کا دعوی نکلتا ہے لاہوری اُن کی تاویل کرتے ہیں ملک عبدالرحمٰن خادم مرزائی لاہوریوں کا رد کرتے ہوئے لکھتا ہے: حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں: خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود [مراد قادیانی۔راقم] بھیجا جو اس پہلے مسیح [یعنی حضرت عیسی علیہ السلام] سے اپنی تمام شان

میں بہت بڑھ کر ہے (ریو جلد ا ص ۴۷۸ نمبر ۶ وحقیقۃ الوحی ص ۱۴۸) اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام [مراد قادیانی۔راقم] نے مسیح ناصریؑ [یعنی حضرت عیسی علیہ السلام] پر اپنی کلی فضیلت کا دعوی کیا ہے اس کے متعلق ہمارا اہل پیغام (لاہوری مرزائیوں) سے یہ سوال ہے کہ:۔

أ) کیا ایک غیر نبی کو نبی پر کلی فضیلت ہوسکتی ہے؟......

ب) اس ضمن میں خاص طور پر قابل غور امر یہ ہے کہ ایک نبی کی سب سے بڑی شان ''شان نبوت'' ہی ہوتی ہے باقی تمام شانیں اُس کے بعد اور اُس کے ماتحت ہوتی ہیں پس یہ تو ممکن ہے کہ کسی غیر نبی کو نبی پر جزوی فضیلت حاصل ہو مگر یہ ممکن نہیں کہ ایک غیر نبی (جس کو شان نبوت ملی ہی نہیں) وہ ایک نبی پر شان نبوت میں بھی صرف بڑھ کر ہی نہ ہو بلکہ ''بہت بڑھ کر ہو''

تو دوسرا سوال اس حوالہ کے متعلق یہ ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ''نبی'' نہ تھے تو آپ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے ''شان نبوت'' میں کیونکر بڑھ کر ہیں؟..................

اس ضمن میں یہ بھی مدنظر رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام [مراد قادیانی] نے مسیح ناصری [یعنی حضرت عیسی علیہ السلام] پر اپنی فضیلت کو آیت تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ (البقرۃ ۲۵۳) کے ماتحت قرار دیا ہے (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۲) نیز آپ نے ''فطرتی استعدادوں'' کے لحاظ سے بھی اپنے آپ کو مسیح سے افضل قرار دیا ہے (ایضاً ص ۱۵۳) ''کارناموں'' کے لحاظ سے بھی اپنے آپ کو افضل بتایا ہے (ایضاً ص ۱۵۵) پھر ''جلال اور قوی نشانوں'' کے لحاظ سے بھی اپنے آپ کو افضل قرار دیا ہے (ایضاً ص ۱۵۱) پھر ''معارف'' اور ''معرفت'' میں بھی مسیح ناصری [یعنی حضرت عیسی علیہ السلام] پر اپنی فضیلت بتائی ہے (ایضاً ص ۱۵۱،۱۵۲) اور یہ بھی حضور [مراد قادیانی] نے فرمایا ہے کہ ''میرے دل پر جو خدا تعالیٰ کی تجلی ہوئی وہ مسیح پر نہیں ہوئی'' (ایضاً ص ۱۵۳) غرضیکہ نبوت کے تمام اجزاء میں آپ مسیح ناصری سے افضل ہیں (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۷۳۵،۷۳۶)

درس نمبر۲ : قادیانی عام آدمی سے بھی گیا گزرا تھا

ہم قادیانی کا موازنہ انبیاءِ کرام علیہم السلام سے تو کیا اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ سے بھی نہ کریں گے۔ وہ تو عام آدمی سے بھی گیا گزرا تھا۔ عام آدمی جب جاگتا ہے تو اُس کا دل جاگتا ہے یعنی باہوش رہتا ہے اور جب سوجاتا ہے تو اُس کا دل سوجاتا ہے یعنی غفلت آجاتی ہے جبکہ قادیانی کی کیفیت یہ تھی کہ نیند تو نیند بیداری میں بھی اس کا دل سویا رہتا تھا بلکہ مویا رہتا تھا اس کے کچھ شواہد عنقریب آرہے ہیں فی الحال یہ بات یاد رکھیں کہ مرزائی مناظر اس موضوع سے بڑے باغی ہیں ان کا مشہور مناظر و مصنف ملک عبدالرحمٰن خادم لکھتا ہے:

''مخالفین احمدیت کے اکثر اعتراضات کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی بجائے سیرت المہدی اور دیگر ایسی کتب پر ہوتی ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خود تحریر فرمودہ نہیں بلکہ دوسرے بزرگان واحباب کی بیان کردہ روایات ہیں ان اعتراضات کو بھی پاکٹ بک ہذا میں نہیں لیا گیا کیونکہ مستند صرف حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی تحریرات ہیں ان کے سوا جس قدر روایات ہیں ان میں غلطی کا امکان ہے پس ہماری تمام بحث سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریرات و کتب پر مبنی ہونی چاہئے'' (مکمل تبلیغی پاکٹ بک صفحہ ج)

الجواب: قادیانی کی بیوی جس کو تم اپنی ماں کہتے ہو یا قادیانی کے خاص مریدوں نے قادیانی کے واقعات یا اس کے اقوال نقل کیۓ قادیانی کے بیٹے نے اُن کو درج کیا اور طبع کروایا بتایئے اس سے زیادہ قابل اعتماد ذرائع کیا ہو سکتے ہیں؟ جب تمہارا دین اسی طبقہ میں قابل اعتبار نہ رہا تو اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟ دین اسلام کو دیکھئے نبی کریم ﷺ کے زمانے سے آج تک تواتر کے ساتھ منقول ومحفوظ ہے اس کے ہوتے ہوئے تم قادیانیت جیسے غیر محفوظ دین کی دعوت دیتے ہوئے شرم نہیں محسوس کرتے۔

واقعی اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

درس نمبر۳ : مدہوشی کے چند واقعات

۱) مرزا قادیانی اپنی جوانی کے زمانے میں، بچپن میں نہیں جوانی میں، باپ کی سالانہ پنشن [مقدار ۷۰۰ روپے] وصول کرنے گیا پیچھے پیچھے چچازاد بھائی مرزا امام دین بھی چلا گیا پنشن لی تو وہ مرزا کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر قادیاں سے باہر لے گیا اور اِدھر اُدھر پھرا کر سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا اور مرزا کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا بیوی صاحبہ کہتی ہے حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے (از سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۴۱، ۴۳) بتایئے کوئی سمجھدار دوسرے کی باتوں میں اس طرح پھنستا ہے۔ پھر اس واقعہ کے بیان کرتے ہوئے بھی یہ لوگ اُس کو ''مسیح موعود'' ہی لکھتے ہیں۔

قابلِ غور: مرزا کے زمانے میں گوشت ۵ پیسے کا سیر ہوتا تھا[سیرۃ المہدی ج ۳ ص ۲۴۶] اور اتنا تو راقم الحروف نے بھی دیکھا کہ ایک روپے میں سولہ آنے اور ایک آنے میں چھ پیسے تھے اس طرح پنشن کے پیسے ہوئے ۷۰۰×۹۶=۶۷۲۰۰۔ پانچ پیسے فی سیر کے حساب سے ان سے گوشت آیا ۱۳۴۴۰ سیر۔ آج گوشت کی قیمت ہے ۴۰۰ روپے کلو۔ اگر سیر گوشت پونے چار سو کا ہو کیونکہ کلو سیر سے تقریباً دس فیصد زیادہ ہوتا ہے۔ تو اس قدر گوشت کی قیمت بنتی ہے ۱۳۴۴۰ × ۳۷۵ = ۵۰۴۰۰۰۰۔ یہ مرزائی ہی جانیں کہ ۵۰ لاکھ سے زائد مالیت کی رقم چند دنوں میں دو جوانوں نے کن کاموں میں اڑا دی؟

۲) مرزا رومال میں کچھ پیسے رکھتا اور رومال کا دوسرا کنارہ واسکٹ سے سلوا لیتا یا کاج میں باندھوا لیتا (ایضاً ج ۱ ص ۵۵) یہ تو چھوٹے بچوں والا کام ہے ہم نے سنہ ۱۹۹۰ء میں بچوں کے ساتھ حج کیا تو مسجد حرام میں ان کے کپڑے ایک دوسرے سے باندھ دیتے تھے تاکہ بچھڑیں نہیں۔

۳) ایک آدمی نے گرگابی یعنی بوٹ دیا، اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا قادیانی کو پتہ نہ چلتا تھا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہو کر کہتا کہ ان (انگریزوں) کی (ایجاد کردہ) کوئی چیز بھی اچھی نہیں

(اسی واسطے پچاس الماریاں کتابیں انگریز بہادر کی تعریف میں لکھی تھیں۔راقم) بیوی صاحبہ نے الٹے سیدھے کی شناخت کیلئے نشان لگا کر دیئے پھر بھی الٹا سیدھا پہن لیتا تھا (سیرۃ المہدی ج۱ ص۶۷) سبحان اللہ ذکاوت حس ہو تو ایسی ہو (از رئیس قادیاں ج۱ص۵۰) معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دائیں بائیں کی تمیز بھی نہ تھی اس کی سمجھ بچوں سے بھی گئی گزری تھی۔

۴) مرزے کا ایک مرید، اس کا سالا میر محمد اسماعیل کہتا ہے: بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے میں لگے ہوئے تھے بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے آپ کی توجہ ہمہ تن اپنے مشن کی طرف تھی اور اصلاح امت میں اتنے محو کہ اصلاح لباس کی طرف توجہ نہ تھی (سیرۃ المہدی ج۲ص۱۲۶) کیا قادیانی امت لباس نہیں پہنتی جس کی اصلاح کی طرف توجہ نہیں؟ مولانا چنیوٹیؒ نے ایک کسی مرزائی سے گفتگو کے وقت بٹن اوپر نیچے کر لئے اُس نے مذاق کیا تو آپ نے کہا کہ تیرا قادیانی تو کرتا ہی ایسے تھا اور یہ حوالہ سنایا۔

۵) ایک دن مرزا قادیانی نے کہا آج ہم نے اپنی ساری جماعت [یعنی سب مرزائیوں ۔راقم] کا جنازہ پڑھ دیا ہے۔مرزا بشیر احمد کہتا ہے۔ایک دفعہ کسی مرزائی کا جنازہ پڑھا تو اس میں دیر تک دعا فرماتے رہے اور پھر نماز کے بعد فرمایا کہ ہمیں علم نہیں کہ ہمیں اپنے دوستوں میں سے کس کس کے جنازہ میں شرکت کا موقعہ ملے گا اس لئے آج میں نے اس جنازہ میں سارے دوستوں کیلئے جنازہ کی دعا مانگ لی ہے اور اپنی طرف سے سب کا جنازہ پڑھ دیا ہے (سیرۃ المہدی ج۳ص۲۱،۲۲)

زندوں کیلئے ہدایت کی یا مغفرت کی دعا تو کی جاتی ہے مگر یہ تو نہیں کہا جاتا کہ ان کا جنازہ پڑھ دیا

۶) قادیانی کا ایک مرید کہتا ہے کہ بسا اوقات لوگ خیال کرتے کہ آپ [یعنی قادیانی] اُن کی طرف دیکھ رہے ہیں مگر وہ اکثر کسی اور خیال میں مستغرق ہوتے تھے (سیرۃ المہدی ج۳ ص۲۵۳) غور کریں بھلا ایسا شخص کسی کی کیا اصلاح کرے گا۔

۷) عبداللہ سنوری کہتا ہے کہ جب مرزے کو وقت دیکھنا ہوتا تھا تو گھڑی نکال کر ایک کے

ہندسے سے یعنی عدد سے گن کر وقت کا پتہ لگاتے تھے اور انگلی رکھ کر ہندسے گنتے تھے اور منہ سے بھی گنتے جاتے تھے اور گھڑی دیکھتے ہی وقت نہ پہچان سکتے تھے (سیرۃ المھدی ج ا ص ۱۸۰)

۸) گھر سے سفید بورا یعنی شکر لینے گیا پسے ہوئے نمک کو سفید شکر سمجھ کر لے آیا اور ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی بس پھر کیا تھا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی (از سیرۃ المھدی ج ا ص ۲۴۴)

۹) مرزے کی ماں نے کہا گڑ سے روٹی کھا، نہ مانا، والدہ نے غصے سے کہہ دیا جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھالو حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے (از سیرۃ المھدی ج ا ص ۲۴۵)

۱۰) قادیانی کو اس کی اپنی چھڑی دی گئی نہ پہچانی پوچھنے لگا یہ کس کی ہے؟ (ایضاً)

۱۱) مرزا کے سسر میر ناصر نے مولوی محمد علی کی شکایت لگائی محمد علی نے برا منایا تو قادیانی کہنے لگا میں اس وقت اپنے فکروں میں اتنا محو تھا کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے معلوم نہیں کہ میر صاحب نے کیا کہا اور کیا نہیں کہا...... پھر کہتا ہے کہ جس مقصد کیلئے مجھے بھیجا گیا یعنی اخلاق کی درستگی [مرزائیوں کی] جماعت اس سے خالی ہے (ملخص از سیرۃ المھدی ج ا ص ۲۵۴)

مدہوشی کے اقرار کے باوجود رسالت کے دعوی سے دستبردار نہیں ہوتا تھا۔

۱۲) مرزا کہتا ہے: میں دیکھ رہا ہوں کہ دلائل و براہین کی فتح کے نمایاں طور پر نشانات ظاہر ہو رہے ہیں اور دشمن بھی اپنی کمزوری محسوس کرنے لگا ہے (سیرۃ المھدی ج ا ص ۲۵۴) مغالطہ اور دھوکہ دینے میں تو قادیانی ماہر ہیں مگر سوائے دعووں کے قادیانی کے پلے کچھ نہ تھا دلیل نامی چیز کا تو قادیانیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ یہ بھی اس کی جہالت ہے کہ مغالطات کو دلائل سمجھ لیا۔

۱۳) مرزا کے مرید خاص اس کی مسجد کے امام اس کے بہشتی مقبرہ میں پہلے دفن کئے جانے والے شخص عبد الکریم نے کہا کہ مرزا کے پاس عورتیں جھگڑتی تھیں چلاتی تھیں دست و گریباں ہوتیں، پوری زنانہ کرتوتیں کرتیں مگر اس کو پتہ نہیں چلتا، اپنے کام میں مستغرق (از سیرۃ المھدی ج ا ص ۲۷۸) معلوم ہوا کہ قادیانی کو اصلاح کی فکر تو کیا قابلیت ہی نہیں، مرید کیوں دیکھتا تھا؟ وہ عورتیں اس کی کیا لگتی تھیں؟

۱۴) مرزا بشیر احمد لکھتا ہے: آپ ایک دفعہ کسی ہندو مخالف کو خط لکھنے لگے تو خود بخود ''السلام علیکم'' لکھا گیا جسے آپ نے کاٹ دیا لیکن پھر لکھنے لگے تو پھر سلام لکھا گیا چنانچہ آپ نے دوسری دفعہ اُسے پھر کاٹا لیکن جب آپ تیسری دفعہ لکھنے لگے تو پھر ہاتھ اسی طرح چل گیا آخر آپ نے ایک اور کاغذ لے کر ٹھہر ٹھہر کر خط لکھا (سیرۃ المہدی ج۱ ص ۲۸۷) معلوم ہوتا کہ مرزے کو اپنے دل دماغ اور اعضاء پر بالکل کنٹرول نہ تھا۔

۱۵) مرزا قادیانی مرغی کا ایک چوزہ ذبح کرنے لگا تو بجائے چوزہ کی گردن پر چھری پھیرنے کے غلطی سے اپنی انگلی کاٹ ڈالی جس سے بہت خون گیا (از سیرۃ المہدی ج۲ ص۴)

۱۶) قادیانی مہندی لگواتا تھا درمیان میں بات کرنے لگتا مہندی گرنے لگ جاتی اس پر خادم کہتا کہ تھوڑی دیر بات چیت نہ کریں مہندی ٹھہرتی نہیں میں لگا کر باندھ لوں پھر گفتگو فرمائیں مرزا تھوڑی دیر خاموش رہ کر پھر کسی خیال کے آنے پر گفتگو کرنے لگ جاتا (ایضاً ج۲ ص۳۵)

۱۷) بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تھے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوتا تھا اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کیلئے گرگابی ہدیۃً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں چنانچہ اسی تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتی پہنتے تھے اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتہ چلتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آجاتا ہے (سیرۃ المہدی ج۲ ص۵۸) کیا قادیانی کی اتباع میں مرزائی ایسا ہی کرتے ہیں۔

۱۸) عبدالکریم نے کئی دفعہ حضرت صاحب کے گھر کی عورتوں کو آپس میں یہ باتیں کرتے سنا ہے (کیوں سنا؟) کہ حضرت صاحب کی آنکھیں نہیں ہیں کوئی عورت کسی طرح سے بھی گزر جائے ان کو پتہ نہیں چلتا......مرزے کی آنکھیں نیم بند رہتی تھیں مردوں کو بھی بتانا پڑتا تھا کہ یہ فلاں ہے (از سیرۃ المہدی ج۲ ص۷۷)

سبق نمبر۴ : مرزا کی بیماریوں کے عجائبات

مرزا کے عجائبات سے ہے کہ اس کو عام انسانوں سے کہیں زیادہ بیماریاں لاحق تھیں مولانا دلاوریؒ فرماتے ہیں: الہامی صاحب کی بیماریوں کا استقصاء کوئی آسان کام نہیں (رئیس قادیاں ج۱ص۵۳) نیز فرماتے ہیں: اُن کی اکیلی ذات میں بیماریاں اس کثرت وتنوع کے ساتھ جمع ہوگئی تھیں کہ پندرہ بیس آدمیوں میں بھی مجتمعاً کہیں نہ پائی جائیں گی (ایضاً ص۴۵)

مرزے کی اتنی گئی گزری حالت کیوں تھی کہ وہ جاگتے بھی سویا رہتا تھا اس کی ایک وجہ یہ بتاتے ہیں کہ مرزا کو ہسٹیریا یا مراق کی بیماری تھی اور یہ بیماری دعوی مسیحیت سے پہلے سے تھی (سیرۃ المہدی ج۲ص۵۵ نیز ج۱ص۱۶، ۱۷، ۲۸، ۲۸۰) قادیانی نے بتایا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی والدہ صاحبہ [یعنی مرزے کی دوسری بیوی] فرماتی ہیں اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے (سیرۃ المہدی ج۱ص۱۷)

<u>انبیاءِ کرام کی گستاخی:</u> مرزا قادیانی انبیاء کرام کی گستاخی کرتا ہوا کہتا ہے کہ انبیاء کے متعلق بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کو ہسٹریا کا مرض ہوتا ہے (سیرۃ المہدی ج۲ص۵۲، ۵۵) کونسے لوگ اور کونسے انبیاء؟ یہ قادیانی کا نرا بہتان ہے انبیاء کرام علیہم السلام اِس سے پاک ہوتے ہیں کیونکہ یہ دیوانگی کی ایک قسم ہے (دیکھئے رئیس قادیاں ج۱ص۴۵) ہاں قادیانی صاحب خود اس میں مبتلا تھے جس کی وجہ سے وہ اپنے قوائے ذہنیہ کھو بیٹھے تھے (ایضاً)

اطباء کہتے ہیں: مراق میں عموماً ایسی باتیں سوجھتی ہیں جو سراسر عقل کے خلاف ہوتی ہیں، مراقی کی تمام باتیں بے ربط اور بے سروپا ہوتی ہیں بعض مراقی نبوت، خدائی، غیب دانی، بادشاہت یا اس قسم کا کوئی اور تعلّی آمیز دعوی کرتے ہیں مراقیوں کی سب علامتیں قادیانی میں بدرجہ اتم موجود تھیں (از رئیس قادیاں ج۱ص۴۵، ۴۶)

درس نمبر۵ : مراقی ہونے کے عملی ثبوت

کچھ واقعات گذشتہ صفحات میں گزرے ہیں جن سے قادیانی کے مراقہ ہونے کا پتہ چلتا ہے مولانا دلاوریؒ نے اس قسم کے اور بھی واقعات نقل کئے ہیں تفصیل کیلئے رئیس قادیاں صفحہ ۴۸ تا ۵۱ کا مطالعہ کریں یہاں چند واقعات ملاحظہ کریں:

۱) یعقوب علی تراب ایڈیٹر اخبار الحکم قادیاں نے کتاب ''حیات النبی'' ج ا ص ۱۹۱ میں لکھا کہ سردی کا موسم تھا قادیانی نے چمڑے کے موزے پہن رکھے تھے رات کو سونے لگے تو پاؤں سے جوتا نکالا ایک جوتا تو نکل گیا اور دوسرا پاؤں ہی میں رہا اس جوتے سمیت ہی رات بھر سوئے رہے اٹھے تو جوتے کی تلاش ہوئی ادھر ادھر بہتیرا دیکھا پتہ نہیں چلتا ایک پاؤں موجود ہے اور یہ خیال نہیں آتا کہ دوسرا پاؤں میں رہ گیا ہو خادم نے کہا کہ شاید کتا لے گیا ہوگا۔ اور اس خیال سے اِدھر اُدھر دیکھنے بھالنے لگا تھوڑی دیر کے بعد جو اتفاق سے مسیح صاحب کا ہاتھ اپنے پاؤں سے چھوا تو معاً فرمانے لگے او ہو یہ تو پاؤں ہی میں ہے اور ہم خیال کرتے رہے کہ صرف جراب ہے۔

۲) ایک نالے سے گزتے ہوئے مرزا کی جوتی کا ایک پاؤں نکل گیا مگر اس وقت تک انہیں معلوم نہ ہوا جب تک وہاں سے بہت دور جا کر یاد نہیں کرایا گیا (حیات النبی ج ا ص ۵۸)

۲) ماسٹر کریم بخش معروف مولوی عبدالکریم سیالکوٹی لکھتے ہیں ''مجھے یاد ہے کہ حضرت لکھ رہے تھے ایک خادمہ کھانا لائی اور حضرت کے سامنے رکھ دیا اور عرض کیا کھانا حاضر ہے فرمایا خوب کیا، مجھے بھوک لگ رہی تھی اور میں آواز دینے کو تھا۔ وہ چلی گئی اور مرزا صاحب لکھنے میں مصروف ہوگئے اتنے میں کتا آیا اور بڑی فراغت سے سامنے بیٹھ کر کھانا کھایا برتنوں کو بھی خوب صاف کیا اور بڑے سکون اور وقار سے چلا گیا بہت دیر کے بعد ظہر کی اذان ہوئی تو مرزا صاحب کو کھانا یاد آیا آواز دی خادمہ دوڑی آئی عرض کیا میں تو بہت دیر ہوئی جب کھانا آپ کے آگے رکھ کر آپ کو اطلاع کرگئی تھی (سیرۃ مسیح موعود ص ۳۰ بحوالہ رئیس قادیاں ج ا ص ۴۹)

درس نمبر ٦ : بیماریوں پر قادیانی کا فخر

قادیانی کے عجائبات سے یہ بھی ہے کہ وہ اپنے عیوب کو چھپانے کے بجائے ان کو بیان کرتا تھا اور اُن پر فخر بھی کرتا تھا۔ مرزا بشیر احمد اپنی والدہ سے ہسٹیریا والی کہانی نقل کرنے کر کے لکھتا ہے: حضرت مسیح موعود کی یہ بیماری بھی دراصل آنحضرت ﷺ کی ایک پیشگوئی کے مطابق تھی کہ مسیح موعود دو زرد چادروں یعنی دو بیماریوں میں لپٹا ہوا نازل ہوگا (سیرۃ المہدی ج ا ص ۱۸) قادیانی نے تفصیل یوں بتائی کہ میں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں جن کی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کی رو سے دو بیماریاں ہیں سو ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ ہمیشہ سر درد اور دوران سر [سر چکرانا۔ راقم] اور کمی خواب [نیند پوری نہیں ہوتی جس کی وجہ سے انسان ہر وقت تھکا رہتا ہے اچھی طرح نہ سوچ سکتا ہے نہ کوئی فیصلہ دے سکتا ہے۔ راقم] اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں (اربعین ص ۱۲۹ اور روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۰، ۴۷۱)

سوچئے یہ کوئی بتانے کی باتیں ہیں کسی شریف آدمی کو ایسی بیماری ہو تو کوشش کریگا کسی کو پتہ نہ چلے مگر مسیح قادیاں کو ان پر اتنا فخر ہے کہ وہ ان بیماریوں کی وجہ سے خود کو مسیح موعود کہہ رہا ہے باقی احادیث میں مسیح بن مریم کا لفظ ہے مسیح موعود قادیانی کی اپنی اختراع ہے عیسی علیہ السلام جب نازل ہوں گے دو زرد رنگ کے کپڑوں میں ملبوس ہوں گے [مسلم حدیث نمبر ۷۲۱۳ مزید حوالہ جات کیلئے دیکھئے حضرت امام اہل سنت کی کتاب توضیح المرام ص ۵۲] زرد چادروں کا مطلب بیماریاں لینا قادیانی کے گندے ذہن کی پیداوار ہے۔ یہ کوئی خواب نہیں ارشادِ نبوی ہے۔

درس نمبر ۷ : قادیانی کے نسب کے عجائبات

مرزا قادیانی خود کو مرزا یعنی مغل خاندان سے لکھتا تھا ۱۸۹۸ء میں کتاب البریۃ شائع کی تو قوم مغل (برلاس) بتائی اور لکھا کہ میرے بزرگ سمرقند سے پنجاب وارد ہوئے تھے اسی کتاب البریہ کے حاشیہ میں لکھا کہ میرے الہامات کی رو سے ہمارے آباء اولین فارسی تھے (۱) رسالہ اربعین میں لکھا کہ خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے اور کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا لیکن اب خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ دراصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے (۲) جب رسالہ ''ایک غلطی کا ازالہ'' شائع کیا تو لکھا میں اسرائیلی بھی ہوں فاطمی بھی ہوں (۳) یعنی حضرت اسحاقؑ کی اولاد سے بھی حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے بھی۔ تحفہ گولڑویہ میں لکھا میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب پہنچے تھے (۴) اپنی آخری کتاب چشمہ معرفت میں پھر اپنے چینی الاصل ہونے کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے (۵)

غرض ان بیانات کی رو سے جناب غلام احمد صاحب مغل ایرانی یہودی سید اور چینی سب کچھ تھے ان ذخیرۂ روایات میں سے صحیح اور سچا بیان وہی ہوسکتا ہے جو خاندانی روایات کے مطابق ہو اور قوم کی روایات یہ ہیں کہ رئیس قادیاں مغل تھے (مرزا قادیانی نے ایسا کیوں کیا اس کیلئے دیکھئے رئیس قادیاں ص۶ تا ص۱۰) مرزائیوں سے پوچھو کہ تمہیں اپنے نسب کا پتہ کیسے چلے گا؟ تمہارا کوئی خاندان ہے یا خاندان کو جاننے یا اس کو بدلنے کیلئے کسی الہام و وحی کا انتظار کرنا ہوگا؟

---

۱) کتاب البریۃ حواشی ص۱۴۴، ۱۴۵، در روحانی خزائن ج ۱۳ ص ۱۶۲، ۱۶۳

۲) رسالہ اربعین ص۲۳ در روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۳۶۵ حاشیہ

۳) ایک غلطی کا ازالہ ص۱۲ در روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۶

۴) تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۱۴۱ در روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۱۲۷

۵) چشمہ معرفت در روحانی خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۱

درس نمبر ۸: قادیانی کی تاریخ پیدائش کے عجائبات

قادیانی کی پیدائش بھی عجیب ہے ''سیرۃ المہدی'' اُس کے اپنے بیٹے ''مرزا بشیر احمد'' کی تصنیف ہے جو ۱۸۹۳ء کو مرزا کی زندگی میں پیدا ہوا (سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۱۵۲) اُس کی شادی بھی مرزے کی زندگی میں ۱۹۰۲ء میں ہوئی (سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۱۵۳) مرزا کی وفات کے وقت اس کی عمر ۱۵ سال تھی وہ قادیان میں رہا، قادیاں ہی میں اس نے کتاب سیرۃ المہدی لکھی، قادیاں ہی میں وہ کتاب طبع ہوئی۔ اپنی اس کتاب میں جا بجا وہ اپنے باپ کی تاریخ پیدائش کو زیرِ بحث لایا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تین جلدوں کی اس کتاب میں جتنی بحث قادیانی کی تاریخ پیدائش کے بارے میں ہے کسی اور کے بارے میں نہیں ہے (۱) بعض مقامات میں صفحات کے صفحات اس کے بارے میں سیاہ کر دیئے ہیں پھر بھی کوئی حتمی نتیجہ نہ نکال سکا۔ تیسری جلد میں مرزا بشر احمد لکھتا ہے: خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی تاریخ پیدائش اور عمر بوقت وفات کا سوال ایک عرصہ سے زیر غور چلا آتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تصریح فرمائی ہے کہ حضور کی تاریخ پیدائش معین صورت میں محفوظ نہیں ہے اور آپ کی عمر کا صحیح اندازہ معلوم نہیں کیونکہ آپ کی پیدائش سکھوں کی حکومت کے زمانہ میں ہوئی تھی جبکہ پیدائشوں کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جاتا تھا۔ البتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض ایسے امور بیان فرمائے ہیں جن سے ایک حد تک آپ کی عمر کی تعیین کی جاتی رہی ہے ان اندازوں میں سے بعض اندازوں کے لحاظ سے آپ کی پیدائش کا سال ۱۸۴۰ء بنتا ہے اور بعض کے لحاظ سے ۱۸۳۱ء تک پہونچتا ہے [ماشاء اللہ نو سال کا فرق۔ راقم] اس لئے یہ سوال ابھی تک زیر بحث چلا آیا ہے کہ صحیح تاریخ پیدائش کیا ہے؟ (ج ۳ ص ۴۷)

---

(۱) ''سیرۃ المہدی'' کے چند وہ مقامات میں جن میں تاریخ پیدائش کی بحث ہے سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۳۸، ج ۱ ص ۱۳۶، ۱۳۷، ج ۱ ص ۲۱۳، ۲۱۴، ج ۱ ص ۲۱۵، ۲۱۶، ج ۱ ص ۲۵۸، ج ۱ ص ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۴، ج ۲ ص ۱۵۰، ج ۳، ص ۴۷ تا ص ۷۷، ج ۳ ص ۱۸۷ تا ص ۱۹۵، ج ۳ ص ۳۰۱ تا ص ۳۰۲

درس نمبر ۹ : تاریخ پیدائش کے بارے میں سوال کیوں؟

مرزا قادیانی نے پیشگوئی کی تھی کہ اس کی عمر ۸۰ سال یا اس سے پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم ہوگی (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۹۷، ۹۸ در روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۲۵۸، ۲۵۹ ،حقیقۃ الوحی در روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰) اور یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی کیونکہ اس کے اپنے کہنے کے مطابق اس کی عمر ۶۸ یا ۶۹ سال ہوئی وہ اس طرح کہ اُس کی وفات ۱۹۰۸ء کو ہوئی اور پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء کو قادیانی کہتا ہے: اب میری ذاتی سوانح یہ ہے کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس یا سترھویں برس میں تھا (حاشیہ کتاب البریہ در روحانی خزائن ج ۱۳ حاشیہ ص ۱۷۷) قادیانیوں کی ساری بحث اس لئے کہ پیشگوئی کو سچا کریں مرزا بشیر احمد کہتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی مختلف کتابوں میں اس کا ذکر کیا ہے خود اس کے اپنے بیانات میں تعارض ہے (از سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۲۱۶) یہاں اس کا الہام اس کی کوئی رہنمائی نہ کر سکا ارے اگر تجھے پورا پتہ نہ تھا تو اس بحث کو چھیڑنے کی ضرورت کیا تھی؟ عمر کے بارے میں پیشگوئی کر کے اپنی امت کو الجھن میں کیوں ڈالا؟

براہین احمدیہ ج ۵ میں لکھا ہے میری عمر اس وقت تخمیناً ۶۷ سال ہے (براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۸) اس کتاب کی تصنیف ۱۹۰۵ء میں ہوئی (دیکھئے سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۱۵۴) اس کا مطلب یہ ہوا کہ قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۸ء کو ہوئی۔ قادیانی نے اسی کتاب کے ص ۳۶۵ میں اپنی عمر ستر کے قریب لکھی، مرزا بشیر احمد کہتا ہے: ایک جگہ آپ نے ۱۹۰۵ء میں اپنی عمر ۷۰ سال بیان کی ہے (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۲۱۶) براہین ج ۵ ہی میں لکھا:

ساٹھ سے ہیں کچھ برس میرے زیادہ اس گھڑی سال ہے اب تیسواں دعوے پہ از روئے شمار
تھا برس چالیس کا میں اس مسافر خانہ میں جبکہ میں نے وحی ربانی سے پایا افتخار

(ایضاً ص ۱۳۵) قابل غور بات ہے کہ ۱۸۸۲ء میں دعوی کیا اس وقت اس کی عمر ۴۰ سال ہو تو

۱۹۰۵ء میں اس کی عمر ۶۳ سال ہوئی نہ ۶۷ سال۔ اس کے دعوے کو ۲۳واں سال ہوا نہ کہ تیسواں

ایک جگہ لکھا ہے کہ ۳۰ سال کی عمر میں مرزا کے بال سفید ہونے شروع ہو گئے (سیرۃ المہدی ج۲ص۱۱) یہاں تو نہ کہا کہ اس وقت اس کی عمر ۳۰ سال تھی یا ۲۰ سال۔ مرزا کے بیٹے سلطان کی پیدائش ۱۸۵۵ء یا ۱۸۵۶ء میں اور مرزا کے بیٹے فضل احمد کی ولادت ۱۸۵۷ء یا ۱۸۵۸ء میں لکھی (سیرۃ المہدی ج۲ص۱۵۰) اس میں کوئی خاص اشتباہ نہیں بتایا، ایک مقام پر دوسری بیوی سے ہونے والی مرزا کی ساری اولاد کی تاریخ پیدائش لکھی ہیں (دیکھئے سیرۃ المہدی ج۱ص۵۳) ارے جیسے تم نے سب بہن بھائیوں کی تاریخ پیدائش بتادی قادیانی کا کوئی بھائی یا بہن یا کوئی رشتے دار کچھ نہ بتا سکا، یا تم نے ان کو اس قابل سمجھا ہی نہیں۔

ایک جگہ لکھا کہ مرزا کا مرید میاں عبداللہ سنوری ۱۸۸۲ء میں جب قادیاں آیا اس وقت اس کی عمر سترہ اٹھارہ سال تھی (سیرۃ المہدی ج۱ص۸۵) یہاں تو نہیں کہا کہ اس کی عمر ۱۷ سال تھی یا ۸ سال۔ مرزا کی دوسری شادی ۱۸۸۴ء میں ہوئی بروز پیر ۲۷ محرم ۱۳۰۲ھ اس وقت بیوی کی عمر ۱۸ سال اور قادیانی کی عمر ۵۰ کے قریب تھی (سیرۃ المہدی ج۱ص۵۷، ۵۸) یہاں تو نہیں کہ بیوی کی عمر ۱۸ سال تھی یا ۱۰ سال تھی۔ جو الجھنیں ہیں وہ بس مرزا کے بارے میں ہی ہیں ۱۸۷۷ء میں بیوی کی عمر ۹، ۱۰ سال کی اور قادیانی کی عمر ۴۰ سے زیادہ کی بنتی ہے (دیکھئے سیرۃ المہدی ج۱ص۵۷) ایک جگہ لکھا کہ تاریخ پیدائش کے بارے میں ثابت ہوا کہ ۱۸۳۶ء والی روایت صحیح ہے (سیرۃ المہدی ج۱ص۲۱۵) پھر سیرۃ المہدی ج۱ص۲۵۸ میں بھی اس کو ثابت کیا ہے کہ ولادت ۱۲۵۲ھ کو ہوئی قادیانی نے کہا جب پہلا بیٹا پیدا ہوا تو عمر صرف ۱۶ سال تھی مگر بیٹے نے اس کی بھی تردید کر دی (سیرۃ المہدی ج۱ص۲۷۳ نیز سیرۃ المہدی ج۲ص۶۳)

نوٹ: بعض مرزائی کہہ دیتے کہ نبی کریم ﷺ کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ اختلاف صحابہ کرامؓ کا ہے اور برائے نام ہے خود نبی کریم ﷺ سے تو اس بارے میں کچھ منقول نہیں۔ اور یہاں تو قادیانی کے اپنے تحریری بیانات خاصے متعارض ہیں۔

درس نمبر ۱۰ : مہدی بننے کیلئے آٹھ سال عمر کم دکھائی

مولانا محمد رفیق دلاوریؒ نے رئیس قادیاں جلد۲ کے باب نمبر۱۴ میں لکھتے ہیں:

قادیانی نے اپنے رسالہ نشان آسمانی میں لکھا کہ میں نے چالیس سال کی عمر میں الہام وامامت کا دعوی کیا اور چالیس سال اس دعوے سے میری زندگی اور ہوگی لہذا امام مہدی میں ہوں اس اعتبار سے جس سال اس کی عمر باون یا ترپن سال بنتی تھی اس نے کوخود کو ساٹھ سال کا ظاہر کیا۔

اس کی وضاحت:

قادیانی کی کتاب نشان آسمانی کی تصنیف واشاعت ۱۸۹۲ء میں ہوئی (سیرۃ المہدی ج۲ص۱۵۲) اس کتاب میں اس نے لکھا: یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کیلئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے جن میں سے دس برس کامل گزر بھی گئے (از انوار الاسلام ص۱۴ در روحانی خزائن ج۴ص۴۷۳) مرزے کا لڑکا بھی کہتا ہے کہ ۱۸۸۲ء میں اس کو الہام ماموریت ہوا (سیرۃ المہدی ج۲ص۱۵۱)

چونکہ قادیانی کے کہنے کے مطابق ۱۸۸۲ء میں اس کی عمر ۴۰ سال بنی تو اس کی پیدائش ۱۸۴۲ء میں ہوئی۔ اس طرح ۱۸۸۲ء میں بارہ یا تیرہ سال زیادہ کریں تو ۱۸۹۴ء میں اس کی عمر باون یا ترپن سال بنتی ہے۔ جبکہ اس نے اپنے رسالہ انوار الاسلام میں ۱۸۹۴ء میں اپنی عمر ۶۰ سال بتائی ہے [دیکھئے انور الاسلام در روحانی خزائن ج۹ص۳۷] مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ انوار الاسلام کی تصنیف واشاعت ۱۸۹۴ء میں ہوئی (سیرۃ المہدی ج۲ص۱۵۲) اگر ۱۸۹۴ء میں قادیانی کی عمر ۶۰ سال مانی جائے تو براہین کی تصنیف کے سال ۱۸۸۲ء میں اس کی عمر ۴۸ سال ہونی چاہئے لیکن مہدی کا دعوی کرنے کیلئے اس نے آٹھ سال عمر گھٹا کر رکھ دی اور کہا کہ ۱۸۸۲ء میں میری عمر ۴۰ سال تھی (از رئیس قادیاں ج۲ص۱۰۰،۱۰۱ مختصراً)

درس نمبر ۱۱ :   قادیانی کی کوئی بات قابل اعتبار نہیں

آپ نے دیکھا کہ قادیانی نے اپنے مطلب کیلئے عمداً تاریخ پیدائش بدل ڈالی اور یہ بھی پڑھا کہ قادیانی کا بیٹا کہتا ہے کہ قادیانی کے بیانات میں تعارض ہے ایک جگہ بیٹا لکھتا ہے قادیانی کو بعض اوقات واقعات کی تاریخ معین صورت میں یاد نہیں رہتی تھی (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۲۱۳، ۲۱۴) اس کے علاوہ بھی کئی جگہوں پر مرزائی اپنے قادیانی کی تکذیب کر دیتے ہیں مثلاً قادیانی کہتا ہے میں نے ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں خواب دیکھا بیٹا کہتا ہے اس سے پہلے دیکھا (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۲۳۶، ۲۳۷) قادیانی نے کہا فلاں شخص طاعون سے مرا بیٹا کہتا ہے غلط ہے (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۲۵۲)

اصل بات یہ ہے کہ قادیانی کی کسی بات پر اعتبار نہیں یہ موقع کے مطابق بات بدلتا رہتا تھا جس کے بیٹوں نے اُس کی ذکر کردہ تاریخ پیدائش پر اعتماد نہ کیا اس کی اور باتوں کا کیا حال ہوگا؟ یہ چکر باز آدمی تھا ضرورت کے مطابق بات بنا لیتا اور عقل کے اندھے اس کو تسلیم کر لیتے تھے۔ جن واقعات کو سن کو لوگ ہنستے ہیں مرزائیوں نے قادیانی کی محبت کی وجہ سے اُن کو بیان کر دیا سچ ہے **حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ** کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے''۔

قادیانی دعوی مسیحیت اور دعوی مہدویت وغیرہ میں تو جھوٹا تھا ہی، مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے نقل کردہ حوالہ جات پر بھی اعتماد نہیں کیا جا سکتا، چونکہ قادیانی میں حیا نہیں تھی اس لئے اس کو اپنی پہلی بات کے خلاف لکھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی تھی اس کی بے حیائی کا اندازہ اس سے کریں کہ جس زمانے میں کلو کے قریب گوشت پانچ پیسے میں آ جاتا تھا مرزا نے دعاء کے لئے ایک آدمی سے ایک لاکھ روپے مانگ لئے تھے (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۲۵۷) جھوٹ پر اتنا جری تھا کہ کہنے لگا : سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا (دافع البلاء ص ۱۱ در روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

درس نمبر ۱۲ : قادیانی کے غبن کے عجائبات

صدق وامانت مؤمن کا شعار ہے نبی کریم ﷺ کی امانت داری کا اندازہ اس سے لگائیں کہ ہجرت کیلئے نکلتے وقت آپ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ اہل مکہ کی امانتیں واپس کر کے مدینہ آئیں حالانکہ اُس وقت مکہ والے آپ کو شہید کرنے کیلئے آپ کے گھر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے (ابن ہشام ج ۲ ص ۱۲۷)

کذب وخیانت اور وعدہ خلافی منافق کی نشانیاں ہیں [مشکوۃ حدیث نمبر ۵۵] دھوکہ فریب ہیرا پھیری اور جھوٹ اور غبن سے آج دنیا بھری پڑی ہے ایک سے ایک بڑھ کر جھوٹے فریبی اور خائن موجود ہیں مگر اس کے باوجود مرزا قادیانی غبن میں اپنی مثال آپ تھا اس نے ایک کام یہ کیا کہ ۵۰ جلدوں کی کتاب کیلئے پیشگی رقم لے لی ۴ جلدوں کے بعد کتاب بند کر دی پھر اگر کسی نے شکوہ کیا اور اپنے دیئے ہوئے پیسے مانگے تو اُس کی باتیں نقل کر کے اس کو گالیاں دیں اور اپنی کتابوں میں اسی کو مجرم بنایا۔ ذیل میں کچھ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیے۔

مولانا محمد رفیق دلاوریؒ مولوی محمد لدھیانوی مرحوم کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ اس بات کا ثبوت کہ مرزا غلام احمد مال حرام اپنے کھانے پینے میں صرف کرتا ہے اور اس کی زندگی کا ماحصل زراندوزی ہے کتاب ''براہین احمدیہ'' کی تجارت ہے اس کتاب کے تین چار حصے چند اجزاء میں طبع کر کے دس دس اور پچیس پچیس روپیہ میں فروخت کئے حالانکہ ان تین چار حصوں کی قیمت دو تین روپیہ سے کسی طرح زائد نہیں ہوسکتی اور وعدہ یہ کیا کہ یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہوگی باقی جلدیں وقتاً فوقتاً طبع ہو کر خریداروں کو پہنچتی رہیں گی جب جُل دے کر روپیہ وصول کرلیا تو باقی ماندہ کتاب کا طبع کرانا یک لخت موقوف کر دیا کیونکہ جن لوگوں سے پیشگی رقمیں وصول کرلی تھیں ان کو اب نئی قیمت وصول کئے بغیر کتابیں بھیجنا گویا ایک تاوان تھا اس لئے باقی ماندہ کتاب کی جگہ نئی نئی تالیفات شائع کر کے روپیہ بٹورنا شروع کر دیا (فتاوی قادریہ صفحہ ۳ رئیس قادیان ج ۲ ص ۲

نیز دیکھئے رئیس قادیان ج اص ۶۰ تا ص ۷۰)

قادیانی نے کتاب کا نام رکھا تھا ''**البراهین الاحمدیه علی حقیت (۱) کتاب اللّٰه القرآن والنبوة المحمدیة**'' لوگوں سے کہا یہ پچاس جلدوں میں ہوگی ان سے پچاس جلدوں کی قیمت وصول کر لی چوتھی جلد کے آخر میں لکھا: اب اس کتاب کا متولی اور مہتمم ظاہراً وباطناً حضرت رب العالمین ہے (براہین احمد ج ۴ درروحانی خزائن ج اص ۶۷۳) اس کا مقصد یہ تھا کہ قادیانی جو رقمیں وصول کر چکا اس کی بابت نہ پوچھا جائے۔ جب لوگوں کو ۲) نہ کتاب ملی نہ رقمیں اورانہوں نے شکوے کئے تو قادیانی نے ایک اشتہار میں اپنا غصہ یوں نکالا:

مجھے ان مسلمانوں کی حالت پر نہایت افسوس ہے کہ جو اپنے پانچ یا دس روپے کے مقابل پر ۳۶ جز (۵۶۲ صفحات) کی ایسی کتاب پا کر جو معارف اسلام سے بھری ہوئی ہے (۲) ایسے شرمناک طور پر بدگوئی اور بدزبانی پر مستعد ہوگئے کہ گویا اُن کا روپیہ کسی چور نے چھین لیا یا ان پر کوئی قزاق آپڑا اور گویا وہ ایسی بے رحمی سے لوٹے گئے کہ اس کے عوض میں کچھ بھی ان کو نہیں دیا گیا اور ان لوگوں نے زبان درازی اور بدظنی سے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا کہ کوئی دقیقہ سخت گوئی

---

۱) صحیح رسم الخط حقیة ہے

۲) قادیانی کیلئے یہ غبن کسی طرح جائز نہ تھا ایک تو اس لئے کہ کسی کتاب کے مضامین خواہ کتنے ہی اعلیٰ ہوں ان کی وجہ سے خیانت اور دھوکہ تو جائز نہیں ہوجاتا، دوسرے اس لئے کہ قادیانی نے اسلام کیلئے وہ کتاب نہ لکھی بلکہ اپنا کاروبار چمکانے کیلئے یہ کام کیا اسلام کا دفاع عقیدۂ ختم نبوت کے بغیر نہیں ہوسکتا اور قادیانی اِس کا منکر تھا تیسرے اس لئے کہ اُس نے اپنی کتابوں میں صرف اپنی کتاب کی خرید داری یا چندے کی اپیل کی ہے۔ اُس نے نماز روزے یا غریب مسلمانوں کی مدد کے لئے ترغیب نہ دی یہ بھی نہیں کہا کہ میں اپنے خرچ پر جا کر اسلام کی حقانیت بیان کروں گا یہ بھی نہ کہا کہ ان کتابوں کو تم خود چھپوا کر تقسیم کرو، لوگوں سے بس یہ کہا کہ دین کیلئے پیسہ نکالو اور جمع اسی کو کرواؤ۔

کا باقی نہ رکھا اس عاجز کو چور قرار دیا، مکار ٹھہرایا۔ مال مردم خور کر کے مشہور کیا حرام خور کہہ کر نام لیا دغاباز نام رکھا اپنے پانچ یا دس روپے کے غم میں وہ سیاپا (سینہ کوبی) کیا کہ گویا ان کا گھر لوٹا گیا لیکن ہم ان بزرگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ کتابیں جو اس کے عوض میں تم نے لیں جن کے ذریعے سے تم نے وہ علم حاصل کیا جس کی تمہیں اور تمہارے باپ دادا کو کیفیت معلوم نہ تھی اور بغیر ایک عمر خرچ کرنے اور بغیر خون جگر کھانے کے یونہی تالیف ہوگئی تھیں اور بغیر صرف مال یوں ہی چھپ گئی تھیں اور اگر حقیقت میں وہ بے بہا جواہرات تھے جن کے عوض آپ نے پانچ یا دس روپے دیئے تھے تو کیا یہ شکوہ روا تھا کہ بے ایمانی اور دھوکہ دہی سے ہمارا پیسہ لے لیا گیا (تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۳۳ بحوالہ رئیس قادیاں ج ا ص ۶۷)

دیکھا قادیانی کا حوصلہ پہلے لوگوں کا شکوہ نقل کرتا ہے کہ انہوں نے قادیانی کو دغاباز ٹھہرایا پھر اُن کو گالیوں سے نوازتا ہے مرزا بشیر احمد ایک جگہ لکھتا ہے کہ قادیانی نے مسیحیت اور مہدویت کا دعوی کیا تو اس کو کافر، مرتد، دجال، بے دین، دہریہ، دشمن اسلام، دشمن رسول، ٹھگ باز، دکاندار کے الفاظ سے یاد کیا گیا (از سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۴۴)

بہر حال قادیانی نے لوگوں سے براہین احمدیہ کے پچاس حصے لکھنے کا وعدہ کر کے اچھی خاصی رقمیں وصول کر لیں تیئیس سال کے بعد حصہ پنجم شائع کیا قادیانی خود لکھتا ہے۔ ''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اسلئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہوگیا، دوسرا سبب اس التوا کا جو تیئیس برس تک حصہ پنجم لکھا نہ گیا یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ اُن لوگوں کے دِلی خیالات ظاہر کرے جن کے دل مرض بدگمانی میں مبتلا تھے اور ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ اس قدر دیر کے بعد خام طبع لوگ بدگمانی میں بڑھ گئے یہاں تک کہ بعض ناپاک فطرت گالیوں پر اُتر آئے اور چار حصے اس کتاب کے جو طبع ہو چکے تھے کچھ تو مختلف قیمتوں پر فروخت کئے گئے اور کچھ مفت تقسیم کئے گئے پس جن لوگوں نے قیمتیں دی تھیں اکثر نے گالیاں بھی دیں اور اپنی قیمت بھی واپس لی'' (براہین احمدیہ

حصہ پنجم درروحانی خزائن ج۲۱صفحہ ۹)

غور کریں کہ قادیانی اب بھی انہیں کو برا کہتا ہے نہ خود کو ندامت ہے نہ لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کا فکر ہے پھر جاہل سے جاہل بھی سمجھتا ہے کہ پچاس اور پانچ میں پینتالیس کا فرق ہے مگر قادیانی نے رقمیں کھانے کیلئے اتنی بڑی حقیقت کا مذاق اڑایا گویا حساب کے پہاڑے بدل دیئے ہمارے ہاں ۵×۱۰=۵۰ جبکہ قادیانی کے ہاں ۵×۱۰=۵ (۱)

قادیانی کا آخری جملہ ''جن لوگوں نے قیمتیں دی تھیں اکثر نے گالیاں بھی دیں اور اپنی قیمت بھی واپس لی'' اس کی دلیل ہے کہ واقعی قادیانی نے لوگوں سے پچاس حصوں کی پیشگی رقمیں وصول کی تھیں۔ بہت کم لوگ اپنی رقمیں واپس لے سکے ہوں گی کیونکہ بعض تو اس دوران فوت ہوگئے ہوں گے اور بعض نے شرافت کی بنا پر پیچھا ہی چھوڑ دیا ہوگا اور جو باقی بچے پانچ اور پچاس کو برابر کرکے قادیانی ان کی رقمیں ہڑپ کر گیا (مزید تفصیلات کیلئے دیکھئے رئیس قادیاں ج ۱ص ۶۲ تا ص ۷۲)

اب آپ خود فیصلہ کریں کہ غبن اور کرپشن کرنے والوں میں قادیانی بے مثال ہوا کہ نہیں؟ کروڑوں اربوں کا غبن کرنے والے افسر اور سیاست دان بھی ایسی بے حیائی نہیں دکھاتے جو قادیانی کر گیا۔

---

۱) پچاس اور پانچ کو ایک کرنے کے بارے میں مرزائی بخاری طبع کراچی ج ۱ص ۵۱ سے معراج شریف کی اس حدیث کو پیش کرتے ہیں جس میں پانچ نمازوں کو پچاس کے برابر بتایا ہے ملک عبدالرحمٰن خادم مرزائی لکھتا ہے: معراج کی رات جب آنحضرت ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورہ سے پچاس نمازوں میں تخفیف کرانے کیلئے آخری مرتبہ اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوئے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا لیجئے یہ پانچ! یہ پچاس ہیں (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۵۴۰) ان ظالموں کو پتہ نہیں وہ خدا کا فضل ہے چاہے تو ایک پیسے کا ثواب سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ دے۔ قادیانی تو ۵۰ کی جگہ ۵ دے رہا ہے۔

درس نمبر۱۳ : مال حرام کے استعمال میں لاجواب

انتہائی پریشان کن حالات میں نبی کریم ﷺ نے حرام مال کو اسلام کیلئے استعمال نہیں کیا بلکہ آپ نے فرمایا: **لَاتُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ** (رواہ مسلم مشکوۃ ج اص ۱۰۰ رقم ۳۰۱) ''نماز بغیر پاکی کے قبول نہیں اور صدقہ حرام مال سے قبول نہیں'' نیز فرمایا: **وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ** (متفق علیہ مشکوۃ ج اص ۵۹۲ رقم ۱۸۸۸) ''اللہ تعالیٰ تو حلال وطیب ہی قبول کرتے ہیں''۔

سود کی حرمت قرآن وحدیث کا قطعی حکم ہے سود کھانے والوں سے اللہ کا اعلان جنگ ہے (البقرۃ:۲۷۹) سودی کاروبار کرنے والوں کی آخرت بہت خراب ہے، یہ ٹھیک ہے کہ دنیا میں بے شمار لوگ سودی لین دین کرتے ہیں لیکن قادیانی سود کھانے میں بھی نرالا تھا اس نے کہا: اشاعت دین میں سود کا استعمال جائز ہے (از سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۱۱۲)

مرزا بشیر احمد نقل کرتا ہے کہ ایک آدمی نے حضرت صاحب سے فتوی دریافت کیا کہ میری ایک بہن کنچنی [یعنی کنجری] تھی اس نے اس حالت میں بہت سا روپیہ کمایا پھر وہ مرگئی اور مجھے اس کا ترکہ ملا مگر بعد میں مجھے اللہ تعالیٰ نے توبہ اور اصلاح کی توفیق دی اب میں اس مال کو کیا کروں؟ حضرت صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے خیال میں اس زمانہ میں ایسا مال اسلام کی خدمت میں خرچ ہوسکتا ہے (سیرۃ المہدی ج اص ۲۶۱،۲۶۲)

اسلام سے مراد ان لوگوں کے ہاں قادیانیت ہے نہ غریب مسلمانوں کی مدد نہ جہاد نہ کوئی اور اسلامی کام بلکہ صرف وہ دین جو قادیانی نے بنایا تو مطلب یہ ہوا کہ قادیانیت کو پھیلانے اور اس کی ترقی کیلئے حرام مال کا استعمال بالکل جائز ہے۔ تاکہ قادیانی بے فکر ہو کر سود لیں، بانڈ لاٹری، جوئے اور انشورنس کی رقمیں حاصل کریں اور قادیانیت کی ترقی کیلئے بے دریغ استعمال کریں۔ سود کھانے والے اور لوگ اس طرح تو نہیں کہتے۔

درس نمبر ۱۴ : پیشگوئیوں میں نجومیوں سے بدتر

یہاں ایک واقعہ نبی کریم ﷺ کی سیرت کا پیش کرتا ہوں صرف اس کو سمجھانے کیلئے کہ پیش گوئی کا پورا ہونا کس کو کہتے ہیں قادیانی کے بالمقابل پیش کرنا ہرگز مقصد نہیں قادیانی کا موازنہ اس بارے میں انبیاء کرام سے ہرگز نہ کیا جائے اس کا موازنہ نجومیوں اور مداریوں سے کرو۔

بہرحال سیرۃ النبی ﷺ کا واقعہ یوں ہے کہ حضرت سعد بن معاذؓ غزوۂ بدر سے پہلے عمرہ کیلئے مدینہ منورہ سے مکہ جاتے ہیں وہاں اپنے میزبان امیہ بن خلف سے کہہ دیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ مسلمان تجھے قتل کریں گے امیہ ڈر جاتا ہے کہ محمد ﷺ جھوٹ نہیں بولتے جب غزوۂ بدر کے لئے ابوجہل نے کافروں کو نکلنے کیلئے کہا تو اس کو بھی کہا اس کی بیوی نے روکا کہ تجھے یاد ہے مدینہ کا ساتھی کیا کہہ گیا تھا اس نے کہا میں جلد واپس آؤں گے لیکن آگے سے آگے چلتا گیا واپس نہ آسکا اور بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا (بخاری شریف ج۲ ص ۵۶۳)

﴿پیشگوئیوں کی اہمیت قادیانی کی نظر میں﴾

مرزا قادیانی کہتا تھا:

کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے (تریاق القلوب ص ۲۱۷، روحانی خزائن ج ۱۵ ص ۳۸۲ نیز روحانی خزائن ج ۵ ص ۶۵۱) دوسری جگہ لکھتا ہے: بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق و کذب جانچنے کیلئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا (آئینہ کمالات اسلام در روحانی خزائن ج ۵ ص ۲۸۸)

<u>پیشگوئیاں معیار نہیں:</u>

میں کہتا ہوں مرزا کا یہ معیار خود غلط ہے اس لئے کہ جب اس کا دعوی قرآن وحدیث کی قطعی نصوص اور امت مسلمہ کے اجماع کے سراسر خلاف ہے تو لامحالہ مرزا جھوٹا ہوا (۱) اس لئے فوری طور پر اس کی تکذیب وتکفیر ضروری ہے۔ ویسے بھی اگر کوئی جھوٹا مدعی نبوت بیس سال کیلئے

پیش گوئی کردے تو کیا ہم بیس سال تک اس کی تکذیب میں توقف کریں؟ ہرگز نہیں جھوٹے نبی کی تکذیب فوری طور پرضروری ہے۔

ہمارے لئے اصل معیار قرآن وحدیث ہے، مسلمانوں کا عقیدہ ہے، قادیانی کی پیشگوئیاں نہیں اس لئے ہم اس کی پیشگوئیوں پر اس اعتبار سے بحث نہ کریں گے کہ اگر وہ نبی ہوتا تو اس کی پیشگوئیاں پوری ہوجاتیں بلکہ ہم یہ ثابت کریں گے کہ مرزا قادیانی پیشگوئیوں میں نجومیوں سے بھی گیا گزرا تھا حدیث پاک میں ہے کہ نجومیوں کو جنات ایک آدھ بات آسمان سے سنی ہوئی بتاتے ہیں وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر پھیلا دیتا ہے ایک بات جو اس کو اوپر سے پہنچی ہوتی ہے وہ سچی ہوجاتی ہے اس کی وجہ سے اس کی تصدیق کی جاتی ہے۔[بخاری ج۲ص۸۰۷]

بہرحال نجومیوں کی پیشگوئی جھوٹ ہوجائے تو وہ اس بارے میں خاموش ہوجاتے ہیں مگر قادیانی ایسا نہ تھا یہ اس کی تاویلیں کرتا تھا ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کیلئے سو جھوٹ بولا کرتا تھا وہ کہتا تھا میری بات غلط نہیں میں سچا ہوں چنانچہ ایک پادری آتھم کے ساتھ ۱۵ دن مناظرہ کرتا رہا کامیاب نہ ہوا تو آتھم کی بیماری کو دیکھ کر اس نے اور حکیم نوردین نے طب کی رو سے سمجھ لیا کہ یہ چند ماہ کا مہمان ہے۔اپنی شکست پر پردہ ڈالنے کیلئے قادیانی نے یہ الہام بنایا کہ آتھم پندرہ مہینوں میں مرجائے گا اِن کو یقین تھا کہ وہ چند ماہ میں مرے گا لیکن ہوا یہ کہ دن پورے ہونے لگے اور وہ زندہ ہے مرزائیوں کو یقین تھا کہ مرزے کی پیشگوئی سچی ہوگی مرزائی نئے کپڑے لے کر قادیاں جمع

---

۱) مرزا قادیانی نے قرآن وحدیث کے خلاف اور بھی کئی معیار بنائے تھے کبھی کہتا ہے کہ جو شخص وحی الٰہی کا دعوی کرے اور ایک جماعت بنالے اور اس کا مذہب دنیا میں اچھی طرح رائج اور قائم ہوجائے اور مستقل طور پر چل پڑے تو سمجھنا چاہئے کہ وہ شخص سچا تھا (سیرۃ المہدی ج۳ص۴۳) اور کبھی کہتا ہے: جس کی دعائیں زیادہ قبول ہوں وہ مومن ہے (بحوالہ رئیس قادیاں ج۲ص۶۵) کیونکہ ہم قرآن وحدیث پر ایمان لانے کے پابند ہیں ایسے اصولوں کے نہیں۔

ہو گئے کہ وہ مرے گا اور ہم خوشی منائیں گے مگر پندرہ ماہ میں وہ نہ مرا جس کی وجہ سے ہر طرف بدنامی ہوئی، آتھم کو مارنے کیلئے وظیفے بھی کئے مگر قادیانی کا حوصلہ کہیں یا اعلیٰ درجہ کی بے حیائی کہ تاریخ گزرنے کے بعد کہتا ہے میں جیت گیا۔ آتھم نے دل سے رجوع کرلیا تھا لیکن سیدھی سی بات ہے کہ تو نے تاریخ گزرنے سے پہلے اس کا اعلان کیوں نہ کر دیا پھر آتھم زبان سے کہہ رہا ہے کہ میں پکا عیسائی ہوں میں نے رجوع نہیں کیا۔ یاد رہے کہ پیشگوئی کا سچا ہونا یہ نہیں کہ پیشگوئی کرنے والا ذلیل ہونے کے بعد دفاع کرتا پھرے بلکہ پیشگوئی کا سچا ہونا یہ ہے کہ مخالف خود اس کی صداقت کو تسلیم کرے (اس واقعہ کی تفصیلات کیلئے دیکھئے رئیس قادیاں ج۲ص۱۵۱ تا ص۱۹۰) سیرۃ المہدی میں بھی کئی جگہ اس واقعہ کا ذکر ہے دیکھئے سیرۃ المہدی ج۱ص ۱۰۷، ۱۰۸ نیز ص۱۸۴ تا۱۸۶، ج۱ص۱۹۲، ۲ص۷، ۸ نیز سیرۃ المہدی ج۳ص ۲۱۶

نوٹ: مرزا بشیر احمد نے قادیانی کو سچا ثابت کرنے کیلئے پیشگوئیوں کے لمبے چوڑے ضابطے بنائے آخر میں پھر چور دروازہ رکھا کہ ان کے علاوہ اور بھی اصول ہو سکتے ہیں (سیرۃ المہدی ج۱ ص۱۸۴ تا ۲۰۸)

﴿پیشگوئی کے جھوٹا ہونے پر قادیانی نے اپنی جماعت کو کیسے سنبھالا﴾

مرزے کا لڑکا اپنے ماموں میر محمد اسماعیل سے نقل کرتا ہے:

آتھم کی پیشگوئی کا آخری دن تھا اور جماعت میں لوگوں کے چہرے پژمردہ ہیں اور دل سخت منقبض ہیں بعض لوگ ناواقفی کے باعث مخالفین سے اس کی موت پر شرطیں لگا چکے ہیں ہر طرف سے اداسی کے آثار ظاہر ہیں لوگ نمازوں میں چیخ چیخ کر رو رہے ہیں کہ اے خداوند ہمیں رسوا مت کریو۔ غرض ایسا کہرام مچ رہا ہے کہ غیروں کے رنگ بھی فق ہو رہے ہیں مگر یہ خدا کا شیر گھر سے نکلتا ہے ہنستا ہوا اور جماعت کے بر سر آوردوں کو مسجد میں بلاتا ہے مسکراتا ہوا، اُدھر حاضرین کے دل بیٹھے جاتے ہیں اُدھر وہ کہہ رہا ہے کہ لو پیشگوئی پوری ہو گئی، اطلع اللّٰہ علی ھمہ وغمہ مجھے الہام ہوا اس نے حق کی طرف رجوع کیا حق نے اس کی طرف رجوع کیا کسی نے اس کی

بات مانی نہ مانی اس نے اپنی سنا دی اور سننے والوں نے اس کے چہرہ کو دیکھ کر یقین کرلیا کہ یہ سچا ہے ہم کو غم کھا رہا ہے اور یہ بے فکر اور بے غم مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہا ہے اس طرح کہ گویا حق تعالیٰ نے آتھم کے معاملہ کا فیصلہ اسی کے اپنے ہاتھ میں دے دیا اور پھر اس نے آتھم کا رجوع اور بیقراری دیکھ کر خود اپنی طرف سے مہلت دے دی اور اب اس طرح خوش ہے جس طرح ایک دشمن کو مغلوب کر کے ایک پہلوان پھر محض اپنی دریا دلی سے خود ہی اسے چھوڑ دیتا ہے کہ جاؤ ہم تم پر رحم کرتے ہیں، ہم مرے کو مارنا اپنی ہتک سمجھتے ہیں (سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۱۲۱، ۱۲۲)

مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

جس وقت آتھم کے متعلق یہ مشہور ہوا کہ وہ میعاد کے اندر فوت نہیں ہوا تو حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ دیہات میں روٹیاں پکوا کر تقسیم کرو اور کہو یہ روٹیاں فتح اسلام کی روٹیاں ہیں (سیرۃ المہدی ج ۳ ص ۳۰۰)

درس نمبر ۱۵ : قادیانی کی موت کے عجائبات

قادیانی کی موت عارضی بیت الخلاء میں ہوئی جب اس کو ہیضہ کی وجہ سے بیت الخلاء جانے کی زیادہ ضرورت پیش آنے لگی تو گھر والوں نے چار پائی کے پاس ہی اس کیلئے انتظام کر دیا اس کے پاس ہی مرگیا (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۱۱) قادیانی کا بیٹا لکھتا ہے:

حضرت مسیح موعود [مرزا قادیانی] کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود [مرزا قادیانی] کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کیلئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ میری چار پائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے

لئے بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا تم اب سو جاؤ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے اس لئے میں نے چار پائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چار پائی پر گر گئے اور آپ کا سر چار پائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی (سیرۃ المہدی ج ا ص ۱۱،۱۲) خط کشیدہ الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا ہیضہ سے مرا ہے کیونکہ دست اور قے کے جمع ہونے کو ہی تو ہیضہ کہتے ہیں۔

فائدہ: مرزا قادیانی آخر تک اپنے کفر پر قائم رہا مرنے سے تھوڑی دیر پہلے کہتا ہے تم عیسی کو مرنے دو کہ اسی میں اسلام کی زندگی ہے (سیرۃ المہدی ج ا ص ۴۷) اللہ تعالیٰ برے انجام سے سب مسلمانوں کو بچائے آمین۔ کچھ لوگ یہ شعر پڑھا کرتے ہیں:

اگر مرزا ہوتا خدا کا نبی   ٹٹی میں گر کر نہ مرتا کبھی

راقم الحروف کہتا ہے یہ شعر کہنے والے پکے مسلمان ختم نبوت کے خادم ہیں انہوں نے قادیانی کے مرنے کے بعد قادیانیوں کو سمجھانے کیلئے یہ شعر کہا مگر بہتر یہ ہے کہ قادیانی کے ساتھ نبوت کی شرط یا نبوت کا ذکر نہ کیا جائے کیونکہ اگر وہ بیت الخلاء میں نہ مرتا تو بھی جھوٹا ہی تھا جیسے مسیلمہ کذاب لڑائی میں مارا گیا، قادیانی کے حال کے مطابق درست شعر یوں ہے۔

دو لکڑیاں دو کانے   مرزا مریا ٹٹی خانے

سارے باب کا حاصل: مرزا قادیانی عقل وفہم میں عام آدمی سے بھی گیا گزرا تھا جو شخص انبیاء کرام کے حق میں اترنے والی آیات کو اپنے لئے سمجھ لے ایسا شخص تو اس لائق نہیں کہ اسے نکاح میں گواہ بنایا جائے کہیں خود کو ہی دولہا یا دلہن نہ سمجھ لے پھر اس کے باپ نے اس کیلئے دلہن کا لفظ بھی استعمال کیا ہوا ہے (دیکھئے سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۸۰)

﴾سوالات﴿

س: باب نمبر۳ کا خلاصہ لکھیں۔

س: اس کو ثابت کریں کہ نبی کریم ﷺ کو ہر وقت اپنے حواس پر قابو تھا۔

س: قادیانی نے خود کو کن امور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل بتایا؟

س: قاضی محمد نذیر اور عبدالرحمٰن خادم کی کچھ گستاخانہ عبارات نقل کریں۔

س: ''قادیانی عام آدمی سے بھی گیا گزرا تھا'' اس کو ثابت کریں پھر عبدالرحمٰن خادم مرزائی کی عبارت نقل کریں جس سے پتہ چلے کہ مرزائی مناظرین مرزے کے کردار پر گفتگو کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

س: مرزائیت کے ناقابل اعتماد ہونے کو ثابت کریں۔

س: مرزا کی مدہوشی کے چند واقعات لکھیں، اور بتائیں کہ اس زمانے کے ۷۰۰ روپے آج کے کتنے روپے بنتے ہیں۔

س: خالی جگہ پر کریں: مرزے کو...... کے الٹے سیدھے کا پتہ...... نہیں چلتا تھا، مرزے نے کہا میں نے...... جماعت کا...... پڑھ دیا، اس نے سفید...... کی جگہ نمک منہ میں ڈال لیا۔ مرزا قادیانی میں...... کی فکر تو کیا...... ہی نہ تھی۔ مرزا کو اپنے دل...... دماغ اور...... اعضاء پر بالکل کنٹرول...... تھا۔ عورتیں کہتی تھیں مرزا صاحب کی آنکھیں...... ہیں۔ مرزا قادیانی...... کا چوزہ...... کرنے لگا تو بجائے...... کی گردن پر...... پھیرنے کے اپنی...... کاٹ لی۔

س: قادیانی کی بیماریوں کے کچھ عجائبات لکھیں اور یہ بتائیں کہ کس بیماری کی نسبت کر کے اس نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر بہتان باندھا ہے؟

س: مراق کیا ہے؟ نیز قادیانی میں مراقی ہونے کے کچھ واقعات تحریر کریں۔

س: قادیانی اپنی بیماریوں پر فخر کیسے کرتا تھا؟

س: قادیانی کے نسب اور تاریخ پیدائش کے بارے میں کچھ عجائبات لکھیں اور بتائیں کہ تاریخ پیدائش کا سوال کیوں اٹھاتے ہیں؟

س: وضاحت کریں کہ قادیانی نے مہدی بننے کیلئے ۸ سال عمر کم دکھائی۔

س: ثابت کریں کہ قادیانی کی کوئی بات قابل اعتبار نہیں۔

س: مرزا کے زمانے میں گوشت کی کیا قیمت تھی؟ نیز مرزا نے دعا کرنے کیلئے کتنی رقم کا مطالبہ کیا تھا؟

س: نبی کریم ﷺ امانت داری میں بے مثال تھے اس کو ثابت کریں۔

س: قادیانی کی عبارت سے ثابت کریں کہ اس نے پچاس حصوں کے پیسے لئے تھے اور چار حصے لکھنے کے ۲۳ سال بعد پانچواں حصہ شائع کیا۔

س: درج ذیل دو جوابوں میں سے آپ کس کو صحیح کہیں گے اور قادیانی نے کس کو صحیح کہا:

۵×۱۰=۵۰ ، ۵×۱۰=۵

س: غبن اور اکل حرام سے متعلق قادیانی کے عجائبات تحریر کریں

س: قادیانی کی وہ عبارت پیش کریں جس میں اس نے اپنی پیشگوئیوں کو معیار بتایا پھر یہ بتائیں کہ اس کا یہ معیار درست ہے یا نہیں اور کیوں؟

س: نبی کریم ﷺ کی پیشگوئی کی کوئی مثال ذکر کریں نیز یہ ثابت کریں کہ مرزا قادیانی پیشگوئیوں میں نجومیوں سے بدتر تھا؟

س: پیشگوی کے جھوٹا ہونے پر قادیانی نے اپنی جماعت کو کیسے سنبھالا؟

س: قادیانی کے بنائے ہوئے کچھ غلط معیار ذکر کریں۔

س: اس کی کیا دلیل ہے کہ مرزا قادیانی ہیضہ کی بیماری سے مرا؟

س: مرزا کی موت کے بارے میں دو شعر لکھیں اور بتائیں کونسا بہتر ہے؟

س: قادیانی جیسے کو نکاح میں گواہ بنانا خطرناک کیوں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ ق ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

(سورۃ البقرۃ:۷۹)

باب نمبر ۴

دعووں کا شہزادہ

[قادیاں کے الہامی صاحب کے دعوے]

﴿باب نمبر۴ کا خلاصہ﴾

دعوے دو قسم کے ہوتے ہیں کچھ وہ جن کا عقلی اور شرعی طور پر امکان ہو کچھ ایسے جن کا شرعی یا عقلی طور پر امکان نہ ہو جو شرعی طور پر ممکن ہو اس کے بارے میں غور کیا جا سکتا ہے لیکن جس دعوے کا امکان نہیں اس کے بارے میں کوئی بحث نہ کی جائے اس کو فوری طور پر رد کرنا ضروری ہے کوئی انسان خدائی کا دعوی کرے یا کہے میرے اندر خدا تعالیٰ کی خاص صفات ہیں مثلاً کوئی علم غیب کا دعوی کرے تو ہم فوری طور پر اس کو رد کریں گے۔

نبی کریم ﷺ کی آمد سے پہلے انبیاء کرام آیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ مدعی نبوت کو معجزات دیا کرتے تھے وہ کوئی پیشگوئی کرتے تو سچی ہوا کرتی تھی اس زمانے میں مدعی نبوت ہو کر معجزہ دکھا دینا دلیل نبوت ہوتی تھی کوئی جھوٹا مدعی نبوت معجزات نہیں دکھا سکتا تھا۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے آپ نے معجزات دکھائے لوگوں کو آپ کی نبوت کا یقین ہو گیا، نبوت کے ساتھ ساتھ آپ نے ختم نبوت کا بھی اعلان کیا اب کوئی شخص نبوت کا دعویدار ہو تو ہم اس سے کوئی دلیل یا نشانی طلب نہ کریں گے بلکہ اس کا دعوی سن کر فوراً اس کو رد کریں گے۔ نبی ﷺ نے جو فرمایا کہ مدعی کے ذمہ گواہ ہیں یہ ایسے مدعی کے بارے میں ہے، جس کا دعوی شرعی طور پر ممکن ہو۔

قرآن وحدیث کی وہ نصوص جن کا معنی قطعی ہے ان میں کوئی دوسرے معنی نکالے اس کی بات قطعاً نہ سنی جائے گی مثلاً قرآن کریم میں ہے محمد رسول اللہ، اسی طرح عیسی علیہ السلام یا دیگر انبیاء کرام کے نام ہیں حضرت مریم کا نام ہے احمد نام انبیاء میں سے صرف نبی کریم ﷺ کا ہے قادیانی نے مختلف موقعوں پر ان ناموں کو اپنے لئے استعمال کیا اس کے یہ دعوے قطعاً قابل سماع نہ ہوں گے۔ گمراہی میں وہی پڑتے ہیں جو فوری طور پر ایسے لوگوں کی تکذیب نہیں کرتے۔

اسی طرح کسی مدعی نبوت پر سالہا سال عذاب نہ آئے یا دنیا کی فراوانی ہو تو بھی وہ جھوٹا ہی رہے گا اور یہ فراوانی اس کیلئے استدراج بنے گی۔ **اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا، اَللّٰھُمَّ اَعِذْنَا**

درس نمبر ۱ : کونسا دعوی قابل سماع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو اُن کے دعووں کی وجہ سے دے دیا جائے تو دوسرے کے خون اور مالوں پر دعوے کر دیں لیکن مدعی علیہ پر قسم ہے(۱) دوسری روایت میں ہے کہ مدعی پر گواہ ہیں اور مدعی علیہ یعنی منکر پر قسم ہے۔

دعوے دو قسم کے ہوتے ہیں کچھ وہ جن کا عقلی اور شرعی طور پر امکان ہو کچھ ایسے جن کا شرعی یا عقلی طور پر امکان نہ ہو۔ اوپر ذکر کردہ حدیث ان دعووں کے بارے میں ہے جو عقلاً و شرعاً ممکن ہوں جس دعوے کا امکان نہیں وہ سنا نہ جائے اس کو فوری طور پر رد کرنا ضروری ہے جیسے

ایک آدمی کا بیٹا بیمار ہو گیا ڈاکٹر نے کہا بیٹا مر گیا ہے بیٹا کہنے لگا میں زندہ ہوں باپ نے کہا خبردار تیری مانیں یا ڈاکٹر کی؟ چونکہ بیٹے کی آواز اس کی زندگی کی دلیل ہے اس لئے ڈاکٹر کی یہ بات نہ سنی جائے گی بلکہ اگر بیٹا کہہ دے ہائے میں مر گیا تو بھی اس کی زندگی کی دلیل ہے۔

ایک آدمی کسی سے گدھا لینے گیا مالک نے کہا گدھا کوئی لے گیا ہے گھر میں نہیں اتنے میں اندر سے گدھے کی آواز بلند ہوئی مانگنے والے نے کہا گدھا تو تیرے گھر میں ہے گدھے کا مالک کہنے لگا کمال ہے تو میری بات نہیں مانتا۔ اس واقعہ میں گدھے کے مالک کی بات قطعاً قبول نہیں کیونکہ گدھے کی آواز اس کے وجود کی دلیل ہے ہم گدھے کی آواز کا مطلب تو نہیں جانتے لیکن آواز سن کر اتنا پتہ چلتا ہے کہ گدھا موجود ہے۔

کوئی شخص کہے اس زمانہ میں جو خنزیر فارمز میں پالے جاتے ہیں وہ حلال ہیں اس لئے کہ ان خنزیروں کو اچھی غذا کھلائی جاتی ہے یہ گندگی نہیں کھاتے تو یہ دعوی قطعاً قبول نہیں۔

---

۱) حدیث شریف کے الفاظ یوں ہیں: ''**لو یعطی الناس بدعواھم ، لادعی ناس دماء رجال واموالھم ولکن الیمن علی المدعی علیه** الخ (مشکوۃ ج۳ ص۱۱۱۰ رقم ۳۷۵۸ نیز مشکوۃ ج۳ ص۱۱۱۲ رقم ۳۷۶۹)

درس نمبر۲ : ناممکن دعووں کی چند مثالیں

۱) کوئی شخص کہے کہ اُس کو دعائیں قبول کرنے کا اختیار حاصل ہے یہ ایسا دعوی ہے جو شرعی طور پر قابل توجہ ہی نہیں اس لئے کہ دعائیں قبول کرنا شرعی طور پر صرف اللہ کا کام ہے۔

۲) مرزا قادیانی اپنے لئے علم غیب مدعی ہے ''ان معنوں میں کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر، اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۴، ۵ در روحانی خزائن ج۱۸ ص۲۱۰، ۲۱۱) اُس کا یہ دعوی قطعاً قابل قبول نہیں کیونکہ نصوص قطعیہ کی رو سے علم غیب صرف اللہ کی صفت ہے۔ اسی طرح قادیانی کا یہ کہنا بھی باطل ہے ''نبی کا خاص کمال یہ ہے کہ خدا سے ایسا علم غیب پاوے جو بطور نشان کے ہو'' (ضمیمہ تریاق القلوب نمبر۵ در روحانی خزائن ج۱۵ ص۵۱۶) کیونکہ اس عبارت میں بھی اُس نے غیر اللہ کی طرف علم غیب کی نسبت کی ہے۔ انبیاء کرام کو غیب کی خبریں ملتی ہیں نہ کہ علم غیب۔

۳) نبی کریم ﷺ کی آمد سے پہلے انبیاء کرام آیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ مدعی نبوت کو معجزات دیا کرتے تھے اس وقت یہ مسئلہ تھا کہ کوئی جھوٹا مدعی نبوت معجزہ نہیں دکھا سکتا تھا مدعی نبوت ہو کر معجزہ دکھا دینا دعوی نبوت میں سچے ہونے کی دلیل ہوا کرتی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے ختم نبوت کا اعلان کیا اب کوئی شخص نبوت کا دعویدار ہو تو ہم فوراً اُس کا دعوی رد کریں گے۔ نبی ﷺ نے جو فرمایا کہ مدعی کے ذمہ گواہ ہیں یہ ایسے مدعی کے بارے میں ہے جس کا دعوی شرعی طور پر ممکن ہو۔

۴) قرآن وحدیث کی وہ نصوص جن کا معنی قطعی ہے کوئی اُن کے اور معنی نکالے فوراً رد کئے جائیں گے مثلاً قرآن کریم میں ہے محمد رسول اللہ، اسی طرح عیسی علیہ السلام یا دیگر انبیاء کرام کے نام ہیں حضرت مریم کا نام ہے احمد نام انبیاء میں سے صرف نبی کریم ﷺ کا ہے قادیانی نے مختلف موقعوں پر ان ناموں کو اپنے لئے استعمال کیا اس کے یہ دعوے قطعاً قابل سماع نہ ہوں گے۔

درس نمبر۳ : قادیانی کے دعووں کی بہتات

مولانا محمد رفیق دلاوریؒ نے جھوٹے نبیوں کے حالات پر ایک مفصل کتاب دو جلدوں لکھی جس کا نام ہے ''ائمہ تلبیس'' اس کتاب میں لکھتے ہیں کہ پہلے زمانے میں جو مدعی گزرے ہیں وہ عموماً ایک ایک منصب کے دعویدار تھے کوئی کوئی تھا جو دو تین منصب کا مدعی تھا مگر مرزا قادیانی ایک ایسا مدعی گزرا ہے جس کے دعوے مجھ سے شمار نہیں ہو سکے انہوں نے ۸۴ دعوے ذکر کئے ہیں چند ایک یہ ہیں امام الزمان، مجدد، مثیل مسیح، مریم، مسیح موعود، مہدی، خاتم الانبیاء، خاتم الاولیاء، خاتم الخلفاء، حجر اسود، تمام انبیاء سے افضل، خدا ہوں، صاحب اختیارات کن فیکون ہوں، کاسر الصلیب ہوں۔(از ائمہ تلبیس ج۲ص۳۰۴،۳۰۵)

راقم کہتا ہے کہ قادیانی کے پاس محض دعوے تھے پھر مجددیت یا مہدویت ایسا شرعی منصب نہیں جس کی تصدیق ضروری ہو اکثر مجددین نے دعوی تجدید نہ کیا حضرت امام مہدی تشریف لائیں گے امت کے اکابر ان کو پہچان لیں گے مگر وہ دعوی تو نہ کریں گے۔حضرت عیسی علیہ السلام بے شک نبی تھے اور نبی ہوں گے اُن کی نبوت پر ایمان فرض ہے یہی وجہ ہے کہ مہدویت کا دعوی کفر نہیں اس لئے کسی جھوٹے مدعی کو مہدی سمجھنا ایمان سے خارج نہیں کرتا[ہاں ان کے بدعتی ہونے میں کوئی کلام نہیں جبکہ میسحیت کا دعوی کفر ہے] جبکہ حضرت ابن مریم علیہ السلام کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو مسیح موعود سمجھنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے(دیکھئے ائمہ تلبیس ج۱ص۱۳) حضرت عیسی علیہ السلام نے دعوی نبوت کیا تھا، معجزات دکھائے تھے لیکن جب آسمان سے نزول فرمائیں گے تو امت مسلمہ کا حق والا گروہ ان کی علامات دیکھ کر خود ہی جان لے گا عیسی علیہ السلام اس وقت نہ دعوی کریں گے نہ معجزہ دکھائیں گے۔قادیانی جیسوں کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ بھی کافی ہے کہ انہوں نے میسحیت یا مہدویت کا دعوی کر کے اپنی اتباع کی طرف لوگوں کو بلایا جبکہ سچے مسیح اسی طرح سچے مہدی دعوی نہ کریں گے۔

درس نمبر۴ : قادیانی کے دعووں کے چند عجائبات

۱) دعویٰ مسیحیت کیلئے قادیاں میں رسائل لکھے پھر لدھیانہ جا کر دعویٰ شائع کیا اس سے قبل کہا میں ایسی بات کا اعلان کرنے لگا ہوں جس سے ملک میں مخالفت کا بہت شور پیدا ہوگا (از سیرۃ المہدی ج ۱ص ۱۹) معلوم ہوا کہ اس نے اپنے طور پر اعلان کیا، اگر وہ سچا ہوتا تو جونہی حکم ملا اعلان کر دیتا یہ کیسا مامور ہے جو اپنے دعوے کیلئے کتابیں لکھتا ہے کتابیں لکھنے اور اُن کے چھپنے میں جتنا وقت لگا اس نے حکم کی تعمیل میں دیر کر دی۔ تو جو خود اللہ کے حکموں پر عمل میں عمداً تاخیر کرتا ہے وہ دوسروں کو اپنی اتباع کی دعوت کس بنا پر دے رہا ہے؟

۲) مرزے کا سالا میر اسماعیل تیسری جماعت میں تھا کسی نے اس کو بتایا کہ مرزا کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور آنے والا مسیح خود قادیانی ہے تو میر اسماعیل کہنے لگا یہ کیسے ہو سکتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو زندہ ہیں آسمان سے نازل ہوں گے گھر آ کر قادیانی سے ذکر کیا تو اس نے اپنی کتاب فتح اسلام لا کر دی (سیرۃ المہدی ج ۱ص ۲۲) اس کا مطلب یہ ہوا کہ مرزا کے گھر کے بچے بھی یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں آسمان سے نازل ہوں گے قادیانی نے وفات مسیح کا عقیدہ گھڑا اور اس پر اپنی مسیحیت کی بنیاد رکھی۔

۴) مرزا کا لڑکا کہتا ہے: ساری دنیا جانتی ہے کہ مسیح موعود کا نام غلام احمد تھا (سیرۃ المہدی ج ۱ص ۴۷) قرآن وحدیث میں مسیح بن مریم کا ذکر تو ہے۔ مسیح موعود کا لفظ ان لوگوں نے قادیانی کیلئے استعمال کیا اس لئے اس عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ سب کو معلوم ہے کہ مرزا قادیانی کا نام غلام احمد تھا جبکہ دوسری طرف قادیانی نے احمد ہونے کا دعویٰ بھی کیا (سیرۃ المہدی ج ۱ص ۷۷)

۵) مرزا کا لڑکا شاید دوسری جماعت میں تھا مرزا نے بیوی سے کہا اسے ایم اے کرانا لڑکا کہتا ہے: غور کریں تو اس میں ''دو تین پیشگوئیاں'' ہیں (از سیرۃ المہدی ج ۱ص ۵۴) میں کہتا ہوں کہ مرزا بشیر احمد اس میں ''دو تین سو پیشگوئیوں'' کا دعویٰ کر دیتا تو ہم کیا کر لیتے؟

درس نمبر ۵: قادیانی کے دعووں کے کچھ حوالہ جات

۱) خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے (اربعین در روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۴، ۴۴۵ حاشیہ)

۲) خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے (کتاب البریۃ در روحانی خزائن ج ۱۳ ص ۲۰۱ حاشیہ)

۳) میں خدا کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہوں (نصرۃ الحق در روحانی خزائن ج ۲۱ ص ٦٦)

۴) اے آدم اے مریم اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے (تذکرہ ص ۷۱، براہین احمدیہ در روحانی خزائن ج ۱ ص ۵۹۱ حاشیہ)

مریم سے مریم ام عیسیٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ مراد ہیں اور ایسا ہی ان ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کئے گئے ہیں ان ناموں سے بھی وہ انبیاء مراد نہیں ہیں بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے (مکتوبات احمدیہ ج ۱ ص ۸۲ بحوالہ تذکرہ ص ۷۱، ۷۲ حاشیہ)

۵) قل انی ارسلت الیکم جمیعا: کہہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں (تذکرہ ص ۱۲۹)

٦) اللہ جل شانہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا (تذکرہ ص ۱۷۷)

۷) الہام: جعلناک المسیح بن مریم (ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) (تذکرہ ص ۱۹۱)

۸) الہام: انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون یعنی تیری بات یہ

ہے کہ جب تو ایک بات کو کہے کہ ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے (براہین احمدیہ درروحانی خزائن ج ۲۱ ص ۱۲۴)

۹) بَشَّرَنِیْ وَقَالَ اِنَّ الْمَسِیْحَ الْمَوْعُوْدَ الَّذِیْ یَرْقُبُوْنَهٗ وَالْمَهْدِیَّ الْمَسْعُوْدَ الَّذِیْ یَنْتَظِرُوْنَهٗ هُوَ اَنْتَ (اتمام الحجۃ درروحانی خزائن ج ۸ ص ۲۷۵) ترجمہ: ’’خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے‘‘

۱۰) سو اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام زماں میں ہوں (ضرورۃ الامام درروحانی خزائن ج ۱۳ ص ۴۹۵)

۱۱) جب میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا (ایک غلطی کا ازالہ درروحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲)

۱۲) سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا (دافع البلاء درروحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

۱۳) میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت: وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں (ایک غلطی کا ازالہ درروحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲)

درس نمبر ۶ : اسلام کی حقانیت کے ۳۰۰ دلائل کا دعویٰ

مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ اس نے براہین احمدیہ میں چھاپنے کیلئے تین سو دلائل اسلام کی حقانیت کے جمع کئے تھے اس کا بیٹا کہتا ہے جو جلدیں چھپیں ان میں صرف ایک نامکمل دلیل ذکر ہوئی چنانچہ مرزا بشیر احمد کہتا ہے:

تین سو دلائل جو آپ نے لکھے تھے ان میں سے مطبوعہ براہین احمدیہ میں صرف ایک ہی دلیل بیان ہوئی ہے اور وہ بھی نامکمل طور پر، ان چار حصوں کے طبع ہونے کے بعد اگلے حصص کی

اشاعت خدائی تصرف کے ماتحت رک گئی اور سنا جاتا ہے کہ بعد میں اس ابتدائی تصنیف کے مسودے بھی کسی وجہ سے جل کر تلف ہو گئے (سیرۃ المہدی ج ۱ص ۱۱۲)

یہ سب کہنے کی باتیں ہیں اسلام کی حقانیت کے اوپر بے شمار کتابیں دستیاب ہیں قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ میں خاص بات یہ تھی کہ اس میں دعووں کی بھر مار اور بہت سی باتیں کفریہ تھیں قادیانی کا یہ بھی دعوی ہی تھا کہ میرے پاس تین سو دلائل ہیں اگر یہ حقیقت ہوتی تو ان کو شائع کرتا یا اپنے مریدوں سے شائع کروا دیتا۔

قادیانی کے بعد والوں کو فکر ہوئی کہ کہیں لوگ اِن سے اس چیز کا مطالبہ نہ کر دیں تو کہہ دیا کہ وہ دلائل ہی جل گئے تھے، تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ اب سوچئے کہ پانچ جلدوں کی کتاب میں اسلام کی حقانیت کی ایک دلیل بھی مکمل نہ ہو سکی جب کہ کتاب کا موضوع ہی یہ تھا تو کتاب میں ہے کیا؟ کتاب میں قادیانی کے دعوے ہی دعوے ہیں اور اس کے دعوے اسلام کے سراسر خلاف ہیں اس لئے اس کتاب میں اسلام کی تو کوئی دلیل مکمل نہ ہوئی کفر کی اشاعت ہو گئی۔

پھر عقیدۂ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد سے ہے اس لئے جب تک وہ اپنے کفریات سے توبہ نہ کرتا تو ہزاروں دلائل بھی بیان کر دیتا اسلام کی حقانیت ثابت نہیں ہو سکتی تھی۔

درس نمبر ۷: ایک اشکال اور اس کا جواب

سوال: مرزائی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بھی تو اتنے نام تھے قادیانی کے اتنے دعوے ہوئے تو کیا ہوا؟

جواب: مرزائیوں کے کفریات سے ایک یہ ہے کہ یہ اس بے ایمان کو انبیاء کرام پر قیاس کرنے لگ جاتے ہیں اس کو قیاس کرنا ہے تو کسی بدمعاش بے ایمان خائن پر قیاس کرو۔ پھر دیکھئے نبی کریم ﷺ نے چالیس سال تک کوئی دعوی نہ کیا اور جب دعوی نبوت و رسالت کر دیا تو اس پر جمے رہے آپ نے کبھی خدائی کا دعوی تو نہ کیا۔ آپ نے کبھی دعوی نبوت سے انحراف تو نہ کیا آپ

نے اس وقت کی کسی حکومت کی فرماں برداری کا اعلان تو نہیں کیا، بلکہ سب کو اپنی اتباع کی کھل کر دعوت دی۔ قادیانی نے متعدد دعوے کئے پھر اپنے کہنے کے مطابق نبی ہونے کے باوجود اپنی تحریروں اور خطوط میں لکھتا رہا خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی، حکومت وقت کی چاپلوسی کرتا رہا [براہین احمدیہ ج ۳ در روحانی خزائن ج ۱ ص ۱۳۸، ۱۳۹]

دعووں کا شہزادہ:

مرزا قادیانی کے ایک مرید مفتی محمد صادق نے قادیانی کو کچھ نبیں پیش کیں پہلے ٹھیک چلیں پھر خراب ہونے لگیں تو اُس مرید نے نب بنانے والے کارخانے میں خط لکھا کہ میں یہ نبیں مسیح موعود کو دیتا تھا تم جانتے ہو کہ مسیح موعود کون ہیں؟ پھر میں نے حضور کے دعاوی ذکر کر کے تبلیغ بھی کر دی (از سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۱۰۴)

میں کہتا ہوں کہ قادیانی کے پاس سوائے دعووں کے اور کیا رکھا تھا؟

درس نمبر ۸ : سچائی کے جعلی معیار

کہتے ہیں ایک جھوٹ کو سچا کرنے کیلئے سو جھوٹ بولنا پڑتا ہے قادیانی کے اپنے جھوٹے دعووں پر پردہ ڈالنے کیلئے جھوٹ بھی بولے اور جھوٹے معیار بھی بتائے مرزا بشیر لکھتا ہے کہ ایک آدمی نے ایک قادیانی سے کہا میں تمہارے مرزے کو خط لکھ کر ایک بات کے متعلق دعا کراتا ہوں اگر وہ کام ہو جائے تو میں سمجھ لوں گا کہ وہ سچے ہیں پھر دعا کروائی اور کام ہو گیا (از سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۲۳۹، ۲۴۰) یہ معیار خود باطل ہے بھلا جب اس کے دعوے سراسر خلاف شرع ہیں تو کیا ہم اس کی ایک دعا کے قبول ہونے سے نصوص کو غلط سمجھ لیں ۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

مرزا کہتا ہے کہ جو وحی کا دعوی کرے اور اس کا مذہب رائج ہو جائے اور دنیا میں چل پڑے تو سمجھنا چاہئے کہ وہ شخص سچا تھا (سیرۃ المہدی ج ۳ ص ۴۳) میں کہتا ہوں ایسا مدعی اگر سچا ہو تو کیا نبی ﷺ جھوٹے ہو جائیں۔ حاشا وکلا۔ یہ معیار ہی غلط ہے۔ معیار نصوص شرعیہ ہیں۔

﴿سوالات﴾

س: اس سبق کا خلاصہ تحریر کریں۔

س: کوئی شخص اپنے لئے انبیاء کے نام رکھے اوران کے حق میں آنے والی آیات کواپنے لئے استعمال کرے،ہم اس کے دعوے پرغور کریں یافوراً کریں اور کیوں؟

س: کچھ ایسے دعوے ذکر کریں جوشرعی طور پر یا عقلی طور پر ممکن نہ ہوں۔

س: قادیانی کا یہ کہنا باطل کیوں ہے؟

''نبی کا خاص کمال یہ ہے کہ خدا سے ایسا علم غیب پاوے جوبطورنشان کے ہو''

س: دعووں کے اعتبار سے قادیانی پہلے کذابین سے کیا امتیاز رکھتا تھا؟

س: قادیانی کا دعوی مسیحیت اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل کیسے ہے؟

س: اس کی کیا دلیل ہے کہ مرزا کے گھر کے بچے بھی یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں آسمان سے نازل ہوں گے۔

س: اس کوثابت کریں کہ قادیانی بقول خوداللہ کے حکموں پرعمل میں عمداً تاخیر کرتا تھا۔

س: قادیانی کے دعووں کی بابت کچھ حوالہ جات لکھیں

س: مرزا کا وہ الہام ذکر کریں جس میں اس نے صاحب کُنْ فَیَکُوْنُ ہونے کا دعوی کیا

س: مرزے کا بیٹا کہتا ہے کہ مطبوعہ براہین میں صرف ایک دلیل ذکر ہوئی اور وہ بھی نامکمل، بتائیں براہین میں کتنی دلیلوں کا کہا تھا باقی دلیلیں کہاں گئیں؟

س: قادیانی کی کتابوں میں اسلام کی حقانیت کی کوئی دلیل مکمل کیوں نہ ہوئی؟

س: مرزائی مرزا کو نبی ﷺ پر قیاس کرتے ہیں اس کا کیا جواب ہے؟

س: قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ میں خاص بات کیا ہے؟

س: سچائی کے غلط معیار مع رد پیش کریں

﴿انتخاب از کلام قاسم نانوتویؒ﴾

☆) خوشا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب میرے
تو جس قدر ہے بھلا میں برا اُسی مقدار (قصائد قاسمی ص۷ شعر۹۳)
تو بہترین خلائق میں بدترین جہاں (۱)
تو سرورِ دو جہاں میں کمینہ خدمت گار (قصائد قاسمی ص۸ شعر۱۱۴)

☆) یہ سن کے آپ شفیع گناہ گاراں ہیں
کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار (قصائد قاسمی ص۷ شعر۱۰۳)

☆) بہت دنوں سے تمنا ہے کیجئے عرض حال
اگر ہو اپنا کسی طرح تیرے در تک بار (۲)
وہ آرزوئیں جو ہیں مدت سے دل میں بھری
کہوں میں کھول کے دل اور نکالوں دل کا بخار (قصائد قاسمی ص۸ شعر۱۱۵،۱۱۶)

☆) دیا ہے حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی (۳)
کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار (قصائد قاسمی ص۸ شعر۱۲۲)

---

۱) یعنی آپ جتنے اعلیٰ میں اتنا ہی ادنیٰ ہوں۔ آپ جتنے اچھے میں اتنا ہی برا ہوں۔ آپ ساری مخلوق سے اعلیٰ ہیں اور میں سب سے زیادہ بدترین اور گناہ گار ہوں، جبکہ قادیانی کہتا تھا میں اعلیٰ ہوں۔ سچی بات ہے کہ نبی ﷺ کی نعت میں حضرت نانوتویؒ کی طرح اپنی پستی کا اظہار شاید ہی کسی نے کیا ہو۔

۲) مطلب یہ ہے کہ میں مدینہ منور حاضری کیلئے تڑپتا ہوں تا کہ وہاں حاضر ہو کر سلام پیش کروں اور آپ سے شفاعت کی درخواست کروں جیسا کہ فقہاء لکھا ہے۔

۳) مطلب یہ کہ آپ ساری کائنات کے سردار ہیں سب سے اعلیٰ ہیں اور جو سب سے اعلیٰ ہو وہی آخری نبی ہے اس طرح اس میں ختم نبوت کا ذکر بھی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْاجِ وَمَا يَخْدَعُوْنَ إِلَّآ أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ

(سورۃ البقرۃ:۹)

﴿باب نمبر۵﴾

قادیانیوں

کی

جعلی اصطلاحات

﴿باب نمبر ۵ کا خلاصہ﴾

ایک آدمی کا نام ہو محمد عمر، دوسرے کا نام ہو صادق مسیح آپ نام سنتے ہی پہچان جائیں گے کہ پہلا مسلمان ہے دوسرا عیسائی۔ قادیانی ایسے بے ایمان ہیں کہ دین الگ ہے لیکن اپنے نام مسلمانوں جیسے رکھتے ہیں، عبادت مسلمانوں کی طرح کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے مذہب کی کھل کر تبلیغ شروع نہیں کرتے شبہات پیدا کر کے کھینچتے ہیں لیکن ان کی کچھ اصطلاحات ہیں جب کوئی شخص ان کو استعمال کرے تو آپ اس کے بارے میں تحقیق کریں عموماً وہ قادیانی ہوگا۔ ان کی چند اصطلاحات درج ذیل ہیں۔

۱) مسیح موعود: تاثر یہ دیتے ہیں کہ اس سے حضرت عیسی علیہ السلام مراد ہیں لیکن یہ لوگ اس کو مرزا قادیانی کیلئے ہی استعمال کرتے ہیں۔ ان سے کہا جائے کہ عیسی بن مریم علیہما السلام کا ذکر کرو۔

۲) ظلی بروزی نبی (۳) امتی نبی (۴) انعکاسی نبی

ان کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ قادیانی مستقل نبی نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کی اتباع کی برکت سے اس کو نبوت ملی ہے اس لئے اس کا نبی بننا ختم نبوت کے خلاف نہیں۔ لیکن یہ سراسر دھوکہ ہے اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں نیز قبر وحشر میں ظلی بروزی کا کوئی نام نہیں۔

۵) ''احمد'' قادیانی کو کہہ دیتے ہیں حالانکہ اس کا نام غلام احمد تھا

۶) احمدی : ۱۹۰۰ء میں قادیانی کو ماننے والوں کیلئے اس لفظ کو شروع کیا۔

۷) مثیل کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مثیل موسی ہونے کی وجہ سے موسی علیہ السلام سے افضل قادیانی معاذ اللہ مثیل عیسی ہونے کی وجہ سے عیسی علیہ السلام سے افضل۔ قادیانیوں ان باتوں میں قطعی طور پر جھوٹے ہیں۔

۷) مامور اس کا معنی ہے حکم دیا ہوا مگر قادیانی کی مراد منصب نبوت ہے جیسا آئیگا۔

درس نمبر ا: اصطلاح کی حقیقت

اصطلاح کا لغوی معنی ہے آپس میں صلح کرنا جب کچھ لوگ کسی لفظ کو لغوی معنی سے ہٹ کر کسی اور معنی میں استعمال کریں تو وہ ان کی اصطلاح کہلاتا ہے جیسے مرفوع کا معنی اٹھایا ہوا لیکن محدثین کے ہاں حدیث مرفوع اس کو کہتے ہیں جس میں نبی کریم ﷺ کے قول فعل تقریر کا ذکر ہو۔ یہ محدثین کی اصطلاح ہے، نحویوں کے نزدیک مرفوع اس کو کہتے ہیں جس پر فاعلیت کی علامت ہو جیسے فاعل، نائب فاعل، مبتدا وغیرہ یہ نحویوں کی اصطلاح ہے۔

مرزا قادیانی نے جہاں بہت سے جھوٹ بولے، انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام کی گستاخیاں کیں، اسلامی اصطلاحات کا غلط استعمال کیا اس نے حقیقت کو چھپانے کیلئے کئی جعلی اصطلاحات کو متعارف کروایا تا کہ لوگ اصل لفظ سے اوجھل ہو جائیں یا نقل ہی کو اصل سمجھ لیں ایسی چند اصطلاحات درج ذیل ہیں:

درس نمبر ۲: مسیح موعود کی اصطلاح

لوگ یہ لفظ سنتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد عیسی بن مریم ہیں (ا) جبکہ مرزائیوں کے ہاں اس سے قادیانی ہی مراد ہوتا ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے ''مسیح موعود'' اپنا لقب رکھا اور کہا

ا) قادیانیوں کے اس مکر کو جاننے کی شدید ضرورت ہے مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم نے لکھا ہے: مرزا قادیانی کی پہلی الہامی کتاب براہین احمدیہ ہے جس میں اس نے خود کو رسول کہا اور مرزائیوں کے نزدیک مرزا قادیانی براہین کے زمانے میں بھی نبی تھا (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۳۴۱) اس کتاب میں مرزا لکھتا ہے: هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ [باقی اگلے صفحہ پر]

کہ میں وہ مسیح ہوں جس کا احادیث میں ذکر ہے کہ وہ قیامت کے قریب آئیں گے حالانکہ احادیث میں عیسی بن مریم علیہ السلام کا ذکر ہے۔ یعنی وہ پیغمبر علیہ السلام جن کا نام عیسی تھا جو بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے اس لئے ان کی نسبت اُن کی والدہ کی طرف کی جاتی ہے۔

یہ لفظ اُس نے اس لئے اختیار کیا تا کہ لوگ یہ نہ پوچھیں کہ تیرا نام عیسی نہیں غلام احمد ہے تیری ماں کا نام مریم نہیں چراغ بی بی ہے پھر تو بغیر باپ کے پیدا نہ ہوا تیرے باپ کا نام غلام مرتضی تھا۔ تو مسیح بن مریم کیسے ہو گیا؟

[بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ] اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۹۸، ۴۹۹ خزائن ج ا ص ۵۹۳)......

مرزا قادیانی اپنی آخری تصنیف چشمہ معرفت میں لکھتا ہے ھُوَ الَّذِیٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت اُن سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا (چشمہ معرفت ص ۸۳ خزائن ص ۹۱ ج ۲۳) ان عبارات سے یہ نہ سمجھا جائے کہ مرزا نے اپنی آخری کتاب میں بھی وہی بات لکھی ہے جو سب سے پہلی کتاب میں لکھی تھی کہ آیت شریفہ میں جس عالمگیر غلبہ اسلام کی پیشگوئی کی گئی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں ہوگا، جبکہ آخری کتاب میں اُس نے عیسی علیہ السلام کا نام نہیں لیا، بلکہ ''مسیح موعود'' کا لفظ استعمال کیا ہے اور ''مسیح موعود'' کے لفظ سے قادیانی کے ہاں عموماً اس کی اپنی ذات مراد ہوتی تھی اس لئے اُس کی خط کشیدہ عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ تمام متقدمین کا اتفاق ہے کہ اسلام کی عالمگیر غلبہ قادیانی کے زمانے میں ہوگا ولاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ متقدمین میں سے کسی نے کب کہہ دی؟ یہ سب متقدمین پر اس کا افتراء ہے۔

درس نمبر۳ : قادیانی کوصرف مسیح نہ کہنے کی وجہ

اگر یہ لوگ مرزا قادیانی کیلئے صرف لفظ''مسیح'' استعمال کریں تو سننے والے کہیں گے لفظ پورا نہیں لوگوں کا ذہن ابن مریم کی طرف منتقل ہوگا لوگ کہیں گے حدیث میں مسیح ابن مریم کی آمد کا ذکر ہے یہ تو کوئی اور آدمی ہے قادیانی نے نام لمبا کردیا تا کہ ابن مریم کی جگہ لفظوں میں پر ہوجائے اور ذہن میں یہ اشکال نہ ہو کہ قادیانی ابن مریم نہیں تو مسیح کیسے؟ ابن مریم کو ذہن سے نکالنے کیلئے اس نے یہ چال چلی وہ تو صاف کہتا ہے:

ابن مریم کا ذکر چھوڑو ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ اُس سے بہتر غلام احمد ہے

ساتھ ہی کہتا ہے یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں (دافع البلاء در روحانی خزائن ج۱۸ ص۲۴۰) دیکھیں قرآن وحدیث میں حضرت مریم کا بھی ذکر ہے حضرت ابن مریم کا بھی، ایک سورۃ کا نام ہی سورۃ مریم ہے نیز ارشاد فرمایا: وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ (سورۃ مریم:۱۶)''کتاب میں مریم کا ذکر کریں'' اور قادیانی کہتا ہے ان کا ذکر چھوڑ دو انا للہ وانا الیہ راجعون

کسی نے کیا خوب کہا : ابن ملجم کا ذکر چھوڑو ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ اس سے بدتر غلام احمد ہے

لفظ''مسیح'' کے دو استعمال

مسیح کا لفظ احادیث میں دو طرح استعمال ہوا ہے''مسیح بن مریم''، ''مسیح دجال''(۱) نبی کریم ﷺ نے دونوں کی آمد کی خبر دی ہے مسیح دجال خروج کرے گا تو اس کو قتل کرنے کیلئے عیسی علیہ السلام نزول فرمائیں گے جو مسیح بن مریم ہیں۔ قادیانیوں نے جو نیا لفظ گھڑا''مسیح موعود'' یہ تیسرا لفظ ہے قرآن وحدیث میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔

---

۱) ‏ ‏ ‏ مسیح دجال کا ذکر دیکھئے مشکوۃ ج۳ ص۱۵۱۱ حدیث نمبر۵۴۸۱، ۵۴۸۲ نیز ج۳ ص۱۵۱۴ حدیث نمبر۵۴۸۵، مسیح بن مریم اور مسیح دجال دونوں کا ذکر دیکھئے مشکوۃ ج۳ ص۱۵۱۴ حدیث نمبر۵۴۸۳

قادیانیوں نے مرزا بشیر الدین محمود کو بھی مسیح کہا (۱) مگر مسیح موعود کا لفظ ان کے ہاں مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ خاص ہے قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ دونوں اس پر متفق ہیں۔

درس نمبر ۴: مسیح موعود کی لفظی مناسبت مسیح دجال سے

مرزائی جہاں مسیح موعود کا لفظ بولیں تو چونکہ ان کو منشا قادیانی ہے اس لئے اس کا مطلب مسیح کذاب لیں مثلاً وہ کہیں کہ حضرت مسیح موعود نے یوں فرمایا تو فوراً کہیں کہ مسیح کذاب نے یوں کہا، اگر کسی کو اشکال ہو کہ حدیث شریف میں تو مسیح بن مریم کا وعدہ ہے وہ مراد ہوں گے اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں ''مسیح بن مریم'' کا بھی وعدہ ہے اور ''مسیح دجال'' کے آنے کا بھی ذکر ہے، مسیح موعود کے لفظ کو ابن مریم کے ساتھ خاص کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

علاوہ ازیں ''مسیح موعود'' لفظی طور پر ''مسیح دجال'' سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے کیونکہ دونوں کے حروف کی تعداد نو، نو ہے اور مسیح کذاب کے حروف بھی نو ہیں جبکہ ''مسیح ابن مریم'' کے حروف کی تعداد گیارہ ہے اور اگر ہمزہ وصل کو گرا کر ''مسیح بن مریم'' کہیں تو بھی حروف کی تعداد دس بنتی ہے۔

نیز ''موعود'' کا لفظ جیسے وَعْدٌ سے اسم مفعول بنتا ہے وَعِیْدٌ سے بھی اسم مفعول ہوسکتا ہے قادیانی کو مسیح موعود اس معنی میں سمجھئے کہ یہ ان جھوٹے مسیحوں سے ہے جن سے امت مسلمہ کو ڈرایا گیا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے تیس کے قریب جھوٹے نبیوں کی خبر دی (بخاری مع شرح

---

۱) ایک قادیانی صلاح الدین لکھتا ہے: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے متعلق الہاماً بتایا گیا: انا المسیح الموعود مثیله و خلیفته کہ آپ مثیل مسیح موعود ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی میں بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ''مسیحی نفس'' ''رضامندی کے عطر سے ممسوح'' کے الفاظ آئے ہیں گویا منارہ مبارک کا آغاز ایک مسیح نے کیا اور تکمیل دوسرے مسیح نے کردی (اصحاب احمد ج ۶ ص ۱۷) منارہ سے مراد وہ جس کو قادیانی نے منارۃ المسیح کے نام سے شروع کروایا تھا۔

کرمانی ج ۲۴ ص ۱۸۴) ایک روایت میں ہے :

اِنّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ ، کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیُّ اللّٰہِ ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ، وَلَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَأْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ (رواہ ابوداود مشکوۃ ج ۳ ص ۱۴۸۸ حدیث نمبر ۵۴۰۶) ''میری امت میں ۳۰ جھوٹے ایسے ہوں گے جو نبی ہونے کا دعوی کریں گے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی ان کی مخالفت کرنے والا ان کو نقصان نہ دے سکے گا''۔

درس نمبر ۵ : انجیل میں مسیح کذاب کا ذکر

موجودہ انجیل میں جہاں ایک طرف آنحضرت ﷺ کی آمد کی بشارت ہے تو دوسری طرف جھوٹے نبیوں اور مسیحوں سے ڈرایا گیا بھی ہے نبی کریم ﷺ کی بشارت ایک جگہ ان الفاظ میں ہے: اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اُس کا کچھ نہیں (یوحنا باب ۱۴ آیت ۳۰) اور جھوٹے نبیوں سے ان لفظ میں ڈرایا گیا ہے:

اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اس کے شاگردوں نے الگ اس کے پاس آ کر کہا ہم کو بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟ یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے (انجیل متی باب ۲۴ آیت ۳ تا ۶) اور بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور بہتیروں کو گمراہ کریں گے (انجیل متی باب ۲۴ آیت ۱۱) اُس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں (انجیل متی باب ۲۴ آیت ۲۳، ۲۴)

درس نمبر۶ : کفر کا کھلا اظہار کرنے سے پہلے فتوی تکفیر کی پیشگوئی

مرزا قادیانی کا لڑکا لکھتا ہے:

جب حضرت مسیح موعود [مرزا قادیانی] نے دعوی مسیحیت اور وفات مسیح ناصری کے عقیدے کا اعلان کیا تو ملک میں ایک سخت طوفان بے تمیزی برپا ہو گیا اس سے پہلے گو مسلمانوں کے ایک طبقہ میں آپ کی مخالفت تھی لیکن اول تو وہ بہت محدود تھی دوسرے وہ ایسی شدید اور پرجوش نہ تھی لیکن اس دعوے کے بعد تو گویا ساری اسلامی دنیا میں ایک جوش عظیم پیدا ہو گیا اور حضرت مسیح موعود [مرزا قادیانی] کو اول لدہیانہ میں پھر دہلی میں اور پھر لاہور میں پرزور مباحثات کرنے پڑے [مگر اس میں رسوائی کس کی ہوئی یہ نہ پوچھئے۔ تفصیل کیلئے رئیس قادیاں ج۲ص۲۸ تا ۳۶ نیز ج۱ص۱۹۱ تا۱۹۹۔ راقم] مگر جب مولویوں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود [مرزا قادیانی] اس طرح مولویوں کے رعب میں آنے والے نہیں [بلکہ ضد کو چھوڑنے والا نہیں۔ راقم] اور لوگوں پر آپ کی باتوں کا اثر ہوتا جاتا ہے [یعنی ان کے مغالطے کچھ لوگوں کی گمراہی کا باعث ہیں۔ راقم] تو سب سے پہلے [نہیں بلکہ علماء لدھیانہ اور حرمین سے فتوے پہلے آچکے تھے۔ راقم] مولوی محمد حسین بٹالوی نے ایک استفتاء تیار کیا اور اس میں حضرت مسیح موعود [مرزا قادیانی] کے متعلق فتوی کفر کا طالب ہوا...... اکثر مولویوں نے بڑے جوش خروش سے اس کفر نامے پر اپنی مہریں ثبت کرنی شروع کیں اور قریباً دوسو مولویوں کی مہر تصدیق سے یہ فتوی ۱۸۹۲ء میں شائع ہوا اور اس طرح وہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ مسیح موعود [مرزا قادیانی] پر کفر کا فتوی لگایا جائے گا (سیرۃ المہدی ج۱ ص۲۶۹)

اس میں غور طلب نکتہ یہ ہے کہ قادیانی پر علماءِ لدھیانہ تو بہت پہلے ہی کفر کا فتوی دے چکے تھے قادیانی نے جب لدھیانہ کے علماء کو چیلنج دیا انہوں نے کہا پہلے اپنے ایمان کا ثبوت پیش کر اس پر قادیانی نے چپ سادھ لی [رئیس قادیاں ج۲ص۲۹] قادیانی کو پتہ تھا کہ مسیحیت اور نبوت

کے دعوی کو کوئی مسلمان برداشت نہ کرے گا اور جو موافق ہیں وہ بھی مخالف ہو جائیں گے اپنے مریدین کو قائل کرنے کیلئے دعوی سے پہلے ایک پیشگوئی تیار کی کہ مسیح موعود کو کافر کہا جائے گا پھر جب دعوی مسیحیت کی وجہ سے علماء امت نے اپنی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے اس کو کافر کہا تو کہنے لگا میں نے کہا تھا نا کہ مسیح موعود کو کافر کہا جائے گا۔

درس نمبر ۷: منصب نبوت کے بارے میں جعلی اصطلاحات

قادیانی نے نبوت کا دعوی کرتے ہوئے سوچا کہ ختم نبوت کا ٹھوس عقیدہ میرے راستے میں رکاوٹ ہے اس لئے اُس نے نبوت کی خود ساختہ قسمیں بنائیں اور کہنے لگا میں تو فلاں قسم کا نبی ہوں فلاں قسم کا نہیں اس لئے میرا دعوی ختم نبوت کے خلاف نہیں قادیانی کی چند اصطلاحات یہ ہیں: ظلی بروزی نبی، انعکاسی نبی، امتی نبی

''ظل'' کا معنی سایہ کے ''بروز'' کے معنی ظہور کے ہیں قادیانی کہتا ہے میں ''ظلی بروزی نبی'' ہوں میں نے نبی ﷺ کی اتنی زیادہ اتباع کر لی کہ ان کی نبوت کا سایہ مجھ پر پڑا میں نبی بن گیا نیز وہ کہتا ہے کہ میرے اندر انہی کی نبوت ہے گویا نبی علیہ السلام معاذ اللہ میرے روپ میں ظاہر ہو چکے ہیں اس لئے میرا نبی بننا ختم نبوت کے خلاف نہیں۔ یہ بات قادیانی نے بھی کہی اس کے بیٹوں نے بھی کہی اور یہ خود بہت بڑا کفر ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' اسی موضوع پر لکھی ہے اس میں بار بار نبوت و رسالت کا دعوے کے ساتھ ظلی، بروزی اور انعکاسی کی اصطلاحات کو دہرایا ہے ایک جگہ مرزا قادیانی دعوی نبوت کرتا ہوا لکھتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی پھر یہ وحی اللہ ہے جو ص ۵۵۷ براہین میں درج ہے ''دنیا میں ایک نذیر آیا'' اس کی دوسری قراءت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا (ایک غلطی کا ازالہ در روحانی خزائن

ج۱۸ص۲۰۷) نیز لکھتا ہے:

نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے اِس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کیلئے اس لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد ہی کو ملی گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو (ایک غلطی کا ازالہ در روحانی خزائن ج۱۸ص۲۰۷،۲۰۸)

آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی اور اس طور سے خاتم النبیین کی مہر محفوظ رہی کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا (ایضاً ص۲۱۱)

مرزا قادیانی کا بیٹا لکھتا ہے۔

اس جگہ یاد رہے کہ نبوت مختلف نوع پر ہے اور آج تک نبوت تین قسم پر ظاہر ہو چکی ہے (۱) تشریعی نبوت ایسی نبوت کو مسیح موعود نے حقیقی نبوت سے پکارا ہے (۲) وہ نبوت جس کے لئے تشریعی یا حقیقی ہونا ضروری نہیں ایسی نبوت حضرت مسیح موعود کی اصطلاح میں مستقل نبوت ہے (۳) ظلی اور امتی نبی ہے حضور ﷺ کی آمد سے مستقل اور حقیقی نبوتوں کا دروازہ بند کیا گیا اور ظلی نبوت کا دروازہ کھولا گیا (مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت مرزا بشیر احمد ایم اے ص۱۳۱ بحوالہ رد قادیانیت کے زریں اصول ص۳۵۴)

ایک اور قادیانی لکھتا ہے:

انبیاء علیہم السلام دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) تشریعی (۲) غیر تشریعی، پھر غیر تشریعی بھی دو

قسم کے ہوتے ہیں نمبر۱۔ براہِ راست نبوت پانے والے نمبر۲ نبی تشریعی کی اتباع سے نبوت حاصل کرنے والے آنحضرت ﷺ کے پیش تر صرف پہلی دو قسم کے نبی آتے تھے (مباحثہ راولپنڈی ص۱۷۵)

قاضی محمد نذیر مرزائی لکھتا ہے:

کوئی مستقل نبی اب آنحضرت ﷺ کے بعد نہیں آسکتا ہاں امتی کو ظلی طور پر مقام نبوت مل سکتا ہے جو مستقل نبی نہ ہوگا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہوگا کیونکہ امتی نبی اور ظلی نبی ایک ہی مفہوم رکھتے ہیں البتہ مقام نبوت پانے کے بعد وہ انبیاء کے زمرہ میں شامل ہوگا (الحق المبین ص۱۳۰)

درس نمبر۸ : دعوی نبوت سے پہلے مریدوں کی ذہن سازی

مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ ابتدائی زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے مجھ سے فرمایا کہ ایک بادشاہ نے ایک نہایت اعلیٰ درجہ کے کاریگر سے کہا کہ تم اپنے ہنر اور کمال کا مجھے نمونہ دکھاؤ اور نمونہ بھی ایسا نمونہ ہو کہ اس سے زیادہ تمہاری طاقت میں نہ ہو گویا اپنے انتہائی کمال کا نمونہ ہمارے سامنے پیش کرو اور پھر اس بادشاہ نے ایک دوسرے اعلیٰ درجہ کے کاریگر سے کہا کہ تم بھی اپنے کمال کا اعلیٰ ترین نمونہ بنا کر پیش کرو اور ان دونوں کے درمیان اس بادشاہ نے ایک حجاب حائل کر دیا کاریگر نمبر اول نے ایک دیوار بنائی اور اس کو نقش ونگار سے اتنا آراستہ کیا کہ بس حد کر دی اور اعلیٰ ترین انسانی کمال کا نمونہ تیار کیا اور دوسرے کاریگر نے ایک دیوار بنائی مگر اس کے اوپر نقش ونگار نہیں کئے لیکن اس کو ایسا صاف کیا کہ چمکایا کہ ایک مصفا شیشے سے بھی اپنے صیقل میں وہ بڑھ گئی پھر بادشاہ نے پہلے کاریگر سے کہا کہ اپنا نمونہ پیش کرو چنانچہ اس نے وہ نقش ونگار سے مزین دیوار پیش کی اور سب دیکھنے والے اسے دیکھ کر دنگ رہ

گئے پھر بادشاہ نے دوسرے کاریگر سے کہا کہ اب تم اپنے کمال کانمونہ پیش کرو اس نے عرض کیا کہ حضور یہ حجاب درمیان سے اٹھا دیا جاوے چنانچہ بادشاہ نے اسے اٹھوادیا تو لوگوں نے دیکھا کہ بعینہ اس قسم کی دیوار جو پہلے کاریگر نے تیار کی تھی دوسری طرف بھی کھڑی ہے کیونکہ درمیانی حجاب اٹھ جانے سے اس دیوار کے سب نقش ونگار بغیر کسی فرق کے اس دوسری دیوار پر ظاہر ہوگئے ۔میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ جب حضرت صاحب نے مجھے یہ بات سنائی تو میں سمجھا کہ شاید کسی بادشاہ کا ذکر ہوگا اور میں نے اس کے متعلق زیادہ خیال نہ کیا لیکن جب حضرت مسیح موعود نے ظلی نبوت کا دعوی کیا تو تب میں سمجھا کہ یہ تو آپ نے اپنی مثال ہی سمجھائی تھی (سیرۃ المہدی ج اص ۲۹۱،۲۹۲)

ان لوگوں کو یہ بھی سمجھ نہیں کہ آئینہ میں عکس تو ہوتا ہے حقیقت تو نہیں آجاتی چڑیوں کو دیکھا ہوگا کہ آئینہ کے سامنے آجائیں تو اس میں اپنا عکس دیکھ کر سمجھتی ہیں کہ اس میں بھی کوئی چڑیا ہے کیا مرزائی آئینہ دیکھ کر ایسا ہی کرتے ہیں؟ بہرحال اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ قادیاں کے الہامی صاحب نے جب سے لوگوں کو مائل کرنا شروع کیا اس کی نیت تھی کہ نبوت کا دعوی کرنا ہے اس کے لئے وہ اپنے مریدوں کی ذہن سازی کیا کرتے تھے۔مرزائیو! یہ تو بتاؤ آج تک مرزے کی پیروی کر کے کوئی شخص مرزا قادیانی کی طرح تمہارے اندر مسیح موعود کیوں نہیں بن گیا؟

درس نمبر۹ : اِن اصطلاحات پر تبصرہ

امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں مرزا قادیانی کی نبوت بھی عجیب کہنےکوظلی بروزی پھرسب انبیاء سے اعلیٰ وَلَا حَــوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِـــالـــلّٰـــهِ ۔قادیانی کہتا ہے:اس وقت ہمارے قلم رسول اللہ ﷺ کی تلواروں کے برابر ہیں (ملفوظات احمد یہ ج اص ۲۴۶ بحوالہ ضوء السراج ص ۴۰)

راقم الحروف کہتا ہے کہ مرزائی لوگ مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہی نہیں بلکہ دوسرے سے

منوانے کی کوشش بھی کرتے ہیں اس لئے ہمیں اِن سے پوچھنے کا حق ہے کہ بتاؤ نبوت کی یہ قسمیں تم نے کہاں سے نکالیں؟ تم کہتے ہو کہ نبی ﷺ کی آمد سے نبوت کی یہ تیسری قسم کھولی گئ اس دعوی کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے؟ منصب نبوت کی بات ہے کوئی ہنسی کھیل تو نہیں ہے جس مذہب کا ایسا بنیادی عقیدہ ہی بلا دلیل ہو اس کے باقی عقائد و مسائل کا کیا حال ہو گا؟

پھر تمہاری یہ بات عقلی طور پر بھی قابل قبول نہیں کیونکہ اگر کوئی ظلی نبی ہوتا تو آنحضرت ﷺ سے پہلے ہوتا آپ جب آ گئے تو کوئی حاجت نہیں کسی افسر کی سیٹ پر کوئی بیٹھے تو اس کی آمد سے پہلے بطور نائب کے کام کر سکتا ہے جب اصل آ گیا تو نائب کی کیا ضرورت ہے؟ اصل کی موجودگی میں تو عدالت میں وکیل بھی کالعدم ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی آمد کے بعد کسی نئے نبی کی کوئی ضرورت نہ رہی۔

قادیانیو! دل کو کان کھول کر سنو، جب نبی علیہ السلام نے فرما دیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو ایسی باطل اصطلاحات سے کچھ فائدہ نہ ہوگا، ان اصطلاحات کی وجہ سے تم مزید مردود ہو گے تمہاری کوئی بات ثابت نہ ہو گی بلکہ آخرت کے دائمی عذاب میں زیادتی ہو گی۔ اگر قبر میں ''نَبِـيِّیْ مُحَمَّدٌ'' کہنے کی چاہت ہے اگر حشر میں نبی کریم ﷺ کی شفاعت مطلوب ہے تو ایسی باطل اصطلاحات ترک کرو اور قادیانیت سے پکی توبہ کرو۔

درس نمبر ۱۰ : احمدی اور احمدیت کی اصطلاح

احمدی کا لفظ پہلے سر سید احمد خان کے ماننے والوں کو کہا جاتا ہے مرزے کا بیٹا لکھتا سید میر حسن صاحب سیالکوٹی کے بارے میں لکھتا ہے: مولوی صاحب مذہباً احمدی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبع نہیں بلکہ سر سید مرحوم کے خیالات کے دلدادہ ہیں (سیرۃ المہدی ج ا ص ۱۵۴) سنہ ۱۹۰۰ء میں مرزائیوں نے اپنی جماعت کیلئے اس نام کو اختیار کیا (سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۱۵۳) اسی نسبت سے مرزائیوں نے اپنے دین کو احمدیت کا نام دیا۔

ایسے الفاظ کو اِن کیلئے استعمال نہ کیا جائے کیونکہ احمد نبی کریم ﷺ کا نام ہے، انبیاء میں سے کسی اور کا نام احمد نہیں ہے(۱) اور قادیانی خودکو **اسمہ احمد** کا مصداق قرار دیتا ہے (۲) مسلمان انبیاء والے نام رکھتے ہیں برکت کیلئے مگر قادیانی نے سب انبیاء کے نام اپنے لئے رکھے، ان کیلئے نازل ہونے والی آیات کو اپنے لئے کہا اس طرح انبیاء کرام کی گستاخی بھی کی اور

---

۱) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اُعْطِيْتُ اَرْبَعًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِنْ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَسُمِّيْتُ اَحْمَدَ وَجُعِلَ لِيَ التُّرَابُ طَهُوْرًا وَجُعِلَتْ اُمَّتِيْ خَيْرَ الْاُمَمِ** (مسند احمد ج۱ ص۱۵۸، ص۹۸) اس سے معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء کرام میں سے ''احمد'' صرف اور صرف آنحضرت ﷺ ہی کو عطا ہوا۔ حضرت ابن عباسؓ کی ایک مرفوع روایت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمانا چاہیں گے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: **اَيْنَ اَحْمَدُ وَاُمَّتُهُ فَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ نَحْنُ اٰخِرُ الْاُمَمِ وَاَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ فَتُفَرِّجُ لَنَا الْاُمَمُ عَنْ طَرِيْقِنَا** (مسند احمد ج۱ ص۲۸۲) ''کہاں ہیں احمد اور ان کی امت تو ہم سب سے اول ہیں سب سے آخر ہیں ہم سب سے آخری امت ہیں اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا دوسری امتیں ہمارے لئے راستے سے ہٹ جائیں گی''۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن بھی احمد نام سے نبی کریم ﷺ ہی مراد ہوں گے۔ قادیانیو! دنیا میں غیر اسلامی نظام کے تحت تم نے خودکو احمدی کہلوالیا مگر یاد رکھو قیامت کے دن جب احمد ﷺ کی امت کو بلایا جائے گا تو تمہیں ان کا ساتھ نصیب نہ ہوگا تم تو غلام احمد قادیانی کی امت ہو۔ اگر تمہیں احمد ﷺ کی امت میں رہنے کا فکر ہے تو اس جھوٹے سے اظہار نفرت کردو۔ ورنہ جہاں وہ جائے گا تمہیں بھی ہمیشہ وہیں رہنا ہوگا۔

۲) قادیانی کے الفاظ یوں ہیں: اور اس آنے والے [مراد قادیانی۔ راقم] کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد نام جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف اشارہ ہے: **ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد** (ازالۃ الاوھام درروحانی خزائن ج۳ ص۴۶۳)

قرآن وحدیث میں تحریف کا مرتکب بھی ہوا۔ان کو مرزائی یا قادیانی کہو۔مزید دیکھئے آیات ختم نبوت ص۳۹۷ تحت قولہ اسمہ احمد نیز حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت ص۱۸۔

درس نمبر۱۱ : خود کو مامور کہنا

مرزا قادیانی نے اپنے مامور ہونے کا اعلان کیا اس کا لٹر کا ۱۸۸۲ء کے واقعات میں لکھتا ہے : اشاعت حصہ سوم براہین احمد یہ والہام ماموریت قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ (سیرۃ المہدی ج۲ص۱۵۱)''مامور'' کا معنی ہے''حکم دیا ہوا'' ویسے تو ہر بندہ اللہ کا مامور ہے اللہ کے حکموں کو پورا کرنا اس پر ضروری ہے لیکن انبیاء کرام براہِ راست اللہ کے مامور ہوتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ عَبْدًا مَأْمُوْرًا (مسند احمد ج۱ص۲۲۵،ص۲۴۹)''نبی کریم ﷺ اللہ کے عبد مامور تھے'' قادیانی کا منشا یہ تھا کہ اُس کو اللہ کی طرف سے براہِ راست تبلیغ کا حکم ملا ہے گویا اس کو نبوت مل گئی لیکن اس نے نبوت کے لفظ کے استعمال میں جلدی نہیں کی بلکہ اپنے مرید بڑھانے اور ان کی ذہن سازی کی تدبیر کرتا رہا ۔اور جب مناسب سمجھا نبوت کا کھل کر دعوی بھی کر دیا۔

پنڈت لیکھرام نے ایک موقع پر مرزا قادیانی سے کہا: اس کلمہ سے کہ ہم صرف بندۂ مامور ہیں......صاف ظاہر ہے کہ آپ نے پیغمبری کا دعوی کیا ہے......اس مقام پر بیجا نہ ہوگا کہ اگر ہم حضرات علماءِ اسلام کو متوجہ کریں کیونکہ خاص وعام اہل اسلام پر اظہر من الشّمس ہے کہ حضرت رسالت پناہ ختم المرسلین ہیں ایسے دعویدار پر تعزیر شرعی کا فتویٰ کیوں نہیں لگاتے (رئیس قادیان جلد اول ص۷۹ باب۲۴)

حکیم نور دین نے ایک موقع پر کہا جب ہم نے قادیانی کو صادق اور منجانب اللہ پایا ہے تو اگر وہ صاحب شریعت نبی ہونے کا دعوی کرے اور قرآنی شریعت کو منسوخ کر دے تو ہم یہ بھی مان لیں گے (از سیرۃ المہدی ج۱ص۹۹) دیکھا آپ نے قادیانی کو مامور ماننے کا نتیجہ۔

درس نمبر۱۲ : لفظ'' مثیل'' کا استعمال

مرزا قادیانی سیالکوٹ کچہری میں منشی رہ چکا تھا(۱)اس لئے اس میں وکیلوں کی طرح اپنے مدعی کیلئے نکات نکالنے اور بحث مباحثہ کا ذوق پیدا ہوگیا تھا اسی وجہ سے قادیانی کی کتابوں میں اس کی کئی اپنی اصطلاحات پائی جاتی ہیں۔ان میں سے ایک لفظ''مثیل'' ہے مثیل کا معنی ہے :شبیہ،نظیر،عمدہ (المنجد اردو ص۹۴۶) ظاہر ہے کہ انبیاء کرام انسان تھے اس لئے بعض امتیوں کو انبیاء کرام سے کسی وجہ سے مناسبت یا مشابہت ہوسکتی ہے لیکن ''نبوت'' تو انبیاء کا امتیازی وصف ہے اس لئے جب کسی امتی کو کسی نبی سے تشبیہ دی جائے تو وصف نبوت کا استثناء ہوگا۔

---

۱) مرزا قادیانی نے ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں ملازمت کی ہے (سیرۃ المہدی ج ا ص ۴۳،۴۴)اور مختاری کا امتحان بھی دیا یہ الگ بات ہے کہ اس میں فیل ہوگیا مگر اس سے قادیانی کو وکیلوں کی طرح بحث مباحثہ کرنے اور دوسروں پہ جرح کرنے کا ڈھنگ آ گیا اس بارے میں وہ اپنے پرائے کی پرواہ نہ کرتا تھا چنانچہ مولانا دلاوریؒ لکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے ''سراج منیر'' کے نام سے ایک کتاب لکھی اور اس کی طباعت کیلئے ۱۴۰۰ روپے چندہ کی اپیل کردی لوگوں نے خوب چندہ دیا مرزا صاحب نے ایک خطیر رقم وصول کرنے کے بعد خاموشی اختیار کرلی مولوی محمد حسین بٹالوی نے سمجھا کہ پہلے براہین احمدیہ کی رقمیں آپ کے ذمہ واجب الاداء ہیں اب تم نے سراج منیر کا بھی چودہ سو روپیہ وصول کر کے چپ سادھ لی ہے یہ چیز بدنامی کا باعث ہے مرزا صاحب نے بات کو ٹال دیا۔کسی قدر وقفہ کے بعد بٹالوی صاحب نے دوبارہ سمجھایا کہ تم لوگوں کی شکایت دور کیوں نہیں کرتے تو الہامی صاحب نے اس کو بہت برا منایا اور [وکیلوں کی طرح] غصے سے کہا کہ میں نے تمہاری وساطت سے روپیہ نہیں لیا تھا جو تم خواہ مخواہ بیچ میں کود پڑے ہو چندہ دینے والے تو خاموش ہیں اور تم تقاضا کئے جاتے ہو اور اگر ان لوگوں نے تمہیں اپنا وکیل مقرر کیا ہے تو اپنا وکالت نامہ دکھاؤ اس پر بٹالوی صاحب نے مرزا سے قطع تعلق کرلی (از رئیس قادیاں ج ا ص ۱۷۸)

مرزا قادیانی کے کلام سے لفظ "مثیل" کچھ چند مثالیں

[۱] جب دنیا ایسی حالت میں ہوجائے گی جو اپنی درستی کیلئے سیاست کی محتاج ہوگی تو اُس وقت کوئی شخص مثیل محمد ﷺ ہوکر ظاہر ہوگا اور یہ ضرور نہیں کہ اس کا نام محمد بن عبداللہ ہو (ازالۃ الاوہام درروحانی خزائن جلد۳ ص۴۰۹) [حدیث شریف کے مطابق امام مہدی کا نام محمد والد کا نام عبداللہ ہوگا قادیانی نے یہاں اس کا انکار کیا ہے] [۲] عیسی کے لفظ سے مثیل عیسی مراد ہونا چاہئے اس ہماری بات کو وہ حدیث اور بھی تائید دیتی ہے جو مثیل مصطفیٰ کی نسبت ایک پیشگوئی ہے جس کو دوسرے لفظوں میں مہدی کے نام سے موسوم کرتے ہیں (ازالۃ الاوہام درروحانی خزائن ج۳ ص۱۷۵) [۳] خدا تعالیٰ نے اپنے کشف صریح سے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ قرآن کریم میں مثالی طور پر ابن مریم کے آنے کا ذکر ہے (ازالۃ الاوہام درروحانی خزائن ج۳ ص۴۶۰) [اس سے معلوم ہوا کہ مثیل عیسی کی قادیانی کے پاس سوائے اپنے شیطانی کشف کے اور کوئی دلیل نہیں] [۴] خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے (ازالۃ الاوہام درروحانی خزائن ج۳ ص۴۶۰) [اس کی بحث آگے آرہی ہے ان شاءاللہ]

مرزا قادیانی کا بیٹا کہتا ہے:

مرزے کو اصلاح خلق کیلئے صریح طور پر مارچ ۱۸۸۲ء میں مامور کیا گیا، بیعت کیلئے اس نے دسمبر ۱۸۸۸ء میں اعلان کیا اور ۱۸۸۹ء کے شروع میں بیعت لینی شروع کی لیکن دعویٰ اُس وقت مجدد و مامور ہونے کا تھا اگرچہ مسیح موعود ہونے کی طرح صریح اشارات تھے لیکن یہ کہا کہ مسیح سے مشابہت ہے اس کے بعد ۱۸۹۱ء میں حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات کا اعلان کیا اور کہا جس مسیح کا اس امت کیلئے وعدہ تھا وہ میں ہوں آپ کے نبی اور رسول ہونے کے متعلق بھی ابتدائی الہامات میں صریح اشارے تھے مگر بیسویں صدی کے شروع ہونے کے بعد یہ الفاظ استعمال کئے اور خاص طور پر مثیل کرشن ہونے کا دعویٰ تو آپ نے بہت بعد یعنی ۱۹۰۴ء میں شائع کیا (از سیرۃ المہدی ج۱ ص۳۹)

درس نمبر ۱۳ : پہلی کتاب میں مثیل مسیح کا دعوی

اللہ تعالیٰ علماءِ لدھیانہ کے درجات کو بلند فرمائے جنہوں نے قادیانی کی پہلی کتاب پڑھتے ہی اس کو کافر کہہ دیا، قادیانی کی شرارت دیکھیں کہ اس نے اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ میں جہاں عیسی علیہ السلام کے نزول کا لکھا وہیں کہنا شروع کر دیا کہ میں مثیل عیسی ہوں اور اپنی تعریف میں بہت زیادہ غلو کیا تا کہ مریدوں کی ذہن سازی ہو جائے اور وہ اگلے دعوے قبول کر جائیں جب کچھ مرید قابو آ گئے اور دیکھا کہ فتوی تکفیر سے بھی یہ متاثر نہیں تو نزول عیسی علیہ السلام کا انکار کر کے خود ہی عیسی بن بیٹھا۔ چنانچہ نزول عیسی علیہ السلام کا ذکر یوں کرتا ہے:

وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کیلئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام ونشان نہ رہے گا (براہین احمدیہ ج ۴ درروحانی خزائن ج ا ص ۶۰۱، ۶۰۲) اپنی تعریف میں حد سے زیادہ مبالغہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر ایک مشابہت ہے اور وہ یوں کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسی کا تابع اور خادم دین تھا اور اس کی انجیل توریت کی فرع ہے اور یہ عاجز بھی اُس جلیل الشان کے احقر خادمین میں سے ہے جو سید الرسل اور سب رسولوں کا سرتاج ہے اگر وہ حامد ہیں تو وہ احمد ہے اور اگر وہ محمود ہیں تو وہ محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم سو چونکہ اس عاجز میں حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی

پیشگوئی میں ابتداء سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے یعنی حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے یعنی روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے اس عاجز کے ذریعہ سے مقدر ہے گو اس کی زندگی میں بعد وفات ہو (براہین از روحانی خزائن ج اص ۵۹۳، ۵۹۴) بعد میں خود کو مسیح قرار دیتے ہوئے ایک جگہ لکھتا ہے:

اور در حقیقت یہ ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ شیطان اپنے تمام ذریات کے ساتھ ناخنوں تک زور لگا رہا ہے کہ اسلام کو نابود کر دیا جاوے اور چونکہ بلاشبہ سچائی کا جھوٹ کے ساتھ یہ آخری جنگ ہے اس لئے یہ زمانہ بھی اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اس کی اصلاح کے لئے کوئی خدا کا مامور آوے پس وہ مسیح موعود ہے جو موجود ہے (چشمہ معرفت در روحانی خزائن ج ۲۳ ص ۹۵)

درس نمبر ۱۴: مثیل کے استعمال پر چند ملاحظات

۱) قادیانی عیسی علیہ السلام کی طرح ہرگز نہ تھا بلکہ آگے آئے گا کہ وہ تو حضرت عیسی علیہ السلام کا بہت بڑا گستاخ تھا، اگر غیر کافروں کے خلاف کوئی کتاب لکھنے یا ان سے مناظرہ کرنے سے وہ مثیل عیسی تھا تو ہزار ہا علماء کو یہ شرف حاصل تھا اور اب بھی ہے قادیانی تو اسلام دشمن تھا اور یہ علماء الحمدللہ دل و جان سے اسلام کا صحیح دفاع کرتے ہیں۔

۲) نبی کریم نے بدر کے قیدیوں کی بابت صحابہ کرام سے مشورہ لیا تو حضرت صدیق سے کہا کہ تیری مثال عیسی علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہے حضرت عمر سے فرمایا تیری مثال موسی علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کی طرح ہے (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۱۰ مسند احمد ج ۱ ص ۳۸۳) غزوۂ تبوک میں حضرت علی کو مدینہ میں چھوڑا اور فرمایا تو مجھ کے بعد ایسے جیسے موسی کے بعد ہارون مگر میرے بعد نبی کوئی نہیں۔ (بخاری ج ۳ ص ۸۶ مع حاشیہ سندی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بالفرض قادیانی کچھ اوصاف میں حضرت عیسی علیہ

السلام کے مشابہ ہوتا تو بھی اس پر یہ کہنا فرض تھا کہ اگر چہ فلاں وصف میں ان کی طرح ہوں مگر وہ نبی تھے اور میں نبی نہیں۔ اور حالت یہ ہے کہ یہ بے ایمان عیسی علیہ السلام کی بڑی گستاخیاں کرنے کے بعد خود کو مثیل مسیح کہہ کر نبوت ورسالت کا بھی مدعی ہے۔ **یا للعجب و لضیعة الادب۔**

۳) حضرت صوفیہ کرام کہتے ہیں کہ اولیاء کرام میں اولوالعزم انبیاء میں سے کسی کی مناسبت ہوتی ہے اور ولایت کے مختلف درجات ہوتے ہیں ہر ایمان والا ولایت کا کچھ نہ کچھ درجہ پالیتا ہے تو جس مومن کے کمالات یعنی دینی کاموں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیادہ مناسبت ہو اُس کو کہتے ہیں یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور جس کے کاموں میں حضرت عیسی علیہ السلام کی زیادہ مناسبت ہو اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے زیر قدم ہے ایسے شخص کو عیسوی المشرب کہتے ہیں سلسلہ نقشبندیہ کے سبق نمبر ۱۱ تا سبق نمبر ۱۵ میں انہیں مشارب کے مراقبات کروائے جاتے ہیں (دیکھئے عمدۃ السلوک ص ۲۲۵، ۲۲۶ نیز ص ۲۹۲ تا ۲۹۵) لیکن سالکین کو منصب نبوت تو نہیں ملتا آج تک صوفیہ میں سے کسی نے دعوی نبوت تو نہیں کیا اور اگر کیا ہے تو امت نے اس کو مسلمان نہیں سمجھا فوراً مرتد کہہ دیا۔

۴) قادیانی کہتا ہے:

میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے اور میرا یہ بھی دعوی نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں ہاں اس زمانہ کیلئے میں مثیل مسیح ہوں......اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں (ازالۃ الاوہام در روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۹۷)

آئندہ زمانوں میں دس ہزار مثیل مسیح کا امکان بتانے والا یہ کیسے دعوی کر سکتا ہے چودہ صدیوں تک صرف یہی ایک شخص مثیل مسیح ہوا ہے اور زمانہ حال میں اس کے سوا اور کوئی مثیل مسیح نہیں ہے، اور اگر ماضی یا حال میں اور بھی مثیل مسیح ہوئے ہیں تو قادیانی کس بات پر فخر کر رہا ہے؟

۵) جس طرح قادیانی نے خود کو مثیل مسیح کہا پھر خود مسیح بن بیٹھا اسی طرح اگر کوئی مرزائی خود کو مثیل قادیانی، ظلی بروزی مسیح موعود، کہے تو کیا باقی مرزائی اس کے دعوے کو تسلیم کریں گے اور کیا مرزائیوں کے موجودہ خلیفہ اس مرزائی کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنی خلافت سے دستبردار ہوجائیں گے۔ اگر موجودہ خلیفہ اس کا اعلان کریں تو یقین ہے کہ کچھ قادیانی ایسا دعوی ضرور کردیں گے اور اگر خلیفہ صاحب ایسے مدعی کو ماننے سے انکاری ہوں تو مثیل عیسی یا ظلی بروزی نبی کے ماننے پر اصرار کیوں کرتے ہیں؟

درس نمبر ۱۵: حضرات انبیاء کرام کی شان میں گستاخیاں

قادیانی نے کسی معقول وجہ تشبیہ کے بغیر خود کو مثیل مسیح کہہ کر عیسی علیہ السلام سے افضل کہا، چنانچہ قاضی نذیر مرزائی لکھتا ہے:

واضح ہو کہ اس میں شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعوی ضرور ہے کہ آپ حضرت عیسی علیہ السلام سے افضل ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ محمدی سلسلہ کے مسیح موعود ہیں چونکہ آنحضرت ﷺ جو مثیل موسی ہیں(۱) موسی علیہ السلام سے افضل ہیں اس لئے ضروری تھا کہ مثیل مسیح جو امت محمدیہ کا مسیح موعود ہے مسیح ناصری علیہ السلام سے افضل ہوتا (الحق المبین ص۲۶۳،۲۶۴)

دیکھا آپ نے قادیانی نے پہلے مثیل مسیح اور مثیل موسی وغیرہ غلط اصطلاحات منوائیں پھر اور کفریات میں بڑھ گیا یہ درست ہے کہ بہت سے وجوہات میں نبی کریم ﷺ موسی علیہ السلام کی طرح ہیں(۱) مگر آپ کی افضلیت کی وجہ تو یہ نہیں بلکہ آپ بہت سے امور میں تمام انبیاء سے

---

۱) توریت میں ہے: میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کردوں گا اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا (توریت سفر استثنا، باب ۱۸ آیت ۱۸) عیسائی کہتے ہیں کہ (باقی اگلے صفحہ پر)

اعلیٰ ہیں مثلاً آپ معجزات میں سب پر فائق ہیں، عقل وفہم میں سب سے اعلیٰ وافضل ہیں، اخلاق میں سب سے بلند ہیں، پیشگوئیوں میں اور انبیاء سے بڑھ کر ہیں، اور اصل بات یہ ہے کہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں کیلئے نبی تھے اور نبی ﷺ کیلئے امتی جبکہ آپ امت کیلئے بھی نبی اور دیگر انبیاء کیلئے بھی نبی آپ نبی الانبیاء ہیں۔ (دیکھئے حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت ص ۳۱ تا ص ۳۵، آیات ختم نبوت ص نیز ص ۵۹۲ تا ۵۹۶ نیز ۲۷۷ تا ۷۸۹) اس مقام پر آیات ختم نبوت سے صرف دو نکات ملاحظہ کریں:

نکتہ: اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کے جو مراحل ذکر کئے مثلا آدم علیہ السلام کو پیدا کرنا، فرشتوں سے سجدہ کرانا، عہد الست، پھر رحم میں اس کے احوال دنیا میں بچپن جوانی بڑھاپا، پھر موت کی کیفیات، قبر برزخ حشر اعمال نامہ میزان پل صراط حوض شفاعت جنت دوزخ ایک دوسرے سے سوالات ذبح موت اعضا سے پوچھ۔ مرزا قادیانی سمیت سارے جھوٹے نبی مل کر یہ مضامین بھی بیان نہ کر سکے۔

نکتہ: قادیانی کی سوانح سیرۃ المہدی، مجدد اعظم وغیرہ سے فہرست موضوعات پھر حدیث شریف کی کسی کتاب مثلا مشکوۃ المصابیح یا صحاح ستہ سے کسی کتاب سے فہرست موضوعات لے کر دونوں میں موازنہ کریں واضح پتہ چل جائے گا کہ کتنے ایسے موضوعات ہیں جن کے بارے میں قادیانی کچھ نہ کہہ سکا۔ سچی بات تو یہ کہ نبی کریم ﷺ نے اعمال کے جو فضائل بیان کئے جو جھوٹا نبی اس کی نقل بھی نہ لگا سکا۔ (آیات ختم نبوت ص ۷۸۹)

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) یہ پیشگوئی عیسی علیہ السلام کے بارے میں ہے جبکہ یہ پیشگوئی نبی ﷺ ہی کے بارے میں ہے، جناب مولوی سید ابوالمنصور صاحبؒ نے شاہجہانپور میں اس پیشین گوئی کو ذکر کرنے کے بعد یہ فرمایا کہ مین رسول اللہ ﷺ اور حضرت موسی علیہ السلام چالیس باتوں میں مماثلت ثابت کرسکتا ہوں (از میلہ خداشناسی ص ۳۰) مزید دیکھئے تفسیر حقانی پارہ تبارک الذی ص ۱۰۹، ۱۱۰)

درس نمبر۱۶ : دو بعثتوں کی اصطلاح

قادیانیوں کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو دوبارہ دنیا میں معاذ اللہ قادیانی کے روپ میں بھیج دیا ہے اس عقیدے کی قباحت کیلئے اتنا بھی کافی ہے کہ جہاں جہاں مسلمان نبی کریم ﷺ کی نبوت کی گواہی دیتے ہیں مثلاً وضو کے بعد اذان واقامت میں نماز میں فوت ہوتے وقت قبر میں جواب دیتے وقت حشر میں شفاعت کی درخواست کرتے وقت مرزائی کہیں گے ان مقامات میں ہمارا قادیانی مراد ہے۔ کتاب ''آیات ختم نبوت'' کے ص۳۶۳ تا ۳۸۲ میں سورۃ ابراہیم کی دلیل نمبر۴ کے تحت اس پر مفصل کلام ہو چکا ہے۔اور یہ بھی ثابت ہو چکا کہ ایسا کفر تو ابوجہل اور ابولہب نے بھی نہ کیا تھا۔

قاضی محمد نذیر کہتا ہے ایک اعتراض یہ ہے کہ مرزا صاحب نبی ﷺ کی دو بعثتوں کے قائل ہیں اور اپنے تئیں رسول کریم ﷺ کی دوسری بعثت کا مصداق قرار دے کر اُن کے ہم پلہ ہونے کے دعویدار ہیں (پھر اس اعتراض کو تسلیم کرتا ہوا لکھتا ہے) الجواب: واضح ہو کہ سورۃ جمعہ میں آنحضرت ﷺ کی دو بعثتیں ضرور مذکور ہیں آیت هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ میں آنحضرت ﷺ کی پہلی بعثت کا ذکر ہے، آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ میں آپ کی دوسری بعثت کا ذکر کیا گیا ہے اور آنحضرت ﷺ کی یہ دو بعثتیں مجدد صدی دوازدہم حضرت شاہ ولی اللہ بھی مانتے ہیں اور ان دو بعثتوں کی وجہ سے ہی آنحضرت ﷺ اپنی شان میں تمام انبیاء سے افضل قرار پاتے ہیں (از احمدیت پر اعتراضات کے جوابات ص۱۷، ۱۸)

اس شبہ کا ازالہ:

سورۃ جمعہ کی آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آنحضرت ﷺ حضرات صحابہ کرامؓ کیلئے رسول تھے اسی طرح جن لوگوں نے آپ کی صحبت کو نہ پایا آپ ان کے بھی رسول ہیں آپ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا (دیکھئے تفسیر عثمانی ص۷۳۳)

دوسری بات یہ ہے کہ اتنے بڑے دعوی کیلئے اِن لوگوں کو نہ قرآن پاک سے کوئی دلیل ملی نہ حدیث پاک سے اور نہ امت کے کسی ذمہ دار مفسر، محدث، متکلم یا فقیہ سے۔ بارھویں صدی کے حضرت شاہ صاحبؒ کی علمی مشکل پھر نامکمل عبارت کو پیش کرنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ گیارہ صدیوں تک امت اس نظریہ سے بالکل نا آشنا رہی۔ پھر حضرت شاہ صاحبؒ کی عبارت کا ہرگز وہ مطلب نہیں جو یہ کہہ رہے ہیں شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں اَقُوْلُ الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ هُمُ الْاٰخِذُوْنَ فِي الْعَقِيْدَةِ وَالْعَمَلِ جَمِيْعًا بِمَا ظَهَرَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَجَرٰى عَلَيْهِ جُمْهُوْرُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ (حجۃ اللہ البالغۃ ج۱ص۱۷۰) ترجمہ: ''میں کہتا ہوں کہ نجات پانے والا فرقہ وہ ہے جو عقیدہ اور عمل دونوں میں اس کو لینے والا ہو جو کتاب اللہ سے ظاہر ہو اور جس پر جمہور صحابہ اور تابعین چلے ہوں''۔

قادیانی بتائیں کیا اُن کا یہ نظریہ کتاب وسنت کے ظاہر سے ثابت ہے؟ کیا کتاب وسنت میں کہیں مرزا قادیانی کے نبی ہونے کی تصریح پائی جاتی ہے؟ جمہور صحابہ وتابعین تو بجائے خود، کسی ایک صحابی یا تابعی سے یا حضرت شاہ ولی اللہؒ ہی سے مرزا قادیانی کی آمد کا نظریہ نہیں دکھایا جاسکتا۔ بلکہ سچی بات یہ ہے کہ اگر بالفرض حضرت شاہ صاحب کے زمانے میں قادیانی جیسا کوئی دعویدار اٹھتا تو وہ اُس کی تکفیر میں ذرا سستی نہ کرتے۔ شاہ صاحب کی جو عبارت اس نے پیش کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ افضل نبی کی امت خیر الامم ہے آپ کے دنیا سے جانے کے بعد اِس امت نے پوری ذمہ داری سے اس دین کو ٹھیک ٹھیک اگلی نسلوں تک پہنچایا ہے۔ اس لئے اس امت کے ہوتے ہوئے کسی اور نبی کی ضرورت نہیں چنانچہ شاہ صاحب نے جو حدیث پیش کی اس میں بعث کی نسبت امت کی طرف ہے ارشاد فرمایا: فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ، ترجمہ: ''اس لئے کہ تمہیں آسانی کرنے والے بھیجا گیا اور تم کو تنگی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا''۔ مزید دیکھئے آیات ختم نبوت ص۷۴۷تا۷۵۵

☆☆☆☆☆☆☆

﴿سوالات﴾

س: اصطلاح کا معنی کیا ہے، قادیانیوں کی اصطلاحات کو جاننے کا کیا فائدہ ہے؟ نیز ان کی کچھ اصطلاحات بھی لکھیں۔

س: لفظ مسیح کے دو استعمال کونسے ہیں اور مسیح موعود کی لفظی مناسبت کس سے ہے؟

سوال: مسیح موعود کا لفظی معنی کیا ہے؟ قادیانی اپنے لئے عموماً ''مسیح موعود'' کا لفظ استعمال کرتا ہے ، اکیلا لفظ ''مسیح'' کیوں استعمال نہ کرتا؟

س: جھوٹے نبیوں اور جھوٹے مسیحوں کے بارے میں حدیث شریف اور موجودہ انجیل کی عبارات پیش کریں۔

س: اس عبارت پر تبصرہ کریں

''اس طرح وہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ مسیح موعود پر کفر کا فتوی لگایا جائے گا''

س: منصب نبوت کے بارے میں قادیانی نے کیا اصطلاحات گھڑیں۔

س: قادیانیوں نے جس عبارت میں نبوت کی قسمیں بتائیں اور کہا کہ ایک قسم نئی کھولی گئی وہ عبارت لکھیں نیز اس کا بطلان ثابت کریں۔

س: قادیانی کی کچھ عبارتیں پیش کریں جن میں اس نے خود کو محمد ﷺ قرار دیا اور کلمہ طیبہ کی توہین کی ہے۔

س: دعوی نبوت سے پہلے مرزے نے مرید کی کس مثال سے ذہن سازی کی؟ نیز اس میں کیا خرابی ہے؟

س: عقلی دلیل سے نبی کریم ﷺ کے بعد ظلی نبی کا بطلان ثابت کریں۔

س: لفظ ''احمدی'' کا پہلے کیا معنی تھا؟ مرزائیوں نے اس کو کب اختیار کیا؟ نیز اس کے مفاسد کیا ہیں؟

س: اس کو ثابت کریں کہ انبیاء میں سے احمد نام صرف نبی کریم ﷺ کا ہے۔

س: مامور کا معنی کیا ہے؟ قادیانی نے اس کو کس معنی میں استعمال کیا؟

س: پنڈت لیکھرام نے لفظ مامور سے قادیانی پر کیا گرفت کی؟ اور اس سے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کیسے واضح ہوئی؟

س: حکیم نوردین نے قادیانی کی عقیدت میں کیا کہا؟

س: مثیل کا معنی اور قادیانی کے ہاں اس کی صورتیں لکھیں۔

س: قادیانی کو کچہری میں رہ کر وکیلوں کی طرح بحث مباحثہ اور جرح کا ڈھنگ آ گیا اس کی کوئی مثال پیش کریں۔

س: قادیانی نے خود کو مثیل عیسیٰ کہہ کر پہلی کتاب میں اپنی بیجد تعریف کی مثال دیں وہ عبارت پیش کریں۔

س: مرزا قادیانی نے بیعت کب لی اور مندرجہ ذیل دعوے کب کئے؟

مامور، وفات مسیح، مسیح موعود، رسول اور نبی، مثیل کرشن

س: قادیانی کی وہ عبارت ذکر کریں جس میں اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا لکھا پھر وہ عبارت ذکر کریں جس میں اس نے خود کو مسیح موعود کہہ کر اپنی بات کا رد کر دیا۔

س: مثیل کے استعمال پر چند ملاحظات لکھیں۔

س: قادیانی کی وہ عبارت ذکر کریں جس میں اس نے کہا کہ ممکن ہے میرے بعد ہزاروں مثیل مسیح آئیں اور ایسے مسیح بھی آئیں جو حدیثوں کے ظاہری الفاظ کے مطابق ہوں۔

س: اس کو ثابت کریں کہ مرزائی کسی شخص کو مثیل قادیانی نہیں مانتے۔

س: نبی ﷺ کے افضل ہونے کی کچھ وجوہات لکھیں

س: دو بعثتوں کی اصطلاح کیا ہے نیز اس پر تبصرہ کریں۔

س: شاہ ولی اللہؒ کے ہاں قرآن کے ظاہری معنی کی کیا اہمیت ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

(سورۃ آل عمران:۸۵)

﴿ باب نمبر ۶ ﴾

قادیانیوں کے عقائد و نظریات

﴾باب نمبر ٦ کا خلاصہ﴿

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

سَأَصْرِفُ عَنْ آيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ط وَإِنْ يَّرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ج وَإِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلاً ج وَإِن يَرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلاً ط ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِآيَاتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ (اعراف:۱۴۶)

ترجمہ: ''میں اپنی آیات سے ان لوگوں کو پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں اور اگر سب نشانیاں دیکھیں تو ایمان نہیں لاتے اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھ لیں تو اس کو راستہ نہیں بناتے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھیں تو اس کو راستہ بناتے ہیں یہ اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی اور ان سے غافل ہو گئے''۔

مرزائیوں کی حالت ایسی ہی ہے تکبر کی وجہ سے یہ لوگ قرآن وحدیث کی نصوص قطعیہ کو اور ساری امت کی تحقیقات کو ٹھکراتے ہیں پھر اس کے بعد جتنی مرضی نشانیاں دیکھ لیں جتنے مرضی دلائل سامنے آجائیں نہیں مانتے ، اگر ان کو کوئی اچھی بات نظر آئے اس کو اپناتے نہیں اور کوئی گمراہی کی بات ملے اس کو اپنا لیتے ہیں آپ دیکھیں گے کہ کہیں یہودیت کو اپنایا کہیں عیسائیت کو، کسی مسئلہ میں بہائیوں کی بات کو پسند کر لیا کسی میں ہندوؤں کی بات کو چونکہ من مرضی ہی کرنی تھی اس لئے جہاں دل چاہا کوئی الگ ہی عقیدہ تراش لیا۔

مرزائی عام طور پر دو عقیدوں میں الجھتے ہیں ایک یہ کہ نبی ﷺ آخری نبی نہیں آپ کے بعد معاذ اللہ مرزا قادیانی نبی ہے گویا مرزا قادیانی خاتم النبیین ہے، دوسرا یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور آنے والے عیسیٰ معاذ اللہ قادیانی ہے لیکن آپ دیکھیں گے کہ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے عقائد میں قادیانی مسلمانوں سے اختلاف رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں امت مسلمہ کے اکابر سے جڑے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درس نمبر۱ : قادیانیت میں دوسرے ادیان کے عقائد کیوں آئے؟

اس کی کچھ وجوہات درج ذیل ہیں:

۱) مسیح قادیاں نے اپنی زندگی کا ایک حصہ علوم نظری کی تحصیل میں تو صرف کیا چنانچہ لکھتا ہے کہ میں نے گل علی شاہ بٹالوی سے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم حاصل کئے (کتاب البریہ در روحانی خزائن ج۱۳ص۱۶۳) لیکن دینی تعلیم کسی سے حاصل نہیں کی (از اربعین نمبر۲ در روحانی خزائن ج۷اص۳۵۹) دینی علوم سے بے بہرہ رہنے کا یہ اثر ہوا کہ جس غیر اسلامی مذہب کا جو عقیدہ بھی من کو بھایا اسی پر ریجھ گیا اور اس کی پروانہ کی کہ غیر اسلامی عقائد کا شغف اسے دائرۂ اسلام سے خارج کر دے گا، اس کے دل ودماغ کو کہیں قرار نہ تھا اس کے قوائے ذہنی باطل قوتوں کے سامنے اس طرح بے بس تھے جس طرح مردہ غسال کے ہاتھ میں بے بس ہوتا ہے۔

۲) مرزا قادیانی نے مختلف مذاہب کے پیروکاروں سے مقابلہ شروع کر دیا نہ علمی صلاحیت تھی نہ عقیدہ پختہ تھا، غیروں کی کتابیں پڑھیں، ہندوؤں کو جواب دیتے وقت عیسائیوں کی کتابوں سے استفادہ کیا، عیسائیوں کو جواب دیتے وقت ہندوؤں کی کتابوں سے مدد لی۔ جس کی جو بات سمجھ آئی اس کو اپناتا چلا گیا۔

۳) مقبولیت حاصل کرنے کیلئے کوئی دعوی کرتا تو اُس کے بعد رجوع نہ کرتا تھا بلکہ اس کو ثابت کرنے کیلئے آگے سے آگے کفریات کرتا رہتا تھا۔

۴) حکیم نوردین، عبدالکریم، میاں سنوری اور محمد احسن امروہی جیسے مرید فوراً ایمان لے آتے تھے اور بعض مشورے میں شریک ہوتے اور امروہی جیسے مرتد دلائل فراہم کرنے کیلئے مشکل علمی کتابوں کا مطالعہ کر کے اُن کی عبارات میں ہیر پھیر کر کے قادیانی کیلئے مواد مہیا کرتے۔

۵) اصل وجہ دنیا کی محبت ایمان کا فقدان آخرت کے عذاب سے بے خوفی تھی جس وجہ سے قادیانی حلال حرام اور سچ جھوٹ میں کوئی تمیز نہ کرتا تھا (از رئیس قادیاں ج۲ص۹۹،۱۰۰)

درس نمبر۲ : حمد ونعت کا تلازم

حضرت مولانا محمد انوریؒ اپنی کتاب ''انوارِانوری'' کے آخر میں لکھتے ہیں: ایک دفعہ غالباً ۱۹۵۴ء کا ذکر ہے کہ حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ملتان سے لائل پور [یعنی فیصل آباد ۔اس زمانے میں فیصل آباد کا نام لائل پور تھا] تشریف لائے ایک مکان پر ان کی دعوت تھی احقر بھی مدعو تھا، احقر بھی حاضر ہوا، ملاقات پر حضرت انور شاہ صاحبؒ کی باتیں ہونے لگیں میں نے عرض کیا کہ حضرت مولانا انور شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں:

قہوۂ حمد راسزد انور   دار چینی زنعت مصطفیٰ

[شعر کا مطلب یہ ہے کہ اے انور شاہ کشمیری حمد خداوندی کے قہوہ کیلئے مصطفیٰ ﷺ کی نعت سے دار چینی ضروری ہے] یہ شعر سنتے ہی مولانا عطاء اللہ شاہ صاحبؒ پھڑک گئے کہ اس سے معلوم ہوا کہ حمد خدا پوری ہی نہیں ہوتی جب تک کہ نعت رسول ﷺ نہ کہی جائے ۔(انوارانوری ص ۲۰۸)

اس لئے راقم کہتا ہے کہ ان حضرات کا مسلک چار چیزوں کا مجموعہ ہے: اللہ کی محبت رسول اللہ ﷺ کی محبت قرآن اور حدیث ۔اور جو شخص ختم نبوت کا عقیدہ نہیں رکھتا وہ کبھی موحد نہیں ہوسکتا کیونکہ اگر اُس کے دل میں اللہ کی محبت ہوتو اللہ نے جو اپنے نبی ﷺ کو یہ اعزاز دیا وہ کبھی اُس کا انکار نہ کرے ۔ختم نبوت کا منکر کبھی اللہ کا دوست نہیں ہوسکتا ۔اللہ کا کوئی دشمن ہی اِس عقیدے کا انکار کرے گا۔

پھر جیسے ایک بیماری دوسری بیماری کا باعث بنتی ہے اسی طرح ایک گناہ دوسرے گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور نبوت کا جھوٹا دعوی کرنا تو اعلیٰ درجہ کا کفر ہے اس لئے نبوت کے جھوٹے مدعی عموماً بلا واسطہ یا بالواسطہ قتل زنا، چوری اور ڈاکے کے مرتکب بھی ہوتے ہیں، ۱۹۵۳ء کی تحریک میں جو مسلمان شہید ہوئے اسی طرح قادیانیوں کی وجہ سے جو لاکھوں کروڑوں افراد مالی طور پر یا کسی بھی وجہ سے متاثر ہوئے مرزائے قادیاں پر ان سب کے گناہوں کا وبال ہوگا۔

﴾درس نمبر۳ : قادیانیت شرک سے پاک نہیں﴿

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مرزائی بننے والے اکثر لوگ پہلے غیر مقلد تھے [۱] اس لئے یہ لوگ جیسے بھی ہوں کم از کم شرکیہ عقائد نہیں رکھتے مگر اُن کا یہ گمان باطل ہے اس لئے کہ توحید اُس کو نصیب ہوتی ہے جس کے دل میں اللہ کی محبت ہو اور جس کے دل میں اللہ کی محبت ہو آخرت کا خوف ہو ایسے دعوے نہیں کرسکتا۔

مرزا قادیانی اپنے لئے علم غیب مانتا ہے وہ کہتا ہے ''میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر، اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۴، ۵ در روحانی خزائن ج۱۸ ص۲۱۰، ۲۱۱) اور کون نہیں جانتا کہ علم غیب خاصہ خداوندی ہے علم غیب اللہ ہی کی صفت ہے۔ اور یہ صفت اللہ نے کسی کو عطا نہیں کی۔ قرآن و حدیث میں جہاں بھی علم اور غیب کا اکٹھا ذکر آیا وہ صرف اللہ ہی کیلئے ہے غیر اللہ سے اس کی نفی ہی نفی ہے۔ تو جب اس کی عطا ثابت ہی نہیں تو کوئی شخص عطائی کہہ کر غیر اللہ کیلئے اس کو مانے تو ذاتی ماننا لازم آئے گا۔ اور غیر اللہ کیلئے ذاتی علم غیب کو سب ہی شرک کہتے ہیں۔

---

[۱] اس کی ایک وجہ یہ بنی کہ مرزا قادیانی مولانا محمد حسین بٹالوی کا کلاس فیلو تھا وہ اِس کی بڑی عزت کرتے تھے، اُن کا رسالہ اشاعۃ السنۃ ہر پڑھے لکھے غیر مقلد کے پاس جاتا تھا۔ براہین احمد یہ شائع ہوئی تو علماءِ لدھیانہ نے اس کی کفریہ عبارتوں کے پیش نظر اس پر فتوی کفر لگایا، جبکہ بٹالوی صاحب نے تقریظ لکھ کر اُس کی تائید کردی اس کے بعد بھی سالہا سال اپنے رسالے میں س کی تائید کرتے رہے جس کی وجہ سے بہت سے غیر مقلد قادیانی کو مجدد بلکہ مسیح اور نبی مان بیٹھے اور جب یہ بہت بڑھ گیا تو کہنے لگے میں نے اس کو چڑھایا ہے میں ہی اس کو گراؤں گا مگر گرا نہ سکے [سیرۃ المہدی ج۱ ص۱۰۶، ۱۰۷، ۲۳۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۶۵ ج۲ ص۴۰، رئیس قادیاں ج۱ ص۱۷۷، ۱۷۸] قادیانی کو کون جانتا تھا چند ٹاؤٹ تو مان لیتے، عوام میں اس کا تعارف اور اس کو ایک اللہ والے کے طور پر تو بٹالوی نے متعارف کرایا۔

درس نمبر۴ : یہودیوں سے لئے ہوئے عقائد ونظریات

۱) یہودی حضرت مریم پر تہمت لگاتے ہیں اور حضرت عیسی علیہ السلام کو ناجائز تعلقات کا نتیجہ قرار دیتے ہیں مرزا نے بھی یہود کی تقلید میں حضرت مریم بتول کی شان میں ویسی ہی گندگی اچھالی چنانچہ مرزا قادیانی نے ایام صلح میں لکھا کہ یہود کی طرح افغان میں بھی رواج ہے کہ اگر ان کی لڑکیاں نکاح سے پہلے اپنے منسوب سے میل ملاپ رکھیں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے مثلاً مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ اختلاط اور اس کے گھر سے باہر چکر لگانا اس رسم کی شہادت دیتا ہے اور بعض پہاڑی خواتین کی لڑکیاں اپنے منسوبوں سے حاملہ بھی ہو جاتی ہیں اس میں کچھ ننگ و عار نہیں سمجھا جاتا (از ایام صلح در روحانی خزائن ج ۱۴ ص ۳۰۰ حاشیہ)

۲) جس طرح یہود حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات کا انکار کرتے ہیں اسی طرح مرزا نے بھی انکار کیا چنانچہ لکھا ہے کہ عیسائیوں نے آپ کے بہت سے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ ظاہر نہیں ہوا (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم در روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

۳) یہود کی طرح قادیانی نے بھی حضرت مسیح علیہ السلام کو گالیاں دیں چنانچہ لکھا ہے کہ ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم در روحانی خزائن ج ۱۱ ۲۹۳)

۴) جس طرح یہود توریت میں تحریف کرتے رہتے تھے اسی طرح مرزا نے قرآن پاک اور احادیث نبویہ میں سینکڑوں تحریفیں کیں (از ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۳۵۱ تا ۳۵۳)

☆ مرزا نے حضرت مسیح کو جو گالیاں دیں اُن کو مرزا کتابوں ضمیمہ انجام آتھم اور دافع البلاء میں دیکھئے خدا کے برگزیدہ رسول حضرت مسیح علیہ السلام کی دشمنی میں مرزا کی شدت انہاک کا یہ عالم تھا کہ آپ کو خاص وہ گالیاں دینے کیلئے جو تیرہ بخت یہود دیتے ہیں یہود کی کتابیں منگوا کر ترجمہ کرائیں (دیکھئے مکتوبات احمدیہ ۵ حصہ اول صفحہ ۵ ، ماخوذ از ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۳۵۲)

درس نمبر۵: نصاریٰ سے لی ہوئی چند باتیں

۱) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر نہیں چڑھائے گئے نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود نے اُن کو صلیب پر چڑھایا اور لطف یہ ہے کہ باوجود دعوی صلیب شکنی مرزا بھی اس مسئلہ میں نصاریٰ ہی کا پیرو تھا چنانچہ لکھتا ہے:

کہ حضرت مسیح بروز جمعہ بوقت عصر صلیب پر چڑھائے گئے جب وہ چند گھنٹہ کیلوں کی تکلیف اٹھا کر بے ہوش ہوگئے اور خیال کیا گیا کہ مرگئے تو ایک دفعہ سخت آندھی اٹھی (نزول المسیح درروحانی خزائن ج۱۸ص۳۹۶ حاشیہ)......مرزا نے عیسائیوں کے خلاف جو کچھ لکھا وہ محض دہریوں کے خیالات کو اپنی طرف سے پیش کردیا تھا۔

۲) مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوریؒ ائمہ تلبیس ج۲ص۳۵۴ میں فرماتے ہیں:

جس طرح نصاری حضرت مسیح بن مریم علیہما السلام کے ابن اللہ ہونے کے قائل ہیں اسی طرح مرزا بھی (معاذ اللہ) اپنے تئیں خدائے برتر کی اولاد بتایا کرتا تھا چنانچہ اس کے الہام ملاحظہ ہوں اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِیْ (تو بمنزلہ میری اولاد کے ہے)الحکم۱۰ار دسمبر۱۹۰۶ء اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ (تو میرے بیٹے کی جگہ ہے) حقیقۃ الوحی صفحہ۸۶[روحانی خزائن ج۲۲ص۷۰۹،اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِیْ حاشیہ دافع البلاء درروحانی خزائن ج۱۸ص۲۲۷۔ راقم]اے میرے بیٹے سن (البشری جلداول صفحہ۴۹)

ان الہاموں میں مرزا نے ظاہر کیا ہے کہ حق تعالیٰ نے اسے بیٹا کہہ کر مخاطب کیا۔ایک اور الہام اَنْتَ مِنْ مَائِنَا وَهُمْ مِنْ فَشَلٍ (تو میرے پانی یعنی نطفہ سے ہے اور دوسرے گندی مٹی سے بنے ہیں) اربعین نمبر۲ میں مرزا نے اپنے آپ کو معاذ اللہ نطفہ خدا بتایا ہے[درروحانی خزائن ج۱۷ص۳۸۵۔راقم] ....حالانکہ ''وَلَد'' اور''اِبْن''وغیرہ وہ الفاظ ہیں جنہیں حق تعالیٰ نے قرآن پاک میں شرک قرار دیا ہے اور ان کی پرزور مذمت فرمائی۔

تاویل باطل:

مرزا بشیر احمد نے اپنے باپ کے الہام: اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ کے بارے میں لکھا ہے: کہ اس الہام میں بمنزلہ ولد کہا گیا ہے نہ کہ ولد جس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے اسی طرح محبت کرتا ہے اور اسی طرح حفاظت فرماتا ہے جس طرح ایک باپ اپنے بچے کے ساتھ کرتا ہے (سیرۃ المہدی ج۳ ص۱۷۲) راقم الحروف کہتا ہے کہ پھر بھی وہی شرکیہ عقیدہ مان لیا۔ کیونکہ اللہ اپنے بندے سے ہرگز ایسی محبت نہیں کرتا جیسا باپ اپنے بیٹے سے کرتا ہے اللہ ایسی تشبیہات سے پاک ہے۔

۴) مولانا ائمہ تلبیس ج ص۲ ص۳۵۵ میں دلاوریؒ لکھتے ہیں: مرزا نے اسلام کی پاک توحید کے مقابلہ میں نصاری کی تقلید میں اپنی ایک پاک تثلیث بھی پیش کی ہے چنانچہ لکھتا ہے: کہ ان دونوں محبتوں کے کمال سے جو خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر نر و مادہ کا حکم رکھتی ہے اور محبت الٰہی کی آگ سے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے جس کا نام روح القدس ہے اس کا نام پاک تثلیث ہے اس لئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کیلئے بطور ابن اللہ کے ہے (ازالہ اوہام) [ایسا مضمون توضیح مرام در روحانی خزائن ۳ ص۶۲ میں بھی موجود ہے۔ راقم]

درس نمبر ۶: آریوں سے ہم آہنگی

آریہ ہندوؤں کا ایک فرقہ ہے مولانا دلاوریؒ فرماتے ہیں:

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مرزا نے آریہ دھرم کا صرف ایک اصول اپنے پنتھ میں داخل کیا ہے مگر چونکہ وہ عقیدہ آریہ مت کی جان ہے اس لئے اس کو بمنزلہ کثیر کے سمجھنا چاہئے

قدیم وہ ہے جو ازلی ہو ہمیشہ سے ہو ہمارا عقیدہ ہے کہ خالق کون ومکان عزاسمہ کے سوا کوئی چیز قدیم نہیں آریہ لوگ خالق کردگار کی طرح روح اور مادہ کو بھی قدیم کہتے ہیں مرزا بھی اسی عقیدے کا پیرو تھا چنانچہ چشمہ معرفت میں لکھتا ہے:

چونکہ خدا تعالیٰ کی صفات کبھی معطل نہیں رہتیں اس لئے خدا تعالیٰ کی مخلوق میں قدامت نوعی پائی جاتی ہے یعنی مخلوق کی انواع میں سے کوئی نہ کوئی نوع قدیم سے موجود چلی آ رہی ہے مگر شخصی قدامت باطل ہے (چشمہ معرفت صفحہ ۲۶۸) [درروحانی خزائن ج ۲۳ ص ۲۸۱]

مرزائیت سے اسلام کو فائدہ ہوا یا آریہ دھرم کو؟ اس کا فیصلہ خود ایک آریہ اخبار کے بیان سے ہوسکتا ہے............ کہ اسلامی عقائد کو متزلزل کرنے میں احمدیت نے آریہ سماج کو ایسی امداد دی ہے کہ جو کام آریہ سماج صدیوں میں انجام دینے کے قابل ہوتا وہ احمدی جماعت کی جدو جہد نے برسوں میں کر دکھایا ہے۔(از ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۳۵۶، ۳۵۷)

درس نمبر ۷ : مشبہہ اور فلاسفہ کے قدم پر

اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں بے مثال ہے، ارشاد باری ہے: لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (الشوریٰ:۱۱) ''اس جیسا کوئی نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے'' ''یــد'' کا معنی ہے ہاتھ اللہ تعالیٰ کیلئے جو ایسے الفاظ وارد ہیں ان کے بارے میں علماءِ اہل سنت کہتے ہیں کہ ان کی تحقیق میں نہ پڑو ان کو ایسے ہی مانیں گے۔ کچھ ان کا ظاہری معنی لے کر اللہ کے لئے اعضاء مانتے ہیں، کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہاتھ ہے معاذ اللہ ہمارے ہاتھ کی طرح۔ ایسے لوگ مجسمہ یا مشبہہ کہلاتے ہیں

ذات باری تعالیٰ کے متعلق قادیانی نے مجسمہ سے بھی کہیں بے ہودہ اور مضحکہ خیز عقیدہ اختیار کرلیا تھا چنانچہ لکھتا ہے : قَيُّوْمُ الْعَالَمِيْن ایک ایسا وجود ہے جس کے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجودِ اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحۂ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں یہ وہی اعضاء ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے (توضیح مرام ص ۳۵ [روحانی خزائن ج ۳ ص ۹۰] (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۳۵۸)

درس نمبر ۸ : باطنی فرقہ سے نسبت تلمذ

باطنی فرقہ سے وہ ولوگ مراد ہیں جو اپنی مرضی سے نصوص کے ایسے معنی لیتے ہیں جن کا ظاہری معنی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ان کی مثال وہ جہلاء ہیں جو کہتے ہیں کہ نماز تو دِل کی نماز ہوتی ہے، تمہاری پانچ وقت کی ہماری ہر وقت کی، اسی طرح یہ کہنا کہ پردہ تو دل کا ہوتا ہے، شرم تو دل میں ہوتی ہے ہم تو ماں بہن سمجھتے ہیں ہماری نظر پاک ہے۔

مولانا دلاوریؒ فرماتے ہیں: علماء نے لکھا ہے کہ تاویل اس وقت جائز ہے جب کہ ظاہری معنی کے محال ہونے پر کوئی دلیل موجود ہو۔............تمام علماء اہل سنت اس پر متفق ہیں کہ نصوص ظاہر پر محمول ہیں اور بغیر انتہائی مجبوری کے ان کی تاویل جائز نہیں خود مرزا قادیانی نے اس اصول کو بار ہا تسلیم کیا ہے چنانچہ لکھتا ہے کہ تمام نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ کا یہ حق ہے کہ ان کے معنی ظاہر عبارت کے رو سے کئے جائیں اور ظاہر پر حکم لگایا جائے جب تک کہ کوئی قرینہ صارفہ پیدا نہ ہو اور بغیر قرینہ قویہ صارفہ ہرگز خلاف ظاہر معنی نہ کئے جائیں (تحفہ گولڑویہ ص۳۲) اسی طرح لکھا ہے کہ یہ معنی نصوص صریحہ مبینہ قرآن میں سے ٹھہر گئے جن سے انحراف کرنا الحاد ہوگا کیونکہ مسلم ہے کہ نصوص کو ان کے ظواہر پر ہی محمول کیا جاتا (ازالہ اوہام ص۳۰۳)......مرزا غلام احمد اور اس کے دام افتادوں کی یہ حالت ہے کہ زبان سے تو یہی کہے جاتے ہیں کہ نصوص ظاہر پر محمول ہیں لیکن عملاً باطنیوں کے بھی کان کاٹتے ہیں: (ائمہ تلبیس ج۲ص۳۶۰،۳۶۱)

<u>قادیانی کے کلام سے ظاہر سے انحراف کی چند مثالیں:</u>

۱) دمشق سے مراد قادیاں (ازالہ اوہام در روحانی خزائن ج۳ص۱۳۸حاشیہ)

۲) مرزا قادیانی لکھتا ہے:

دوسری علامت خاصہ یہ ہے کہ جب وہ مسیح موعود آئے گا تو صلیب کو توڑے گا اور خنزیروں کو قتل کرے گا اور دجال یک چشم کو قتل کر ڈالے گا اور جس کافر تک اس کے دم کی ہوا پہنچے گی

وہ فی الفور مر جائے گا [آگے اس کے معنی میں تحریف یوں کرتا ہے] سو اس علامت کی اصل حقیقت جو روحانی طور پر مراد رکھی گئی ہے یہ ہے کہ مسیح دنیا میں آکر صلیبی مذہب کی شان وشوکت کو اپنے پیروں کے نیچے کچل ڈالے گا اور ان لوگوں کو جن میں خنزیروں کی بے حیائی اور خوکوں کی بے شرمی اور نجاست خوری ہے اُن پر دلائل قاطعہ کا ہتھیار چلا کر ان سب کا کام تمام کریگا اور وہ لوگ جو صرف دنیا کی آنکھ رکھتے ہیں مگر دین کی آنکھ بکلی ندارد بلکہ ایک بدنما ٹینٹ اس میں نکلا ہوا ہے ان کو بین حجتوں کی سیف قاطعہ سے ملزم کر کے ان کی منکرانہ ہستی کا خاتمہ کر دے گا اور نہ صرف ایسے یک چشم لوگ بلکہ ہر کافر جو دین محمدی کو بنظر استحقار دیکھتا ہے مسیحی دلائل کے جلالی دم سے روحانی طور پر مارا جائے گا غرض یہ سب عبارتیں استعارہ کے طور پر واقع ہیں جو اس عاجز پر بخوبی کھولی گئی ہیں (ازالہ اوہام در روحانی خزائن ج ۳ حاشیہ ص ۴۲)

۳) عیسی بن مریم سے مراد مرزا قادیانی اور حضرت مریم بنت عمران سے مراد بھی مراد قادیانی (از کشتی نوح در روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

۴) لَيۡـلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ کا معنی یوں کرتا ہے کہ مرزا کا صحابی اسی برس کے غیر صحابی سے بہتر ہے (۱) (فتح اسلام ص ۳۲، ۳۳ در روحانی خزائن ج ۳)

مزید تفصیلات کیلئے دیکھئے ائمہ تلبیس ج ۲ صفحہ ۳۶۰ تا صفحہ ۳۷۱

---

۱) قادیانی کے الفاظ یوں ہیں: لیلۃ القدر کیا چیز ہے لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو..................اس لیلۃ القدر کے نور کو دیکھنے والا اور وقت کے مصلح کی صحبت کا شرف حاصل کرنے والا اُس اسی برس کے بڈھے سے اچھا ہے جس نے اس نورانی وقت کو نہیں پایا اور اگر ایک ساعت بھی اس وقت کو پالیا ہے تو یہ ایک ساعت اُس ہزار مہینے سے بہتر ہے جو پہلے گذر چکے (فتح اسلام در روحانی خزائن ج ۳ ص ۳۲، ۳۳)

درس نمبر ۹ : مہدویہ سے لئے ہوئے عقائد

سید محمد جونپوری نے امام مہدی ہونے کا دعوی کیا اس کے ماننے والوں نے بہت سے باطل عقائد اختیار کئے قادیانی نے ان سے بھی کئی عقائد پسند کر لئے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

۱) مہدوی کہتے ہیں کہ خاتم النبیین سے یہ مراد ہے کہ کوئی پیغمبر صاحب شریعت جدیدہ آنحضرت ﷺ کے بعد پیدا نہ ہوگا اور اگر نبی متبع شریعت محمدیہ کا پیدا ہو تو منافی آیۃ: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ کا نہیں ہے اور سید محمد جونپوری پیغمبر متبع ہیں (ہدیہ مہدویہ ص۲۸) قادیانی کہتے ہیں: خاتم النبیین سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی پیدا نہیں ہوگا اور کوئی غیر تشریعی نبی ظاہر ہو تو آیۃ خاتم النبیین کے منافی نہیں اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب غیر تشریعی نبی تھے (ریویو آف ریلیجنز جلد۲۱ ص۹) [بحوالہ ائمہ تلبیس ج۲ ص۳۷۱، ۳۷۲]

۲) مہدویہ کے ہاں سید محمد جون پوری کا نواسہ سید محمد ملقب بہ حسین ولایت، شہیدِ کربلا امام حسین رضی اللہ عنہ کے برابر ہے یا بہتر (ایضاً ص۳۳ بحوالہ ائمہ تلبیس) اور مسیح قادیاں کہتا ہے:

کربلائے ست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم [نزول المسیح در روحانی خزائن ج۱۸ ص۴۷۷] ترجمہ: میری ہر وقت سیر کربلا میں ہے سو حسین ہر وقت میری جیب میں ہیں۔

۳) سید محمد جونپوری کہتا ہے حق تعالیٰ نے بندہ کو جملہ موجودات کے احوال اس طرح معلوم کر دیئے ہیں کہ جیسے کوئی رائی کا دانہ ہاتھ میں رکھتا ہو اور ہر طرف پھرا کر کما حقہ پہچانے (ائمہ تلبیس ج۲ ص۳۷۲) اور مرزائے قادیاں نے لکھا کہ مجھے علم غیب پر اس طرح قابو حاصل ہے جس طرح سوار کو گھوڑے پر ہوتا ہے (از ضرورۃ الامام ص۱۳ در روحانی خزائن ج۱۳ ص۴۸۳)

۴) ایک دن جونپوری کے داماد نے ایک سنگریزہ ہاتھ میں لے کر خلفائے مہدی کے مجمع میں کہا دیکھو یہ کیا ہے؟ سب نے جواب دیا سنگریزہ ہے کہا اس کو مہدی موعود علیہ السلام نے جواہر

بے بہا کہا ہے تمام خلفاء نے کہا آمَنَّـا وَصَـدَّقْنَا ہمارے دیکھنے کا کیا اعتبار ہے، جو کوئی فرمان مہدی میں شک کرے یا تاویل کرے وہ آں مہدی میں سے نہیں ہے (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۳۷۳) اسی طرح مرزائی مرزا قادیانی پر اندھا اعتماد کرتے ہیں چنانچہ نورالدین خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ یہ تو صرف نبوت کی بات ہے میرا تو ایمان ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام صاحب شریعت نبی ہونے کا دعوی کریں اور قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دیں تو پھر بھی مجھے انکار نہ ہو کیونکہ جب ہم نے آپ کو واقعی صادق اور منجانب اللہ پایا ہے تو اب جو بھی آپ فرمائیں وہی حق ہوگا اور ہم سمجھ لیں گے کہ آیۃ خاتم النبیین کے کوئی اور معنی ہیں (سیرہ المہدی جلد اول ۹۸،۹۹)

۵) جونپوری کے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے کہ محمد ﷺ اور حضرت مہدی موعود (سید محمد جونپوری) ایک ذات ہے (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۳۷۴) اسی طرح مسیح قادیاں نے کہا کہ جس شخص نے مجھ میں اور رسول اللہ ﷺ میں کچھ فرق سمجھا نہ تو اس نے مجھے پہچانا اور نہ مجھے دیکھا میرا وجود عین رسول اللہ ﷺ کا وجود ہو گیا (خطبہ الہامیہ در روحانی خزائن ج ۱۶ ص ۲۵۸،۲۵۹)

۶) بقول جونپوری ۱۲ برس تک امر الہی ہوتا رہا اور جونپوری وسوسہ سمجھ کر ٹالتا رہا آخر خطاب باعتاب ہوا تو اس کے بعد بھی شیخ اپنی عدم لیاقت وغیرہ کا عذر پیش کر کے آٹھ برس اور ٹالتے رہے بیس برس کے بعد خطاب باعتاب ہوا کہ قضائے الہی جاری ہو چکی ہے اگر قبول کرے گا ماجور ہوگا ورنہ مہجور ہوگا (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۳۷۵) مرزا نے اعجاز احمدی ص ۸ [رخ ج ۱۹ ص ۱۱۵] میں لکھا میں قریباً بارہ برس جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑے شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور سیرۃ المہدی ج ا ص ۳۹ میں ہے کہ وہ الہام جس میں مسیح موعود کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اصلاح خلق کیلئے صریح طور پر مامور کیا گیا مارچ ۱۸۸۲ء میں ہوا لیکن (باوجود امر الہی کے) اس وقت سلسلہ بیعت شروع نہیں فرمایا بلکہ مزید حکم تو توقف کیا حکم الہی کو ٹالتے رہے چنانچہ جب فرمان الہی نازل ہو تو آپ نے بیعت کیلئے ۱۸۸۸ء میں (یعنی پہلے حکم کے چھ سال بعد) بیعت لینی شروع کی۔ فوٹو سٹیٹ بر صفحہ ۴۱۱، ۴۲۳، ۴۲۴

۷)　　مہدیوں کے ہاں احادیث رسول اگرچہ کیسی ہی روایات صحیحہ سے مروی ہوں لیکن مہدی جونپوری کے بیان واحوال سے مطابق کر کے دیکھیں اگر مطابق ہوں تو صحیح ورنہ غلط جانیں (ہدیہ مہدویہ ۱۷) مرزا نے لکھا کہ جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کرے (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۱۰ در روحانی خزائن ج۱۷ ص۵۱) جو حدیث ہمارے الہام کے خلاف ہو اسے ہم ردی میں پھینک دیتے ہیں (از اعجاز احمدی در روحانی خزائن ج۱۹ ص۱۳۹)

۸)　　سید محمود نے اپنے والد سید محمد جونپوری سے روایت کی کہ میراں جی [یعنی سید محمد جونپوری] نے فرمایا کہ نہ میں کسی سے جنا گیا اور نہ میں نے کسی کو جنا (ائمہ تلبیس ج۲ ص۲۷۷) اسی طرح مسیح قادیاں نے اپنا ایک کشف بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بعینہ اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں اللہ ہی ہوں۔ اسی حال میں جب کہ میں بعینہ خدا تھا میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہم دنیا کا کوئی نیا نظام قائم کریں یعنی نیا آسمان اور نئی زمین بنائیں پس میں نے پہلے زمین اور آسمان اجمالی شکل میں بنائے جن میں کوئی ترتیب اور تفریق نہیں تھی پھر میں نے ان میں تفریق کر دی اور جو ترتیب درست تھی اس کے مطابق ان کو مرتب کر دیا اس وقت میں اپنے تئیں ایسا پاتا ہوں کہ گویا میں ایسا کرنے پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا **انا زینا السماء الدنیا بمصابیح** پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی سے بناتے ہیں (از آئینہ کمالات اسلام در روحانی خزائن ج۵ ص۵۶۴، ۵۶۵)

۹)　　مہدی جونپوری نے فرمایا کہ ہمارے منکروں کے پیچھے ہرگز نماز نہ پڑھی جائے اگر پڑھی ہوں تو اعادہ کرے (ائمہ تلبیس ج۲ ص۳۸۴) اسی طرح جناب مرزا غلام احمد نے کہا کہ جو شخص ہمارا منکر ہے اس کے پیچھے ہرگز نماز نہ پڑھی جائے اور فتاوی احمدیہ ص۲۱ میں ہے کہ مسیح موعود نے فرمایا کہ جو شخص حج کو جائے وہ مکہ معظمہ اپنے جائے قیام پر ہی نماز پڑھ لے (الفضل ۲۰ مارچ ۲۸ء بحوالہ ائمہ تلبیس ج۲ ص۳۸۴)

۱۰) سید جونپوری نے حکم دیا کہ کسی کے پاس قلیل مال ہو یا کثیر اس کا دسواں حصہ خیرات کرنا اس پر فرض ہے (ائمہ تلبیس ج۲ص۳۸۵)، مرزا نے حکم دیا کہ اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو اپنی جائیداد کے دسویں حصہ یا زیادہ کی وصیت کردے (الوصیۃ در روحانی خزائن ج۲۰ص۳۱۹)

۱۱) سید جونپوری نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے بندے (جونپوری) کے وصف پیغمبروں سے بیان فرمائے اس لئے اکثر پیغمبروں کی تمنا تھی کہ میری صحبت میں پہنچیں (ائمہ تلبیس ج۲ص۳۸۷) اسی طرح مرزا غلام احمد نے لکھا اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اُس شخص کو یعنی مسیح موعود (مراد مرزا قادیانی) کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کی بہت سے پیغمبروں نے خواہش کی (اربعین نمبر۴ ص۱۳ در روحانی خزائن ج۱۷ص۴۴۲) [مزید تفصیلات کیلئے دیکھئے ائمہ تلبیس ج۲ص۳۷۱ تا ۳۸۷]

درس نمبر۱۰ : بابی خوان الحاد سے ریزہ چینی

مرزا علی محمد باب ایران میں پیدا ہوا اس نے جھوٹے دعوے کر کے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا خود مرزائیوں نے اپنی کتاب مکمل تبلیغی پاکٹ بک میں ان کے خلاف لکھا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ قادیانی نے بابیوں کے کئی نظریات اپنائے ہیں چند مثالیں درج ذیل ہیں:

۱) ایک بابی نے کہا میرا باپ اس وقت تک اظہار توقف کر رہا ہے پھر کہنے لگا میں ذات حق کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میرا والد باوجود اس جلالت قدر کے اس ظہور باہر النور پر ایمان نہ لایا تو میں سبیل محبوب میں اپنے ہاتھ سے اس کی گردن اڑا دوں گا (نقطۃ الکاف ص۱۲۲) ایسا ہی حال مرزائیوں کا اپنے مخالفین کے بارے میں ہے چنانچہ مرزائیوں کی کتاب میں ہے: ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں (انوار خلافت ص۹۰) اگر کسی احمدی کے والدین غیر احمدی ہوں اور وہ مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے (الفضل ۲ مارچ ۱۹۱۵ء) اگر کسی غیر

احمدی کا چھوٹا بیٹا بھی مر جائے تو اس کی نمازِ جنازہ بھی نہ پڑھی جائے (فتاوی احمدیہ ص۳۱۴) مسیح قادیاں کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو زبانی طور پر آپ کی تصدیق کرتا تھا مگر مسیح موعود نے اس کا جنازہ نہ پڑھا (فتاوی احمدیہ ص۳۸۱) [ماخوذ از ائمہ تلبیس ج۲ص۳۸۹]

۲) باب نے کہا قرآن کی ہر آیت میرے دعووں کی تصدیق کرتی ہے (نقطۃ القاف ص۱۳۴) مسیح قادیاں نے لکھا میں زور سے دعوی کرتا ہوں کہ قرآن شریف میری سچائی کا گواہ ہے (تذکرۃ الشہادتین ۴۲ در روحانی خزائن ج۲۰ص۴۴) [از ائمہ تلبیس ج۲ص۳۸۹]

۳) مرزا علی محمد باب نے اپنی کتاب ''بیان'' میں لکھا کہ تم لوگ یہود کی تقلید نہ کرو جنہوں نے مسیح علیہ السلام کو دار پر چڑھایا اور نصاری کی بھی پیروی نہ کرو جنہوں نے محمد علیہ الصلوۃ والسلام سے انکار کیا اور اہل اسلام کی بھی پیروی نہ کرو جو ہزار سال سے مہدی موعود کے انتظار میں سراپا شوق بنے بیٹھے تھے لیکن جب ظاہر ہوا تو اس سے انکار کر دیا (دیباچہ نقطۃ الکاف) اسی طرح مرزا نے لکھا کہ تیرھویں صدی میں وہ لوگ جا بجا وعظ کرتے تھے کہ چودھویں صدی میں امام مہدی یا مسیح موعود آئے گا اور کم سے کم یہ کہ ایک بڑا مجدد پیدا ہو گا لیکن جب چودھویں صدی کے سر پر وہ مجدد پیدا ہوا اور خدا تعالی کے الہام نے اس کا نام مسیح موعود رکھا تو اس کی سخت تکذیب کی (از ایام الصلح ص۲۶ در روحانی خزائن ج۱۴ص۲۵۵) [از ائمہ تلبیس ج۲ص۳۹۰]

۴) بابی کہتے ہیں حضرت قائم علیہ السلام (میرزا علی محمد باب) کا ظہور بھی معاذ اللہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہی کی رجعت ہے (نقطۃ الکاف ص۲۷۳) ایسی ہی بات مسیح قادیاں نے لکھی کہ میری طرف سے کوئی نیا دعوی نبوت اور رسالت کا نہیں بلکہ میں نے محمدی نبوت کی چادر کو ہی ظلی طور پر اپنے اوپر لیا ہوا ہے (نزول المسیح ص۳ در روحانی خزائن ج۱۸ص۳۸۱ حاشیہ)

۵) بابی لوگ مرزا محمد علی باب کی تالیفات کو خرق عادت یعنی معجزہ یقین کرتے ہیں (مقالہ سیاح ص۵) اسی طرح مسیح قادیاں نے لکھا میرے کلام نے وہ معجزہ دکھلایا کہ کوئی مقابلہ نہ کر سکا (نزول مسیح ص۱۳۲ در روحانی خزائن ج۱۸ص۵۱۰)

۶) باب کی کتاب بیان میں ہے کہ وہ وقت ضرور آئے گا کہ سارا ایران بابی ہو جائے گا، مسیح موعود نے کہا ساری دنیا میں احمدیت پھیل جائے گی (الفضل ۲۸/اگست ۱۹۲۴ء) مرزا محمود احمد نے کہا مجھے تو ان غیر احمدی مولویوں پر رحم آتا ہے جب میں خیال کرتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ احمدیوں کو حکومت دے گا احمدی بادشاہ تختوں پر بیٹھیں گے الفضل کے پرانے فائل نکال کر پیش ہوں گے تو اس وقت ان بیچاروں کا کیا حال ہوگا (الفضل ۱۵/اکتوبر ۲۴ء) [از ائمہ تلبیس ج۲ص۳۸۸]

۷) باب نے کہا: قرآن کا درخت تو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لگا لیکن اس کا کمال ۱۲۷۰ھ میں ہوا (یعنی باب کے زمانے میں)، مسیح قادیاں نے لکھا جس طرح پہلی رات کا چاند کمی روشنی کی وجہ سے ہلال اور چودھویں کا کمال روشنی کی وجہ سے بدر کہلاتا ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ صدی اول میں ہلال اور میں چودھویں صدی میں بدر منیر ہوں (خطبہ الہامیہ در روحانی خزائن ج۱۶ص۲۷۳) [از ائمہ تلبیس ج۲ص۳۹۳]

۸) باب نے کہا دنیا کے تمام ادیان وملل کو ایک ہو جانا چاہئے اسی طرح مرزائیوں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود دنیا کو دین واحد پر جمع کرنے آئے تھے الفضل ۲۷ ستمبر ۲۴ء (ائمہ تلبیس ج۲ص۲۹۴) [مزید تفصیلات کیلئے دیکھئے ائمہ تلبیس ج۲ص۳۸۷ تا ص۳۹۶]

﴿درس نمبر ۱۱ : بہائی چشمہ زندقہ سے سیرابی﴾

بہاء اللہ بھی علی محمد باب کا مرید تھا اس کے مرنے کے بعد اس نے دعوے کر کے اپنا الگ دین بنالیا قادیانی نے اس کی بھی چند باتوں کو اپنایا ہے مثلاً:

۱) بہائیوں کے نزدیک بہاء اللہ ہی مسیح موعود ہے جو اپنے وعدے کے موافق دوسری دفعہ آیا ہے اور چونکہ ان کے نزدیک رجعت ثانی ظہور اول سے زیادہ کامل ہوتی ہے اس لئے بہاء اللہ مسیح سے افضل واعلیٰ ہے بہاء اللہ نے ۱۸۹۲ء میں وفات پائی اور اس کا بیٹا عبد البہاء جو آج کل

بہائی جماعت کا سرگروہ ہے اس کا جانشین ہوا۔ عبدالبہاء اس کا مدعی ہے کہ میری ہستی وہی ہے جو میرے باپ کی ہے اس لئے اس کے تمام القاب وکمالات مجھ میں ودیعت ہیں چنانچہ وہ عبدالبہاء اور بہاء اللہ دونوں ہے مرزا غلام احمد نے بھی اس کی دیکھا دیکھی دوگونہ دعوے کئے اور اس حیثیت سے عبدالبہاء اور غلام احمد کے دعووں میں بال بھر کا فرق نہیں وہ احمد کا خادم (غلام احمد) بھی ہے اور ساتھ ہی احمد موعود بھی بنتا ہے۔

۲) ایران میں مرزا علی محمد باب نے مہدی موعود ہونے کی دعوی کیا اور بہاء اللہ مسیح موعود ہونے کا دعوے دار بنا لیکن مرزا غلام احمد نے باب اور بہا دونوں کے دعوے لے کر مہدویت اور مسیحیت کا مشترکہ تاج اپنے سر پر رکھ لیا۔

۳) بہاء اللہ نے کہا: اگر کوئی شخص خدا پر افتراء باندھے کسی اپنے کلام کو اس کی طرف منسوب کرے تو خدا تعالیٰ اس کو جلد پکڑتا اور ہلاک کر دیتا ہے اور مہلت نہیں دیتا اور اس کے کلام کو زائل کر دیتا ہے چنانچہ سورۃ حاقہ میں فرماتا ہے: وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيْلِ ☆ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ☆ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ اور اگر پیغمبر ہماری طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑتے پھر ان کی رگ جان کاٹ ڈالتے (کتاب الفرائد ص۲۴، ۲۵) اسی طرح مرزا قادیانی نے لکھا میرے دعوی الہام پر تئیس سال گذر گئے اور مفتری کو اس قدر مہلت نہیں دی جاتی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيْلِ ☆ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ☆ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنِ پھر کیا یہی خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ایسے کذاب بے باک مفتری کو جلد نہ پکڑے یہاں تک کہ اس افتراء پر تئیس سال سے زیادہ عرصہ گزر جائے توریت اور قرآن دونوں گواہی دے رہے ہیں کہ خدا پر افترا کرنے والا جلد تباہ ہو جاتا ہے (اربعین نمبر۴، اور انجام آتھم وغیرہ نیز دیکھئے روحانی خزائن ج۱۷ ص۴۳۰، ۴۳۱) [ازائمہ تلبیس ج۲ ص۳۹۶، ۳۹۷]

مسلمانوں کے ہاں ہاں نبی کریم ﷺ کے دعوی ختم نبوت کے بعد کوئی بھی نبوت کا

دعوی کرے وہ کاذب ہوگا، مرزائی اگر اپنے اس معیار سے قادیانی کو سچا ثابت کرتے ہیں تو پھر بہاء اللہ کا حق زیادہ ہے کیونکہ وہ پہلے ہے اس کو جھوٹا کس دلیل سے مانتے ہیں اپنی کتاب مکمل تبلیغی پاکٹ بک صفحہ ۱۳۴ میں اس کے خلاف کیوں لکھا ہے۔

۴) بہائی کہتے ہیں: خدا کے مظہر برابر آتے رہیں گے کیونکہ فیض الہی کبھی معطل نہیں رہا اور نہ رہے گا ، قرآن پاک کی آیت **يَا بَنِيْ آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِيْ** میں صراحۃ مستقبل کی خبر دی ہے کیونکہ لفظ **يَأْتِيَنَّكُمْ** کو نون تاکید سے موکد کیا ہے اور فرمایا کہ تمہارے پاس ضرور رسول آتے رہیں گے (کتاب الفرائد ص۳۱۴) مرزائی بھی کہتے ہیں: سورۃ اعراف میں فرمایا ہے: **يَا بَنِيْ آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِيْ** (اے بنی آدم تمہارے پاس ضرور رسول آتے رہیں گے۔ یہ آیت آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی اس میں تمام انسانوں کو مخاطب کیا گیا ہے یہاں یہ نہیں لکھا کہ ہم نے گذشتہ زمانہ میں یہ کہا تھا سب جگہ آنحضرت اور آپ کے بعد کے لوگ مخاطب ہیں (دیکھئے مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص۲۵۶، ۲۵۷)

۵) بہائی کہتے ہیں: **وبالاٰخرۃ ھم یوقنون** یعنی اس وحی پر بھی یقین رکھتے ہیں جو اخیر زمانہ میں نازل ہوگی (بحر العرفان ص۴۱) اسی طرح مرزا قادیانی نے کہا: **وبالاٰخرۃ ھم یوقنون** اس وحی پر بھی یقین رکھتے ہیں جو آخری زمانہ میں مسیح موعود (مرزا) پر نازل ہوگی (سیرۃ المہدی ج۲ ص۱۴۸)

۶) بہاء اللہ کے مرید جہاد کے قائل نہیں، بہاء اللہ نے قتل کو حرام لکھا ہے (حضرت بہاء اللہ کی تعلیمات ص۲۲) اسی طرح مرزا قادیانی جہاد سے روکتے ہوئے کہتا ہے:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال ۔۔۔ دین کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ در روحانی خزائن ج۱۷ ص۷۷) [مزید تفصیل کیلئے دیکھئے مولانا ابو القاسم محمد رفیق دلاوری کی کتاب ائمہ تلبیس ج۲ ص۳۹۶ تا ۳۹۸]

درس نمبر۱۲ : قادیانی پر نیچریت کا رنگ

مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوریؒ فرماتے ہیں:

نیچری مذہب کے بانی سرسید احمد خان علی گڑھی تھے یہ مذہب آج کل ہندوستان میں بالکل ناپید ہے اس کے اکثر پیرو تو مرزائیت میں مدغم ہوگئے [جیسے حکیم نوردین اور عبدالکریم دیکھئے سیرۃ المہدی ج اص۱۵۹] اور جو بچے وہ ۱۹۱۲،۱۳ء کی جنگ بلقان کے بعد از سرنو اسلامی برادری میں داخل ہوگئے نیچری مذہب بالکل دہریت سے ہمکنار تھامغیبات کا انکار اس مذہب کا اولین اصول تھا وہ عقائد جو اہل اسلام کو مشرکین سے متمیز کرتے ہیں اور جن میں یہود ونصاری بھی مسلمانوں سے متفق ہیں مثلاً وحی ، ملائکہ، نبوت ، جنت ونار، حشر ونشر، معجزات وغیرہا نیچریوں کو قطعاً تسلیم نہ تھے (ائمہ تلبیس ج۲ص۳۹۹)

مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

حضرت صاحب[مرزا قادیانی] نے سرسید کی تفسیر دیکھی مگر پسند نہیں فرمایا اس کی یہ وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سرسید مرحوم کو ایک لحاظ سے قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور انہیں قوم کا ہمدرد اور بہی خواہ سمجھتے تھے لیکن سرسید کے مذہبی خیالات کے آپ سخت مخالف تھے کیونکہ مذہبی معاملات میں سرسید کی یہ پالیسی تھی کہ نئے علوم اور نئی روشنی سے مرعوب ہو کر اُن کے مناسب حال اسلامی مسائل کی تاویل کر دیتے تھے چنانچہ یہ سلسلہ اتنا وسیع ہوا کہ کئی بنیادی اسلامی عقائد مثلاً دعاوحی والہام خوارق ومعجزات ملائک وغیرہ کے گویا ایک طرح منکر ہی ہوگئے (سیرۃ المہدی ج اص۱۵۹) مرزا قادیانی کی سرسید سے خط وکتابت بھی رہی چنانچہ مرزا نے سرسید کو عربی میں خط لکھا تھا (سیرۃ المہدی ج اص۱۵۶)

مرزا صاحب صاف اور قطعی طور پر نیچری ہیں معجزات انبیاء وکرامات اولیاء سے مطلق انکار رکھتے ہیں معجزات اور کرامات کو مسمریزم، قیافہ، قواعد طب یا دستکاری پر مبنی جانتے ہیں ان

کے نزدیک خرق عادت جس کو سب اہل اسلام خصوصاً اہل تصوف نے مانا ہے کوئی چیز نہیں، مرزائی سرسید کی تشریحات کو لیتے ہیں مگر اس کا حوالہ نہیں دیتے مولانا ندوی فرماتے ہیں: سرسید کی آزاد خیالیوں نے مرزا کیلئے اس کا مجوزہ راستہ بہت آسان کر دیا تھا سرسید نے واقعہ صلیب کا جو نقشہ اپنی تفسیر (جلد دوم ص ۴۸) میں پیش کیا مرزا نے اس پر وحی الٰہی کا رنگ چڑھا کر اس پر بڑی بڑی خیالی عمارتیں تعمیر کرنی شروع کر دیں جب تک مرزا نے یہ تحریریں نہیں پڑھی تھیں براہین کے حصہ چہارم تک برابر حیات مسیح علیہ السلام کا قائل رہا لیکن جب نیچریت کا رنگ چڑھنا شروع ہوا یا یوں کہو کہ نیچریت کا یہ مسئلہ مفید مطلب نظر آیا تو نہ صرف اپنے سابقہ الہامات کے گلے پر چھری چلانی شروع کر دی بلکہ عقیدۂ حیات مسیح علیہ السلام کو (معاذ اللہ) شرک بتانے لگا جس کے یہ معنی تھے کہ وہ پچاس سال کی عمر تک باوجود صاحب وحی ہونے کے مشرک ہی چلا آتا تھا۔

<u>درس نمبر ۱۳ : نیچریت سے اخذ کردہ قادیانیوں کے چند نظریات</u>

۱) سرسید احمد خان لکھتے ہیں:

حضرت عیسیٰ بیماروں پر دم ڈالتے تھے اور برکت دیتے تھے لوگ ان کے ہاتھوں کو برکت لینے کیلئے چومتے تھے یہ خیال غلط ہے کہ اس طرح کرنے سے اندھے آنکھوں والے اور کوڑھی اچھے ہو جاتے تھے خدا نے انسان میں ایک قوت رکھی ہے...... جو مسمریزم اور اسپریچو ایلزم کے نام سے مشہور ہے......حضرت عیسیٰ نے تمام لوگوں کو کوڑھی ہوں یا اندھے، خدا کی بادشاہت میں داخل کرنے کی منادی کی تھی یہی ان کا کوڑھیوں اور اندھوں کو اچھا کرنا تھا (تفسیر احمدی ج ۲ ص ۱۶۰، ۱۶۳ بحوالہ ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۴۰۲)

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا:

سلب امراض کرنا یا اپنی روح کی گرمی جماد میں ڈال دینا درحقیقت یہ سب عمل الترب (مسمریزم) کی شاخیں ہیں ہر زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے رہتے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس

روحانی عمل کے ذریعہ سے سلب امراض کرتے رہے ہیں اور مفلوج مبروص مدقوق وغیرہ ان کی توجہ سے اچھے ہوتے رہے ہیں (ازالہ اوہام درروحانی خزائن ج ۳ ص ۱۵۷) اس کا مطلب یہ ہوا کہ مسیح کے ایسے عجائب کاموں میں اس کو طاقت بخشی گئی تھی وہ ایک فطری طاقت تھی جو ہر ایک فرد بشر کی فطرت میں مودع ہے مسیح سے اس کی کچھ خصوصیت نہیں۔ اور یہی سرسید نے کہا تھا۔

۲) سرسید احمد خان نے لکھا:

یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت عیسی کے پھونکنے کے بعد درحقیقت وہ پرندوں کی مورتیں جو مٹی سے بناتے تھے جاندار ہو جاتی تھیں اور اڑنے بھی لگتی تھیں یہ کوئی امر وقوعی نہ تھا بلکہ صرف حضرت مسیح کا خیال تھا زمانہ طفولیت میں بچوں کے ساتھ کھیلنے میں تھا مورتیں بنا کر پوچھنے والے سے کہتے تھے کہ میرے پھونکنے سے وہ پرند ہو جائیں گے پس حضرت عیسی کا یہ کہنا ایسا ہی تھا جیسے کہ بچے اپنے کھیلنے میں بمقتضائے عمر اس قسم کی باتیں کیا کرتے ہیں (ایضاً ص ۱۵۲۔۱۵۶ بحوالہ ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۴۰۳)

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے:

کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں...... بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں...... یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطریق حقیقت ظہور میں آسکیں (ازالہ اوہام درروحانی خزائن ج ۳ ص ۲۵۴ حاشیہ)

۳) سرسید نے لکھا:

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ پہلے مانافیہ سے قتل کا سلب مراد ہے اور دوسرے سے کمال

کا کیونکہ صلیب پر چڑھانے کی تکمیل اس وقت تھی جب صلیب کے سبب موت واقع ہوتی حالانکہ صلیب پر موت واقع نہیں ہوئی (ایضاً ص ۴۵ بحوالہ ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۴۰۳، ۴۰۴)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

قرآن کریم کا منشا **مَا صَلَبُوْہُ** سے یہ ہرگز نہیں کہ مسیح صلیب پر چڑھایا نہیں گیا بلکہ منشا یہ ہے کہ صلیب پر چڑھانے کا اصل مدعا تھا یعنی قتل کرنا اس سے خدا نے مسیح کو محفوظ رکھا (ازالہ اوہام در روحانی خزائن ج ۳ ص ۲۹۴)

۴) سر سید نے لکھا:

رفـــع کے لفظ سے حضرت عیسی کے جسم کا آسمان پر اٹھالینا مراد نہیں بلکہ اس کی قدر ومنزلت مراد ہے حضرت عیسی اپنی موت سے مرے اور خدا نے ان کے درجہ اور مرتبہ کو مرتفع کیا (ایضاً ص ۴۴ بحوالہ ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۴۰۴)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

رافعک الیّ کے یہ معنی ہیں کہ جب حضرت عیسی فوت ہو چکے تو ان کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی (ازالہ طبع پنجم ص ۱۱۲) دوسری جگہ لکھتا ہے: حضرت عیسی کے فوت ہونے کے بعد ان کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی (ازالہ اوہام در روحانی خزائن ج ۳ ص ۲۳۳) یہ بھی کہا: **رافـــعک الـــیّ** کے یہ معنی ہیں کہ عزت کے ساتھ اپنی طرف اٹھانے والا ہوں (ازالہ در روحانی خزائن ج ۳ ص ۲۹۹) جہاں جہاں **رافعک یا بل رفعه الله الیه** ہے اس سے مراد ان کی روح کا اٹھایا جانا ہے جو ہر ایک مومن کیلئے ضروری ہے ضروری کو چھوڑ کر غیر ضروری کا خیال دل میں لانا سراسر جہل ہے ہم بیان کر چکے ہیں کہ تمام نبی خدا کی طرف اٹھائے جاتے ہیں (ازالہ اوہام در روحانی خزائن ج ۳ ص ۲۳۵)

۵) سر سید نے کہا:

جس دن حضرت عیسی صلیب پر چڑھائے گئے وہ جمعہ کا دن اور یہودیوں کی عید فصح کا

تہوار تھا دوپہر کا وقت تھا جب ان کو صلیب پر چڑھایا گیا ان کی ہتھیلیوں میں کیلیں ٹھوکی گئیں عید فصح کے ختم ہونے پر یہودیوں کا سبت شروع ہونے والا تھا اور یہودی مذہب کی رو سے ضرور تھا کہ مقتول یا مصلوب کی لاش قبل ختم ہونے دن کے یعنی قبل شروع ہونے سبت کے دفن کردی جائے مگر صلیب پر انسان اس قدر جلدی نہیں مرسکتا اس لئے یہودیوں نے درخواست دی کہ اس کی ٹانگیں توڑ دی جائیں تا کہ وہ فی الفور مرجائیں مگر حضرت عیسی کی ٹانگیں توڑی نہیں گئیں اور لوگوں نے جانا کہ وہ اتنی دیر میں مرگئے جب لوگوں نے غلطی سے جانا کہ حضرت درحقیقت مرگئے ہیں تو یوسف نے حاکم سے ان کے دفن کردینے کی درخواست کی وہ نہایت متعجب ہوا کہ ایسے جلد مرگئے یوسف کو دفن کرنے کی اجازت مل گئی اور حضرت عیسی صرف تین یا چار گھنٹہ صلیب پر رہے یوسف نے ان کو ایک لحد میں رکھا اور اس پر ایک پتھر ڈھانک دیا حضرت عیسی صلیب پر مرے نہیں بلکہ ان پر ایسی حالت طاری ہوگئی تھی کہ لوگوں نے ان کو مردہ سمجھا تھا رات کو وہ لحد میں سے نکال لئے گئے اور مخفی اپنے مریدوں کی حفاظت میں رہے حواریوں نے ان کو دیکھا اور پھر کسی وقت اپنی موت سے مرگئے بلاشبہ ان کو یہودیوں کی عداوت کے خوف سے نہایت مخفی طور پر کسی نامعلوم مقام میں دفن کردیا ہوگا جواب تک نامعلوم ہے (ایضاً ص ۳۸۔۴۱ بحوالہ ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۴۰۴، ۴۰۵)

مرزا قادیانی اسی مضمون کو لے کر کہتا ہے:

حضرت مسیح بروز جمعہ بوقت عصر صلیب پر چڑھائے گئے جب وہ چند گھنٹہ کیلوں کی تکلیف اٹھا کر بے ہوش ہوگئے اور خیال کیا گیا کہ مرگئے تو ایک دفعہ سخت آندھی اٹھی (نزول المسیح در روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۶) نیز کہتا ہے: مسیح یہودیوں کے حوالے کیا گیا اسے تازیانے لگائے گئے اور جس قدر گالیاں سننا اور طمانچہ کھانا اور ہنسی اور ٹھٹھے سے اڑائے جانا اس کے حق میں مقدر تھا سب دیکھا آخر صلیب دینے کیلئے طیار ہوئے یہ جمعہ کا دن تھا اور عصر کا وقت اور اتفاقاً یہ یہودیوں کی عید فسح کا دن بھی تھا اور ایک شرعی تاکید تھی کہ سبت میں کوئی لاش صلیب پر لٹکی نہ رہے تب یہودیوں نے جلدی سے مسیح کو صلیب پر چڑھا دیا [معاذ اللہ تعالیٰ۔ راقم] تا شام سے پہلے ہی

لاش اتاری جائے مگر اتفاق سے اسی وقت آندھی آ گئی جس سے سخت اندھیرا ہو گیا یہودیوں کو یہ فکر پڑھی کہ کہیں شام نہ ہو جائے اس لئے لاش کو صلیب پر سے اتار لیا عید فسح کی کم فرصتی عصر کا تھوڑا سا وقت اور آگے سبت کا خوف اور پھر آندھی کا آجانا ایسے اسباب پیدا ہو گئے جس کی وجہ سے چند منٹ میں ہی مسیح کو صلیب پر سے اتار لیا گیا جب مسیح کی ہڈیاں توڑنے لگے [معاذ اللہ تعالیٰ ۔راقم] تو ایک سپاہی نے یوں ہی ہاتھ رکھ کر کہہ دیا کہ یہ تو مر چکا ہے ہڈیاں توڑنے کی ضرورت نہیں اس طور سے مسیح زندہ بچ گیا (ازالہ اوہام در روحانی خزائن ج۳ص ۲۹۶،۲۹۵ مختصراً)

۲) سر سید احمد خان نے لکھا: معراج میں آنحضرت ﷺ کا بجسدہ بیت المقدس تک جانا اور وہاں سے بجسدہ آسمانوں پر تشریف لے جانا خلاف قانون فطرت ہے اس لئے ممتنعات عقلی میں داخل ہے...... یا راویوں کی غلطی ہے...... یا ایک واقعہ ہے جو سوتے میں آنحضرت نے دیکھا ہے (ایضاح ج۶ص۲۱۲ بحوالہ ائمہ تلبیس ج۲ص ۴۰۷)

مرزا قادیانی معراج کا انکار کرتے ہوئے کہتا ہے:

نیا اور پرانا فلسفہ اس بات کو محال (۱) ثابت کرتا ہے کوئی انسان اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے ....سیر معراج جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا (ازالہ اوہام در روحانی خزائن ج۳ص۱۲۶ مع حاشیہ)

---

۱) قادیانی کے محال کہنے سے پریشان نہ ہوں حقیقت یہ ہے کہ بہت سے لوگ مشکل یا نادر کاموں کو ممتنع یعنی محال کہہ دیتے ہیں حضرت نانوتویؒ سر سید کے نام ایک مکتوب میں لکھتے ہیں: ہاں اتنی گذارش ملحوظ رہے کہ محال و ممکن کی تعریف کسی کسی کو معلوم ہے یہی وجہ ہوئی کہ بڑے بڑے آدمی اکثر ممکنات کو محال سمجھ بیٹھے (تصفیۃ العقائد ص۳۹) نیز فرمایا: محال کی دو ہی صورتیں ہیں: اجتماع نقیضین اور ارتفاع نقیضین ان دو کے علاوہ سب کچھ ممکن ہے سوا اس کے اور کوئی صورت محال کی نہیں ہے (از تقریر دلپذیر ص۲۸) تفصیل کیلئے دیکھئے تقریر دلپذیر نیز اس عاجز کی کتاب اساس المنطق ج۲ص ۱۸

۷) سرسید لکھتے ہیں: جن فرشتوں کا قرآن میں ذکر ہے ان کا کوئی اصلی وجود نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی بے انتہاء قدرتوں کے ظہور کو اوران قوی کو جو خدا نے اپنی مخلوق میں مختلف قسم کے پیدا کئے ہیں ملک یا ملائکہ کہا ہے جن میں ایک شیطان یا ابلیس ہے (ایضاً جلد اول ص ۴۲)

مرزا قادیانی فرشتوں کے اصلی وجود سے یوں انکار کرتا ہے: دو محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتے ہیں ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے یہ کیفیت دونوں کیفیتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو روح الامین بولتے ہیں اس کا نام **شدید القوی** اور **ذو الافق الاعلیٰ** بھی ہے (توضیح مرام درروحانی خزائن ج ۳ ص ۶۱ تا ۶۴]

۸) سرسید لکھتے ہیں: وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا بنی اسرائیل میں ایک شخص مارا گیا تھا اور قاتل معلوم نہ تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ سب لوگ جو موجود ہیں اور انہی میں قاتل بھی ہے مقتول کے اعضاء سے مقتول کو ماریں جو لوگ درحقیقت قاتل نہیں ہیں وہ بہ سبب یقین اپنی بے جرمی کے ایسا کرنے میں کچھ خوف نہ کریں گے مگر اصلی قاتل بہ سبب خوف اپنے جرم کے جواز روئے فطرت انسان کے دل میں اور بالتخصیص جہالت کے زمانہ میں اس قسم کی باتوں سے ہوتا ہے ایسا نہیں کرنے کا اور اسی وقت معلوم ہو جائے گا کہ وہی نشانیاں جو خدا نے انسان کی فطرت میں رکھی ہیں لوگوں کو دکھاوے گا اس قسم کے حیلوں سے اس زمانہ میں بھی بہت سے چور معلوم ہو جاتے ہیں اور وہ بسبب خوف اپنے جرم کے ایسا کام جو دوسرے لوگ بلا خوف بہ تقویت اپنی بے جرمی کے کرتے ہیں نہیں کر سکتے پس یہ ایک تدبیر قاتل کے معلوم کرنے کی تھی اس سے زیادہ اور کچھ نہ تھا (ایضاً ص ۱۰۱ بحوالہ ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۴۰۶، ۴۰۷)

مرزا قادیانی لکھتا ہے: وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَأْتُمْ فِيهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ایسے قصوں میں قرآن شریف کی کسی عبارت سے نہیں نکلتا کہ فی الحقیقت کوئی مردہ زندہ ہو گیا تھا اور واقعی طور پر کسی قالب میں جان پڑ گئی تھی یہودیوں کی ایک جان نے خون کر کے چھپا دیا تھا اور بعض بعض پر خون کی تہمت لگاتے تھے سو خدا تعالیٰ نے یہ تدبیر سمجھائی کہ ایک گائے کو ذبح

کر کے اس کی بوٹیاں لاش پر مارواور وہ تمام اشخاص جن پر شبہ ہے ان بوٹیوں کو نوبت بہ نوبت اس لاش پر ماریں تب اصل خونی کے ہاتھ جب لاش پر بوٹی لگے گی تو لاش سے ایسی حرکات صادر ہوں گی جس سے خونی پکڑا جائے، اس قصہ سے واقعی طور پر لاش کا زندہ ہونا ثابت نہیں ہوتا بعض کا خیال ہے کہ یہ صرف ایک دھمکی تھی کہ تا چور بے دل ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے اصل یہ ہے کہ یہ طریق عمل علم الترب یعنی مسمر یزم کا ایک شعبہ تھا جس کے بعض خواص میں سے یہ بھی ہے کہ جمادات یا مردہ حیوانات میں ایک حرکت مشابہ بہ حرکت حیوانات پیدا ہو کر مشتبہ و مجہول امور کا پتہ لگ سکتا ہے (ازالہ اوہام در روحانی خزائن ج ۳ ص ۵۰۴)

۹) سر سید احمد خان نے لکھا: یہ واقعہ اس وقت میں ہوا جب حضرت نبی ہو چکے تھے اس وقت حضرت عیسی کی بارہ برس کی عمر تھی جب انہوں نے بیت المقدس میں یہودی عالموں سے گفتگو کی صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسی کی تلقین سے جو خلاف عقائد یہود تھی علماء ناراض ہو کر حضرت مریم کے پاس آئے جس سے ان کی غرض یہ ہوگی کہ وہ حضرت عیسی کو ان باتوں سے باز رکھیں الغرض یہ ایسا معاملہ ہے جو فطرت انسانی کے موافق واقع ہوا شوخ و شریر لڑکے کی ماں سے اس کی شکایت کی جاتی ہے غرض اس سے حضرت عیسی کے بن باپ پیدا ہونے پر کسی طرح استدلال نہیں ہو سکتا (ایضاً جلد ۲ ص ۳۳، بحوالہ ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۴۰۸، ۴۰۹)

مرزا قادیانی کا مرید لکھتا ہے: فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ (حضرت مریم انہیں اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں) معلوم ہو کہ حضرت عیسی اس وقت حضرت مریم کی گود میں نہیں تھے بلکہ سوار ہو کر یروشلم میں داخل ہوئے تھے (بیان القرآن مولفہ محمد علی امیر جماعت مرزائیہ لاہور جلد ۲ ص ۱۲۱۱) حضرت عیسی تیس سال کے نوجوان تھے پرانے بزرگوں کے سامنے وہ بچہ ہی تھے اس لئے انہوں نے کہا کہ جو ہمارے سامنے کا بچہ ہے ہم اس سے کیا خطاب کریں اس کے سوا مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا کے کچھ معنی نہیں بنتے یہ زمانہ نبوت کا کلام ہے نہ پیدائش کے فوراً بعد کا (ایضاً ص ۱۲۱۳، بحوالہ ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۴۰۸، ۴۰۹)

درس نمبر۱۲ : مرزا کی طرف سے تمام انبیاء کی نبوت کا انکار

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ آدم علیہ السلام سے لے کر جناب محمد رسول اللہ ﷺ تک تمام انبیاء کے نام مجھے دے دیئے گئے ایک جگہ لکھتا ہے کہ: ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ'' اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی (ایک غلطی کا ازالہ ص۴، روحانی خزائن ج۱۸ص۲۰۷) دوسری جگہ لکھتا ہے:

میں بھی تمہاری طرح بشریت کے محدود علم کی وجہ سے یہی اعتقاد رکھتا تھا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوگا اور باوجود اس بات کے کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو قرآن شریف کی آیتیں پیشگوئی کے طور پر عیسیٰ کی طرف منسوب تھیں وہ سب آیتیں میری طرف منسوب کردیں اور یہ بھی فرمادیا کہ تمہارے آنے کی خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے مگر میں پھر بھی متنبہ نہ ہوا(۱) اور براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میں نے وہی غلط

---

۱) اس عبارت میں قابل تنقید باتیں تو بہت ہیں، اتنا غور کریں کہ قادیانی کند ذہن اتنا تھا کہ اللہ کے سمجھانے سے بھی نہیں سمجھتا پھر معصوم اتنا ہے کہ غلط عقیدہ لکھ کر چھاپ رہا ہے اور معاذ اللہ خدا اس کو روک بھی نہیں رہا۔ ایسا شخص تو اس قابل نہیں کہ اس کو کسی معاملہ میں یا عقد نکاح میں گواہ بنایا جائے، [کہ ہوسکتا ہے کہ خود کو دلہن سمجھ لے اس کا باپ اس کے بارے میں کہتا تھا: اب آپ نے اس دلہن کو دیکھ لیا ہے۔ سیرۃ المہدی ج۲ص۸۰] یہ مجدد یا مہدی کیسے بن گیا؟ پھر ڈانٹا دوسروں کو ہے کہتا ہے مگر اب میں اس سخت دل قوم کا کیا علاج کروں کہ نہ قسم کو مانتے ہیں نہ نشانوں پر ایمان لاتے ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کی ہدایتوں پر غور کرتے ہیں (براہین احمدیہ حصہ پنجم در روحانی خزائن ج۲۱ص۱۱۲) کھلا جھوٹ:

قادیانی نے کہا آسمان وزمین نے نشان دکھائے (ایضاً) اگر بالفرض یہ سچ ہو ہو تو بھی اِس کو نبی نہ مانیں، اِس کا دعوی قرآن وحدیث کے قطعاً خلاف ہے مرزائی آسمانی یا زمینی نشانات کی باتیں نہ کریں بلکہ قرآن وحدیث کے خلاف دعوی کی وجہ سے مرزا قادیانی کو فوراً کافر کہیں ورنہ نجات کی امید نہ رکھیں۔

عقیدہ اپنی رائے کے طور پر لکھ دیا اور شائع کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور میری آنکھیں اس وقت تک بالکل بند رہیں جب تک کہ خدا نے بار بار کھول کر مجھ کو نہ سمجھایا کہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی تو فوت ہو چکا ہے اور وہ واپس نہیں آئیگا اس زمانہ اور اس امت کیلئے تو ہی عیسیٰ بن مریم ہے...... یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ ہی نہیں رکھا بلکہ ابتداء سے انتہاء تک جس قدر انبیاء علیہم السلام کے نام تھے وہ سب میرے نام رکھ دیئے گئے الخ (براہین احمدیہ حصہ پنجم درروحانی خزائن ج۲۱ص۱۱۱،۱۱۲)

مرزائیوں کے ہاں قادیانی کے علاوہ کوئی نبی نہیں:

غور کریں کہ جن نصوص کی وجہ سے ہم حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام اور دیگر حضرات کو اللہ کے نبی مانتے ہیں اگر ان انبیاء کرام کے ناموں پر مشتمل ساری نصوص ہی قادیانی کے بارے میں ہو جائیں تو اُن حضرات کی نبوت کی کیا دلیل رہی؟ قرآن کریم کی جن آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے اوپر دیکھئے قادیانی کہتا ہے وہ سب آیات میری طرف منسوب ہو گئیں تو بتائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا ہمارے پاس کیا ثبوت رہا؟

قادیانی کے دعووں کے بعد قرآن میں تحریف:

پھر یہ بات بھی قابل غور کہ'' قرآن کی جو آیتیں پیشگوئی کے طور پر عیسیٰ کی طرف منسوب تھیں وہ سب آیتیں قادیانی کی طرف منسوب ہو گئیں''اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن میں پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی پیشگوئی تھی اور قادیانی اس کو مانتا تھا پھر اس نے ان سب آیات کے مفہوم کا انکار کر دیا، گویا قادیانی کے دعووں کے بعد قرآن میں تبدیلی شروع ہو گئی معاذ اللہ تعالیٰ۔

کلمہ طیبہ کی توہین:

آپ نے دیکھا کہ قادیانی کہتا ہے:''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ''میرے بارے میں نازل ہوئی اور یہ جملہ ہمارے کلمہ کا حصہ ہے تو جب یہ لوگ کلمہ پڑھ بھی قادیانی تک ہی رہ گئے نبی

علیہ السلام کو نہ مانا تو کب مانیں گے ایسا کفر تو ابو جہل اور ابولہب نے نہ کیا، یہود و نصاری نے نہ کیا ،قادیانی تو عبداللہ بن ابی اور فرعون سے بڑا کافر نکلا۔

غور کریں کہ ابو جہل: ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کا معنی تو صحیح کرتا تھا مگر تصدیق نہ کرتا تھا ان ظالموں نے معنی ہی بدل دیا اتنے بڑے کافر ہونے کے باوجود معصوم اور بے گناہ بنتے پھرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے ہیں ہم کافر کیوں ہیں ارے تم مسلمانوں والا کلمہ نہیں پڑھتے۔مسلمان اس سے حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا اقرار کرتے ہیں تم قادیانی کی رسالت مراد لیتے ہو۔اور یہ کلمہ اذان واقامت میں ہے نماز میں ہے اس طرح قادیانی ان تمام شعائر اسلامیہ کا مذاق اڑاتے ہیں۔

درس نمبر ۱۳ : حضرت عیسی علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کی توہین

☆ قادیانی عیسائیوں کے بانی کو سچا رسول کہتا ہے (سیرۃ المہدی ج ۳ ص ۱۷۲) اور عیسائیوں کے بانی سے مراد وہی ہستی ہے جسے ہم عیسی علیہ السلام کہتے ہیں اور عیسائی یسوع کہتے ہیں۔ پھر ان کی توہین بھی خوب کرتا ہے۔ذیل میں اس کی چند عبارتیں ملاحظہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے اس کی پناہ مانگیں۔

۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ الحدیث (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰) '' قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یقیناً وہ زمانہ قریب ہے جب تم میں ابن مریم علیہ السلام حاکم عادل ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے صلیب کو توڑیں گے خنزیر (سؤر) کو قتل کریں گے اور جنگ کا خاتمہ کریں گے''
مرزا قادیانی اس حدیث نبوی کا کثرت سے استہزاء کیا کرتا تھا چنانچہ اس کا بیٹا لکھتا ہے: حضرت مسیح موعود اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ بقول ہمارے مخالفین کے جب مسیح آئے گا اور لوگ اُس

کو ملنے کیلئے اُس کے گھر پر جائیں گے تو گھر والے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر جنگل میں سؤر مارنے کے لئے گئے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے کہ لوگوں کی ہدایت کیلئے آیا ہے اور باہر سؤروں کا شکار کھیلتا پھرتا ہے پھر فرماتے تھے کہ ایسے شخص کی آمد سے تو ساہنسیوں اور گنڈیلوں کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے یہ الفاظ بیان کر کے آپ بہت ہنستے تھے یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی آجاتا تھا (سیرۃ المہدی ج۳ ص۲۹۱،۲۹۲)

[اس میں کئی کفریات ہیں ایک تو اس میں حضرت عیسی علیہ السلام کی توہین دوسرے نبی کریم ﷺ کی حدیث کا استہزاء پھر قادیانی نے ایک مرتبہ ایسے نہ کیا بلکہ اس کی عادت بنی ہوئی تھی، پھر زبانی استہزاء پر بھی اکتفانہ کرتا تھا بلکہ ہنسا بھی کرتا تھا]

۲) ایک دفعہ کہنے لگا : عوام کے خیال میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ مسیح کا نزول جسمانی ہوگا اور اس روز عجب تماشہ ہوگا جیسا کہ غبارہ کاغذی جو آگ سے بھرا ہوا ہو بلندی سے نیچے کی طرف اترتا ہوا دکھائی دیوے ایسا ہی ان کے خیال میں مسیحؑ کا نزول ہوگا (سیرۃ المہدی ج۳ ص۸۱) اس میں گستاخانہ تشبیہ دے کر مذاق اڑایا ہے۔

۳) وَاُمُّـهٗ صِدِّيقَةٌ (المائدہ:۷۵) کے بارے میں کہتا ہے کہ اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت (سیرۃ المہدی ج۳ ص۲۲۰) قرآن کریم میں اس مقام پر دونوں چیزوں کا اثبات مقصود ہے لیکن قادیانی نے اس عبارت میں حضرت مریم کی صدیقیت کی اہمیت گرانے کی کوشش کی ہے۔

۴) قرآن شریف سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کی ترقی آہستہ آہستہ مقدر ہے جیسا کہ فرمایا كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ [الفتح:۲۹] (سیرۃ المہدی ج۱ ص۱۷۴) یہ آیت نبی کریم ﷺ اور صحابہ کے بارے میں ہے قادیانی نے اس کو اپنے بارے میں لیا اس لئے کہ مسیح موعود سے اس کے ہاں اپنی ذات مراد ہوتی ہے۔

۵) قادیانی نے مسیحیت کا دعویٰ کیا پھر عیسائیوں کے سامنے معجزات مسیح کا انکار کر دیا (سیرۃ المہدی ج اص ۱۹۱) یہ اسلام کی ترجمانی نہیں اس کی توہین ہے ایک تو اس لئے کہ قادیانی مسیح نہیں دوسرے اس لئے کہ اسلام کا قطعی عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے معجزات دیئے تھے قادیانی نے خود کو مسیح کہنے کیلئے ان کا انکار کر کے دوہرا کفر کیا۔

٦) منشی عبدالعزیز اوجلوی مرزائی رات بھر مرزا کی خدمت کیلئے جاگتا رہا......صبح کو قادیانی نے مجلس میں کہا کہ مسیح کے حواریوں میں اور ہمارے دوستوں میں ایک نمایاں فرق ہے ایک موقع مسیح پر تکلیف کا آتا تھا تو وہ اپنے حواریوں کو جگاتے ہیں اور کہتے ہیں جاگتے رہو اور دعائیں مانگو مگر وہ سو جاتے ہیں اور بار بار جگاتے ہیں مگر وہ پھر سو جاتے ہیں لیکن ہم اپنے دوستوں کو بار بار تاکید کرتے ہیں کہ سو رہو لیکن وہ پھر بھی جاگتے ہیں............اس کے بعد مرزا بشیر احمد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب قول پیش کر کے ان کی توہین یوں کرتا ہے: خاکسار عرض کرتا ہے کہ اگر حضرت مسیح ناصری کا یہ قول سچا ہے اور ضرور سچا ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے تو ہر غیر متعصب شخص کو ماننا پڑے گا کہ جو شیریں پھل حضرت مسیح موعود کی صحبت نے پیدا کیا ہے وہ مسیح ناصری کی صحبت ہرگز پیدا نہ کر سکی (سیرۃ المہدی ج ۳ ص ۱۳۳)

راقم کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین کا یہ واقعہ قرآن وحدیث میں نہیں انجیل میں ہے [دیکھئے مرقس باب ۱۴ آیت ۳۷ تا ۴۲] جو ایک محرف کتاب ہے۔ اور وہ حجت نہیں ، رہا یہ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے مومن ہوئے اور قادیانی کو ماننے والے مرتد ہوئے اور جتنے زیادہ اُس کے خدمت گزار تھے اتنے ہی ایمان سے دور اور خدا کے دشمن تھے۔ یہ تقابل کس منہ سے کر رہیں ہیں۔ منشی عبدالعزیز کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہوتا تو اس وقت قادیانی کا گریبان پکڑ لیتا مگر قادیانی کی صحبت کا کفر یہ اثر تھا کہ اتنے بڑے کفر کو سن کر نہ صرف برداشت کیا بلکہ اس پر فخر کرتا رہا۔

۷) اور اس بات پر تعجب نہیں کرنا چاہئے کہ کیوں اس عاجز کو عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر بھیجا

گیا[کس نے بھیجا؟ راقم] کیونکہ فتنہ کی صورت ایسی ہی روحانیت کو چاہتی تھی جبکہ مجھے قوم مسیح کیلئے حکم دیا گیا ہے تو مصلحتاً میرا نام ابن مریم رکھا گیا[کس نے رکھا؟ راقم] آسمان سے نشان ظاہر ہوتے ہیں[کیسے نشان؟ راقم]اور زمین پکارتی ہے[کیسے پکارتی ہے؟ راقم] کہ وہ وقت آ گیا ہے (سیرۃ المہدی ج۳ص۸۲)

راقم کہتا ہے کہ قادیانی کا نام عیسیٰ نہیں، وہ ابن مریم بھی نہیں آسمان وزمین سے اس کیلئے کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔اور اصل بات تو یہ ہے کہ نبی کریمﷺ کے دعوی ختم نبوت کے بعد کسی کے دعوی نبوت پر غور نہ کیا جائے گا۔

۸) ایک مرزائی نے کہا کہ ہمارے امام یعنی مرزا قادیانی کے ساتھ مائدہ یعنی لنگر خانہ ہے (سیرۃ المہدی ج۳ص۸۷) یہ بات اس لئے کہی تا کہ کوئی مرزا قادیانی کو عیسیٰ علیہ السلام سے کمتر نہ کہے ۔یا اعلیٰ سمجھے یا برابر۔ اس لئے اس میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے۔ چونکہ یہ بات قادیانی کی موجودگی میں کہی اور قادیانی نے اس سے منع نہ کیا اس لئے وہ بھی اس کفر میں شریک ہے۔

۹) ایک شخص نے خواب میں نبی کریمﷺ کو دیکھا کہ آپ نے قادیانی کے بارے میں فرمایا: هٰـــذَا عِيُســــىٰ اور یہ قادیاں میں رہتا ہے(سیرۃ المہدی ج۲ص۱۱۶) اول تو یہ واقعہ درست نہیں،اور اگر بالفرض ایسا خواب آیا ہی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے اَهٰـذَا عِيُسىٰ کیا یہ عیسیٰ ہے نبیﷺ نے استفہام کے انداز میں بات کہی اس ظالم نے اس کو خبر سمجھ لیا۔

درس نمبر۱۴ : دیگر انبیاء کرام کی توہین

کسی غیر نبی کو انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ شمار کرنا انبیاء کی توہین ہے کیونکہ غیر نبی خواہ کتنا ہی عالم باعمل ہو،علم وعمل میں کسی طرح نبی کی طرح نہیں ہوسکتا اور قادیانی جیسے بے ایمان اور خائن کو انبیاء کے ساتھ ملانا تو بہت بڑی توہین ہے کیونکہ اس سے یہ تاثر ہوتا ہے کہ وہ ہستیاں

بھی معاذ اللہ ایسی ہی تھیں۔ ذیل میں مرزائیوں کی کچھ ایسی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

۱) مریدوں نے پوچھا کہ سب انبیاء نے بکریاں چرائیں کیا آپ نے بھی کبھی بکریاں چرائیں تو کہنے لگا صرف ایک مرتبہ تھوڑی دیر کیلئے بکریوں کو چرایا تھا (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۹۸ نیز ص ۲۵۰) اس طرح انبیاء کرام سے تشبیہ دے کر قادیانی خود کو نبی کہہ رہا ہے۔

۴) مرزا کا بیٹا لکھتا ہے: حضرت مسیح موعود پر اس معاملہ میں خدا کا فضل حضرت موسی سے بڑھ کر معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہاں تو انسانی طلسم کو مٹانے کیلئے حضرت موسی کو کچھ دکھانا پڑا اور یہاں صرف دکھانے کا نام لینے پر ہی طلسم پاش پاش ہوگیا (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۱۵۲) حضرت موسی علیہ السلام کا فرعون جیسے ظالم کے جادوگروں کا مقابلہ کرنے کا شاندار واقعہ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر مذکور ہے قادیانی کے معمولی واقعہ کو اس سے بڑھا دینا حضرت موسی علیہ السلام کی واضح گستاخی اور صریح کفر ہے۔

۵) ایک مرتبہ قادیانی نے کہا: میں اپنے ہزارہا بیعت کنندون میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسی نبی کے پیروان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزارہا درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۱۶۵) غور کریں کس طرح خود کو حضرت موسی علیہ السلام سے اور اپنے مریدوں کو حضرت موسی علیہ السلام کے صحابہ سے افضل قرار دیا حالانکہ موسی علیہ السلام کے اصحاب میں حضرت یوشع اور کالب [۱] بھی تھے (ابن کثیر ج ۲ ص ۳۹) مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ فرماتے ہیں: حضرت موسی اور ہارون (علیہما السلام) کے بعد باتفاق تورات و تاریخ حضرت یوشع (علیہ السلام) منصب نبوت پر فائز ہوئے اور ان کے بعد ان کی جانشینی کا حق

---

۱) اللہ تعالٰی نے قرآن کریم میں ان دونوں کا ذکر یوں کیا ہے: قَالَ رَجُلاَنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُواْ عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُواْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِيْنَ (سورۃ مائدۃ:۲۳)

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے دوسرے رفیق کالب بن یوحنا نے ادا کیا یہ حضرت موسیٰ کی ہمشیر حضرت مریم بنت عمران کے شوہر تھے مگر نبی نہ تھے (قصص القرآن ج ۲ ص ۱۸)

اشکال: حضرت مقدادؓ نے کہا تھا کہ ہم ویسے نہ کہیں گے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کہا تھا تو انہوں نے بھی توہین کی تھی ان پر اعتراض نہیں تو قادیانی پر بھی اعتراض نہیں۔

جواب حضرت مقدادؓ نے صرف ان لوگوں کے بارے میں کہا تھا جنہوں نے جہاد سے انکار کیا اور قادیانی نے سب اصحاب پر اپنے مریدوں کو فوقیت دی اور فوقیت بھی کتنی؟ ہزار ہا درجہ بہتر۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت مقداد نبی ﷺ کے صحابی تھے اور نبی کریم ﷺ موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں اس لئے آپ کے صحابہ موسیٰ علیہ السلام کے عام صحابہ سے افضل تھے ہاں جن کو نبوت ملی وہ صحابہ کرام سے افضل تھے۔ جبکہ قادیانی بے ایمان تھا اس کا اپنے مریدوں کو موسیٰ علیہ السلام کے صحابہ سے افضل کہنا کسی طرح کفر سے خالی نہیں۔

۶) ایک اور جگہ قادیانی قرآن پاک کی ایک آیت کا معنی یوں بیان کرتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا وہ آنحضرت ﷺ کا بروز ہوگا اور اس کے اصحاب آنحضرت ﷺ کے اصحاب کہلائیں گے (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۱۷۴) اس میں واضح طور پر نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام کی گستاخی ہے کہ قادیانی نے خود کو نبی علیہ السلام کہا اور اپنے مریدوں کو صحابہ۔

۷) کسی نے کہا قادیانی کے مریدوں میں صحابہ جیسی صفات نہیں ہیں مرزے کے لڑکے نے اس کے جواب میں کتاب کے کئی صفحے سیاہ کئے (دیکھیں سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۱۶۵ تا ص ۱۷۶) تاکہ مرزے کے مریدوں کو صحابہ جیسا بلکہ ان سے اعلیٰ ثابت کرے۔

۸) بال سفید ہونے میں نبی ﷺ سے ناجائز موازنہ کیا اور کہا کہ دماغی کام زیادہ کرنے کی وجہ سے قادیانی کے بال نبی کریم ﷺ کی نسبت جلد سفید ہو گئے تھے (سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۱۱) معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی کو انبیاء کرام کے ساتھ موازنہ کئے بغیر چین نہیں آتا تھا۔

۹) ایک جگہ لکھا ہے: آداب مجلس رسول سے ناواقف عامی لوگ دیر دیر تک اپنے لاتعلق

قصے سناتے رہتے تھے (سیرۃ المہدی ج ۱ص ۲۴۷) دوسری جگہ ہے: قادیانی کے دو مرید اونچی بولنے لگے تو قادیانی نے کہا: لَاتَرۡفَعُوۡا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ (سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۳۰) میں کہتا ہوں کہ قادیانی نے اپنا الہام کیوں پیش نہ کیا ہمارے نبی ﷺ کے قرآن کی آیت کیوں پیش کی؟

۱۰) قادیانی نے ایک مثال دی کہ ایک بادشاہ نے کہا کہ اپنے کمال کا نمونہ دکھاؤ تو ایک کاریگر نے بہت عالیشان دیوار بنا کر نقش و نگار سے آراستہ کیا دوسرے کاریگر نے انتہائی چمکا دیا جب درمیان سے پردہ اٹھایا تو سب نقش و نگار اس میں آ گئے ...... قادیانی نے جب ظلی نبوت کا دعوی کیا تب مرید سمجھا کہ یہ تو اپنی مثال دی (سیرۃ المہدی ج ۱ص ۲۹۲) [دیکھا کہ قادیانی کس طرح پہلے سے ذہن سازی کرتا تھا(۱) تا کہ جو لوگ اس کی پہلی بات کو مان لیں دوسری سے انکار نہ کر سکیں]

مرزا بشیر اس قصہ کو نقل کر کے کہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا کمال اسی میں ہے کہ آپ نے اپنے لوح قلب کو ایسا صیقل کیا کہ اس نے سرور کائنات کے نقش و نگار کی پوری پوری تصویر اتار لی (ایضاً) راقم کہتا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کی اتباع سے قادیانی کو نبی مانا کیا قادیانی کی اتباع سے بھی کسی کو مرزا قادیانی مانا۔ یہ کمال کسی مرزائی کو کیوں نہ مل گیا

---

(۱) پہلے سے ذہن سازی کی مثال

کسی لالچی کے پاس ایک عورت نے دینار امانت رکھ دیا کچھ عرصے کے بعد وہ عورت دینار لینے گئی تو اُس آدمی نے ایک درہم دیا اور کہا تیرے دینار کے ہاں یہ درہم پیدا ہوا وہ عورت خوشی سے درہم لے کر چلی گئی دو تین دفعہ اس نے ایسا کیا اس کے بعد جب وہ عورت گئی تو وہ شخص رو کر کہنے لگا کہ ولادت کے وقت تیرا دینار مر گیا عورت کہنے لگی بھلا دینار بھی مرا کرتا ہے وہ لالچی کہنے لگا تو نے اس کو مانا ہے کہ دینار کے ولادت ہوتی ہے تو اس کی موت کو کیوں نہیں مانتی۔

۱۱) ایک جگہ مرزے کا بیٹا نقل کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام [مراد قادیانی] کی بیعت میں داخل ہونا مسلمان ہونا نہیں تو اور کیا ہے؟ (سیرۃ المہدی ج۲ ص۱۰۰) اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ان کے ہاں اسلام وہ دین نہیں جو نبی کریم ﷺ لے کر آئے بلکہ ان کے ہاں اسلام وہ ہے جو قادیانی لے کر آیا۔

۱۲) مرزا بشیر احمد کا ماموں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے ایک مضمون کے شروع میں لکھا: میرا دل چاہتا ہے کہ احمد ﷺ کے حلیہ اور عادات پر کچھ تحریر کروں (سیرۃ المہدی ج۲ ص۱۲۰) دیکھو اس عبارت میں قادیانیوں نے مرزے کو احمد ﷺ کہا۔

۱۳) میر اسماعیل ہی کہتا ہے: ایک بستہ میں مجھے ایک پرچہ ملا جس پر حضور کا اپنا دستخطی یہ مضمون لکھا ہوا تھا کہ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ سے یہ مراد ہے کہ جو لوگ اس وحی پر ایمان لاتے ہیں جو تجھ پر نازل ہوئی اور اس وحی پر جو تجھ سے پہلے نازل ہوئی اور اس وحی پر بھی یقین رکھتے ہیں جو آخر زمانہ میں مسیح موعود [مراد مرزا قادیانی] پر نازل ہوگی (سیرۃ المہدی ج۲ ص۱۴۸) دیکھیں اس عبارت میں قرآن کریم کی آیت میں کتنی بڑی تحریف معنوی کی ساری امت یہ کہتی ہے کہ آخرت سے مراد قیامت کا دن ہے قادیانیوں نے اس کے خلاف کر کے صریح کفر کا ارتکاب کیا ہے۔

۱۴) ایک دفعہ کچھ لوگوں نے یہ تجویز پیش کی کہ ریویو میں حضرت صاحب کا اور احمدیت کی خصوصیات کا ذکر نہ ہو بلکہ عام اسلامی مضامین ہوں تا کہ اشاعت زیادہ ہو اخبار وطن میں یہ تحریک چھپی تھی اس پر حضرت صاحب نے نہایت ناراضگی کا اظہار کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہمیں چھوڑ کر کیا آپ مردہ اسلام کو پیش کرو گے عبدالحکیم خان نے حضور کو لکھا تھا کہ آپ کا وجود خادم اسلام ہے نہ کہ عین اسلام مگر حضرت صاحب کے اس فقرہ نے اس کی تردید کر دی کہ دراصل آپ کا وجود ہی روح اسلام ہے۔ مرزا بشیر اس کے لکھتا ہے۔: خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ مسئلہ بہت باریک ہے کہ کسی مذہب میں <u>اس مذہب کے لانے والے کے وجود</u> کو کس حد تک اور کس رنگ میں داخل

سمجھا جاسکتا ہے مگر بہرحال یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ نبی کے وجود سے مذہب کو جدا نہیں کیا جا سکتا (سیرۃ المہدی ج۳ص۱۱۶)

میں کہتا ہوں جس طرح سچے نبی کو ماننے بغیر انسان مسلمان نہیں ہوسکتا اسی طرح جھوٹے کو نبی ماننے سے اسلام سے نکل بھی جاتا ہے یہ لوگ قادیانی کے وجود کو روح اسلام سمجھتے ہیں حالانکہ قادیانی کا وجود ضد اسلام تھا مرزا بشیر کی خط کشیدہ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے ہاں اسلام وہ مذہب ہے جو قادیانی لے کر آیا، اس لئے ہم اس بات کے کہنے میں سچے ہیں کہ مرزائی سوائے مرزا قادیانی کے کسی کو نبی مانتے ہی نہیں ہیں۔

۱۵) مرزا قادیانی کہتا ہے"اگر کوئی انسان فنا فی الرسول ہوجائے تو درحقیقت وہ وہی بن جاتا ہے"(سیرۃ المہدی ج۳ص۱۰۴،۱۰۵) لیکن اس پر ہمارا سوال یہ ہے کہ جو مرزائی **فنا فی القادیانی** ہوگئے وہ مرزا قادیانی کیوں نہیں بن گئے؟ نبی ﷺ کی گستاخی ان کو برداشت ہے اپنے مرزے کی توہین نہیں۔ اور اگر یہ اپنے مرزے کے بارے میں ایسی باتیں مان بھی لیں تو ہمارا اسلام نبی ﷺ کے بارے میں کبھی ایسی خرافات کی اجازت نہیں دے گا۔

۱۶) ایک مرزائی ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے :ابھی کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ دروازہ کھلا اور آفتاب رسالت بیت الشرف سے برآمد ہوا خاکسار درود پڑھتا ہوا آگے ہوا (سیرۃ المہدی ج۳ص۹۸) قادیانی کو آفتاب رسالت کہنا نبی کریم ﷺ کی توہین ہے

۱۷) قادیانی کا ایک بیٹا کہتا ہے کہ میں نے بنی اسرائیل کے انبیاء کا حال پڑھا ہے اگر وہ ان حالات کی بناء پر نبی کہلانے کے مستحق ہیں تو میرے والد صاحب ان سے بہت زیادہ نبی کہلانے کے مستحق ہیں (سیرۃ المہدی ج۳ص۲۳۷)

قرآن وحدیث میں انبیاء بنی اسرائیل کے جو حالات مذکور ہیں قادیانی کے حالات یقیناً ویسے نہیں تھے۔ اور اگر وہ حالات مراد ہیں جو موجودہ توراۃ وانجیل میں ہیں تو وہ حجت نہیں۔ علاوہ ازیں اعلان ختم نبوت کے بعد کوئی آدمی کیسا ہی کیوں نہ ہو وہ نبی نہیں بن سکتا اس کے

حالات کو پرکھنے کی ضرورت نہیں۔ نیز اسلامی عقیدے کی بات کہ کسی غیر نبی کے حالات انبیاء سے بہتر ہو ہی نہیں سکتے وہ خدا کے خاص چنے ہوئے بندے ہوتے ہیں: اَللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ (الانعام:۱۲۴)

مرزا نے کہا سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا (دافع البلاء ص۱۱ درروحانی خزائن ج۱۸ص۲۳۱) اور مرزائیوں نے اس جھوٹ کو مان لیا۔

قادیانی کے ساتھ انبیاء یا نبوت کا ذکر کرنے کی گستاخی کیلئے مزید دیکھئے (سیرۃ المہدی ج۲ص۵۹،۶۴،۷۴،۸۱ج۳ص۱۱۴،۱۳۱،۱۷۵،۲۴۷،۲۶۷،۲۸۴)

درس نمبر۱۴ : ساری امت مسلمہ کی توہین

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی توہین:

اوپر یہ بات گذری کہ مرزا بشیر احمد نے سیرۃ المہدی ج ا ص ۱۶۵ تا ص ۱۷۶ میں مرزا کے مریدوں کو صحابہ کرام جیسا یا ان سے بہتر ثابت کرنے کی کوشش کی اس کے علاوہ بھی جابجا یہ لوگ صحابہ کرام کی توہین کرتے ہیں چنانچہ میر اسماعیل ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا: قریباً تمام اصحاب الصفہ اور مہمانان نے اپنے نام لکھ کر حضور کی خدمت میں پہنچا دیئے......اس کے بارے میں مرزا بشیر احمد کہتا ہے: مراد اصحاب الصفہ سے وہ اصحاب ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیض صحبت کی خاطر اپنے وطنوں کو چھوڑ کر قادیاں میں ڈیرہ جمائے بیٹھے تھے (سیرۃ المہدی ج۳ص۲۷)

اسلامی اصطلاح میں تو اصحاب الصفہ صحابہ کرام کی مخصوص جماعت ہے مرزائیوں نے اس عبارت میں صحابہ کرام کی توہین کی ہے۔ حالانکہ صحابہ کرام کی محبت ایمان کی حصہ ہے ارشادِ نبوی ہے فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ (رواہ الترمذی مشکوۃ ص۵۵۴) ''جس نے صحابہ سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے صحابہ سے محبت کی''۔

اولیاء کرام کی توہین:

۱۹) حدیث قدسی ہے"مَنْ عَادیٰ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ"(بخاری ج ص۹۶۳)"جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی میرا اس سے اعلان جنگ ہے" اور مرزا قادیانی تو سب اولیاء کی توہین کرتا تھا آخرت میں اس کا اور اس کے پیروکاروں کا خدا ہی جانے کیا حشر ہوگا ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے میں کہتا ہے کہ خواب میں انہوں نے مجھے غسل دیا، نئی پوشاک پہنائی اور میرے بائیں طرف کھڑے ہوکر کندھے سے کندھا ملایا تو اس وقت دونوں برابر برابر رہے......مرزا بشیر احمد کہتا ہے: یہ اوائل کا زمانہ ہوگا کیونکہ بعد میں تو آپ کو وہ روحانی مرتبہ حاصل ہوا کہ امت محمدیہ میں آپ سب پر سبقت لے گئے جیسا کہ آپ کا یہ الہام بھی ظاہر کرتا ہے کہ آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا اور آپ نے صراحت کے ساتھ لکھا بھی ہے کہ مجھے اس امت کے جملہ اولیاء پر فضیلت حاصل ہے (سیرۃ المہدی ج۳ ص۱۶)

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے (پنجابی میں کہتے ہیں: نالے چور نالے چتر)

قادیانی نے اپنے مریدوں سے کہا مسلمانوں کے ساتھ نماز نہ پڑھو الگ نماز پڑھو جب وہ خود کو مسلمانوں سے الگ سمجھتے ہیں تو مسلمانوں سے کیوں شکوہ کرتے ہیں کہ مسلمان ان کو کافر کہتے ہیں۔ مرزے کا لڑکا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ حافظ محمد ابراہیم نے مجھ سے بیان کیا کہ غالباً ۱۹۰۴ء کا واقعہ ہے کہ ایک شخص نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے مسجد مبارک میں سوال کیا کہ حضور اگر غیر احمدی باجماعت نماز پڑھ رہے ہوں تو ہم اس وقت نماز کیسے پڑھیں؟ آپ نے فرمایا تم الگ نماز پڑھ لو اس نے کہا کہ حضور جب جماعت ہو رہی ہو تو الگ نماز پڑھنی جائز نہیں فرمایا کہ اگر ان کی نماز باجماعت عنداللہ کوئی چیز ہوتی تو میں اپنی جماعت کو الگ پڑھنے کا حکم ہی کیوں دیتا اُن کی نماز اور جماعت جناب الٰہی کے حضور کچھ حقیقت نہیں رکھتی اس لئے تم اپنی نماز الگ پڑھو (سیرۃ المہدی ج۳ ص۱۳۱، نیز دیکھئے اصحاب احمد ج۶ ص۱۳۰)

﴿سوالات﴾

س: قادیانیت میں دوسرے ادیان کے عقائد کیسے آ گئے؟

س: شعر کی وضاحت کریں: قہوۂ حمد را سز دانور دار چینی ز نعت مصطفیٰ

س: حمد و نعت کا تلازم ثابت کریں نیز یہ ثابت کریں کہ جھوٹے مدعیان نبوت اور بہت سے کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔

س: خالی جگہ پر کریں:

ہمارے اکابر کا مسلک ...... چیزوں کا...... ہے: اللہ کی محبت، رسول اللہ ﷺ کی ...... ،......اور حدیث۔ختم نبوت کا......کبھی ......کا دوست نہیں ہو سکتا، اللہ کا کوئی......ہی اس عقیدے کا......کرے گا۔

س: ثابت کریں کہ اکثر مرزائی پہلے غیر مقلد تھے نیز یہ کہ قادیانیت شرک سے پاک نہیں۔

س: قادیانیت میں مشرکین، یہودیت، عیسائیت سے لئے ہوئے چند نظریات ذکر کریں۔

س: قادیانی نے یہودیوں کی کتابیں کس لئے منگوائیں؟ نیز اگلے باب کے درس نمبر ۳ کے حاشیہ سے ثابت کریں کہ قادیانی نے یہودی بن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔

س: سیرۃ المہدی میں مرزا کے الہام: اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ کی کیا تاویل کی ہے نیز اس کا رد کیا ہے؟ نیز قادیانی نے پاک تثلیث کا کیا تصور پیش کیا؟

س: آریہ، مشبہہ، فلاسفہ، باطنیہ اور مہدویہ کون ہیں نیز اِن کے کچھ ایسے نظریات پیش کریں جن کو قادیانی نے اپنایا ہے۔

س: قادیانی کا کوئی ایسا نظریہ پیش کریں جس سے آریہ دھرم کو فائدہ ہوا۔

س: لَیْلَةُ الْقَدْر کے معنی مرزا قادیانی نے کیا کئے ہیں؟

س: نصوص شرعیہ میں تاویل کب جائز ہوتی ہے؟ نیز جو کہتے ہیں نماز دل کی ہوتی ہے وہ

کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں؟

س: قادیانی نے مندرجہ ذیل نظریات کن لوگوں سے لئے؟

نبی ﷺ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی پیدا نہیں ہوگا، مجھے علم غیب پر قابو ہے، میرا وجود عین رسول اللہ ﷺ وجود ہوگیا، جو حدیث ہمارے الہام کے خلاف ہو ہم اسے ردی میں پھینک دیتے ہیں۔ مسیح موعود کو دیکھنے کی بہت سے پیغمبروں نے خواہش کی۔ معاذ اللہ تعالیٰ

س: بابیت اور بہائیت میں کیا فرق ہے نیز قادیانیت پر ان کے اثرات پیش کریں۔

س: قادیانی نے کہا میرے دعوی الہام پر تیئس سال گزر گئے اور مفتری کو اس قدر مہلت نہیں دی جاتی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ قادیانی کی کتاب کا حوالہ دیں اور بتائیں کہ قادیانی سے پہلے کس کذاب سے اس سے استدلال کیا ہے؟

س: جہاد کو حرام کہنے کے بارے میں قادیانی اور بہاء اللہ کی عبارتیں ذکر کریں۔

س: نیچریت سے کیا مراد ہے نیز قادیانیت پر اس کا رنگ کیسے چڑھا؟

س: عمل الترب کیا ہے؟ اور قادیانی نے اس کی نسبت کس نبی علیہ السلام کی طرف کی ہے؟

س: وَمَا صَلَبُوْهُ اور بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ کی تفسیر میں قادیانی نے سرسید کے نظریہ کو اپنایا۔ دونوں کی عبارتیں تحریر کریں۔

س: واقعہ صلیب اور نفی معراج کے بارے میں سرسید اور مرزا قادیانی کی عبارات تحریر کریں

س: ثابت کریں کہ قادیانیوں کے ہاں انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت کا کوئی ثبوت نہیں۔

س: کیا یہ سچ ہے کہ مرزائیوں کے ہاں قادیانی کے علاوہ کچھ قبول نہیں۔

س: قادیانی کی تحری سے ثابت کریں کہ وہ سمجھتا خود نہ تھا اور ڈانٹا دوسروں کو تھا۔

س: قادیانی نے ایسا کفر کیا جو ابوجہل نے نہ کیا وہ کیسے؟

س: دلیل سے بتائیں کہ قادیانی مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے ہیں یا اس کلمہ کا اور دیگر شعائر اسلامیہ کا مذاق اڑاتے ہیں؟

س: قادیانی کی وہ عبارت لکھیں جس میں اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا سچا رسول مانا پھر عیسی علیہ السلام اور دیگر انبیاء کی توہین پر مشتمل عبارات نقل کریں۔

س: قادیانی نے حضرت مریم کے مقام کو گرانے کی کیسے کوشش کی؟

س: مرزا بشیر احمد کی اس کفریہ عبارت کا پس منظر لکھیں اور اس پر جاندار تنقید کریں: ”جو شیریں پھل حضرت مسیح موعود کی صحبت نے پیدا کیا ہے وہ مسیح ناصری کی صحبت ہرگز پیدا نہ کر سکی“۔

س: قادیانی نے کہا میں نے تھوڑی دیر بکریاں چرائی ہیں اس میں انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کیسے ہوئی؟

س: قادیانی اور اس کے بیٹے نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین کیسے کی؟

س: سیرۃ المہدی ج ا ص ۲۹۲ میں ظلی نبوت کو کیسے سمجھایا گیا پھر اس کی غلطی ظاہر کریں۔

س: قادیانیوں کی کچھ عبارتیں پیش کریں جن سے پتہ چلے کہ قادیانیوں کے ہاں اسلام وہ دین ہے جو قادیانی لے کر آیا۔

س: ثابت کریں کہ قادیانی روح اسلام نہیں بلکہ ضدِ اسلام تھا۔

س: اس جملے کی قباحت ذکر کریں: جو فنا فی الرسول ہے وہ رسول بن جاتا ہے۔

س: قادیانی سے دیگر انبیاء کرام، صحابہ کرام اور ساری امت مسلمہ کی توہین ثابت کریں۔

س: قادیانی کے بیٹے کی اس عبارت پر تبصرہ کریں کہ میں نے بنی اسرائیل کے انبیاء کا حال پڑھا ہے اگر وہ ان حالات کی بناء پر نبی کہلانے کے مستحق ہیں تو میرے والد صاحب ان سے بہت زیادہ نبی کہلانے کے مستحق ہیں۔

س: اصحاب صفہ سے کون لوگ مراد ہیں اور مرزائیوں نے اس لفظ کو کن کیلئے استعمال کیا؟

س: شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی توہین پر مشتمل مرزائیوں کی عبارت ذکر کریں۔

س: ثابت کریں کہ قادیانی نے ساری امت مسلمہ کی نمازوں کو کالعدم قرار دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

﴿اقتباس از قصائد قاسمی﴾

☆) تو فخر کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں (۱)
امیر لشکر پیغمبران شہ ابرار (قصائد قاسمی ص۵ شعر۶۲)

☆) تو بوئے گل اگر گل ہیں اور نبی
تو نور شمس اگر اور انبیاء ہیں شمس نہار
حیات جاں ہے تو، ہیں اگر وہ جان جہاں (۲)
تو نورِ دیدہ ہے اگر ہیں وہ دیدۂ بیدار (قصائد قاسمی ص۵ شعر۶۴،۶۵)

☆) جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں (۳)
تیرے کمال نہیں کسی میں مگر دو چار (قصائد قاسمی ص۵ شعر۶۸)

☆) نہ بن پڑا وہ جمال آپ کا سا ایک شب (قصائد قاسمی ص۶ شعر۸۷)
بھی قمر نے گو کہ کروڑں کئے چڑھاؤ اتار [یعنی آپ چاند سے زیادہ حسین ہیں]

---

۱) حضرتؒ نے ان اشعار میں نبی کریم ﷺ کو خطاب کیا [اور بسا اوقات غائب کو ذہن میں حاضر سمجھ کر اس کو خطاب کیا جاتا ہے، حاضر ناظر کا عقیدہ اس میں ہرگز نہیں ہے۔ دیکھئے اساس المنطق ج۲ ص۴۴۸ تا ص۴۷۰] حضرتؒ نے نبی ﷺ کو سب انبیاء کا سردار مانا ہے اور حضرتؒ کے نزدیک اعلیٰ نبی ہونا آخر میں آنے کو مستلزم ہے تو اس طرح ان اشعار میں عقیدۂ ختم نبوت کا اظہار بھی ہے

۲) حضرت نے سب انبیاء کرام علیہم السلام کے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی افضلیت کو یوں بیان کیا کہ اگر دیگر انبیاء کرام علیہم السلام جہان کی جان ہیں تو آپ اس جان کی زندگی ہیں اگر وہ آنکھ ہیں تو آپ اس آنکھ کا نور ہیں۔

۳) یعنی آپ ﷺ کمالات میں تمام انبیاء علیہم السلام پر فائق ہیں، کتاب ''آیات ختم نبوت'' اور کتاب ''حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت'' میں حضرتؒ سے جا بجا ایسے مضامین نقل کئے گئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيٓ إِسْرَاءِيْلَ (الزخرف:۵۹)

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ (الزخرف:۶۱)

باب نمبر ۷

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اسلامی عقائد اور قادیانی نظریات

﴾باب نمبر۷ کا خلاصہ﴿

مسلمانوں کی طرح مرزا قادیانی پہلے اس کو مانتا تھا کہ عیسی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے [براہین ج ۵ رخ ج ۲ اص ۱۱۱] اس کے گھر کا بچہ بچہ اس کا قائل تھا مگر بعد میں وہ اس عقیدہ سے منحرف ہو گیا [سیرۃ المہدی ج اص ۲۳] اگر علمی طور پر اختلاف کرتا تو بھی غلط تھا کیونکہ ساری امت کے خلاف تھا لیکن اس نے اختلاف ہی نہ کیا بلکہ ایک طرف یہ کہا یہ عقیدہ ضروری نہیں (۱) دوسری طرف اس کو شرک قرار دیا (۲) اور خود عیسی ہونے کا مدعی بھی بن گیا۔

مرزائی مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام زندہ ہیں یا فوت ہو گئے ہیں چونکہ ان کا مقصد ہے ہی اسلام سے دور کرنا اور اسلامی عقائد کے بارے میں شک میں مبتلا کر دینا اسلئے انہیں بولنے کا موقع نہ دیں۔ اس کا حل یہ ہے کہ ہم عیسی علیہ السلام کے بارے میں تمام عقائد سے واقف ہوں اور اس کو بتائیں کہ دیکھ اگر بالفرض حیاۃ عیسی کا عقیدہ غلط ہی ہو تب بھی اتنے زیادہ عقائد تو ہمارے درست ہیں اور اگر بالفرض تمہارا یہ عقیدہ صحیح بھی ہو تب بھی اتنے زیادہ عقائد کے تم منکر ہو قادیانیو پہلے تم ان سب عقائد پر بات کرو جن کی وجہ سے قادیانی پکا کافر ٹھہرتا ہے۔ پہلے اپنا اور اپنے بڑے کا ایمان تو ثابت کرو باقی بات بعد میں ہوگی اس باب میں آپ دیکھیں گے کہ قادیانی ان تمام عقائد کا منکر ہی نہیں بلکہ معاذ اللہ ان کا مذاق اڑانے والا ہے۔

---

۱) مرزا کہتا ہے: مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو (ازالہ اوہام در روحانی خزائن ج ۳ ص ۱۷۱) اگر امت میں کسی نے یہ خیال بھی کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو ان پر کوئی گناہ نہیں صرف اجتہادی خطا ہے (حقیقۃ الوحی در روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۳۲ حاشیہ) مگر یاد رہے کہ ہمارے ہاں نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ قطعی، احادیث متواترہ سے ثابت ہے (۲) مرزا کہتا ہے: **فمن سوء الادب ان یقال ان عیسی مامات وان هو الا شرک عظیم** (الاستفتاء در روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰)

درس نمبر ۱ :عیسی علیہ السلام کی بابت اسلامی عقائد اور مرزائی نظریات

☆ حضرت عیسی علیہ السلام بغیر باپ کے ہوئے اس لئے آپ کی نسبت ماں کی طرف ہوتی ہے [سورۃ آل عمران] قادیانی عیسیٰ علیہ السلام کیلئے باپ مانتا ہے [کشتی نوح رخ ج۱۹ص۱۸، ازالہ اوہام رخ ج۳ص۲۵۴، ۲۵۵] آپ کی والدہ اور آپ کی نانی نہایت پاکدامن اور عبادت گزار تھیں [سورۃ آل عمران] [قادیانی ان کی پاکدامنی کا منکر ہے (کشتی نوح رخ ج۱۹ص۱۸، ضمیمہ انجام آتھم رخ ج۱۱ص۲۹۱ حاشیہ) ☆ آپ نے اللہ کے حکم سے بہت چھوٹی عمر میں کلام کیا، مردوں کو زندہ کیا، اندھے اور کوڑھی کو شفا دی [سورۃ آل عمران] [قادیانی کہتا ہے کہ آپ کا کوئی معجزہ نہ تھا ضمیمہ انجام آتھم رخ ج۱۱ص۲۹۰، ازالہ اوہام رخ ج۳ص۲۶۳] معجزہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نبی نہ تھے کیونکہ اللہ نے ہر نبی کو کوئی نہ کوئی معجزہ دیا تھا ☆ آپ وجیہ یعنی بہت معزز تھے [سورۃ آل عمران] یہودیوں نے آپ کو سولی دینا چاہا تو اللہ نے حضرت عیسی علیہ السلام کو نہایت باعزت اپنی طرف اٹھالیا [سورۃ النساء] جبکہ قادیانی کے نزدیک آپ کو معاذ اللہ نہایت ذلت آمیز سلوک کے ساتھ سولی پر لٹکایا گیا جب آپ کو اتارا گیا تو نہایت گم نام طریقے سے کشمیر چلے گئے [ازالہ اوہام رخ ج۳ص۲۹۵، ۲۹۶] ☆ اسلامی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں قیامت کے قریب دجال کو قتل کرنے کیلئے عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے [تفسیر البحر المحیط ج۲ص۴۷۳، الفقہ الاکبر مع الشرح ص۱۳۳ طبع کراچی] مرزا قادیانی اس کا بھی منکر ہے وہ کہتا ہے کہ عیسی علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور آنے والا مسیح میں ہی ہوں [سیرۃ المہدی ج۱ص۲۳] مرزائی اگر بات کریں تو ان تمام عقائد پر کریں صرف حیاۃ مسیح پر بات کرنا قطعاً انصاف نہیں وہ باقی عقائد کے بھی منکر ہیں ☆ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے تو جیسے مسلمانوں کے باقی عقائد درست ہیں حیاۃ مسیح کا عقیدہ بھی درست ہے اور جیسے مرزائیوں کے باقی عقائد باطل ہیں حیاۃ مسیح کے خلاف بھی ان کا عقیدہ باطل ہے۔

درس نمبر۲ : سورۃ البقرۃ میں ذکر عیسیٰ علیہ السلام

نمبر۱: ارشادفرمایا: قُولُوٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ ج لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ ز صلی وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ (البقرۃ:۱۳۶) ترجمہ: کہہ دو ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر اتارا گیا اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد پر اتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا ہم ان میں سے کسی ایک میں فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

نمبر۲: ارشادفرمایا: تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِّنْھُمْ مَّنْ کَلَّمَ اللّٰہُ وَرَفَعَ بَعْضَھُمْ دَرَجٰتٍ ط وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (البقرۃ:۲۵۳) ترجمہ: یہ سب رسول ہیں ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام فرمایا اور بعضوں کے درجے بلند کئے اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو صریح معجزات دیئے تھے اور اسے روح القدس کے ساتھ قوت دی تھی"۔

آیات کے مضامین کا خلاصہ:

ایک تو یہ پتہ چلا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے انبیاء کے ذکر فرمایا اور یہ بھی بتایا کہ اللہ نے ان کو صریح معجزات عطا فرمائے، پھر ہمیں دیگر انبیاء کی طرح ان پر ایمان لانے کا حکم دیا۔

ان آیات کے خلاف قادیانی نظریات:

ذیل میں قادیانی کی چند عبارات ملاحظہ ہوں جن میں اُس نے ان آیات کے خلاف ہی نہیں لکھا بلکہ ان کے مذاق اڑایا ہے۔

۱) مرزا قادیانی کہتا ہے:

میں آدمؑ ہوں میں نوحؑ ہوں میں ابراہیمؑ ہوں میں اسحاقؑ ہوں میں یعقوبؑ ہوں

میں اسمٰعیلؑ ہوں میں موسیٰؑ ہوں میں داوٗدؑ ہوں میں عیسی بن مریمؑ ہوں میں محمدﷺ ہوں (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۵۲۱ رخ جلد ۲۲ ص ۵۲۱)

قارئین کرام غور کریں جب وہ خود ہی سب کچھ بن گیا تو اُس کو پہلے انبیاء پر ایمان لانے کی کیا ضرورت؟ بلکہ وہ تو کہے گا کہ سب کچھ میں ہی ہوں قرآن میں جہاں آدم کا ذکر ہے وہ میرا ہے جہاں نوح کا ذکر ہے وہ میرا ہے جہاں ابراہیم کا ذکر ہے وہ میں ہوں اِنَّـا لِـلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے انکار سے اوپر کونسا کفر ہوگا؟

یہ تاویل نہ چلے گی کہ ان عبارات کا مطلب یہ ہے کہ قادیانی میں سب انبیاء کے کمالات تھے اول تو یہ باطل ہے اس میں منافقوں اور کافروں کے تمام کام پائے جاتے تھے دوسرے اس لئے کہ اس نے درج ذیل عبارت میں خود کو معاذ اللہ عیسی علیہ السلام سے اوپر بتایا ہے وہ کہتا ہے:

''اور میں عیسی مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں بلکہ ان سے زیادہ (چشمہ مسیحی ص ۲۳ رخ جلد ۲۰ ص ۳۵۴) بھلا جس کا یہ عقیدہ ہو اس کو حضرت عیسی علیہ السلام کی عظمت کو ماننے اور ان کی وحی پر ایمان لانے کی کیا ضرورت؟ کیا ایسی عبارتیں ان آیات کا صریح استہزاء نہیں ہے؟

۲) مرزا قادیانی کہتا ہے:

انبیاء اگرچہ بودہ اند بسے — من بعرفان نہ کمترم ز کسے
آنچہ داد ست ہر نبی را جام — داد آن جام را مرا بہ تمام
زندہ شد ہر نبی بآمدنم — ہر رسولے نہاں نہ پیراہنم
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین — ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

ترجمہ: ''اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں میں عرفان میں ان نبیوں میں سے کسی سے

کم نہیں ہوں خداوند نے جو پیالے ہر نبی کو دیئے ہیں ان تمام پیالوں کا مجموعہ مجھے دیا ہے میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہوگیا ہر رسول میری قمیص میں چھپا ہوا ہے مجھے اپنے وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں جو جھوٹ کہتا ہے وہ لعین ہے (نزول المسیح ص ۱۰۰۔ رخ جلد ۱۸ اص ۴۷۷،۴۷۸)

۳) میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(براہین ج ۵ در روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۱۳۳)

۴) روضہ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ وبار

(براہین ج ۵ در روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۱۴۴)

ان اشعار میں قادیانی نے تمام انبیاء کے برابر اپنے آپ کو کہا ہے۔ تکمیل دین تو نبی ﷺ کی آمد سے ہوئی (سورۃ المائدہ آیت ۳، بخاری ج ا ص ۱۰۵،مسلم ج ۲ ص ۲۴۸) قادیانی اس شرف کو اپنی طرف منسوب کر رہا ہے۔ مرزائی ان اشعار کی وجہ سے مرزا قادیانی کو سب انبیاء کے برابر مانتے ہیں تو پھر انہیں پہلے انبیاء کو ماننے کی کیا ضرورت؟ قرآن تو پہلے انبیاء کی وحی پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے اور قادیانی کو اپنی شیطانی وحی پر ناز کرنے سے فرصت نہیں۔ اور اگر مرزائی ان اشعار کو نہیں مانتے تو فوری طور پر مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر اس سے بیزار ہو جائیں۔

۵) مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ مرزا بشیر احمد کی عبارت نقل کرتے ہیں:

پس اب کیا یہ پرلے درجے کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ میں داود اور سلیمان زکریا اور یحیی علیہم السلام کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جاوے (کلمۃ الفصل ص ۱۱۷ مولفہ مرزا بشیر احمد ایم اے بحوالہ ''قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین'') میں کہتا ہوں کہ مرزا اپنے آپ کو انبیاء کرام کے ساتھ شامل نہیں کرتا بلکہ وہ تو خود کو ہی سب کچھ مانتا اس لئے مرزائیوں کو مرزا بشیر احمد کی اس عبارت پر گرفت کرنی چاہئے۔ مرزا تو خود ہی سب کچھ بنتا ہے اور لڑکے نے دیگر انبیاء کرام کا الگ سے ذکر کر دیا۔

درس نمبر۳ : ٹیڑھے دل والوں کی نشانیاں قرآن کریم کی رو سے

ارشادفرمایا:

هُوَ الَّذِیَ أَنزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْهُ آیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ هُنَّ أُمُّ الْکِتٰبِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهٰتٌ ط فَأَمَّا الَّذِیْنَ فیْ قُلُوبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَأْوِیْلِهِ ج وَمَا یَعْلَمُ تَأْوِیْلَهُ إِلاَّ اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِیْ الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهِ لا کُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا ج وَمَا یَذَّکَّرُ إِلاَّ أُوْلُواْ الألْبَابِ (7)رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنکَ رَحْمَةً إِنَّکَ أَنتَ الْوَهَّابُ (آل عمران ۷،۸)

ترجمہ: وہی ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری اس میں بعض آیتیں محکم ہیں (جن کے معنی واضح ہیں) وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری متشابہ ہیں (جن کے معنی واضح نہیں) سو جن لوگوں کے دِل ٹیڑھے ہیں وہ گمراہی پھیلانے کی غرض سے اور مطلب معلوم کرنے کی غرض سے متشابہات کے پیچھے لگتے ہیں حالانکہ ان کا مطلب سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا، اور مضبوط علم والے کہتے ہیں ہمارا ان پر ایمان ہے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہی ہیں اور نصیحت وہی لوگ مانتے ہیں جو عقلمند ہیں اے رب ہمارے جب تو ہم کو ہدایت کر چکا تو ہمارے دلوں کو نہ پھیر اور اپنے ہاں سے ہمیں رحمت عطا فرما بیشک تو بہت زیادہ دینے والا ہے۔

آیات کا شان نزول:

نجران کے عیسائیوں کا وفد نبی کریم ﷺ کے پاس آیا آپ سے عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے بارے میں بات کی کہنے لگے قرآن پاک کی رو سے تم عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ مانتے ہو یہ اس کی دلیل ہے کہ وہ خدا ہیں یا خدا کے بیٹے ہیں اس پر یہ آیات نازل ہوئیں جن میں ایک اہم ضابطہ بتایا گیا کہ قرآن کریم کی کچھ آیات محکمات ہیں کچھ متشابہات ہیں عقیدہ محکمات پر ہوتا ہے متشابہات کا وہ معنی لیا جائے گا جو محکمات کے خلاف نہ ہو (تفسیر عثمانی ص ۶۳

،۶۴) پھر جن آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلوق ہونے کا ذکر ہے وہ محکمات ہیں اور جن آیات کو یہ پیش کرتے ہیں وہ متشابہات ہیں ان کا معنی محکمات کے مطابق کرنا ہوگا۔

محکمات کیا ہیں اور متشابہات کیا؟

مولانا عثمانیؒ فرماتے ہیں: حق یہ کہ وہ آیات جن کے ظاہری معنی کو ساری امت مانتی چلی آئی ہے "محکمات" ہیں (تفسیر عثمانی ص۶۷ ف۶) متشابہات وہ ہیں جن کی مراد کے متعین کرنے میں کچھ اشتباہ واقع ہو (ایضاً ص۶۴ ف۱)

متشابہات کے پیچھے پڑنے والے دل کے ٹیڑھے ہیں:

اوپر یہ بھی بتا دیا کہ جو لوگ محکمات کو چھوڑ کر متشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں وہ دل کے ٹیڑھے ہیں ان سے بچنا ضروری ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر۷ تلاوت کی پھر فرمایا: **فَاِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَمَّی اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ** (بخاری ج۲ ص۶۵۲، مسند احمد ج۶ ص۴۸) "جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کے متشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں تو یہی لوگ ہیں جن کی اللہ نے نشاندہی کر دی ہے اس لئے ان سے بچ کر رہو" مزید حوالہ جات کیلئے درمنثور کو(۱) دیکھیں۔

درس نمبر۴ : مرزائی متشابہات کے پیچھے چلتے ہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے اوصاف حسنہ کے بارے میں کس قدر محکم آیات ہیں مرزائی ان کی طرف دھیان نہ کریں گے، اور حیات مسیح کے خلاف بولیں گے بھی لکھیں

---

۱) علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں: **اخرج عبد الرزاق وسعید بن منصور وعبد ابن حمید والبخاری ومسلم والدارمی وابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجه وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن حبان والبیهقی فی الدلائل من طرق عن عائشة (الدر المنثور ج۲ ص۱۴۸)**

گے بھی، حالانکہ ان کے بڑے نے خود لکھ دیا یہ کوئی اہم نہیں ہے(۱) ہر مجلس میں خود مرزا قادیانی

---

۱) یادرہے کہ ہمارے ہاں نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ قطعی ہے، احادیث متواترہ سے ثابت ہے لیکن مرزا کے بعض عبارات کی رو سے یہ کوئی اہم عقیدہ نہیں ہے چنانچہ ایک مقام پر مرزا کہتا ہے: مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جز ویا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو(ازالہ اوہام درروحانی خزائن ج۳ص۱۷۱)

اہلِ اسلام اس خوش فہمی میں نہ رہیں کہ قادیانی نے ہمارے مطلب کی لکھ دی اول تو اس لئے کہ یہ عقیدہ قطعی ہے دوسرے اس لئے کہ قادیانی ہر موقع پر خود کو اونچا رکھنا چاہتا ہے چنانچہ جب اس کے دعوی مسیحیت کی وجہ سے کوئی اس پر تنقید کرتا ہے تو کہتا ہے کہ میں نے کونسا جرم کیا ہے یہ کوئی ایمان کا جز تو نہیں اس کی عبارت یوں ہے: ہم نے جو رسالہ فتح اسلام اور توضیح مرام میں اپنے کشفی والہامی امر کو شائع کیا ہے کہ مسیح موعود سے مراد یہی عاجز ہے میں نے سنا ہے کہ بعض ہمارے علماء اس پر بہت افروختہ ہوئے ہیں اور انہوں نے اس بیان کو ایسی بدعات میں سے سمجھ لیا ہے کہ جو خارج اجماع اور برخلاف عقیدہ متفق علیہا کے ہوتی ہے حالانکہ ایسا کرنا ے میں ان کی بڑی غلطی ہے، اول تو یہ جاننا چاہئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کا کوئی جز ویا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں (ازالہ اوہام درروحانی خزائن ج۳ص۱۷۱)

ساری امت مانتی ہے کہ عیسی بن مریم ایک خاص ہستی کا نام ہے مرزا قادیانی خود بھی مانتا ہے کہ وہ عیسی بن مریم نہیں ہے تو اب اس کا دعوی خلاف اجماع ہوا یا نہیں۔ پھر اُس کا یہ کہنا کہ ''یہ ایک پیشگوئی ہے اس لئے اس کا اسلام کی حقیقت سے کوئی تعلق نہیں'' سراسر غلط ہے جب نبی کریم ﷺ نے خبر دے دی تو ہمیں ایمان لانا فرض ہو گیا۔ بتایئے ''قیامت آئے گی'' کیا یہ پیشگوئی نہیں ہے اور کیا اس کو ماننا حقیقت اسلام میں داخل ہے یا نہیں۔

قادیانی کی عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس نے اپنے الہام سے (باقی اگلے صفحہ پر)

وفات عیسی کا موضوع بیان کرتا تھا مرزے کا بیٹا کہتا ہے: ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی شاذ ونادر ہی مجلس ایسی ہوتی ہوگی جس میں ہر پھر کر وفات مسیح ناصری علیہ السلام کا ذکر نہ آجاتا ہو (سیرۃ المہدی ج۳ ص۳۰۴) مرنے سے پہلے بھی اس کو بیان کیا (رئیس قادیاں ج۱ ص۱۷۳) یہ اس کی دلیل ہے کہ ان لوگوں کے دل ٹیڑھے ہیں ان سے بچنا ضروری ہے اس سے دوستی بالکل نہ لگاؤ کاروباری تعلق بھی ان سے بغیر شدید مجبور نہ رکھو یہ تو کوئی مجبوری نہیں کہ اگر مرزائیوں کی مصنوعات نہ ہوں تو دکان میں تھوڑی سیل کم ہو جائے گی۔ کیا معلوم تمہاری سیل کی یہ کمی ہی تمہاری بخشش کا سبب بن جائے۔

مرزائیوں کے مصنف اور مناظر کہتے ہیں کہ قادیانی کا درجہ عیسی علیہ السلام سے زیادہ ہے [مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص۷۳۵] اصل بات یہ ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک اصل دین قادیانی کا لایا ہوا ہے ان کا معیار قادیانی ہے ہمارا معیار نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ محکمات ہیں جن کے ظاہری معنی کے مراد ہونے پر ہر دور میں امت کا اجماع رہا ہے۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)۔ یہ دعوی کیا ہے دلائل بعد میں تلاش کئے لہذا اس کا حیات عیسی کے عقیدے کو خلاف اسلام کہنا نراسفسطہ ہے یوں کہے کہ میرے الہام کے خلاف ہیں

ایک اور بات پر غور کریں کہ نزول مسیح کو عقیدہ جو احادیث متواترہ سے ثابت ہے اس کو تو اس نے لکھ دیا کہ ایمانیات سے نہیں لیکن خود کے مسیح ہونے کا عقیدہ جو سراسر کفر اور اسلام کی ضد ہے اس کو یہ اصل ایمان کہہ رہا ہے اور جو کوئی اس کے دعوں کو نہیں مانتا مرزا قادیانی اس کو یہودی عیسائی اور مشرک کہتا ہے [نزول المسیح در روحانی خزائن ج۱۸ ص۳۸۲ حاشیہ] اور حیات مسیح کے عقیدے کی بابت لکھتا ہے: **فَمِنْ سُوْءِ الْاَدَبِ اَنْ یُقَالَ اِنَّ عِیْسیٰ مَا مَاتَ وَاِنْ ھُوَ اِلَّا شِرْکٌ عَظِیْمٌ** (الاستفتاء در روحانی خزائن ج۲۲ ص۶۶۰) ترجمہ: یہ بے ادبی کی بات ہے کہ کہا جائے کہ عیسی علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور یہ تو بہت بڑا شرک ہے' مطلب یہ ہوا کہ جو اس کے الہام کو نہیں مانتا وہ مشرک ہے۔

اوصاف عیسی یعنی عیسی علیہ السلام کے بارے میں اسلامی عقائد کے بارے میں قادیانیوں کی کوئی کتاب نہیں جبکہ ہمارا ہر مسلمان بھائی ان عقائد کو مانتا ہے ہر مسجد میں تراویح کے اندر ان کو پڑھا اور سنا جاتا ہے درس قرآن دینے والے ان کو سناتے ہیں کوئی عالم تو کیا سادہ سا مسلمان بھی ان کا انکار کرنا تو کیا ان کے خلاف سوچ بھی نہیں سکتا۔

مرزا قادیانی تو اپنی ہر مجلس میں وفات عیسی کو بیان کرتا تھا ہمیں چاہئے کہ ہم اوصاف عیسی علیہ السلام کو کثرت سے بیان کریں مساجد میں لکھ کر لگائیں اس موضوع پر خطبہ دیں، کانفرنسیں کریں اپنی اولاد کو یہ عقائد سمجھائیں۔

درس نمبر۵ : مرزائیوں کی چال سے بچنے کا طریقہ

مرزائی فتنہ مچانے کیلئے ایسا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی چالوں سے محفوظ رکھے آمین ان کی چال یہ ہوتی ہے کہ اگر انسان کو حیات مسیح کے عقیدہ میں انسان کو شک واقع ہوگا تو وہ یہ سمجھے گا کہ مرزائی بڑا ذی علم ہے اس نے مجھے وہ بات سمجھائی جو دوسروں نے نہ سمجھائی تھی اس لئے دوسرے عقائد میں بھی اس پر اعتماد کرو۔ یاد رکھیں دیندار رہنے کیلئے سارے دین کے بارے میں شرح صدر ضروری ہے اور کفر وارتداد یہ نہیں کہ سارے دین سے بدظن ہو جائے بلکہ دین کے کسی مسئلہ سے بدظن ہو جانا اور کسی قطعی عقیدہ کی بابت شک میں پڑ جانا کفر میں جانے کا باعث ہو جاتا ہے۔ان کی چال سے بچنے کا آسان طریقہ اکابر پر اعتماد ہے۔

حضرت گنگوہیؒ کا ایک مرید تھا کسی عیسائی پادری نے اس کو ورغلانا شروع کیا مسلمان اس کی باتوں میں نہ آیا ایک دن پادری نے پوچھا تیرا تعلق کس سے اس نے کہا مولانا رشید احمد گنگوہی سے اس پر پادری نے اس کا پیچھا چھوڑ دیا، مولانا عبدالشکور ترمذیؒ فرماتے ہیں جب پاکستان بنا مرزائیوں کا بڑا اثر تھا دیہاتوں کے دیہات مرزائی ہو رہے تھے سرگودھا کے کسی گاؤں میں مرزائیوں نے جا کر تبلیغ کی تو گاؤں والے کہنے لگے یہاں ساہیوال میں ایک قاری عبدالشکور

ہے اس کو کہوا گر وہ مان جائے تو ہم سب مرزائی ہو جائیں گے۔ایک اللہ والے پر اعتماد کیا سب کا ایمان سلامت رہا۔ اس لئے آپ بھی اللہ والوں پر اعتماد کریں کسی اللہ والے کی بیعت کر لیں، نیز کسی قسم کا مسئلہ ہو علماء سے پوچھ کر عمل کریں، اگر کوئی شک میں ڈالے تو بھی علماء سے رجوع کریں۔ کسی عقیدہ کے بارے میں شک کو قریب نہ آنے دیں۔

مرزائی اکابر پر قطعاً اعتماد نہیں کرتے اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ یہ لوگ آیات کی تفاسیر میں پہلے علماء کی اقوال اور ان کی تحقیقات ذکر نہیں کرتے ،اور اگر کریں گے تو ہزار میں سے ایک کا حوالہ مفید مطلب نظر آئے اس کو لیں گے باقی سب کو ترک کریں گے۔

حیات مسیح علیہ السلام پر گفتگو کب کی جائے؟

ہم اس کے پابند نہیں کہ فریق مخالف کے متعین کردہ موضوع کو لیں بلکہ جو ہمارے دین ایمان کو بچانے کیلئے بہتر ہو ہم اس کو لیں گے اگر کوئی قادیانی حیات عیسیٰ کا عقیدہ سمجھنے کا ارادہ ظاہر کرے تو کہو کہ قادیانی تو عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تمام اسلامی عقائد کا منکر ہے حیات عیسیٰ پر بحث کا تمہیں کوئی حق نہیں۔اب اگر مرزائی کہے کہ چلو ٹھیک ہے ہم باقی عقائد مانتے ہیں ہمیں یہ مسئلہ سمجھا دو تو انہیں کہو اچھا پہلے یہ بتاؤ کہ قادیانی نے ان عقائد کے خلاف کس کس کتاب میں لکھا ہے وہ کتابیں تم دکھاؤ، ایک عبارت بھی چھپائی تو تم جھوٹے مکار۔نیز یہ کہ اتنے عقائد کے خلاف اس نے لکھا تم نے قادیانی کے بارے میں یا مرزائیوں کے خلاف کیا کام کیا؟ کیا ان کو کافر کہا، گستاخ لکھا کیا تم نے مرزائیوں سے بائیکاٹ کیا؟

اب یہ کرو کہ مل جل کر تحریری بیان دو اور اخبار میں شائع کرو کہ مرزا غلام احمد قادیانی اس کی اولاد اور اس کے ماننے والے مرزائی لاہوری ہوں یا قادیانی پکے کافر ہیں اور ہمیں اخبار لا کر دو، اگر تیری بیوی مرزائی ہے تو اس کو چھوڑ دو، تیرا بیٹا مرزائی ہے تو اس کو نکال دو، وراثت سے ان کو عاق کر اور ہمیں یہ تحریر دکھاؤ پھر بات کرنا۔ ورنہ ہم تیرے ساتھ اوصاف عیسیٰ علیہ السلام پہ بات کریں گے۔ پہلے اپنا، اپنے مرزے کا اور اپنے گروپوں کا ایمان تو ثابت کر۔

مرزائیوں سے گفتگو کرنے کے طریقے ان شاءاللہ اگلے صفحات میں آئیں گے۔

درس نمبر۳ : حضرت مریم کے ابتدائی واقعات

ارشادفرمایا: إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىٓ اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ إِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (33) ذُرِّيَّةً م بَعْضُهَا مِنْ م بَعْضٍ ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (34)إِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرٰنَ رَبِّ إِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ج إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (35) فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّيْ وَضَعْتُهَآ أُنْثٰى ط وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ط وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثٰى ج وَإِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّيْٓ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (36) فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا لا وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ج ط كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ لا وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ج قَالَ يٰمَرْيَمُ أَنّٰى لَكِ هٰذَا ط قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (37) هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ج قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ج إِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ (38)فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ لا أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًام بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (39)قَالَ رَبِّ أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِيْ عَاقِرٌ ط قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (40)قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ط قَالَ اٰيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا ط وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ(41)وَإِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ (42)يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ(43)ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ إِلَيْكَ ط وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُوْنَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ص وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُوْنَ (سورۃ آل عمران:۳۳تا۴۴)

ترجمہ: بے شک اللہ نے پسند کرلیا آدم کو نوح کو، اور ابراہیم کی اولاد کو اور عمران کی اولاد کو سارے جہان سے، جو ایک دوسرے کی اولاد تھے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے☆ جب عمران کی عورت نے کہا اے میرے رب جو کچھ میرے پیٹ میں ہے سب سے آزاد کر کے میں نے تیری نذر کیا سو تو مجھ سے قبول فرما بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے☆ پھر جب اسے جنا کہا اے میرے رب میں نے تو وہ لڑکی جنی ہے اور جو کچھ اس نے جنا اللہ اسے خوب جانتا ہے اور لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے بچا کر تیری پناہ میں دیتی ہوں☆ پھر اُسے اُس کے رب نے اچھی طرح سے قبول کیا اور اسے اچھی طرح سے بڑھایا اور وہ زکریا کو سونپ دی جب زکریا اس کے پاس حجرہ میں آتے تو اس کے پاس کچھ کھانے کی چیزیں پاتے کہا اے مریم تیرے پاس یہ چیزیں کہاں سے آئی ہیں اس نے کہا یہ اللہ کے ہاں سے آئی ہیں بے شک اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے☆ زکریا نے وہیں اپنے رب سے دعا کی کہا اے میرے رب مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو دعا سننے والا ہے پھر فرشتوں نے ان کو آواز دی جب وہ حجرے کے اندر نماز میں کھڑے تھے کہ بے شک اللہ تجھے یحیٰی کی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ کے ایک حکم کی گواہی دے گا اور سردار ہوگا اور عورت کے پاس نہ جائے گا اور صالحین میں سے نبی ہوگا☆ کہا اے میرے رب میرا لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ میں بڑھاپے کو پہنچ چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے فرمایا اللہ اسی طرح جو چاہتا ہے کرتا ہے کہا اے میرے رب میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر، فرمایا تیرے لئے نشانی یہ ہے کہ تو لوگوں سے تین دن سوائے اشارے کے بات نہ کر سکے گا اور اپنے رب کو بہت یاد کر اور شام اور صبح تسبیح کر☆ اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! بے شک اللہ نے تجھے پسند کیا ہے اور تجھے پاک کیا ہے اور تجھے جہان کی عورتوں پر پسند کیا ہے☆ اے مریم! اپنے رب کی بندگی کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر☆ یہ غیب کی خبروں سے ہے، ہم بذریعہ وحی تمہیں اطلاع دیتے ہیں اور آپ ان کے پاس نہیں تھے جب وہ اپنا قلم ڈالنے لگے تھے کہ مریم کی کون پرورش

کرے اور آپ ان کے پاس نہیں تھے جبکہ وہ جھگڑتے تھے''۔

<u>آیات کریمہ کے مضامین پر ایک نظر:</u>

انبیاء کرام علیہم السلام تو سب ہی واجب الاحترام ہیں نسب کے اعتبار سے اعلیٰ کردار کے اعتبار سے منفرد، قرآن کریم نے بہت سے انبیاء سابقین کے حالات وواقعات ذکر فرمائے تا کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلیں لیکن حضرت عیسی علیہ السلام کے واقعات میں جن پہلوؤں کو ذکر فرمایا دیگر انبیاء کے واقعات کو ان پہلوؤں سے ذکر نہ فرمایا مثلاً آپ کی نانی کی نذر، پھر اُن کا اپنی بچی کو اور اس کی اولاد کو اللہ کی پناہ میں دینا، اللہ کا اس کو قبول کرنا، آپ کی والدہ کے بچپن کی کرامات ، آپ کی والدہ کی عصمت و پاکدامنی، آپ کے حمل اور وضع حمل کے واقعات، پھر حضرت عیسی علیہ السلام کے پیدائش کے بعد کے واقعات۔

سوچنے کی بات ہے کہ اللہ نے ان کو کیوں ذکر کیا شاید اس لئے کہ اللہ کے علم میں تھا کہ کچھ لوگ ایسے بھی آئیں گے جو خود کو اعلیٰ درجہ کے مسلمان کہہ کر ان پاک شخصیات کی توہین کریں گے۔ اللہ نے قرآن کریم میں ان حضرات کے صحیح واقعات کو پیش کر کے ہمیں بتا دیا کہ ان کے بارے میں بہت سوچ سمجھ کر بات کرنا، ان کی ذرا سی بے ادبی سے آخرت خراب ہو جائے گی۔ ان واقعات کو انسان معمولی نہ سمجھے۔ ذیل میں مرزا قادیانی کی ایک عبارت پیش کی جاتی ہے اس سے آپ فیصلہ کریں کہ مرزائی قرآن کو مانتے ہیں یا قرآنی مضامین کی تکذیب اور ان کی استہزاء کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی کہتا ہے:

''دیکھو یہ کس قدر اعتراض ہے کہ مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا (۱) تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات ماہ کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی

---

۱) اشکال: مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے یہ جو کچھ لکھا عیسائیوں کے اعتراض کے الزامی جواب کے طور پر لکھا ہے قادیانی کا عقیدہ یہ نہ تھا۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نامی ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا'' (چشمہ مسیحی ص ۲۶ در روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۳۵۵،۳۵۶)

درس نمبر ۴ : عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے اہم واقعات

ارشاد باری ہے: **إِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ** صلی **اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ(45) وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلاً وَمِنَ الصّٰلِحِينَ (46)قَالَتْ رَبِّ أَنّٰى يَكُونُ لِي وَلَدٌ**

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) جواب: الزامی جواب اس کو کہتے ہیں کہ مخالف کے جواب میں اس کے مسلمات ذکر کئے جائیں قادیانی نے یہ جو باتیں لکھی ہیں عیسائیوں کی کتابوں میں ان کا ذکر نہیں ہے انجیل متی سے اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم کی منگنی ہوئی اور رخصتی سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ ہوگئی تھیں (انجیل متی باب ا آیت ۱۹ تا ۲۱) جبکہ قادیانی کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا حمل معاذ اللہ حرامکاری کا نتیجہ تھا۔

اصل بات یہ ہے کہ قادیانی نے یہودیوں کے کفریات کو نقل کیا ہے وہ خود کہتا ہے ''ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں۔ افسوس اگر حضرات پادری صاحبان تہذیب اور خدا ترسی سے کام لیں اور ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں نہ دیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی طرف سے بھی اُن سے بیس حصے زیادہ ادب کا خیال رہے (چشمہ مسیحی در روحانی خزائن ج ۲۰ ص ۳۳۶ حاشیہ) مسلمانو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی خدا کے رسول تھے جیسے نبی ﷺ کو برا کہنا کفر ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گستاخی بھی کفر ہے۔ عیسائیوں کے مقابلہ میں یہودیوں کی گالیاں نقل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے عیسائیت کے مقابلہ میں یہودیت کو پسند کیا۔ اسلام سے اس نے کوئی تعلق نہیں رکھا۔

وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌط قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ إِذَا قَضٰىٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (47) وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰيةَ وَالْإِنجِيْلَ(48) وَرَسُوْلاً إِلٰى بَنِىٓ إِسْرَآئِيْلَ ۵ لا أَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُم بِاٰيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ لا أَنِّىْ أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًام بِإِذْنِ اللّٰهِ ج وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِى الْمَوْتىٰ بِإِذْنِ اللّٰهِج وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَلا فِىْ بُيُوْتِكُمْط إِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ(49) وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰيةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِىْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُم بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْقف فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْنِ (50) إِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ (51) فَلَمَّا أَحَسَّ عِيْسىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِىٓ إِلَى اللّٰهِ ط قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ أَنصَارُ اللّٰهِ ج اٰمَنَّا بِاللّٰهِج وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ(52) رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (آل عمران ۴۵ تا ۵۳)

ترجمہ: جب کہا فرشتوں نے اے مریم! اللہ تجھ کو ایک بات کی اپنی طرف سے بشارت دیتا ہے اس کا نام مسیح عیسی بن مریم ہوگا دنیا اور آخرت میں مرتبے والا اور اللہ کے مقربین سے ہوگا ☆ اور لوگوں سے باتیں کرے گا جب وہ ماں کی گود میں ہوگا اور جبکہ وہ ادھیڑ عمر کا ہوگا اور نیکوں سے ہوگا ☆ مریم نے کہا اے میرے رب مجھے بیٹا کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو یہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے ☆ اور اللہ اس کو کتاب وحکمت سکھائے گا اور تورات وانجیل ☆ اور اس کو بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجے گا بے شک میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں کہ میں مٹی سے ایک پرندے کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اڑتا ہوا جانور ہو جاتا ہے اور میں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور اللہ کے حکم سے مردے زندہ کرتا ہوں اور تمہیں بتا دیتا ہوں جو تم کھا کر آؤ اور جو اپنے گھروں میں رکھ کر آؤ

بیشک اس میں تمہارے لئے نشانیاں ہیں اگر تم ایماندار ہو☆اور مجھ سے پہلی جو کتاب تورات ہے، میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور تا کہ تم کو بعض وہ چیزیں حلال کردوں جو تم پر حرام تھیں اور تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو☆ بے شک اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے سو اسی کی بندگی کرو، یہی سیدھا راستہ ہے☆ پھر جب عیسی نے ان سے کفر معلوم کیا تو کہا کہ اللہ کی راہ میں میرا کون مددگار ہے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے (دین کی) مدد کرنے والے ہیں ہم اللہ پر یقین لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہونے والے ہیں☆ اے ہمارے رب ہم اس چیز پر ایمان لائے جو تو نے نازل کی اور ہم رسول کے تابعدار ہوئے سو تو ہمیں گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

<u>ان آیات کے چند مضامین:</u>

۱) ان آیات سے پتہ چلا کہ حضرت مریم نہایت پاکدامن تھیں دنیا میں بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو لوگوں کی نظر میں شریف ہیں لیکن حقیقت میں وہ پاکدامن نہیں پاکدامنی کا اس سے اوپر معیار نہیں کہ قرآن کریم میں کسی کو پاکدامن کہا گیا ہو حضرت مریم کی یہ شان ہے کہ اللہ نے بار بار قرآن کریم کی مختلف سورتوں میں ان کی پاکدامنی کو ذکر فرمایا ہے

۲) حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کی ایک نشانی تھے۔ان کی پیدائش بغیر باپ کے ہوئی،اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ آپ اکلوتے تھے اگر آپ کا کوئی بھائی یا بہن ہو تو قرآن کریم میں آپ ہی کو اللہ کی نشانی نہ کہا جاتا۔

۳) حضرت عیسی علیہ السلام وجیہ یعنی بڑے معزز تھے۔

۴) اللہ نے ان کو تورات وانجیل سکھائی

۵) آپ کو اللہ نے بہت سے معجزات عطا فرمائے مثلا: آپ مٹی سے ایک پرندے کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ کے حکم سے اڑتا ہوا جانور ہو جاتا تھا، مادرزاد اندھے اور کوڑھی آپ کے پاس تندرست ہو جاتے تھے، اللہ کے حکم سے آپ نے مردوں کو زندہ کر کے

دکھایا، آپ لوگوں کو بتادیا کرتے تھے کہ تم کھا کر آئے ہو اور کیا اپنے گھروں میں رکھ کر آئے ہو۔

قادیانیوں کی طرف سے ان آیات کا استہزاء:

مرزا قادیانی ان تمام عقائد قطعیہ کا منکر ہے، ذیل میں مرزا کی چند عبارات ملاحظہ ہوں:

۱) مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے تھے نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل نکاح کرلیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض (کشتی نوح ص ۱۶ در روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۸)

۲) مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں (کشتی نوح ص ۱۶، رح جلد ۱۹ ص ۱۸ حاشیہ)

۳) حضرت مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام کرتے رہے ہیں (ازالہ اوہام ص ۳۰۳ رخ جلد ۳ ص ۲۵۴، ۲۵۵)

۴) آپ کی ان حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ رخ جلد ۱۱ ص ۲۹۰)

۵) عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی

معجزہ نہیں ہوا (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ رخ ص ۲۹۰ جلد ۱۱ حاشیہ)

۶) مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم، مفلوج، مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے (ازالہ اوہام در روحانی خزائن جلد ۳ ص ۲۶۳ درحاشیہ)

۷) الغرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور اس میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا (ایضاً) [عمل الترب سے مراد مسمریزم ہے]

۸) سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل [مراد پرزہ یا بٹن۔ راقم] کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے (ازالہ اوہام در روحانی خزائن جلد ۳ ص ۲۵۴، ۲۵۵ حاشیہ)

۹) اور چونکہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے اس لئے ان آیات کے روحانی معنی بھی کر سکتے ہیں کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ امی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسی نے اپنا رفیق بنایا گویا اپنی صحبت میں لے کر پرندوں کی صورت کا خاکہ کھینچا پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی جس سے وہ پرواز کرنے لگے (ازالہ اوہام در روحانی خزائن جلد ۳ ص ۲۵۵ حاشیہ)

۱۰) یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کیلئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی بہرحال یہ معجزہ (پرندے بنا کر اڑانے کا کام) صرف ایک کھیل کی قسم سے تھا۔ (ازالہ اوہام در روحانی خزائن جلد ۳ ص ۲۶۳ حاشیہ)

۱۱) حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں لکھتا ہے "جنہوں نے ایک اسرائیلی فاضل سے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا اور یہودیوں کی تمام کتابوں طالمود وغیرہ کا مطالعہ کیا تھا اور جن کی انجیل درحقیقت بائیبل اور طالمود کی عبارتوں سے ایسی پُر ہے کہ ہم محض قرآن شریف کے ارشاد کی وجہ سے ان پر ایمان لاتے ہیں ورنہ اناجیل کی نسبت بڑے شبہات پیدا ہوتے ہیں" (چشمہ مسیحی درروحانی خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۷)

تنبیہ: اس کو یوں کہنا چاہئے تھا اصل انجیل تمہارے پاس موجود نہیں قرآن کہتا ہے لوگوں نے اس میں تحریف کردی اور جو اناجیل عیسائیوں کے پاس ہیں ان کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بعد والوں کی طرف سے حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں لکھی ہوئی سوانح حیات ہیں آسمانی سے نازل شدہ نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ انجیلوں کی کثرت کی۔

چنانچہ تیسری انجیل کے شروع میں ہے: چونکہ بہتوں نے اِس پر کمر باندھی کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں اُن کو ترتیب وار بیان کریں جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے اُن کو ہم تک پہنچایا اس لئے اے معزز تھیفلس میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے اُن کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں تاکہ جن باتوں کی تو نے تعلیم پائی اُن کی پختگی تجھے معلوم ہو جائے (لوقا کی انجیل باب ۱ آیت ۱ تا ۴)

چوتھی انجیل کے آخر میں ہے "اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی (انجیل یوحنا باب ۲۱ آیت ۲۵)

لیکن یہ باتیں تو مرزا تب لکھتا اگر وہ مسلمان رہتا جب اس نے عیسائیت کے مقابلہ کیلئے یہودیت کو اختیار کرلیا تو اسے ایسی سچی باتیں بیان کرنے کی کیا ضرورت؟

درس نمبر۵ : عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کی سازشوں سے بچانا

ارشادفرمایا: وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ ط وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ (54) اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ(۱) وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاَحْکُمُ بَیْنَکُمْ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ (55) فَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَاُعَذِّبُھُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ز وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ (56) وَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْھِمْ اُجُوْرَھُمْ ط وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ (57) ذٰلِکَ نَتْلُوْہُ عَلَیْکَ مِنَ الْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ (58) اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ط خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ(59) اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ(60) فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْہِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ قف ثُمَّ نَبْتَھِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ (61) اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ج وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اللّٰہُ ط وَاِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (62) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِالْمُفْسِدِیْنَ(آل عمران۵۴تا۶۳)

ترجمہ: اورانہوں نے خفیہ تدبیر کی اوراللہ نے خفیہ تدبیرفرمائی اوراللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے☆ جسوقت اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ بیشک میں تمہیں پورا لینے والا ہوں اورتمہیں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اورتمہیں کافروں سے پاک کرنے والا ہوں اور جو تیرے تابعدار ہوں گے انہیں ان لوگوں پر قیامت کے دن تک غالب رکھنے والا ہوں جو تیرے منکر ہیں پھرتم سب کو میری طرف لوٹ کرآنا ہوگا تو میں تم میں فیصلہ کروں گا جس بات میں تم اختلاف کرتے تھے☆ سو جو

---

۱) مرزائی اس کلمہ ’’مُتَوَفِّیْکَ‘‘ سے حضرت عیسیٰ کی وفات پراستدلال کرتے ہیں ان کی وجہ استدلال اوراس کا جواب ان شاءاللہ سورۃ النساء کی آیات کےتحت آئے گا۔

لوگ کافر ہوئے انہیں دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا ☆ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اللہ انہیں پورا پورا ثواب دے گا اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ☆ یہ آیتیں ہم تمہیں پڑھ کر سناتے ہیں اور نصیحت حکمت والی ☆ بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ کے ہاں آدم کی سی ہے، اسے مٹی سے بنایا پھر اسے کہا کہ ہوجا تو وہ ہوگیا ☆ حق وہی ہے جو تیرا رب کہے پھر تو شک کرنے والوں سے نہ ہو ☆ سو جو آپ سے اس واقعہ میں جھگڑے اس کے بعد کہ آپ کے پاس صحیح علم آچکا ہے تو کہہ دیجئے کہ آؤ ہم بلالیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے، اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر دل سے دعا کریں اور اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر ☆ بے شک یہی سچا بیان ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ ہی زبردست حکمت والا ہے ☆ پھر اگر وہ پھر جائیں تو بیشک اللہ فساد کرنے والوں کو جانتا ہے۔

شان نزول:

عیسائیوں نے عیسی علیہ السلام کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اگر وہ اللہ کا بیٹا نہیں تو تم بتاؤ وہ کس کا بیٹا ہے اس کے جواب میں یہ آیت [اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰهِ کَمَثَلِ اٰدَمَ] اتری کہ آدم کے تو نہ باپ تھا نہ ماں، عیسی کے باپ نہ ہو تو کیا عجب؟ (تفسیر عثمانی موضح القرآن ص ۷۴) ان آیات میں عیسائیوں کو چیلنج بھی ہے کہ اگر اب بھی نہیں مانتے تو ہمارے ساتھ مباہلہ کرلو مباہلہ کیلئے نبی کریم ﷺ حضرت علی حضرت فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم کو لائے بعض روایات میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضرت صدیق ؓ اور ان کی اولاد حضرت عمرؓ اور ان کی اولاد حضرت عثمانؓ اور ان کی اولاد اور حضرت علیؓ اور ان کی اولاد تھی (درمنثور ج۲ ص۲۳۳) لیکن عیسائی مباہلہ کیلئے تیار نہ ہوئے جزیہ دینے پر آمادہ ہوئے اس لئے مباہلہ کی نوبت نہ آئی (تفسیر عثمانی ص ۷۵)

یاد رہے کہ مباہلہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے اس لئے کہ اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو کہا جاتا کہ آنے والے نبی سے پوچھ لینا، آنے والے نبی کا ذکر نہ کیا بلکہ مباہلہ کا چیلنج کردیا۔

کافر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی نہ دے سکے:

خط کشیدہ عبارتوں سے معلوم ہوا کہ کافر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دے کر شہید کرنا چاہتے تھے اللہ نے وعدہ کہ میں بچاؤں گا اور کفار کے الزامات سے پاک کروں گا، اگر سولی پر لٹکا دیئے جاتے تو خدا تعالیٰ کی تدبیر ناکام ہو جاتی، اور ایسا ہو نہیں سکتا قادیانی کہتا ہے کہ ان کو سولی پر لٹکا دیا گیا پھر اتارا گیا اور علاج کے بعد آپ کشمیر چلے گئے وہاں تو کفار تھے تو ان سے پاک کیسے ہوئے؟

ان آیات کے انکار اور استہزاء پر مشتمل قادیانی کی چند عبارات:

۱) مرزا قادیانی کہتا ہے:

اور جس حالت میں برسات کے دِنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسی کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قوی سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔(چشمہ مسیحی ص ۲۷، ۲۸ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۳۵۶)

[سوچیئے کہ اللہ کے عظیم انبیاء کیلئے ایسی تشبیہات کا ذکر کس قدر واضح گستاخی ہے، اللہ پناہ میں رکھے نقل کفر کفر نہ باشد لیکن اس کے باوجود ایسی عبارات نقل کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے]

۲) مرزا قادیانی کہتا ہے:

بعد اس کے مسیح اس زمین سے پوشیدہ طور پر بھاگ کر کشمیر کی طرف آ گیا اور وہیں فوت ہوا اور تم سن چکے ہو کہ سری نگر محلّہ خان یار میں اس کی قبر ہے (کشتی نوح در روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۵۷، ۵۸) اور تو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، زندہ کیلئے قبر ماننا خود گستاخی ہے۔

۳) مرزا نے مزید لکھا:

جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسی فوت ہو گیا ہے تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا ہے اسی وجہ سے کمال سادگی

سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے نسبت براہین میں لکھا ہے جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی تو میں اس عقیدہ سے باز آ گیا (اعجاز احمدی درروحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۱۳)

۴) مرزا مزید کہتا ہے:

حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور ان کا زندہ آسمان پر مع جسم عنصری جانا اور اب تک زندہ ہونا اور پھر کسی وقت مع جسم عنصری زمین پر آنا یہ ان پر تہمتیں ہیں افسوس کہ اسلام بت پرستی سے بہت دور تھا لیکن آخر کار اسلام میں بھی بت پرستی کے رنگ میں یہ عقیدہ پیدا ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ کو ایسی خصوصیتیں دی گئیں جو دوسرے نبیوں میں نہیں پائی جاتیں خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اس قسم کی بت پرستی سے رہائی بخشے عیسیٰ کی موت میں اسلام کی زندگی ہے اور عیسیٰ کی زندگی میں اسلام کی موت ہے (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم درروحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۴۰۶)

اوپر آپ نے پڑھا کہ قادیانی خود بھی پہلے مسلمانوں والا عقیدہ رکھتا تھا اس عبارت میں وہ اسی عقیدہ کو وہ بت پرستی اور اسلام کی موت قرار دے رہا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب تک قادیانی نے اپنا عقیدہ نہ بدلا اسلام معاذ اللہ مردہ رہا۔ چونکہ قادیانی خود عیسی ہونے کے مدعی تھا اس لحاظ سے قادیانی کی زندگی میں اسلام مردہ تھا اس کے مرنے سے اسلام کو زندگی ملی چنانچہ اپنے مرنے سے چند گھنٹے پہلے قادیانی کہتا ہے: تم عیسی کو مرنے دو کہ اسی میں اسلام کی زندگی ہے (سیرۃ المہدی ج ا ص ۴۷)

۵) قادیانی کہتا ہے:

موت عیسی کی شہادت دی خدا نے صاف صاف　　　پھر احادیث مخالف رکھتی ہیں کیا اعتبار
(براہین احمدیہ حصہ پنجم درروحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۱۴۶)

[ساری امت کو قرآن میں نہ ملا کہ عیسی علیہ السلام فوت ہو گئے قادیانی کو بھی ۵۲ سال کی عمر تک نہ ملا، اس کو خدا کی صاف صاف شہادت کہیں گے یا قرآن پر افتراء ؟]

۶) قادیانی مزید کہہ رہا ہے:

مرہم عیسی نے دی تھی محض عیسی کو شفا   میری مرہم سے شفا پائے گا ہر ملک ودیار (ایضاً ص ۱۴۷)

کسی مرہم کا نام ''مرہم عیسی'' ہوگا قادیانی کہتا ہے کہ اس کا یہ نام اس لئے ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو صلیب سے اتار کر اس مرہم کے ساتھ ان کا علاج کیا گیا تھا اور یہ مرہم بھی معاذ اللہ عیسی علیہ السلام کی وفات کی دلیل ہے۔ خدا جانے کسی مرہم کا یہ نام ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کس وجہ سے اس کا یہ نام ہے، عیسی نامی کسی حکیم نے اس کو تیار کیا ہو یا کسی نے تیار کر کے بطور تبرک کے اس کی نسبت عیسی علیہ السلام کی طرف کردی۔ علاوہ ازیں ایسے ناموں سے کوئی عقیدہ تو ثابت نہیں ہوجاتا عقیدہ کے ثبوت کیلئے تو نص قطعی درکار ہے۔

پھر قادیانی نے اس پر بھی اکتفا نہیں کیا بلکہ خود کو عیسی علیہ السلام سے فوقیت دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ان کی مرہم سے تو صرف ان کی ذات کو فائدہ ہوا تھا اور میری مرہم [مراد اس کا بنایا ہوا دین] سے ہر شخص کا فائدہ ہے   لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

بڑا بول تو ویسے ہی خدا کو ناپسند ہے مگر انبیاء کرام علیہم السلام کے مقابلہ میں ایسی بات انسان کو یقیناً دوزخ کے نچلے گڑھے میں گرادینے والی ہے۔

۷)   مرزا پر اعتراض ہوا کہ اس نے اپنی تالیفات میں سخت الفاظ استعمال کئے ہیں جن سے مشتعل ہوکر مخالفین نے اللہ جل شانہ اور اُس کے رسول کریم کی بے ادبی کی اور پر دشنام تالیفات شائع کردیں (ازالہ اوہام در روحانی خزائن ج ۳ ص ۱۰۸) جواب دیتے ہوئے کہتا ہے:

حضرت مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی تھی اور انجیل سے ثابت ہے کہ اس سخت کلامی کی وجہ سے کئی مرتبہ یہودیوں نے حضرت مسیح کے مارنے کے لئے پتھر اٹھائے اور سردار کاہن کی بے ادبی سے حضرت مسیح نے اپنے منہ پر طمانچے بھی کھائے اور جیسا کہ حضرت مسیح نے فرمایا تھا میں صلح کرانے نہیں آیا تلوار چلانے آیا ہوں سوانہوں نے زبان کی تلوار ایسی چلائی کہ کسی نبی کے کلام میں ایسے سخت اور آزاردہ الفاظ نہیں جیسے انجیل میں ہیں اس زبان کی تلوار چلنے سے

آخر مسیح کو کیا کچھ آزار اٹھانے پڑے ایسا ہی حضرت یحییٰ نے بھی یہودیوں کے فقیہوں اور بزرگوں کو سانپ کے بچے کہہ کر شرارتوں اور کارسازیوں سے اپنا سر کٹوایا (ایضاً ص ۱۱۰)

ایک اور جگہ لکھتا ہے:

اس جگہ مسیح کی تہذیب اور اخلاقی حالت پر ایک سخت اعتراض وارد ہوتا ہے کیونکہ متی باب ۲۳ آیت ۳ میں وہ فرماتے ہیں کہ فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہوئے ہیں یعنی بڑے بزرگ ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ وہ لوگ یہودیوں کے مقتدا کہلاتے تھے اور قیصر کے دربار میں بڑی عزت کے ساتھ خاص رئیسوں میں بٹھائے جاتے تھے پھر باوجود اس سب باتوں کے انہیں فقیہوں اور فریسیوں کو مخاطب کر کے حضرت مسیح نے نہایت غیر مہذب الفاظ استعمال کئے بلکہ تعجب تو یہ ہے کہ ان یہودیوں کے معزز بزرگوں نے نہایت نرم اور مؤدبانہ الفاظ سے سراسر انکساری کے طور پر حضرت مسیح کی خدمت میں یوں عرض کی کہ اے استاد ہم تم سے ایک نشان دیکھا چاہتے ہیں اس کے جواب میں حضرت مسیح نے انہیں مخاطب کر کے یہ الفاظ استعمال کئے کہ اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈھتے ہیں اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ وہ ان معزز بزرگوں کو ہمیشہ دشنام دہی کے طور پر یاد کرتے رہے کبھی انہیں کہا اے سانپو، اے سانپ کے بچو دیکھو متی باب ۲۳ آیت ۳۳ کبھی انہیں کہا اندھے دیکھو متی باب ۱۵ آیت ۱۴، کبھی انہیں کہا اے ریاکارو! دیکھو متی باب ۲۳ آیت ۱۳ کبھی انہیں فحش کلمات سے یہ کہا کہ کنجریاں تم سے پہلے خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل ہوں گی، اور کبھی ان کا نام سؤر اور کتا رکھا دیکھو متی باب ۲۱ آیت ۳۱۔ اور کبھی انہیں احمق کہا دیکھو متی باب ۲۳ آیت ۱۷ کبھی انہیں کہا کہ تم جہنمی ہو دیکھو متی باب ۲۳ آیت ۱۶۔ حالانکہ آپ ہی حلم اور خلق کی نصیحت دیتے تھے بلکہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی اپنے بھائی کو احمق کہے جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا (ازالہ اوہام درروحانی خزائن ج ۳ ص ۱۰۷، ۱۰۸)

غور کریں کہ انجیل ایک محرف کتاب ہے بغیر تنقید کے اس کی ایسی عبارات نقل کر کے قادیانی صراحۃً انبیاء کرام کی توہین کا مرتکب ہو رہا ہے، اس ظالم کو انبیاء کرام کی توہین اور ان کا

استہزاء منظور مگر اپنے اوپر تنقید برداشت نہیں۔

۸) مرزا قادیانی ایک جگہ لکھتا ہے: حضرت عیسی شراب پیا کرتے تھے (۱) شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے (کشتی نوح ر روحانی خزائن جلد ۱۹ حاشیہ ص ۷۱)

اسلام کی صحیح ترجمانی کی مثال:

حضرت نانوتویؒ نے عیسائیوں سے مباحثہ کے دوران اسلام کی صحیح ترجمانی کی آپ نے جہاں یہ ثابت کیا کہ آج کل نجات کا سامان بجز اتباع نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ اور کچھ نہیں۔ وہیں یہ بھی اعلان کیا کہ حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام کی بزرگی اور نبوت مسلم ہے ان کا منکر ہمارے نزدیک ایسا ہی کافر ہے جیسے رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا منکر ہمارے نزدیک

---

۱) مرزائی کہیں گے یہ الزامی طور پر کہا۔ ذیل میں پوری عبارت دی جاتی ہے جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ کسی کے جواب میں نہیں ہے بلکہ قادیانی کا عقیدہ ہی ایسا تھا چنانچہ وہ کہتا ہے:

''ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنیوالی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجہ، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کیلئے عادت کر لیا جاتا ہے ہو دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم اس سے بچو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزار ہا تمہارے جیسے نشے کے عادی اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے'' (کشتی نوح ر روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۷۰،۷۱) اس پر حاشیہ آرائی یوں کرتا ہے:

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسی علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے مگر اے مسلمانو! تمہارے نبی علیہ السلام تو ہر ایک نشہ سے پاک اور معصوم تھے جیسا کہ وہ فی الحقیقت معصوم ہیں سو تم مسلمان کہلا کر کسی کی پیروی کرتے ہو قرآن انجیل کی طرح شراب کو حلال نہیں ٹھہراتا پھر تم کس دستاویز سے شراب کو حلال ٹھہراتے ہو کیا مرنا نہیں ہے؟ منہ (کشتی نوح ر روحانی خزائن جلد ۱۹ حاشیہ ص ۷۱)

کافر ہے۔

عیسائیوں پر اہل اسلام کی عملی فوقیت ثابت کرتے ہوئے حضرت نانوتویؒ نے فرمایا:

انجیل وتورات میں خنزیر کی حرمت موجود ہے ہم دعوی کرتے ہیں کہ اہل اسلام میں سے کوئی شخص سور کا گوشت نہیں کھاتا جو اِس جرم کا الزام اُس کے سر پر آئے اور نصرانیوں میں شاید ایسا کوئی ہو جو اس گناہ سے بچا ہو۔تورات وانجیل میں شراب کی ممانعت موجود ہے(دیکھئے کرنتھیوں باب ۵ آیت ۱۱۔راقم)اور ہم دعوی کرتے ہیں کہ اہل اسلام میں بہت کم اس بلا میں مبتلا ہوں گے اور نصرانیوں میں بہت کم آدمی اس بلا سے بچے ہوئے ہوں گے۔(مباحثہ شاہجہانپور ص۹۲ تا ۱۰۳)

درس نمبر ۶ : قادیانی نے عیسائیوں کا جواب یہودی بن کر دیا

ارشادِ باری ہے: قُلْ يٰأَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ (آل عمران:۶۴)

’’کہہ دیجئے اے اہل کتاب ایک بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی بندگی نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور سوائے اللہ کے کوئی کسی کو رب نہ بنائیں پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہو کہ ہم تو حکم کے ماننے والے ہیں‘‘

چند قابل غور باتیں:

نبی کریم ﷺ کا مرتبہ حضرت عیسی علیہ السلام سے یقیناً زیادہ ہے، علمی اور عملی معجزات میں حضرت عیسی علیہ السلام سے برتر ہیں، عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو اسلامی شریعت پر عمل کریں گے اس کے باوجود جب عیسائیوں سے گفتگو ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت عیسی علیہ السلام کی عظمت کو مان کر جواب دیا اور یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ آپ نے عیسی علیہ السلام کی

شان میں کوئی نازیبا بات کہی ہو، دوسری طرف قادیانی کا کردار دیکھیں کہ باوجود اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کا امتی کہنے کے خود کو نمایاں کرنے کیلئے حضرت عیسی علیہ السلام کو گالیاں دیتا ہے۔

آیت کریمہ میں اللہ نے فرمایا کہ اگر وہ نہ مانیں تو تم کہو کہ ہم تو مسلم ہیں تمام مسلم مناظرین ایسا ہی کرتے رہے اور کرتے ہیں لیکن قادیانی جس کے مناظروں پر مرزائی فخر کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو مسلم کہنے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ مسیحیت کا دعوی بھی کرتا ہے۔

ان باتوں کا پس منظر کہ اس نے یہودیوں کے نظریات کو قبول کر کے حضرت عیسی علیہ السلام کی خصوصیات وفضائل کا انکار کیا اوران پر الزام تراشی کی چنانچہ مرزا خود لکھتا ہے ''ہمارے قلم سے حضرت عیسی علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں (چشمہ مسیحی درروحانی خزائن ج ۲۰ ص ۳۳۶ حاشیہ)

اور نیچری بن کر قادیانی نے انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیاۃ اور ان کے رفع ونزول کا انکار کیا مرزے کا لڑکا بشیر احمد کہتا ہے: مولوی نوردین خلیفہ اول اور مولوی عبدالکریم ابتداء میں سرسید کے بہت دلدادہ تھے مگر حضرت صاحب کی صحبت سے یہ اثر آہستہ آہستہ دھلتا گیا (از سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۱۵۹) حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں درست نہ ہوئے بلکہ قادیانی بگڑ گیا

<u>لطیفہ:</u> ایک لڑکی کے سسرال والے کھالوں کا کاروبار کرتے تھے، گھر میں کھالوں کی وجہ سے بڑی بدبو رہتی تھی شادی کے بعد لڑکی نے شروع شروع میں بدبو کو بہت محسوس کیا آہستہ آہستہ وہ اُس ماحول کی عادی ہوگئی بدبو کی کراہت ختم ہوگئی تو ایک دن اپنی ساس سے کہنے لگی امی جب سے میں آئی ہوں اس گھر سے بدبو ختم ہوگئی، یہی حال مرزا قادیانی کا ہے اس کے ساتھی حکیم نوردین اور عبدالکریم نیچری یعنی معجزات کے منکر تھے یہ ان کی صحبت سے خود نیچری بن گیا اور سمجھتا یہ ہے کہ وہ اس کے پاس رہ کر دیندار بن گئے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

درس نمبر ۷ :عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کا حکم

ارشادفرمایا: قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ص لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ز وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (آل عمران:۸۴) ترجمہ: کہہ دو ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر نازل کیا گیا اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد پر نازل کیا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو اور سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے ملا، ہم ان میں سے کسی کو جدا نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

قادیانی کی انبیاء کرام علیہم السلام سے بغاوت:

منشی غلام احمد قادیانی کہتا ہے:

میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف مشرق اور مغرب کے جمع ہو جائیں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گذشتہ نبیوں میں سے کوئی نبی شریک نہ ہو اپنی چالاکیوں کی وجہ سے ہمیشہ رسوا ہوتے ہیں اور پھر باز نہیں آتے اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوحؑ کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے (تتمہ حقیقۃ الوحی در روحانی خزائن جلد۲۲ص۵۷۵)

اس عبارت میں نوح علیہ السلام پر فوقیت تو ہے اگر یہ نہ بھی ہو تب بھی خود کو انبیاء کرام کے برابر بتانا اور یہ کہنا کہ مجھ پر جو اعتراض ہیں وہ پہلے انبیاء کرام پر ہیں یہ خود کفر ہے۔سوچئے کہ ایسی عبارات لکھنا آیت کریمہ کے منشا کے مطابق ہو سکتی ہیں؟

نیز لکھتا ہے: پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا (براہین احمدیہ حصہ پنجم در روحانی خزائن جلد۲۱ص۹۹)

قادیانی گستاخ یہ بھی لکھتا ہے:

اور یوسف بن یعقوب کیلئے صرف ایک انسان نے گواہی دی مگر میرے لئے خدا نے پسند کیا کہ خود گواہی دے (براہین احمدیہ حصہ پنجم درروحانی خزائن جلد۲۱ص۹۸ نیز ص۹۹)

درس نمبر۸: گستاخیوں کی وجہ سے یہودیوں کا مردود ہونا

ارشادفرمایا: وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا (156) وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ج وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ط وَإِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ج وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا (157) بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (158) وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا (النساء:۱۵۶تا۱۵۹) ترجمہ: اوران کے کفراورمریم پر بڑا بہتان باندھنے کے سبب سے اوران کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسی بن مریم کوقتل کی جواللہ کا رسول تھا حالانکہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہوگیا اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں اُن کے پاس اس معاملہ میں کوئی یقین نہیں ہے محض گمان ہی کی پیروی ہے انہوں نے یقیناً مسیح کوقتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ زبردست حکمت والا ہے اور اہل کتاب میں کوئی ایسا نہ ہوگا جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے گا اور قیامت کے دن وہ اُن پر گواہ ہوگا۔

آیات کی مختصر وضاحت:

یہود پر لعنت کے اسباب میں سے یہ بھی ہے انہوں نے کفر کیا، حضرت مریم پہ بہتان عظیم باندھا، اور یہ بھی کہ انہوں نے کہا ہم نے مسیح عیسی بن مریم کوقتل کیا، اور ظاہر ہے کہ اللہ کی کسی سے رشتے داری تو نہیں جن کاموں کی وجہ سے یہود پر لعنت ہوئی اگر کوئی اور کرے تو وہ بھی

لعنتی ہو جائے گا، مرزائی بہت سی آیات واحادیث بالخصوص ختم نبوت اور نزول مسیح کی نصوص قطعیہ سے کفر کرتے ہیں، حضرت مریم پر بہتان باندھتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ہم نے عیسائیوں کے خدا یعنی اللہ کے رسول عیسی علیہ السلام کو ماردیا۔ اس لئے ان کے لعنتی ہونے میں کیا شک رہا؟

<u>یہود کی باتوں کا جواب:</u>

قرآن کریم نے جابجا حضرت مریم کی پاکدامنی کا اعلان فرمایا، یہود نے جو کہا ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا اس کو رد کرتے ہوئے فرمایا کہ نہ وہ قتل کر سکے نہ سولی دے سکے کسی اور کو ان کا ہم شکل بنادیا گیا اور وہ مقتول ومصلوب ہوا اور عیسی علیہ السلام کو اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا اور یہی اشتباہ ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یقینی بات تو یہ ہے کہ یہود حضرت عیسی علیہ السلام کو قتل نہ کر سکے بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا ہے کیسے اٹھایا؟ اس کیلئے کچھ مشکل نہیں وہ عزیز ہے زبردست ہے کیوں اٹھایا؟ وہ حکیم ہے اُس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

سوال: سب اہل کتاب حضرت عیسی علیہ السلام پر کیسے ایمان لائیں گے؟

جواب: ایک معنی اس کا یہ ہے کہ عیسی علیہ السلام جب دنیا میں نزول فرمائیں گے تو جتنے اہل کتاب ہوں گے وہ ان پر ایمان لائیں گے (تفسیر ابن کثیر ج۱ص۳۶۷) دوسرا معنی یہ ہے کہ مرنے سے پہلے جب عالم برزخ سامنے نظر آنے لگتا ہے اس وقت تصدیق کریں گے اگرچہ وہ تصدیق معتبر نہیں (بیان القرآن ج۲ص۱۷۱) اور قیامت کے دن عیسی علیہ السلام منکرین کے انکار پر گواہی دیں گے۔

اشکال: اگر عیسی علیہ السلام کا نزول ہوگا تو قیامت کے دن گواہی کا کیا مطلب؟ وہ تو اس سے قبل دنیا میں دیکھ لیں گے۔

حل: گواہی یہود کے خلاف دیں گے کہ انہوں نے آپ کی تکذیب کی، عیسائیوں کے خلاف کہ انہوں نے آپ کو شریک بنایا، رہا یہ کہ جب نازل ہو کر مشاہدہ کریں گے تو آخرت

میں گواہی کا کیا مطلب؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جب آئیں گے پھر تو عیسائی مسلمان ہوجائیں گے لیکن جو عیسائی کفر وشرک کی موت مرے اور یہ کہتے رہے کہ ہمیں عیسی علیہ السلام کی یہ تعلیم ہے آپ ان کے خلاف گواہی دیں گے کہ میں نے ان کو توحید کی طرف لگایا شرک انہوں نے خود شروع کیا (دیکھئے سورۃ المائدہ:۱۱۶،۱۱۷)

درس نمبر ۹ : حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام کی مختصر بحث

امام نسفیؒ اور علامہ تفتازانیؒ لکھتے ہیں: **وَالنُّصُوْصُ مِنَ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ تُحْمَلُ عَلٰی ظَوَاهِرِهَا مَا لَمْ يَصْرِفْ عَنْهَا دَلِيْلٌ قَطْعِيٌّ** (شرح العقائد للنسفی ص۱۶۶) ’’کتاب وسنت کی نصوص کا ظاہری معنی لیا جائے گا جب تک کہ ظاہری معنی سے کوئی قطعی دلیل نہ پھیر دے‘‘۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں **اَقُوْلُ الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ هُمُ الْاٰخِذُوْنَ فِی الْعَقِيْدَةِ وَالْعَمَلِ جَمِيْعًا بِمَا ظَهَرَ مِنَ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَجَرٰی عَلَيْهِ جُمْهُوْرُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ** (حجۃ اللہ البالغۃ ج اص ۱۷۰) ترجمہ: ’’میں کہتا ہوں کہ نجات پانے والا فرقہ وہ ہے جو عقیدہ اور عمل دونوں میں اس کو لینے والا ہو جو کتاب اللہ سے ظاہر ہو اور جس پر جمہور صحابہ اور تابعین چلے ہوں‘‘۔

قرآن وحدیث کی نصوص قطعیہ کے معنی میں سرسری غور کیا جائے تو یہی سمجھ آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر اٹھا لئے گئے اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے۔ کوئی شخص جس کو قادیانیوں کے پیدا کردہ مغالطوں کی کچھ خبر نہ ہو، اس سے پوچھا جائے کہ درج ذیل قرآنی جملوں کا کیا معنی ہے؟ **’’وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ‘‘** ’’انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا‘‘ **’’وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا، بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ‘‘** ’’انہوں نے یقیناً مسیح کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا‘‘۔ وہ یہی کہے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے زندہ آسمان پہ اٹھالیا، اور اسی کو ظاہری معنی کہتے ہیں۔ جو شکوک

وشبہات پیش آتے ہیں وہ ایسے ملحدین سے تعلق کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔اوراوپر گزرا کہ مومن وہی ہوتا ہے جو بغیر شدید مجبوری کے نصوص کے ظاہری معنی سے گریز نہیں کرتا۔

ہر صدی کے مفسرین کی عبارات ان شاء اللہ ''کتاب اوصاف عیسی علیہ السلام'' میں ذکر ہوں گی اس جگہ مختصر طور پر یاد رکھیں کہ نبی ﷺ نے حضرت عیسی علیہ السلام کی الوہیت کے عقیدہ کو باطل کرنے کیلئے عیسائیوں کے وفد سے یہ تو فرمایا ''اِنَّ عِیسیٰ یَاْتِیْ عَلَیْهِ الْفَنَاءُ'' کہ عیسی علیہ السلام پر موت آئے گی (تفسیر عثمانی ص۶۳) مگر یہ نہ کہا: اِنَّ عِیسیٰ اَتیٰ عَلَیْهِ الْفَنَاءُ'' کہ وہ فوت ہو گئے تو تم ان کو رب کیوں مانتے ہو۔حالانکہ اگر وہ فوت ہو چکے ہیں تو دوسری بات کہنا زیادہ مناسب تھا۔

حافظ ابن کثیرؒ اور علامہ سیوطیؒ لکھتے ہیں: قَالَ الْحَسَنُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْیَهُوْدِ اِنَّ عِیسیٰ لَمْ یَمُتْ وَاِنَّهٗ رَاجِعٌ اِلَیْکُمْ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ (تفسیر ابن کثیر ج۱ ص۳۶۷، درمنثور ج۲ ص۲۲۵) حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے کہا سچی بات تو یہ ہے کہ عیسی علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی اور وہ تمہاری طرف قیامت سے پہلے لوٹ کر آئیں گے''۔

درس نمبر۱۰ :اقرار کے ساتھ انکار

گذشتہ باب میں آپ نے دیکھا کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام در روحانی خزائن ج۳ ص۲۹۵،۲۹۶ میں سرسید کی پیروی کرتے ہوئے ''وَمَا صَلَبُوْهُ'' کا ایسا معنی کیا جس میں صلیب کے انکار کے ساتھ ساتھ صلیب کا پورا پورا اقرار موجود ہے۔اس نے سولی پر موت کو نہیں مانا مگر سولی پر لٹکایا جانا تو مان لیا، آیت کریمہ میں اتنی واضح تحریف معنوی کرکے یہ عقل کے اندھے فخر کرتے ہیں کہ قادیانی نے عیسائیت کو شکست دے دی

<u>ایک واقعہ سے وضاحت:</u> حضرت مولانا عبدالعلیم جالندھریؒ سے سنا کہ انگریز کے زمانے

میں ایک آدمی کسی وکیل کے پاس گیا کہ میرا بیٹا قتل کر بیٹھا ہے اس کو بچانا ہے وکیل نے کافی زیادہ فیس مانگی اور کہا تیرا بیٹا بچ جائے گا مگر میرے پاس نہ آنا، مقدمہ چلتا رہا ساری کاروائی بیٹے کے خلاف ہوتی گئی حتی کہ وہ دن بھی آیا کہ جج نے اس کے بیٹے کی پھانسی کا فیصلہ سنا دیا، اب باپ پریشان ہوکر وکیل کے پاس گیا وکیل نے کہا میں نے کہا تھا میرے پاس نہ آنا، وہ چلا گیا حتی کہ عدالت نے پھانسی کی تاریخ بھی دے دی مجرم کا باپ پھر پریشان ہوکر گیا وکیل نے کہا میں نے کہا تھا میرے پاس نہ آنا حتی کہ مجرم کو پھانسی لٹکانے کا وقت آ گیا پھانسی کے وقت جج بھی گیا تو وکیل بھی کتابیں اٹھا کر پہنچ گیا۔

جب جلاد نے مجرم کو پھانسی لٹکا دیا تو وکیل نے قانون کی کتابیں کھول کر شور مچا دیا کہ اس کو فوراً اتارا جائے اس لئے کہ سزا پوری ہوچکی ہے قانون کہتا ہے کہ ایسے مجرم کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیا جائے اور یہ کام تو ہو چکا اگر زیادہ لٹکایا تو میں تم سب پر مقدمہ کردوں گا آخر وہ وکیل تھا اس کے پاس ڈگری تھی اس کی باتیں سن کر سارا عملہ کانپ گیا اور فوراً مجرم کو سولی سے اتارا یہ بات کی ہر طرف جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی ہوئی اوپر تک چلی گئی تب حکومت نے قانون یوں بنایا کہ ایسے مجرم کو سولی پر لٹکایا جائے یہاں تک کہ اس کی جان نکل جائے۔

اب عدالت نے دوبارہ اس مجرم کو سزا دینا چاہی تو اس وکیل نے کہا اس کو تو سزا مل چکی ہے دوبارہ سزا دینے کا کوئی جواز نہیں،، تمہارا یہ قانون اگلے مجرموں کیلئے ہے یہ کہہ کر وہ پہلے مجرم کو زندہ باہر لے آیا۔

اس سارے واقعہ کا مقصد یہ ہے کہ جس کے بارے میں یہ مان لیا کہ اسے سولی پر لٹکایا گیا تو خواہ وہ زندہ سلامت بچ جائے یا سولی پر اس کی جان نکل جائے دونوں صورتوں میں ایسے شخص کے بارے میں ''مَاصَلَبُوْہُ'' تو درست نہیں ہے۔ قادیانی نے آیت کریمہ کی جو وضاحت کی اس کے مطابق مرزائی آیت کریم کا منکر بن چکا ہے۔

☆☆☆☆☆

درس نمبر ۱۱ : اس موضوع سے متعلق چند اور ابحاث

مرزا کے کلام کا شدید تعارض:

نزول عیسی بن مریم علیہ السلام کے بارے قادیانی کی کتابوں میں مختلف باتیں پائی جاتی ہیں کہیں وہ نزول عیسی علیہ السلام کا قائل نظر آتا ہے کہیں اس کو ممکن مانتا ہے کہیں اس کا انکار کرتا ہے اور کہیں اس کو شرک کہہ دیتا ہے۔ وہ شروع میں نزول عیسی علیہ السلام کا قائل تھا، اگرچہ اس نے مسیح ہونے کا دعوی بعد میں کیا لیکن اس کے جراثیم اس میں پہلے ہی پائے جاتے تھے جیسا کہ براہین کے ابتدائی حصوں سے سمجھ آتا ہے، گویا اس نے ایک خفیہ پروگرام کے تحت بالترتیب کاروائیاں ڈالیں، ذیل میں اس کی چند عبارات ملاحظہ فرمائیں:

۱) اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ کے حصہ چہارم میں لکھتا ہے:

اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو اُن کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا...... [اس عبارت میں صراحت کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کے دنیا میں دوبارہ آنے کو لکھا ہے] اس کے بعد لکھتا ہے......

لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر ایک مشابہت ہے اور وہ یوں کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسی کا تابع اور خادم دین تھا اور اس کی انجیل توریت کی فرع ہے اور یہ عاجز بھی اُس جلیل الشان کے احقر خادمین میں سے ہے جو سید الرسل اور سب رسولوں کا سرتاج ہے <u>اگر وہ حامد ہیں تو وہ احمد ہے اور اگر وہ محمود ہیں تو وہ محمد</u>

ہےﷺ سو چونکہ اس عاجز میں حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتداء سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے یعنی حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے یعنی روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے اس عاجز کے ذریعہ سے مقدر ہے گو اس کی زندگی میں بعد وفات ہو (براہین جلد۴ در روحانی خزائن ج ۱ص ۵۹۳، ۵۹۴ حاشیہ در حاشیہ)

اس عبارت میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کا قول کرنے کے بعد خود کو عیسیٰ علیہ السلام کے انتہائی مشابہ بتایا اور مشابہت کی وجہ صرف امت محمدیہ سے ہونا بتائی، اس طرح تو امت محمدیہ کا ہر فرد اس کا مصداق ہے قادیانی کی کیا خصوصیت رہی جو وہ اس پیشگوئی میں شریک ہوا خط کشیدہ الفاظ میں دیکھئے اس نے کس بے باکی کیساتھ اپنے لئے نبیﷺ کے اسماءِ گرامی کو استعمال کیا۔

☆) اسی کتاب میں لکھتا ہے:

وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کیلئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا (براہین احمدیہ ج۴ در روحانی خزائن ج ۱ص ۶۰۱، ۶۰۲ حاشیہ در حاشیہ)

اس عبارت میں بھی مرزا نے نزول عیسی علیہ السلام کو واضح الفاظ میں تسلیم کیا ہے۔

۳) ایک اور جگہ لکھتا ہے:

اور درحقیقت یہ ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ شیطان اپنے تمام ذریات کے ساتھ ناخنوں تک زور لگا رہا ہے کہ اسلام کو نابود کر دیا جاوے اور چونکہ بلاشبہ سچائی کا جھوٹ کے ساتھ یہ آخری جنگ ہے اس لئے یہ زمانہ بھی اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اس کی اصلاح کے لئے کوئی خدا کا مامور آوے پس وہ مسیح موعود ہے جو موجود ہے (چشمہ معرفت در روحانی خزائن ج ۲۳ص ۹۵)

اس عبارت میں اس نے نزول مسیح علیہ السلام کی پیشگوئی کا خود کو مصداق قرار دیا ہے۔

۴) نیز کہتا ہے: قرآن کی تین آیات میں وفات مسیح کا ذکر ہے (ازتوضیح مرام درروحانی خزائن ج ۳ ص ۵۴)

۵) یہ بھی لکھتا ہے: فَمِنْ سُوْءِ الْاَدَبِ اَنْ یُقَالَ اِنَّ عِیْسٰی مَامَاتَ وَاِنْ هُوَ اِلَّا شِرْكٌ عَظِیْمٌ [ترجمہ: یہ کہنا کہ عیسی علیہ السلام فوت نہیں ہوئے شرک عظیم ہے جو نیکیوں کو کھا جانے والی چیز ہے اور عقل کے خلاف ہے] (ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص ۳۹ رخ جلد ۲۲ ص ۶۶۰)

اس طرح تو قادیانی بھی ۵۲ سال کی عمر تک شرک کرتا رہا

<u>مرزا کے الہام یا اس کی تحقیقات قابل غور نہیں:</u>

مرزائی کہہ دیتے ہیں کہ مرزے نے جو عیسی علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ لکھا یہ الہام سے پہلے لکھ دیا تھا الہام کے بعد اس کا عقیدہ بدل گیا (دیکھئے توضیح مرام در روحانی خزائن ج ۳ ص ۵۱) اس کا جواب یہ ہے کہ علماءِ حق نے جب مرزا کو کافر کہہ دیا [اور مرزا نے اُن کو کافر کہہ کر اپنی جماعت سے جدا مان لیا اس طرح مرزا اپنی جماعت سمیت ساری امت مسلمہ سے کٹ کر الگ ہو گیا، نیز یہ بات ثابت ہو چکی کہ قادیانی نے اس موضوع پر جو لکھا یہودی یا نیچری بن کر لکھا] تو اُس کی نام نہاد تحقیقات یا اُس کے الہامات ہمارے لئے قطعاً قابل غور نہیں اُن کو قبول کرنا تو بڑی بات ہے۔

مرزائیوں سے ہم یہ مطالبہ نہ کریں گے کہ تم نے جو معنی کئے ہیں وہ کسی مجدد سے ثابت کرو اس لئے جیسے کسی ہندو یا سکھ کو مسلمانوں کے داخلی اختلافات میں دخل دینے کی اجازت نہیں کسی آیت یا حدیث کی شرح کا ان کو حق نہیں فتوی دینے کی اجازت نہیں ایسا بلکہ اس سے بھی برا قادیانیوں کا حال ہے، ان کی کیا اوقات جو آیات واحادیث کے معانی میں دخل دیں۔

<u>ایک اہم مغالطہ اور اس کا جواب:</u>

ارشادِ باری ہے: ''اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ'' قادیانی

کہتے ہیں کہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اے عیسی میں تجھے وفات دے کر روحانی طور پر اپنی طرف اٹھانے والا ہوں دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ **مُتَوَفِّیْکَ** کا معنی ہے **مُمِیْتُکَ** (بخاری ج۲ص ٦٦٥) مولانا اشرف علی تھانویؒ نے ترجمہ یوں کیا ہے: جبکہ اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تم کو وفات دینے والا ہوں اور میں تم کو اپنی طرف اٹھائے لیتا ہوں''۔

جواب: متوفی کئی معنی میں مشترک ہے اور کسی معنی کے اعتبار سے بھی یہ آیت اس کی دلیل نہیں بنتی کہ عیسی علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ چند معانی درج ذیل ہیں:

۱) میں لوں گا تجھ کو اور اٹھالوں گا اپنی طرف (ترجمہ حضرت شیخ الہند ص۷۲) مطلب واضح ہے کہ کافر آپ کو شہید نہ کر سکیں گے میں اٹھا کر ان سے دور کر دوں گا۔

۲) میں تجھ پر نیند مسلط کر کے جسم سمیت اٹھالوں گا چنانچہ حضرت حسن بصریؒ سے اس کی تفسیر یوں منقول ہے: **اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ یَعْنِیْ وَفَاةَ الْمَنَامِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِهٖ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْیَهُوْدِ اِنَّ عِیْسٰی لَمْ یَمُتْ وَاِنَّهٗ رَاجِعٌ اِلَیْکُمْ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ** (تفسیر ابن کثیر ج۱ص ۳٦۷، درمنثور ج۲ص ۲۲۵) میں آپ کو سلا دوں گا، اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی نیند کی حالت میں اٹھالیا، حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے کہا سچی بات تو یہ ہے کہ عیسی علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی اور وہ تمہاری طرف قیامت سے پہلے لوٹ کر آئیں گے''۔

۳) میں تجھے وفات دوں گا اس وقت آیت کریمہ میں دو وعدے ہیں ایک وفاۃ دینے کا دوسرا اٹھانے کا دوسرے وعدہ کے پورا ہونے کی سورۃ النساء میں خبر دے دی گئی ارشاد فرمایا **بل رفعه الله الیه** دوسرے وعدہ کے ماضی میں پورا ہونے کا کہیں ذکر نہیں [متوفی اسم فاعل کو صیغہ ہے جو عام طور پر حال یا مستقبل کیلئے ہوتا ہے] دوسرا وعدہ نزول کے بعد پورا ہوگا۔ آیت کریمہ کا معنی یہ ہوا کہ فی الحال اٹھاؤں گا بعد میں وفاۃ دوں گا مخالفین آپ کو قتل نہ کر سکیں گے۔ اگر اُس زمانے میں آپ کی وفات مان کر روحانی طور پر مرتبہ کی بلندی مانی جائے تو مخالفین کا مقصد پورا

ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تدبیر سب سے بہتر کیسے ہوئی جس کا سورۃ آل عمران کی آیت نمبر۵۴ میں ذکر ہے۔

۴) مرزا قادیانی نے اپنے الہامات میں ایسا جملہ بھی ذکر کیا اور اُس کا معنی یوں کیا ہے: ''میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا (براہین احمدیہ ج۴ در روحانی خزائن ج۱ص۶۲۰) ظالم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے ایسا معنی کیوں نہ کیا؟ وہاں اس کو موت ہی کیوں سوجھتی ہے؟

☆ مرزائی کہتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کیا کھاتے ہیں؟ وہی کھاتے ہیں جو قادیانی کے دعویٰ مسیحیت سے قبل کھاتے تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ کوئی شخص بھی ہر وقت کھاتا پیتا نہیں، اس طرح ہر شخص تھوڑی دیر سانس روک سکتا ہے جو اللہ ہم جیسے انسان کو ان اوقات میں زندہ رکھتا ہے جن میں ہم کچھ کھاتے پیتے نہیں کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ انسان سالہا سال نہ کھائے نہ پیئے اور زندہ رہے؟ اسی طرح جب انسان تھوڑی دیر سانس نہ لے تو جو خدا اس وقت انسان کو مرنے نہیں دیتا وہ بیشک اس پر قادر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا کے آب و ہوا سے دور زندہ رکھے۔

درس نمبر۱۲: عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلو سے روکنا

۱) ارشاد فرمایا: **يٰـأَهْـلَ الْكِتَـابِ لاَ تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلاَ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ إِلاَّ الْحَقَّ ط إِنَّـمَـا الْـمَسِيْـحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ ج أَلْـقٰهَـا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ز فَـاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ ج قف وَلاَ تَـقُوْلُوْا ثَلٰـثَةٌ ط انتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ط إِنَّمَا الـلّٰهُ إِلٰـهٌ وَاحِدٌ ط سُبْـحٰـنَـهٗ أَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَكَفىٰ بِاللّٰهِ وَكِيْلاً (171) لَّـنْ يَّسْتَنكِفَ الْمَسِيْحُ أَنْ يَكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلاَ الْملٰئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ط وَمَـنْ يَسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيْعًا (172) فَـأَمَّـا الَّـذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ أُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ج وَأَمَّا**

الَّـذِيْـنَ اسْتَـنكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ۵لا وَلاَ يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلاَ نَصِيْرًا(النساء:۱۷۱تا۱۷۳)

ترجمہ: اے اہل کتاب تم اپنے دین میں حد سے نہ نکلو اور اللہ کی شان میں سوائے پکی بات کے نہ کہو بیشک مسیح عیسی بن مریم اللہ کا رسول ہے اور اللہ کا ایک کلمہ ہے جسے اللہ نے مریم تک پہنچایا اور اللہ کی طرف سے ایک جان ہے سو اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو کہ خدا تین ہیں اس بات کو چھوڑ دو تمہارے لئے بہتر ہوگا بے شک اللہ اکیلا معبود ہے وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو، اُسی کا ہے جو کچھ کہ آسمانوں میں اور زمین میں اور اللہ کارساز کافی ہے ☆ مسیح خدا کا بندہ بننے سے ہرگز عار نہیں کرے گا اور نہ مقرب فرشتے اور جو کوئی اس کی بندگی سے انکار کرے گا اور تکبر کرے گا تو وہ ان سب کو اپنی طرف اکٹھا کرے گا پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور انہوں نے اچھے کام کئے ہوں گے انہیں تو ان کا پورا ثواب دے گا اور انہیں اپنے فضل سے اور زیادہ دے گا اور جن لوگوں نے انکار کیا اور تکبر کیا انہیں درد دینے والا عذاب دے گا اور وہ اللہ کے سوا اپنے واسطے کوئی دوست اور مددگار نہ پائیں گے۔

<u>مختصر وضاحت:</u>

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں الوہیت مسیح کے عقیدہ کا رد کیا لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ ان آیات میں جا بجا حضرت عیسی علیہ السلام کی عظمت کا اظہار کیا ان کو اپنا رسول اپنا کلمہ اور روح فرمایا ان کی والدہ کی پاکدامنی کا اعلان فرمایا نیز یہ بھی فرمایا کہ وہ ان عظمتوں کے باوجود اللہ کی بندگی سے ہرگز عار محسوس نہ کریں گے۔ اور آپ دیکھ چکے ہیں کہ قادیانی ان تمام حقائق کا منکر ہے۔

۲) ارشاد فرمایا: لَقَـدْ كَـفَـرَ الَّذِيْنَ قَالُوْآ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَط قُلْ فَـمَـن يَّـمْـلِكُ مِـنَ الـلّٰـهِ شَيْـئًـا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا ط وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَايَخْلُقُ مَا يَشَآءُط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ(المائدۃ:۱۷)

ترجمہ: بیشک وہ کافر ہوئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تو وہی مسیح بن مریم ہے کہہ دیجئے پھر اللہ کے سامنے کس کا بس چل سکتا ہے اگر وہ چاہے کہ مسیح بن مریم اور اس کی والدہ اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو ہلاک کردے اور آسمانوں اور زمین میں ان دونوں کے درمیان کی سلطنت اللہ ہی کے واسطے ہے جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

مختصر وضاحت:

اس آیت کریمہ میں الوہیت مسیح کے عقیدہ کا عقلی دلیل کے انداز میں یوں رد کیا کہ اگر بالفرض عیسی علیہ السلام جن کو عیسائی خدا کہتے ہیں اور ان کی والدہ جو ان کے عقیدہ کے مطابق خدا کی والدہ ہوئیں اگر یہ دونوں اور سب انسان ایک جگہ جمع ہوں اور اللہ تعالیٰ ان سب کو موت دینا چاہے یا ان کو بالکل نیست و نابود کرنا چاہے تو اللہ کو کون روک سکتا ہے ظاہر ہے کوئی بھی نہیں روک سکتا تو پھر ان کو خدا ماننا عقل کی بات تو نہ ہوئی۔ قادیانی کو الوہیت مسیح کا عقیدہ رد کرنا تھا تو یہ نہایت اعلیٰ انداز کیوں نہ اختیار کیا۔

۳) ارشادفرمایا: وَقَفَّيْنَا عَلَىٰٓ اٰثَارِهِم بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ص وَاٰتَيْنٰـهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ لا وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ (46) وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ أَنزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ط وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (المائدۃ:۴۶،۴۷)

ترجمہ: اور ہم نے ان کے پیچھے انہیں کے قدموں پر عیسی بن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والے تھے اور ہم نے اسے انجیل دی اس میں ہدایت اور روشنی تھی اور اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والی تھی اور ہدایت اور نصیحت ڈرنے والوں کیلئے، اور چاہئے کہ انجیل والے اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے انجیل میں اتارا، اور جو شخص اُس کے موافق حکم نہ کرے جو اللہ نے اتارا سو وہی لوگ نافرمان ہیں۔

مختصر وضاحت:

اس آیات کریمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی کتاب انجیل کی عظمت کا ذکر ہے اہل انجیل کو حکم دیا کہ انجیل کے مطابق فیصلہ کیا کریں، انجیل کے نازل ہونے کے وقت تو انجیل ہی واجب العمل تھی، نبی کریم ﷺ کی آمد کے بعد اہل انجیل پر واجب ہے کہ انجیل میں آخری نبی کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائیں اور آپ کی کامل اتباع کریں۔ قادیانی عیسائیوں کو ایسے مضامین کہاں سنا تا تھا اس کو اپنی مسیحیت کی ڈفلی بجانے سے فرصت نہ تھی۔

درس نمبر ۱۲ :عیسیٰ علیہ السلام کی عصمت کا اعلان

نمبر ۱۰: ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ط وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (72) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ م وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (73) اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (74) مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ط كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ط اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (المائدۃ:۷۲تا۷۵)

ترجمہ: البتہ تحقیق وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ وہی مسیح بن مریم ہے حالانکہ کہا مسیح نے اے بنی اسرائیل اس اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے بے شک جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا سو اللہ نے اس پر جنت حرام کی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا ☆ بے شک کافر ہوئے وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ تین میں سے ایک ہے

حالانکہ سوائے ایک معبود کے اور کوئی معبود نہیں ہے اور اگر وہ اس بات سے باز نہ آئیں جو کہتے ہیں تو ان میں سے کفر پر قائم رہنے والوں کو دردناک عذاب پہنچے گا ☆ اللہ کے آگے کیوں نہیں توبہ کرتے اور اس سے گناہ کیوں نہیں بخشواتے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے☆ مسیح بن مریم تو صرف ایک پیغمبر ہی ہے جس سے پہلے اور بھی پیغمبر گزر چکے ہیں اور اس کی ماں ولیہ ہے دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھ ہم انہیں کیسی دلیلیں بتلاتے ہیں پھر دیکھ وہ کہاں الٹے جاتے ہیں۔

مختصر وضاحت:

ان آیات میں نقلی دلیل کے ساتھ شرک کا رد کیا یعنی عیسائیوں کے شرکیہ عقیدہ کا رد حضرت عیسی علیہ السلام کے اپنے ارشادِ مبارک سے کیا پھر مشرکین کا انجام ذکر کرتے شرک سے توبہ کی ترغیب اس کے بعد عقلی انداز سے ان کے عقیدے کو باطل کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام دیگر انبیاء کی طرح اللہ کے رسول تھے ان کی والدہ اعلیٰ درجہ کی ولیہ تھیں، دونوں کھانا کھاتے تھے کھانے کے ضرورتمند تھے اور جو ضرورتمند ہو وہ الہ ومعبود نہیں ہوسکتا۔

مرزا قادیانی کے الزامات:

مرزا قادیانی نے کئی وجوہ سے ان آیات کے مضامین کا انکار کیا ہے کہتا ہے کہ ان کا کوئی معجزہ نہ تھا[انجام آتھم درروحانی خزائن ج۱۱ص۲۹۰] اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ رسول نہ تھے جبکہ ان آیات میں ان کو رسول کہا گیا نیز قادیانی نے حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ اس نے خدائی کا دعوی کیا[انجام آتھم درروحانی خزائن ج۱۱ص۲۹۳ح] جبکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے نہ صرف یہ کہ اپنی بندگی کا اعلان کیا بلکہ اپنی امت کو بھی اللہ تعالیٰ کی بندگی کا حکم دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ ان آیات میں حضرت مریم کو صدیقہ فرمایا اور مرزا حضرت مریم کی شان گھٹاتے ہوئے لکھتا ہے کہ حضرت مریم کی صدیقیت کا اظہار قرآن کا مقصد نہیں[سیرۃ المہدی ج۳ص۲۲۰]

☆☆☆☆☆

درس نمبر ۱۳ : عیسیٰ علیہ السلام نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا

ارشاد فرمایا : يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ أُجِبْتُمْ ط قَالُوْا لاَ عِلْمَ لَنَا ط
إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ(109)إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ
وَعَلىٰ وَالِدَتِكَم إِذْ أَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِقف تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلاًج وَإِذْ
عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيْلَج وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ
بِإِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِإِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِيْ ج وَإِذْ
تُخْرِجُ الْمَوتىٰ بِإِذْنِيْ ج وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (110)وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى
الْحَوَارِيّٖنَ أَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ج قَالُوْا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ (111)إِذْ
قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ
السَّمَآءِ ط قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (112)قَالُوْا نُرِيْدُ أَنْ نَّأْكُلَ مِنْهَا
وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ (113) قَالَ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّأَوَّلِنَا
وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَج وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (114)قَالَ اللّٰهُ إِنِّيْ مُنَزِّلُهَا
عَلَيْكُمْ ج فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّيْٓ أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّآ أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ
الْعٰلَمِيْنَ (115)وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَأُمِّيَ
إِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ أَنْ أَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ط إِنْ
كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ط تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ط إِنَّكَ أَنْتَ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ (116)مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَآ أَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ج
وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ط

وَأَنتَ عَلىٰ كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ (117)إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ(المائدۃ:۱۰۹تا۱۱۸)

ترجمہ: جس دن اللہ سب پیغمبروں کو جمع کرے گا پھر کہے گا تمہیں کیا جواب دیا گیا وہ کہیں گے ہمیں کچھ خبر نہیں تو ہی سب غیبوں کو جاننے والا ہے☆جب اللہ کہے گا اے عیسی بن مریم یاد کر میرا احسان جو تجھ پر اور تیری ماں پر ہوا ہے جب میں نے روح پاک سے تیری مدد کی تو لوگوں کی گود میں اور ادھیڑ عمر میں بات کرتا تھا اور جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور تورات وانجیل سکھائی اور جب تو مٹی سے جانور کی صورت میرے حکم سے بناتا تھا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اڑنے والا ہو جاتا تھا اور تو مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کرتا تھا اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس نشانیاں لے کر آیا تو ان میں سے جو کافر تھے وہ کہنے لگے اور کچھ نہیں یہ تو صریح جادو ہے☆اور جب میں حواریوں کے دل میں ڈالا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو کہنے لگے کہ ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں☆جب حواریوں نے کہا اے عیسی بن مریم کیا تیرا رب کر سکتا ہے کہ ہم پر دسترخوان بھرا ہوا آسمان سے اتارے کہ اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو☆انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم جان لیں کہ تو نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم اس پر گواہ رہیں☆ کہا عیسی بن مریم نے اے اللہ رب ہمارے اتار ہم پر بھرا ہوا خوان آسمان سے جو ہمارے پہلوں اور پچھلوں کیلئے عید ہو اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو اور ہمیں رزق دے اور تو ہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے☆اللہ نے فرمایا بے شک میں وہ خوان تم پر اتاروں گا پھر اس کے بعد جو تم میں سے ناشکری کرے گا تو میں اسے ایسی سزا دوں گا جو دنیا میں کسی کو نہ دی ہوگی☆اور جب اللہ فرمائے گا اے عیسی بن مریم کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو خدا بنالو وہ عرض کریں گے تو پاک ہے مجھے لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے حق نہیں اگر میں نے یہ کہا ہو تو تجھے ضرور معلوم ہوگا جو میرے دل میں ہے تو

جانتا ہے اور جو تیرے جی میں ہے میں نہیں جانتا بے شک تو سب غیبوں کو جاننے والا ہے☆ میں نے ان کو وہی کہا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے اور میں اس وقت تک ان کا نگران تھا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے خبر دار ہے☆ اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کرے تو تو ہی زبردست حکمت والا ہے۔

آیات کریمہ سے معلوم ہونے والے چند مسائل:

۱) انبیاء کرام علیہم السلام جس طرح دنیا میں کہتے رہے کہ علم غیب صرف اللہ کی شان ہے قیامت کے دن بھی اس کا اظہار کریں گے۔

۲) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنی نعمتیں یاد کروائے گا مثلاً چھوٹی عمر میں کلام کرنا، مٹی سے پرندے کی شکل بنا کر پھونک مارنا تو اللہ کے حکم سے اس کا پرندہ ہو جانا، کوڑھی اور پیدائشی نابینے کو اللہ کے حکم سے تندرست کرنا، اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرنا۔

اللہ تعالیٰ ایک نعمت یہ ذکر کریں گے کہ بنی اسرائیل کے یہود سولی دینا چاہتے تھے اللہ نے بچا لیا مرزا قادیانی کے بقول یہود نے آپ کو سولی پر چڑھا دیا جب اتارا گیا تو علاج معالجہ کے بعد کشمیر چلے گئے سوال یہ ہے کہ اگر سولی پر چڑھائے ہی گئے تو نعمت کیسی جس کا ذکر ہوگا؟

۳) حواریین کا آپ سے نزول مائدہ کی درخواست کرنا اور آپ کا اس کیلئے اللہ سے دعا کرنا

۴) قیامت کے دن حضرت عیسی علیہ السلام کا کہنا کہ اللہ علام الغیوب تو ہی ہے۔

۵) اللہ تعالیٰ کا حضرت عیسی علیہ السلام سے پوچھنا اور ان کا کہنا کہ میں نے ان کو توحید کی ہی دعوت دی تھی۔

۶) حضرت عیسی علیہ السلام فرمائیں گے کہ جب تک میں اپنے ماننے والوں میں رہا ان کی نگرانی کرتا رہا جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو ہی ان کا نگران ہوا، میرے بعد انہوں نے کیا کچھ کیا اس کا تجھے علم ہے مجھے نہیں۔

درس نمبر۱۴ : مرزا قادیانی حضرت عیسی علیہ السلام کا گستاخ مرا

مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری فرماتے ہیں:

لاہور میں یہ خبر آناً فآناً مشہور ہوگئی کہ قادیاں کے خانہ ساز مسیح نے حسب مصداق كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ اِلٰى اَصْلِهٖ حضرت مسیح علیہ السلام کی مصلوبیت کا نصرانی عقیدہ عَلٰى رُؤُوْسِ الْاَشْهَاد تسلیم کرلیا ہے مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ان دنوں لاہور آئے ہوئے تھے ان ایام میں مولوی صاحب کی رگوں میں حمیت اسلامی کے ساتھ جوانی کا خون جوش مار رہا تھا۔ یہ اطلاع سن کر ضبط نہ کر سکے اور سیدھے قادیانی صاحب کی قیام گاہ (واقع احمدیہ بلڈنگ لاہور) میں پہنچ کر پورے اسلامی جلال کے ساتھ باز پرس شروع کردی خود ساختہ موعود نے بہتیرے جتن کئے کہ کسی طرح یہ بلا ٹل جائے لیکن مولوی صاحب کی گرفت بہت سخت تھی کسی طرح نجات نہ ملی مولوی محمد ابراہیم صاحب نے یہ دریافت کیا تھا کہ کلام الٰہی کی اس آیت کے کیا معنی ہیں وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَنْكَ (اے عیسی بن مریم اس احسان کو بھی یاد کیجئے کہ میں نے بنی اسرائیل کو آپ پر قابو نہ پانے دیا) مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کو گرفتار کر کے تازیانے لگائے، طمانچے مارے اور ہر ممکن سے ممکن رسوائی کے بعد آپ کو سولی پر چڑھایا اور آپ کے ہاتھوں اور پیروں پر میخیں ٹھونکی گئیں تو خدائے ودود کا یہ احسان کیا معنی رکھتا ہے؟ اس سوال پر قادیانی صاحب کا ناطقہ بند ہوگیا اور بجز دفع الوقتی کے چارۂ کار نہ دیکھ کر کہا کہ اس اعتراض کا کل جواب دیا جائے گا لیکن خوش قسمتی سے دوسرے دن راہی ملک عدم ہو کر جواب کی تلخ ذمہ داری سے از خود مخلصی حاصل کرلی۔

قادیانی نے نصب صلیب کو کسر صلیب سے تعبیر کیا:

مرزا جی کو اپنی صلیب شکنی کا بڑا گھمنڈ تھا اس صلیب شکنی کے متعلق لاہور کے ایک مسیحی رسالہ ''تجلی'' نے کیا خوب لکھا کہ دینی تحقیقات کے لحاظ سے دو باتیں ہیں جن کا تعلق اسلام کے

ساتھ ہے اور وہ مرزا کی طرف منسوب ہوگئیں ایک مسیح کا واقعی صلیب دیا جانا جس کا تذکرہ انجیل میں وضاحت سے آیا ہے مرزا جی نے قرآن کی آیت مَــا صَــلَبُــوْهُ (صلیب نہیں دی گئی) کی مزیدار تاویل کی اور اس کو صَــلَبُــوْهُ (صلیب دی گئی) قرار دے کر بڑے زور شور سے اس کی حمایت کی اور اسی پر اپنے تمام باطل دعووں کی بنیاد رکھی۔ مرزا جی نے مسیح کے صلیب دیئے جانے کے عقیدہ کو اس درجہ تسلیم کیا کہ مَا صَلَبُوْهُ سے قطعی انکار کر کے اس کی ایسی تاویل کی کہ جس سے مَــا نافیہ حرف زائد بن گیا یہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان بہت بڑا اختلاف چلا آتا تھا مرزا جی نے نادانستہ عیسائیوں کی حمایت میں اپنی ساری قوت تاویل صرف کر دی۔ اور لطف یہ کہ وہی بات جسے عیسائی صلیب کا قائم کرنا سمجھتے ہیں مرزا جی نے اس کا نام کسر صلیب رکھ دیا اور مرنے سے ایک دن پہلے تک برابر اسی کے نصب و قیام میں مصروف رہے لیکن ناظرین یہ خیال نہ کرنا کہ اس میں مرزا جی کی کوئی جدت تھی بلکہ یہ لفظ بہ لفظ وہ تحقیقات تھیں جو سرسید مرحوم اپنی تفسیر میں بیان کر چکے تھے اور اس میں قادیانی احمد نیچری احمد [سرسید۔ راقم] کا شاگرد رشید تھا (تجلی لاہور بحوالہ رئیس قادیان ص ۱۷۳، ۱۷۴) مرزا بشیر احمد نے اتنا لکھا ہے کہ قادیانی نے موت سے چند گھنٹے پہلے مولوی ابراہیم سیالکوٹی سے مباحثہ کرنے کیلئے مقرر کیا تھا (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۴۷)

درس نمبر ۱۵ : آیت کریمہ کے ایک معنی کی وضاحت

اعتراض: مرزائی کہتے ہیں کہ جیسے عیسی علیہ السلام قیامت کے دن کہیں گے: وَكُنْـتُ عَـلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّـا دُمْـتُ فِيْهِـمْ فَلَـمَّـا تَـوَفَّيْتَنِـىْ كُنْـتَ أَنْـتَ الـرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ (بخاری ج ۲ ص ٦٦٥) ایسے ہی قیامت کے دن نبی علیہ السلام مرتدوں وغیرہ کے بارے میں کہیں گے اور ظاہر ہے کہ نبی کریم ﷺ کو آسمان کی طرف زندہ نہیں اٹھایا گیا بلکہ آپ کی وفات ہوئی اسی طرح اس آیت سے حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات کا ثبوت ملتا ہے۔

جواب نمبر ۱: سچی بات تو یہ ہے کہ مرزائی اس کو نہیں مانتے کہ عیسیٰ علیہ السلام شرک سے بیزاری کا

اعلان کریں گے بلکہ وہ تو کہتے ہیں عیسائیوں کو معاذ اللہ شرک میں ڈالا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہے جیسا کہ نچلی سطور سے واضح ہوگا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حالانکہ اللہ کے انبیاء کو کفر و شرک سے پاک ماننا ضروری ہے یہودیوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف جادو کی نسبت کی تو اللہ نے فرمایا: وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا، يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ (البقرۃ:۱۰۲) ''اور سلیمان نے کفر نہیں کیا اور لیکن شیاطین نے کفر کیا، لوگوں کو جادو سکھاتے تھے'' (از تفسیر عثمانی ص۲۰)

دوسرا جواب: نبی ﷺ نے یہ نہ فرمایا کہ میں یہ الفاظ کہوں گا بلکہ تشبیہ دی ہے کہ میں اسی طرح کہوں گا یعنی اپنی صفائی دوں گا اور مرتدوں کے کاموں سے بیزاری کا اظہار کروں گا۔ باقی یہ کہ نبی ﷺ کے الفاظ کونسے ہوں گے ان کا تو ذکر حدیث شریف میں نہیں ہے۔ لہذا ان کے اس استدلال کی بنیاد ہی جاتی رہی۔

حضرت مسیح علیہ السلام پر شرک کا الزام:

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت سی گالیاں نکالنے کے بعد لکھتا ہے کہ مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعوی کیا اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی کے وجود کا انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں نادان پادریوں کو چاہئے کہ بدزبانی اور گالیوں کا طریق چھوڑ دیں ورنہ نا معلوم خدا کی غیرت کیا کیا ان کو دکھلائے گی (انجام آتھم ص۲۹۳ حاشیہ) عبارت کے آخری حصے سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنے گالیاں دینے کے بعد بھی اس ازلی کافر کے کلیجے کو سکون نہیں ملا۔

اگر قادیانی کے دل میں ایمان ہوتا تو ان الفاظ نقل نہ کرتا یا ان کی فوراً تکذیب

کر دیتا، خط کشیدہ عبارتیں سراسر حضرت عیسی علیہ السلام پر الزام ہیں، رہا یہ کہ یسوع کی قرآن میں کچھ خبر نہیں یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ عیسی علیہ السلام ہی کو عیسائی یسوع کہتے ہیں اور یہ بات خود قادیانی کی تحریروں سے بھی پتہ چلتی ہے [حضرت مریم تو ایک ہیں ان کا نام جیسے قرآن میں ہے انجیل میں بھی ہے لیکن قادیانی نے تو ان کو بھی نہ بخشا]

یسوع سے مراد حضرت عیسی علیہ السلام ہی ہیں:

قادیانی ایک جگہ لکھتا ہے: حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں (ازالہ اوہام درروحانی خزائن ج۳ ص۲۵۴، ۲۵۵ حاشیہ) دوسری جگہ لکھتا ہے: یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں (کشتی نوح درروحانی خزائن ج۱۹ ص۱۸ حاشیہ) ایک اور جگہ لکھتا ہے: اور میں عیسی مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا (چشمہ مسیحی درروحانی خزائن ج۲۰ ص۳۵۵) ایک اور جگہ لکھتا ہے: حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسی یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا (چشمہ مسیحی درروحانی خزائن ج۲۰ ص۳۵۵، ۳۵۶)

یہ کفریہ عبارتیں پہلے بھی نقل کی جا چکی ہیں ان عبارتوں میں واضح ہوتا ہے کہ یسوع، مسیح اور عیسی ایک ہی شخصیت کے نام ہیں یسوع کا لفظ نہ سہی لیکن عیسی اور مسیح کے الفاظ تو قرآن میں موجود ہیں۔ اس لئے مرزائی یہ نہیں کہہ سکتے کہ مرزا قادیانی نے اللہ کے کسی نبی کی توہین نہیں کی۔ بلکہ اس نے خوب توہین کی ہے اور اس کے ماننے والے قادیانی مرزائی اور لاہوری مرزائی قیامت کے دن اس کے ساتھ ان گستاخیوں کی سزا پائیں گے۔

حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں علماءِ اسلام کا موقف:

علماءِ اسلام نے جب بھی جب بھی حضرت عیسی علیہ السلام کا ذکر کیا ادب سے کیا،

عیسائیوں سے مباحثوں کے دوران بھی ان کا پورا پورا ادب قائم رکھا کیونکہ وہ حضرات اپنی اتباع نہیں کرواتے تھے وہ تو نبی کریم ﷺ کی اتباع کروانا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے اگر فوقیت بیان کی تو نبی کریم ﷺ کی بیان کی جبکہ قادیانی خود مسیح ہونے کا مدعی تھا اور اپنی اتباع کروانا چاہتا تھا اس لئے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے سے کمتر بتاتا تھا چنانچہ اپنی ایک پیشگوئی میں ذلیل ہونے کے باوجود کمال ڈھٹائی کے ساتھ لکھتا ہے:

یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے اگر ایک پیشگوئی بھی اس پیشگوئی کے ہم پلہ اور ہموزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو تیار ہیں اس درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے الخ (انجام آتھم در روحانی خزائن ج ۱۱ص ۲۸۸)

ذیل میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کا کلام دیکھیں جو انہوں نے عیسائیوں کے عقیدۂ الوہیت کو رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا آپ کہتے ہیں:

اگر انصاف سے دیکھئے تو شیطان فرعون ونمرود وشداد وغیرہ کی نسبت کسی بے وقوف کو گمان الوہیت ہو تو اتنا بعد از عقل نہیں ہے جتنا حضرت عیسی اور دیگر انبیاء کرام یا اولیاء عظام کی نسبت یہ خیال خام دور از عقل ہے کیونکہ حضرت عیسی وغیرہ انبیاء اولیاء تو برابر ساری عمر اپنی عبودیت اور عاجزی کا اقرار کرتے رہے اور سجدہ وغیرہ اعمال بندگی جن سے انکارِ الوہیت مثل آفتاب نمایاں ہے بجالاتے رہے۔

ہاں شیطان فرعون نمرود وغیرہ البتہ مدعی الوہیت ہوئے اور کبھی وہ کام نہ کیا جس سے بندگی کی بو بھی آئے اُن کو اگر کوئی نادان خدا سمجھے تو خیر سمجھے پر اس شخص کو خدا سمجھے جو خود مقر عبودیت ہو طرفہ ماجرا ہے۔

سچے عیسائی تو محمد ﷺ کے پیروکار ہیں:

حق یہ ہے کہ آج کل کے عیسائی حقیقت میں عیسائی نہیں واقعی عیسائی اگر ہیں تو محمدی ہیں حضرت عیسی کے جو عقیدے تھے وہ محمدیوں کے عقیدے ہیں وہ بھی خدا کو وحدہ لاشریک کہتے

رہے اور کبھی تثلیث کا دعوی نہ کیا محمدی بھی یہی کہتے ہیں حضرت عیسی بھی اپنے آپ کو بندہ سمجھتے رہے چنانچہ انجیل موجود ہے محمدی بھی ان کو بندہ ہی سمجھتے ہیں علاوہ بریں ان کی شان میں ہرگز کسی قسم کی گستاخی نہیں کرتے نہ ان کی نسبت ملعون ہونے کے خیال کو دل میں جگہ دیتے ہیں اور نہ احتمال عذاب کو ان کی نسبت ممکن الوقوع سمجھتے ہیں بلکہ جو شخص حضرت عیسی کی نسبت اس قسم کے عقیدے رکھے اس کو دشمن دین وایمان اور بے دین و بے ایمان سمجھتے ہیں اور حضرات نصرانیوں کا یہ حال باوجود مخالفت اعتقاد یہ سب گستاخیاں بھی کئے جاتے ہیں اور پھر اپنے آپ کو عیسائی کہے جاتے ہیں کبھی یہ ترقی کہ خدا بنا دیا اور کبھی یہ تنزل کہ عذاب پہنچا دیا اب پادری صاحب انصاف فرمائیں کہ حضرت عیسی کا اتباع ہم کرتے ہیں یا وہ کرتے ہیں۔ (مباحثہ شاہجہانپور ص ۱۰۰، ۱۰۱)

مزید تفصیلات کیلئے دیکھئے کتاب ''حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت''۔

درس نمبر ۱۶ :عیسی علیہ السلام کا چھوٹی عمر میں کلام کرنا

ارشادفرمایا: وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ م إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا (16)فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا قف ص فَأَرْسَلْنَآ إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (17)قَالَتْ إِنِّيٓ أَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا(18)قَالَ إِنَّمَآ أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ صلے لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا(19)قَالَتْ أَنّٰى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا(20)قَالَ كَذٰلِكِ ج قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ج وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ج وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا (21)فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا (22)فَأَجَآءَهَا الْمَخَاضُ إِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ ج قَالَتْ يٰلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا (23)فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا (24)وَهُزِّيٓ إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا(25) فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ج فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا لا فَقُولِيٓ إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ

صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا (26)فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ط قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا (27)يٰأُخْتَ هٰرُونَ مَا كَانَ أَبُوْكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا (28) فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ط قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا (29)قَالَ إِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ط قف اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا (30)وَجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ ص وَأَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (31)وَبَرًّا بِوَالِدَتِيْ ز وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا (32)وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ أَمُوْتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا (33)ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ج قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ (34)مَا كَانَ لِلّٰهِ أَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ لا سُبْحٰنَهُ ط إِذَا قَضٰى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُوْلُ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ (35)وَإِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ (36)فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ج فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (37)أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ لا يَوْمَ يَأْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (38) وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ م وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (مریم۱۶تا۳۹)

ترجمہ: اور اس کتاب میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہوکر مشرقی مقام میں جا بیٹھی ☆ پھر لوگوں کے سامنے سے پردہ ڈال لیا پھر ہم نے اس کے پاس اپنے فرشتے کو بھیجا پھر وہ اس کے سامنے پورا آدمی بنکر ظاہر ہوا ☆ کہا بے شک میں جھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو پرہیزگار ہے ☆ کہا میں تو بس تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تا کہ تجھے پاکیزہ لڑکا دوں ☆ کہا میرے لئے لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں ☆ کہا ایسا ہی ہوگا تیرے رب نے کہا وہ مجھ پر آسان ہے اور تا کہ ہم اسے لوگوں کیلئے نشانی اور اپنی طرف سے نشانی بنائیں اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ بات طے ہوچکی ہے ☆ پھر اس کے ساتھ حاملہ ہوئی پھر اسے لے کر کسی دور جگہ میں چلی گئی ☆ پھر اسے درد زہ ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا کہا اے افسوس میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور میں بھولی بھلائی ہوتی ☆ پھر اسے اس

نیچے سے پکارا کہ غم نہ کر تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ پیدا کر دیا ☆ اور تو کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر پکی تازہ کھجوریں گریں گی ☆ سو تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی کر پھر اگر تو کوئی آدمی دیکھے تو کہہ دے کہ میں نے رحمٰن کیلئے روزہ کی نذر مانی ہے سو آج میں کسی انسان سے بات نہیں کروں گی ☆ پھر وہ اسے اپنی قوم کے پاس اٹھا کر لائی انہوں نے کہا اے مریم البتہ تو نے عجیب بات کر دکھائی ☆ اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ ہی برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی ☆ تب اس نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا ہم جھولے والے بچے سے کیسے بات کریں ☆ کہا بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے اس نے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے ☆ اور مجھے بابرکت بنایا ہے جہاں کہیں میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوۃ کی وصیت کی ہے جب تک میں زندہ ہوں ☆ اور اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرنے والا اور مجھے سرکش بدبخت نہیں بنایا ☆ اور مجھ پر سلام جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا ☆ یہ عیسی بن مریم ہے سچی بات جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں ☆ اللہ کی شان نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے وہ پاک ہے جب کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو صرف اسے کن کہتا ہے پھر وہ ہو جاتا ہے ☆ اور بے شک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے سو اسی کی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے ☆ پھر جماعتیں آپس میں مختلف ہو گئیں سو کافروں کیلئے اک بڑے دن کے آنے سے خرابی ہے ☆ کیا خوب سنتے اور دیکھتے ہوں گے جس دن ہمارے پاس آئیں گے لیکن ظالم آج صریح گمراہی میں ہیں ☆ اور انہیں حسرت کے دن سے ڈرا جس دن سارے معاملہ کا فیصلہ ہوگا اور وہ غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

وَالَّتِيٓ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِنْ رُّوحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:۹۱) ترجمہ: اور وہ عورت جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا پھر ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دیا اور اسے اور اس کے بیٹے کو جہان کیلئے نشانی بنایا۔

ان آیات سے معلوم ہوا:

۱) حضرت مریم کے ہاں حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت خرق عادت کے طور پر ہوئی، اللہ نے ایک فرشتے کو بھیجا اس نے پھونکا اور حمل ٹھہر گیا، فرشتے نے کہا تھا کہ یہ بچہ اللہ کی نشانی اور رحمت ہوگا۔

۲) ولادت کے وقت حضرت مریم تنہا تھیں انتہائی پریشان کہ قوم کو کیا کہیں گی کہنے لگی کاش میں اس سے پہلے مر کر بھلا دی گئی ہوتی۔

۳) اُس پریشانی میں آپ کو آواز دے کر حوصلہ دیا گیا (۱) کہ آپ بے فکر ہو کر کھائیں پئیں، اگر کوئی کچھ کہے تو کہہ دیں کہ میں روزے سے ہوں میں آج کسی سے کلام نہیں کروں گی۔

۴) حضرت مریم نے جب بچے کی طرف اشارہ کیا تو وہ کہنے لگے ہم جھولے کے بچے سے باتیں کیسے کریں حضرت عیسی علیہ السلام نے اس وقت خود ہی باتیں کیں جن میں یہ بھی فرمایا کہ اللہ نے مجھے میری والدہ کی فرماں برداری کا حکم دیا ہے اور مجھے بد بخت نہیں بنایا۔

اس میں بھی اشارہ ہے کہ میرا نسب درست ہے کیونکہ جن کا نسب درست نہیں ہوتا وہ نافرمان ہوتے ہیں اس لحاظ سے بد بخت ہوتے ہیں۔

---

۱) ارشادِ باری: فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا میں نَادیٰ کی ضمیر رفع کس طرف راجع ہے؟ مشہور یہ ہے کہ جس فرشتے کو اللہ نے بھیجا تھا اسی نے آواز دے کر حوصلہ دیا تھا، راقم کا ناقص خیال ہے کہ ممکن ہے اس کا مرجع حضرت عیسی علیہ السلام ہی ہوں یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے پیدائش کے بعد ہی کلام کیا تھا اور اس سورۃ کی آیت ۲۴ تا ۲۶ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا کلام مذکور ہے، اس کا قرینہ یہ ہے کہ حضرت مریم پر اعتراض ہوا تو انہوں نے بلا توقف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کر دیا حالانکہ ان کو اشارہ کرنے کا حکم نہ تھا۔ رہا یہ کہ اُنہیں تو حکم تھا کہ کہیں میرا روزہ ہے انہوں نے یہ بات نہ کہی تو اس کا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ کہنے والا ان کا بیٹا تھا جس کے حکم کو ماننا ان پر اس وقت ضروری نہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔

۵)　یہ حقائق ایسے ہیں جو نہ مانے گا برباد ہو جائے گا اور حسرت کے دن جب موت کو ذبح کیا جائے گا [بخاری ج۲ص۶۹۱] اسے دوزخ میں ہمیشہ کیلئے رہنے دیا جائے گا سوچئے آج دنیا کی چندروزہ بہار کی وجہ سے لوگ مرزائی ہوتے ہیں یا مرزائیوں سے تعلق نہیں توڑتے اس دن ان کا کیا بنے گا؟

مرزا قادیانی کی بھی تو سنو:

۱)　قادیانی کسی نبی کی عظمت کا قائل نہیں وہ سب کمالات اور عظمتیں اپنے لئے مانتا ہے۔ قادیانی کیلئے یہ کہنا تو مشکل تھا کہ میں نے جھولے میں باتیں کیں یا یہ کہ میں بن باپ ہوں اس نے حضرت عیسی علیہ السلام کو بن باپ ماننے سے انکار کیا قادیانی کی ماں اور اس کی دادیاں نانیاں خدا جانے کیسی ہوں گی؟ لیکن اس نے حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں زبان کھولی کہنے لگا ان کا کوئی معجزہ ہوا نہیں، مقابلہ میں کہتا ہے انہوں نے جھولے میں بات کی، میرے بیٹے نے دومرتبہ حمل میں مجھ سے باتیں کیں اس کے الفاظ یوں ہیں:

اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے [مبارک احمد نے جس کی ولادت ۱۸۹۹ء کو ہوئی سیرۃ المہدی ج۲ص۱۵۳] نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں (۱) اور پھر بعد اس کے ۱۴/جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہِ صفر اور ہفتہ کے دِنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چارشنبہ (تریاق القلوب درروحانی خزائن ج۱۵ص۲۱۷، ۲۱۸)

---

۱)　سنا ہے کہ صدر ایوب کے زمانہ میں انڈونیشیا کی ایک عورت مدعی ہوئی کہ بیٹا حمل میں بولتا ہے مختلف ملکوں میں اس کو بلایا گیا، پاکستان آئی اور یہ ڈرامہ رچایا تو ڈاکٹروں نے کہا ہم اس کے پیٹ کا معائنہ کریں گے، مجبور ہو کر اس کو پیش ہونا پڑا، پتہ چلا کہ لوگوں کو بیوقوف بنانے کیلئے ایک ٹیپ ریکارڈ اس نے چھپا رکھی تھی۔

ظالم نے پہلی بیوی سے ہونے والے لڑکوں کوشمار نہ کیا اس کی وجہ تو کوئی مرزائی جانے پھر مراق کے غلبہ کا اثر دیکھیں کہ صفر کو جو دوسرا مہینہ ہے چوتھا مہینہ کہہ رہا ہے اور چارشنبہ یعنی بدھ کے دن کو چوتھا دن کہہ رہا ہے حالانکہ وہ اسلامی ترتیب سے پانچواں دن ہے اور اگر پیر سے شروع کریں تو تیسرا دن بنتا ہے۔

۲) حضرت عیسی نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا...... بدزبانی میں اس قدر بڑھ گئے تھے کہ یہودی بزرگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور برے برے ان کے نام رکھے (چشمہ مسیحی ص ۱۱ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۳۴۶)

۳) وہ صرف ایک عاجز انسان تھا اور تمام انسانی ضعفوں سے پورا حصہ رکھتا تھا اور وہ اپنے چار بھائی حقیقی اور رکھتا تھا جو بعض اس کے مخالف تھے اور اس کی حقیقی ہمشیرہ دو تھیں کمزور سا آدمی تھا جس کو صلیب پر محض دو میخوں کے ٹھوکنے سے غش آ گیا (تذکرۃ الشہادتین در روحانی خزئن جلد ۲۰ ص ۲۵)

۴) ان میں کوئی بھی ایسی خاص طاقت ثابت نہیں ہوئی جو دوسرے نبیوں میں پائی نہ جائے بلکہ بعض دوسرے نبی معجزہ نمائی میں اس سے بڑھ کر تھے اور ان کی کمزوریاں گواہی دے رہی ہیں کہ وہ محض ایک انسان تھے (لیکچر سیالکوٹ ص ۴۳، رخ جلد ۲۰ ص ۲۳۵، ۲۳۶)

دیکھو اس عبارت میں عیسی علیہ السلام کے خاص معجزات کا کس صراحت سے انکار کیا ہے۔

۴) دیکھو یہ کس قدر اعتراض ہے کہ مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات ماہ کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نامی ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسی یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا (چشمہ مسیحی ص ۲۶ رخ جلد ۲۰ ص ۳۵۵، ۳۵۶) یاد رہے کہ ان عبارتوں میں سے ہر ایک کئی کئی کفریات پر مشتمل ہے اور جلال الدین شمس جیسے چیلے ان پر محنت کر کے شائع کرتے ہیں۔

درس نمبر ۱۷: عیسی علیہ السلام کی زندگی کا اہم واقعہ

ارشادفرمایا: وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ (المومنون:۵۰) ترجمہ: اور ہم نے مریم کے بیٹے اوراس کی ماں کونشانی بنایااور ہم نے ان کوایک ٹیلہ پرجگہ دی جہاں ٹھہرنے کا موقع اور پانی جاری تھا۔

آیت کریمہ کی وضاحت:

شیخ الاسلام مولانا شبیراحمد عثمانی ؒ کے کلام کا خلاصہ یہ ہے ربوہ سے مراد یا وہ ٹیلہ یا اونچی زمین ہے جہاں وضع حمل کے وقت حضرت مریم تشریف رکھتی تھیں، یااس سے مراد مصر ہے جہاں ایک ظالم بادشاہ کے خوف سے اپنی والدہ کے ساتھ چلے گئے تھے پھرواپس ملک شام لوٹ آئے تھےبعض مفسرین نے اس سے مراد شام یا فلسطین لیا ہے،اہل اسلام میں سے کسی نے ربوہ سے کشمیرمرادنہیں لیابعض زائغین نے ربوہ سے مراد کشمیرلیاہےاوروہاں حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر بتلائی ہے(ازتفسیرعثمانی ص۴۵۹)

مرزائیوں کی پہلی تحریف:

حضرت عثمانی ؒ کے کلام میں بعض زائغین سے مراد مرزائی ہیں چنانچہ لاہوری مرزائیوں کے رئیس مولوی محمد علی نے ساری امت مسلمہ کے مفسرین کے برخلاف اپنی کتاب میں ربوہ سے مراد کشمیرلیاہے[دیکھئے محمد علی لاہوری کی کتاب بیان القرآن ص۹۴۵]

مرزائیوں کی دوسری تحریف:

مولانا منظوراحمد چنیوٹیؒ فرماتے ہیں:جب مرزائی پاکستان آئے توانہوں نے اپنے شہرکا نام رکھنے کیلئے میٹنگ بلائی ان میں ایک ان کا مولوی تھا جلال الدین شمس اس نے کہا میں نام بتلاتا ہوں اس کا نام رکھوربوہ۔ربوہ کا معنی ہےاونچاٹیلہ انہوں نے یہ نام اس لئے رکھا کہ اس میں دجل تھافریب تھااٹھارویں پارے میں ہے وَاٰوَيْنَا هُمَا اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ

وَّمَعِیۡنٍ (المومنون:۵۰) حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت مریم کا ذکر کرتے ہوئے اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ہجرت کی تو ہم نے ماں اور بیٹے دونوں کو اونچی جگہ پناہ دی، اب قادیانی کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں جو ربوہ مذکور ہے وہ یہ شہر ہے [قادیانیوں کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ ہم نے پہلے کیا تفسیر لکھی اب کیا کہہ رہے ہیں بلکہ ان کا مقصد تو گمراہ کرنا ہے جس طریقے سے زیادہ گمراہی پھیلے اس کو اپنائیں گے۔ راقم] افریقہ میں لوگوں کو سمجھانا مشکل ہے وہ کہتے ہیں یہ وہی مقدس شہر ہے جس کا قرآن میں ذکر ہے (از دفاع ختم نبوت ص۸۴تا۸۶ بیانات سفیر ختم نبوت)

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے استاذ محترم سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ کو جنہوں نے سالہا سال محنت کر کے سرکاری طور پر اس کا نام چناب نگر رکھوایا۔ ایک شخص نے خطرناک مشورہ دے کر مسلمانوں کو کتنے بڑے فتنے میں ڈال دیا۔ ایسے لوگ اپنی ذہانت پر خوش نہ ہوں بلکہ مسلمانوں میں فتنہ ڈالنے کی وجہ سے خطرناک عذاب ترین عذاب کیلئے تیار رہیں۔

درس نمبر۱۸ : عیسی علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں

ارشادفرمایا : وَلَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡیَمَ مَثَلاً اِذَا قَوۡمُکَ مِنۡهُ یَصِدُّوۡنَ(57) وَقَالُوۡٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَیۡرٌ اَمۡ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوۡهُ لَکَ اِلَّا جَدَلاً ؕ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ خَصِمُوۡنَ (58) اِنۡ هُوَ اِلَّا عَبۡدٌ اَنۡعَمۡنَا عَلَیۡهِ وَجَعَلۡنٰهُ مَثَلاً لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ (59)وَلَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنَا مِنۡکُمۡ مَّلٰٓئِکَةً فِی الۡاَرۡضِ یَخۡلُفُوۡنَ (60) وَاِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوۡنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ (61)وَلَا یَصُدَّنَّکُمُ الشَّیۡطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ (62)وَلَمَّا جَآءَ عِیۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِالۡحِکۡمَةِ وَلِاُبَیِّنَ لَکُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیۡعُوۡنِ (63)اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیۡ وَرَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ (64)فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَیۡنِهِمۡ ۚ فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ

عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ (65) هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (66) اَلْأَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ (الزخرف ۵۷تا۶۷)

ترجمہ: جب ابن مریم کی مثال بیان کی گئی تو اسی وقت آپ کی قوم کے لوگ اس سے کھلکھلا کر ہنسنے لگے☆اور کہا کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ، یہ ذکر صرف آپ سے جھگڑنے کیلئے کرتے ہیں بلکہ وہ تو جھگڑالو ہی ہیں☆ابن مریم تو ہمارا اک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا اور اسے بنی اسرائیل کیلئے نمونہ بنادیا تھا☆اور اگر ہم چاہیں تو تم میں سے فرشتے پیدا کریں جو زمین میں تمہاری جگہ رہیں☆<u>اورالبتہ عیسی قیامت کی ایک نشانی ہے پس تم اس میں شبہ نہ کرو اور میری تابعداری کرو یہی سیدھا راستہ ہے</u>☆اور تمہیں شیطان نہ روکنے پائے کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے☆اور جب عیسی واضح دلیلیں لے کر آیا تھا تو اس نے کہا تھا کہ میں تمہارے پاس دانائی کی باتیں لایا ہوں اور تاکہ تم پر بعض وہ باتیں واضح کردوں جن میں تم اختلاف کرتے تھے پس اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو☆ بیشک اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے پس اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے☆ پھر لوگ ایک دوسرے سے مختلف ہوگئے پس جنہوں نے ظلم کیا ان کیلئے دردناک دن کے عذاب سے تباہی ہے☆ کیا وہ قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ان پر یکا یک آجائے اور ان کو خبر بھی نہ ہو☆اس دن دوست بھی آپس میں دشمن ہوجائیں گے مگر پرہیزگار لوگ۔

<u>شان نزول:</u>

مشرکین کہا کرتے تھے کہ کیا وجہ ہے کہ ہمارے معبودوں کو آپ برا کہتے ہیں ان کو دوزخ کا ایندھن کہتے ہیں اور عیسی علیہ السلام کی تعریفیں کرتے ہیں حالانکہ ان کی بھی عبادت کی جاتی ہے اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی مولانا عثمانیؒ فرماتے ہیں یادرکھو! قرآن کریم کسی بندہ کو بھی خدائی کا درجہ نہیں دیتا اس کا تو سارا جہاد ہی اس مضمون کے خلاف ہے ہاں یہ بھی نہیں کرسکتا کہ محض احمقوں کے خدا بنالینے سے ایک مقرب ومقبول بندہ کو پتھروں اور شریروں کے برابر کردے (تفسیر عثمانی ص۶۵۶)

عیسی علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں:

خط کشیدہ عبارت سے پتہ چلا کہ عیسی علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں یاد رہے کہ تمام انبیاء کرام میں حضرت عیسی علیہ السلام ہی کو قیامت کی نشانی قرار دیا اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہے کہ قرب قیامت کو نازل ہوں گے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے اس آیت کی تفسیر کے تحت لکھا کہ قیامت سے قبل حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کی احادیث نبی کریم ﷺ سے متواتر ہیں یعنی ان میں شک کی گنجائش نہیں ہے (تفسیر ابن کثیر ج۴ ص۱۳۳)

نزول مسیح کی آیات:

جیسے اس آیت میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے اور بھی نصوص اس کے بارے میں ہیں جیسے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۵۹ کے تحت تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۶۷ کے حوالے سے گزر چکا ہے، مرزا غلام احمد قادیانی بھی قرآن کریم میں حضرت عیسی علیہ السلام کی آمد کی پیشگوئیوں کو مانتا تھا مگر بعد میں خود مسیح بننے کے لئے ان نصوص میں تحریف شروع کر دی مرزائیو! اپنے مرزے سے پوچھو تجھے کیا ہوا تو کیوں بدل گیا، مسلمان تمہیں قرآن کو بدلنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ دیکھو تو سہی مرزا قادیانی کیا لکھ رہا ہے وہ کہتا ہے:

میں بھی تمہاری طرح بشریت کے محدود علم کی وجہ سے یہی اعتقاد رکھتا تھا کہ عیسی بن مریم آسمان سے نازل ہوگا اور باوجود اس بات کے کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میرا نام عیسی رکھا اور جو قرآن شریف کی آیتیں پیشگوئی کے طور پر عیسی کی طرف منسوب تھیں وہ سب آیتیں میری طرف منسوب کر دیں اور یہ بھی فرما دیا کہ تمہارے آنے کی خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے مگر میں پھر بھی متنبہ نہ ہوا، اور براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میں نے وہی غلط عقیدہ اپنی رائے کے طور پر لکھ دیا اور شائع کر دیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور میری آنکھیں اس وقت تک بالکل بند رہیں جب تک کہ خدا نے بار بار کھول کر مجھ کو نہ سمجھایا کہ عیسی بن مریم اسرائیلی تو فوت ہو چکا ہے اور وہ واپس نہیں آئیگا اس زمانہ اور اس امت

کیلئے تو ہی عیسی بن مریم ہے۔(براہین احمدیہ حصہ پنجم درروحانی خزائن ج۲۱ص۱۱۱،۱۱۲)

قارئین کرام غور کریں پہلی خط کشیدہ عبارت میں مرزے نے مانا ہے کہ قرآن کی ایک آیت میں نہیں، ایک سے زیادہ آیتوں میں حضرت عیسی علیہ السلام کی آمد کی پیشگوئی پائی جاتی تھی اور آپ کو پتہ ہے کہ پیشگوئی کہتے ہی اس خبر کو ہیں جس کو مستقبل میں وقوع ہونا ہو۔ مرزا کہتا ہے کہ وہ سب آیتیں میری طرف منسوب کردی گئیں، دماغ خراب ہوگیا اس کا کیا قرآن میں ایسا ہوسکتا ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا قرآن میں جو خبر جس کے بارے میں اسی کے بارے میں رہے گی۔ مسلمانو! یقین رکھو قرآن کے الفاظ بھی وہی ہیں جو پہلے تھے، معانی بھی وہی ہیں جو پہلے تھے قادیانی بدل گیا ہے تو جائے جہنم میں ہمیں ساتھ کیوں دھکیلنا چاہتا ہے۔

اگلی خط کشیدہ عبارت میں قادیانی عیسی علیہ السلام کی آمد کے عقیدے کو غلط کہہ رہا ہے ارے یہی تو وہ عقیدہ ہے جس کو یہ قرآن کی پیشگوئی کہہ رہا ہے اگر یہ قرآن کی پیشگوئی کا مصداق نہیں تو پھر یہ بتاؤ کہ قادیانی نے قرآن میں جو پیشگوئیوں کا ذکر کیا ہے اس کا کیا مطلب؟

یہ بھی یاد رکھو کہ مرزے کی کتاب توضیح مرام اور اس کی کتاب ازالہ اوہام کی اشاعت ۱۸۹۱ء میں ہوئی (سیرۃ المہدی ج۲ص۱۵۱) توضیح مرام میں ہے کہ وفات مسیح تین آیات سے ثابت ہے [روحانی خزائن ج۳ص۵۴ حاشیہ] اور ازالہ اوہام میں ہے کہ وفات مسیح تیس آیتوں سے ثابت ہے [روحانی خزائن ج۳ص۴۲۳] جبکہ یہ کتاب [براہین احمدیہ حصہ پنجم] مرزے کی آخری کتابوں میں ہے اس کی تصنیف ۱۹۰۵ء میں ہوئی (سیرۃ المہدی ج۲ص۱۵۴) اس کتاب کے حوالہ کو یاد رکھیں اس میں اس نے مانا ہے کہ نزول مسیح کی پیشگوئیاں قرآن میں موجود تھیں اور ظاہر ہے کہ نزول بغیر حیات کے تو نہیں ہوسکتا۔

درس نمبر۱۹ :عیسی علیہ السلام سے نبی کریم ﷺ کی آمد کی بشارت

ارشاد فرمایا : وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيٓ إِسْرَآءِ يْلَ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

إِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ م بَعْدِي اسْمُهٗ أَحْمَدُ ط فَلَمَّا جَآءَ هُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (الصّف:٦)

ترجمہ: اور جب کہا عیسی بن مریم نے اے بنی اسرائیل بیشک میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں تورات جو مجھ سے پہلے ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہوگا پھر جب وہ واضح دلیلیں لے کران کے پاس پہنچ گیا تو کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے۔

دوسری جگہ فرمایا: يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْآ أَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيْنَ مَنْ أَنْصَارِيْٓ إِلَى اللّٰهِ ط قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ م بَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ج فَأَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوْا ظَاهِرِيْنَ (الصّف:١۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کے مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسی بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ اللہ کی راہ میں میرا مددگار کون ہے حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں پھر ایک گروہ بنی اسرئیل کا ایمان لایا اور ایک گروہ کافر ہو گیا پھر ہم نے ایمان داروں کو ان کے دشمنوں پر مدد دی تو وہی غالب ہو کر رہے۔

<u>آیات کی مختصر وضاحت:</u>

آیت نمبر ۱۴ حضرت عیسی علیہ السلام کے حواریوں کے ایمان کا ذکر ہے اور یہ بات گزر چکی ہے کہ قادیانی اپنے مریدوں کو حواریوں سے بہتر کہہ کر ان کی گستاخی کرتا تھا۔

آیت نمبر ۶ ختم نبوت کی بھی دلیل ہے کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام نے پہلے انبیاء کی تصدیق کی اور نبی کریم ﷺ کی آمد کی بشارت دی جبکہ نبی کریم ﷺ نے پہلے انبیاء کی تصدیق تو کی مگر آپ سے کسی نئے نبی کی بشارت منقول نہیں۔ عیسی علیہ السلام کی آمد کا بتایا مگر وہ پہلے انبیاء سے ہیں نئے کسی نبی کی بشارت کسی حدیث میں نہیں ہاں نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والوں کا ذکر

موجود ہے۔

<u>فائدہ:</u> امت مسلمہ کے تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ اس آیت میں احمد سے مراد حضرت نبی کریم ﷺ ہی ہیں اور صحیح صریح احادیث اس بارے میں موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک نام احمد ہے بلکہ یہ نام حضرات انبیاء کرام میں سے صرف نبی کریم ﷺ کو عطا ہوا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اپنے بارے میں بتایئے فرمایا : **دَعْـوَۃُ اِبْـرَاھِـیْمَ وَبُـشْرٰی عِیْسیٰ وَرَأَتْ اُمِّیْ حِیْنَ حَمَلَتْ بِیْ کَاَنَّہٗ خَرَجَ مِنْھَا نُوْرٌ اَضَاءَ تْ لَہٗ قُصُوْرُ بُصْریٰ مِن اَرْضِ الشَّامِ وَھٰذَا اِسْنَادٌ جَیِّدٌ وَرُوِیَ لَـہٗ شَـوَاھِـدُ مِنْ وُجُوْہٍ اُخْریٰ** (تفسیر ابن کثیر ج۴ ص۵۶۲) ’’میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور میری والدہ نے حمل کی حالت میں خواب دیکھا گویا کہ ان سے ایک نور نکلا جس کے ساتھ شام کے علاقے **بُـصْـریٰ** کے محلات روشن ہو گئے‘‘۔ یہ سند جید ہے کئی اور وجوہ سے اس کے شواہد موجود ہیں۔

فائدہ: اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جس بشارت کا ذکر ہے وہ آنحضرت ﷺ ہی کے بارے میں تھی۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اُعْطِیْتُ اَرْبَعًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَـدٌ مِـنْ اَنْبِیَـاءِ الـلّٰـہِ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَسُمِّیْتُ اَحْمَدَ وَجُعِلَ لِیَ التُّرَابُ طَھُـوْرًا وَجُـعِلَتْ اُمَّتِیْ خَیْرَ الْاُمَمِ** (مسند احمد ج۱ ص۱۵۸، ص۹۸) مجھے چار چیزیں دی گئی ہیں جو اللہ کے انبیاء میں سے کسی کو نہ ملیں مجھے زمین کی چابیاں دی گئیں (یعنی بڑے ملک فتح ہوں گے) اور میرا نام احمد رکھا گیا اور میرے لئے زمین کو پاکی بنادیا گیا (یعنی تیمّم کی اجازت ملی) اور میری امت کو سب سے بہتر امت بنایا گیا۔

حضرت ابن عباسؓ کی ایک مرفوع روایت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمانا چاہیں گے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا : **اَیْـنَ اَحْـمَـدُ وَاُمَّتُـہٗ فَنَحْنُ**

اَلْاٰخِرُوْنَ اْلاَوَّلُوْنَ نَحْنُ اٰخِرُ اْلاُمَمِ وَاَوَّلُ مَنْ یُحَاسَبُ فَتُفَرِّجُ لَنَا اْلاُمَمُ عَنْ طَرِیْقِنَا الحدیث (مسند احمد ج ا ص ۲۸۲) کہاں ہیں احمد اوران کی امت تو ہم سب سے اول ہیں سب سے آخر ہیں ہم سب سے آخری امت ہیں اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا دوسری امتیں ہمارے لئے راستے سے ہٹ جائیں گی۔

فائدہ : اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن بھی احمد نام سے نبی کریم ﷺ ہی مراد ہوں گے۔قادیانیو! دنیا میں غیر اسلامی نظام کے تحت تم نے خودکو احمدی کہلوالیا مگر یاد رکھو قیامت کے دن جب احمد ﷺ کی امت کو بلایا جائے گا تو تمہیں ان کا ساتھ نصیب نہ ہوگا تم تو غلام احمد قادیانی کی امت ہو۔اگر تمہیں احمد ﷺ کی امت میں رہنے کا فکر ہے تو اس جھوٹے سے اظہار نفرت کردو۔ورنہ جہاں وہ جائے گا تمہیں بھی ہمیشہ وہیں رہنا ہوگا۔

مرزا قادیانی کا الحاد:

ان تمام دلائل قطعیہ کے برخلاف مرزا قادیانی نے خودکو اس آیت کا مصداق قرار دیا، قادیانی کے الفاظ یوں ہیں : اور اس آنے والے [مراد قادیانی۔راقم] کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد نام جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف اشارہ ہے: وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّأْتِیْ مِنْم بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ (ازالۃ اوھام درروحانی خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

مشہور مرزائی مبلغ اور مناظر ملک عبدالرحمٰن خادم سورۃ الصّف کی آیت ۶ نقل کر کے لکھتا ہے:

ان آیات میں حضرت عیسی علیہ السلام نے احمد رسول کی آمد کی بشارت دی ہے اور صرف اس کا نام بتانے پر ہی اکتفاء نہیں کیا بلکہ اس کی بعض نہایت ضروری علامات بھی بیان فرمادی ہیں اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق آنحضرت ﷺ نہیں بلکہ آپ کا خادم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہیں (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۱۷ ۴۷۱)

درس نمبر۲۰ : حضرت مریم اہل ایمان کیلئے نمونہ ہیں

ارشادفرمایا: ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا امْرَأَتَ نُوْحٍ وَامْرَأَتَ لُوْطٍ ط كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ (10)وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ م إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (11) وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ (سورة التحریم آیت۱۰تا۱۲)

ترجمہ:''اللہ کافروں کیلئے ایک مثال بیان کرتا ہےنوح کی بیوی اورلوط کی بیوی کی وہ ہمارے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں پھران دونوں نے ان سے خیانت کی تو وہ اللہ کے غضب سے بچانے میں کچھ بھی کام نہ آئے اور کہا جائے گا کہ تم دونوں دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہوجاؤ☆ اوراللہ ایمان داروں کیلئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے جب اس نے کہااے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنااور مجھےفرعون اور اس کے کام سے نجات دےاور مجھے ظالموں کی قوم سےنجات دے☆اورمریم عمران کی بیٹی کی جس نے اپنی عصمت کومحفوظ رکھا پھر ہم نے اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی اوراس نے اپنے رب کی باتوں کواوراس کی کتابوں کوسچا جانااور وہ عبادت کرنے والوں میں سے تھی''۔

﴿قادیانی کے کفریات کاایک نمونہ﴾

قرآن عظیم الشان میں عیسیٰ علیہ السلام ان کی والدہ ان کی نانی کے بارے میں اللہ کا کلام آپ نے سنا قادیانی نے جب مسیحیت کا دعوی کیا لوگوں نے کہا ویسے معجزات دکھاؤ تو اس نے بجائے توبہ کرنے کے نہ صرف حضرت عیسی علیہ السلام کی عظمت اوران کے معجزات کاانکار کیا

بلکہ ان کے کمالات کا اتنا استہزاء کیا کہ کائنات میں شاید حضرت عیسی علیہ السلام کی اتنی گستاخی اور کسی نے نہ کی ہو (از ائمہ تلبیس ج۲ ص۳۲۱)

مرزائی کہتے ہی یہ باتیں عیسائیوں کے جواب میں ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس نے خود کو اونچا کرنے کیلئے یہ باتیں کہیں، علاوہ ازیں کیا عیسائیوں کے جواب میں خدا تعالیٰ کے انبیاء کی توہین جائز ہو جاتی ہے؟ کیا عیسائیوں کے جواب میں یہودیوں کی کفریہ عبارات پیش کرنا درست ہے؟ اگر کسی اور نے ایسا لکھا تو اس کی اصلاح کرتا۔

اب اس کی اور اس کے بیٹوں کی چند عبارتیں دیکھیں۔

۱) قادیانی کہتا ہے:

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور تین نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا (ضمیمہ انجام آتھم درروحانی خزائن جلد ۱۱ ص۲۹۱)

عیسی علیہ السلام کی دادیاں تو ہیں نہیں ان کیلئے دادیاں ماننا خود کفر ہے پھر ان کی نانیوں کے بارے میں جو کچھ کہا وہ آپ کے سامنے ہے، مرزے کی نانیاں دادیاں خدا جانے کیسی تھیں؟ لیکن اتنی بات ہے کہ اتنا کچھ لکھنے کے بعد مرزے کی اپنی نسل نہیں بچ سکتی اس لئے مرزے کے خاندان کے بارے میں جو کچھ لکھنے والوں نے لکھا ہے مرزے کی گستاخیوں کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ٹھیک ہی لکھا ہوگا۔

۲) قادیانی کہتا ہے:

خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو چھپانے کے لئے [معاذ اللہ۔ راقم] ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی (تحفہ گولڑویہ رخ جلد ۱۷ ص۲۰۵)

اس عبارت میں واضح طور پر نبی کریم ﷺ کی گستاخی ہے اس میں تو کوئی شک ہی نہیں

کہ نبی کریم ﷺ روضہ مبارکہ جنت ہے۔اور کائنات میں سب سے اعلیٰ جگہ ہے۔

۳) قادیانی نے لکھا:

آدم، ابراہیم، نوح، موسیٰ، داؤد، سلیمان، یوسف، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ یہ نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے اس صورت میں گویا تمام انبیاء گذشتہ اس امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے یہاں تک کہ سب سے آخر مسیح پیدا ہو گیا اور جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا ہے (نزول المسیح حاشیہ درروحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۳۸۲)

۴) مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ (علیہ السلام) کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ (علیہ السلام) کو نہیں مانتا یا عیسیٰ (علیہ السلام) کو تو ماتا ہے مگر محمد (ﷺ) کو نہیں مانتا یا محمد (ﷺ) کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو (یعنی مرزا قادیانی ملعون کو۔ راقم) نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے (کلمۃ الفصل ص ۱۱۰، از مرزا بشیر احمد ایم اے بحوالہ رد قادیانیت کے زریں اصول ص ۴۳۰، ۴۳۱)

۵) مرزا قادیانی کہتا ہے:

اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی وہ جہنمی ہے (تذکرہ ص ۱۶۸ طبع دوم)

۶) مرزا کہتا ہے: خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے (تذکرہ ص ۶۰۰ طبع دوم)

۷) مرزا بشیر الدین محمود کہتا ہے: کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں (آئینہ صداقت اسلام ص ۳۵ از مرزا بشیر الدین محمود بحوالہ رد قادیانیت کے زریں اصول ص ۴۳۱)

۸)مرزا قادیانی نے یہ بھی کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو معاذ اللہ جھوٹ بولنے کی عادت تھی (ضمیمہ انجام آتھم درروحانی خزائن ۲۸۹)

اصل وجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی مراق کا شکار تھا اور خود کو مثیل مسیح کہنے لگا، اب عیسی علیہ السلام جیسا کردار تو پیش نہیں کر نہیں سکتا تھا، اُس نے حضرت عیسی علیہ السلام کے کردار کو اپنے جیسا کہنا شروع کردیا۔ ہم تو عیسی علیہ السلام میں انہیں اوصاف وکمالات کو مانیں گے جن کو قرآن وحدیث نے ذکر کیا، قادیانی نے جن اوصاف (کاموں) کی عیسی علیہ السلام کی طرف نسبت کی ہے وہ اوصاف مرزے کے ہوں گے یا مرزے کے کسی دادے پردادے کے ہوں گے اللہ کے نبی عیسی علیہ السلام ان سے بالکل منزہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پاک ہستیوں کے دفاع کے عمل کو قبول فرمائے اور ہماری مغفرت کرے آمین۔

قادیانی میں وجوہ تکفیر بہت زیادہ ہیں:

مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کے کفر کی ۲۸ وجوہ ذکر کی ہیں اس کے بعد لکھتے ہیں:

اگر حقیقت پر نظر کی جائے تو مرزا صاحب میں وجوہ کفر کم از کم اٹھائیس ہزار نکلیں گی کیونکہ مرزا صاحب کی تالیفات کے ہزاراں ہزار صفحے انہیں کفریات کی تکرار اور اعادہ سے بھرے پڑے ہیں اور ظاہر ہے کہ جو شخص کلمہ کفر اور شرک سو مرتبہ یا ہزار مرتبہ کہے تو یہی کہا جائے گا کہ اس نے سو مرتبہ یا ہزار مرتبہ کفر اور شرک کا ارتکاب کیا۔

اور حقیقت یہ ہے کہ چودہ صدی کے تمام مدعیان نبوت میں اس قدر وجوہ کفر کی نہ ملیں گی جو تنہا ایک مرزا کی ذات میں جمع تھیں اس لئے کہ مرزا کے دعوے گذشتہ مدعیان نبوت کے تمام دعووں کو مع شئے زائد اپنے اندر لئے ہوئے ہیں(**احسن البیان فی تحقیق مسئلۃ الکفر والایمان ص۱۳۳**) **یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلیٰ دِیْنِکَ آمِیْن**

☆☆☆☆☆☆

﴿سوالات﴾

س: قادیانی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام کی بحث چھیڑیں تو ہم کیا کریں؟

س: قادیانی کہتا ہے کہ نزول مسیح کا عقیدہ ایمانیات کا جزو نہیں کیا یہ درست ہے؟

س: قادیانی کی عبارت باحوالہ ذکر کریں کہ کوئی عیسی علیہ السلام کی آمد کا قول اجتہادی خطا ہے کوئی گناہ نہیں۔

س: عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اسلامی عقائد اور قادیانی کے نظریات کا مختصر تقابل ذکر کریں

س: قادیانی سورۃ بقرہ کے مضامین کا کس طرح منکر تھا؟

س: قادیانی پہلے انبیاء کی عظمت کا قائل تھا یا ان کا گستاخ؟ اور وہ کیسے؟

س: مرزائیوں کو مرزا بشیر احمد کی کس عبارت پر گرفت کرنی چاہئے اور کیوں؟

س: سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۷،۸ کا شان نزول لکھیں پھر محکمات کی تعریف کر کے ٹیڑھے دل والوں کی نشانی ذکر کریں۔

س: اس کو ثابت کریں کہ مرزائی قرآن وحدیث کی رو سے دِل کے سیدھے نہیں ہیں دِل کے ٹیڑھے ہیں۔

س: ثابت کریں کہ قادیانی ہر موقع پر خود کو اونچا رکھنا چاہتا تھا۔

س: خالی جگہ پر کریں : مرزایوں کے......اصل دین قادیانی کا......ہوا ہے ان کا معیار ......، ہمارا معیار نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ...... ہیں جن کے......معنی کے مراد ہونے پر ہر دور میں امت کا......رہا ہے۔

س: قادیانی ہر مجلس میں وفات عیسی بیان کرتا تھا ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

س: مرزائیوں کی چال سے بچنے کا طریقہ بتائیں۔

س: حیات مسیح پر گفتگو کرنے سے پہلے مرزائیوں سے کیا منوایا جائے؟

س: قرآن نے حضرت مریم اور حضرت عیسی علیہ السلام کے واقعات کو کیوں ذکر کیا جبکہ ہمارے نبی تو حضرت محمد ﷺ ہیں۔

س: اس کو ثابت کریں کہ قادیانی نے عیسائیوں کو الزامی جواب نہیں دیا بلکہ یہودی بن کر اُن کا رد کیا مسلمان رہ کر نہیں۔

س: سورۃ آل عمران سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے بارے میں چند عقائد ذکر کریں اور یہ ثابت کریں کہ قادیانی ان سب کا انکار ہی نہیں ان سے استہزاء بھی کرتا تھا

س: اناجیل سے ثابت کریں کہ وہ اصل نازل شدہ انجیل نہیں بلکہ بعد والوں کی طرف سے عیسیٰ علیہ السلام کی لکھی ہوئی سوانح حیاۃ ہیں۔

س: اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ترجمہ شان نزول اور مختصر تفسیر کے بعد یہ بتائیں کیا قادیانی اس کو مانتا تھا؟

س: آیت مباہلہ کا شان نزول لکھنے کے بعد اس ے عقیدۂ ختم نبوت ثابت کریں

س: شعر کا مطلب لکھ کر اس کا قائل بتائیں اور اس پر رد لکھیں

مریم عیسیٰ نے دی تھی محض عیسیٰ کو شفا میری مرہم سے شفا پائے گا ہر ملک و دیار

س: اس کو ثابت کریں کہ قادیانی کو انبیاء کرام کی توہین منظور مگر اپنے اوپر تنقید برداشت نہیں

س: یورپ کے لوگ شراب خوب پیتے ہیں اس کے بارے میں قادیانی نے کیا کہا اور حضرت نانوتویؒ نے کیا ؟ کس کے کلام سے انبیاء کرام کا اور ایمان والوں کا دفاع ہوتا ہے؟

س: عمل میں عیسائیوں پر اہل اسلام کی فوقیت ثابت کریں

س: قادیانی مناظروں میں قرآنی حکم کو کیسے توڑتا تھا؟

س: قادیانی کے نیچریوں سے متاثر ہونے کو مثال دے کر سمجھائیں۔

س: ثابت کریں کہ قادیانی انبیاء کرام کا باغی تھا۔

س: قادیانی کے کلام سے حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین ثابت کریں۔

س: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد دیکھ لیں گے کہ عیسائی شرک کرتے ہیں تو قیامت کے دن ان کے خلاف گواہی کیسے دیں گے؟

س: قرآن کے ظاہر سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کو ثابت کریں۔

س: کسی واقعہ سے ثابت کریں کہ قادیانی نے صلیب کا ایسا انکار کیا جس سے اقرار پایا گیا

س: حیاۃ عیسیٰ کے بارے میں مرزا کے کلام سے شدید تعارض ثابت کریں۔

س: قادیانی کا الہام یا تحقیقات قابل غور کیوں نہیں؟

س: ہم قادیانی سے یہ کیوں نہ کہیں کہ اپنی بات کسی مجدد سے ثابت کر؟

س: تَوَفِّیْ کے چند معانی ذکر کر کے ثابت کریں کہ قادیانیوں کا مقصد کسی طرح پورا نہیں ہوتا۔

س: اس کا کیا جواب ہے عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں کھاتے کیا ہیں، سانس کیسے لیتے ہیں؟

س: الوہیت عیسیٰ کے رد پر عقلی نقلی دلیل نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل پیش کریں۔

س: اہل انجیل کو انجیل کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم ہے یہ کس طرح ممکن ہے؟

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگائے گئے قادیانی کے چند الزامات ذکر کریں۔

س: سورۃ مائدہ کی آخری آیات سے حاصل شدہ چند مسائل ذکر کریں۔

س: ایک مرزائی کہتا ہے قادیانی کے پاس بھی مائدہ ہے [سیرۃ المہدی ج۳ ص۸۷] اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کیسے کیا؟

س: مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ نے قادیانی کو کس طرح لاجواب کیا؟ اور کب؟

س: ارشاد فرمایا: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ
اس سے قادیانی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف کیسے استدلال کرتے ہیں اور اس کا جواب کیا ہے

س: قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر شرک کرانے کا الزام لگایا، مرزائی اس کا کیا جواب دیتے ہیں؟ اور قادیانی کے دفاع میں وہ جھوٹے کسی طرح ہیں؟

س: پادریوں سے حضرت نانوتویؒ نے بھی مناظرے کئے اور قادیانی نے بھی دونوں کے طریق کار کا موازنہ کریں۔

س: میدان مباحثہ میں حضرت نانونویؒ نے خود کو ایک بھنگی سے تشبیہ کر عاجزی کا اظہار کیا اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم سنایا (مباحثہ شاہجہانپور ص ۱۸) جبکہ قادیانی نے اپنی تحریروں میں انتہائی تعریفیں کیں بتائیں کس کا طریق اسلامی ہے؟ کسی کا طریق تمہیں پسند ہے اور کیوں؟

س: **فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا** میں نَادیٰ کی ضمیر رفع کس طرف راجع ہے؟

س: سورۃ مریم اور سورۃ الانبیاء سے معلوم ہونے والے چند مسائل لکھیں۔

س: قادیانی کی کچھ ایسی عبارات ذکر کریں جن سے پتہ چلے کہ اس نے ان تمام مضامین کا کھل کر انکار و استہزاء کیا ہے۔

س: قرآن کریم میں ''ربوہ'' سے کیا مراد ہے اور قادیانیوں نے اس میں کیا تحریفات کی ہیں

س: **وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ** کا کیا معنیٰ ہے؟ کیا کسی اور نبی کے بارے میں ایسا فرمایا ہے؟

س: مرزا کی آخری کتابوں سے کسی کتاب سے ثابت کریں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا قرآن میں ذکر تھا بعد میں وہ آیات قادیانی کی طرف منسوب ہوگئیں۔

س: قادیانی نے لکھا کہ پہلے انبیاء کے نام مجھے مل گئے ان کی آیات اپنی طرف منسوب کرتا ہے کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ پہلے انبیاء معاذ اللہ خدا کے فرماں بردار نہ رہے خدا کو کوئی اور نہ ملا تو معاذ اللہ مجبور ہو کر ان کے سارے نام، ان کی ذمہ داریاں اور ان کے مرتبے قادیانی کو دے دیئے، یا اللہ تعالیٰ اس کے آگے مجبور ہوگیا۔ **تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا**

س: مرزائیوں کی عبارات بتائیں جن میں انہوں نے ''اسمہ احمد'' کا مصداق مرزا کو بتایا۔

س: قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کب کیا؟ نیز مرزائی اس کی گستاخیوں کی کیا تاویل کرتے ہیں اور جواب کیا ہے؟

☆☆☆☆☆☆☆

﴿حضرت نانوتویؒ کے کچھ نعتیہ اشعار﴾

☆) فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانی احمد (۱)
زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار (قصائد قاسمی ص۵ شعر ۵۱)

☆) کرے ہے ذرۂ کوئے محمدی سے خجل
فلک کے شمس وقمر کو زمین لیل ونہار (قصائد قاسمی ص۴ شعر ۴۹)

☆) یہ اجتماع کمالات کا تجھے اعجاز (۲)
دیا تھا تا نہ کریں انبیاء کہیں تکرار (قصائد قاسمی ص۶ شعر ۷۲)

☆) پہنچ سکا تیرے رتبہ تلک نہ کوئی نبی
ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار (قصائد قاسمی ص۶ شعر ۷۴)

☆) جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے (۳)
کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار (قصائد قاسمی ص۶ شعر ۷۵)

---

۱) مرزائی کہتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام آسمان پر اور نبی ﷺ زمین پر ہوں تو عیسی علیہ السلام افضل ہوئے۔ حضرتؒ کے کلام سے معلوم ہوا کہ مرزائیوں کا معیار غلط ہے افضلیت آسمان سے نہیں افضلیت نبی کریم ﷺ سے ہے آپ کی وجہ سے تو روضہ مبارکہ عرش بریں سے افضل ہے۔ یہ زمین آسمان سے افضل کیوں نہ ہو؟ آسمان پر حضرت عیسی علیہ السلام تو ہیں مگر آنحضرت ﷺ جیسا تو وہاں کوئی نہیں۔

۲) اللہ نے سب کمالات آپ کی ذات میں جمع کر دیئے تا کہ انبیاء کرام علیہم السلام فوراً آپ کی اتباع کر لیں معراج کی رات نبی ﷺ نے انبیاء کرام کی موجودگی میں اپنے فضائل بیان کئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ان کے ساتھ محمد تم سے بڑھ گئے ہیں (تفسیر ابن کثیر ج۳ ص۲۶۹)

۳) مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جیسے نبی الامۃ ہیں نبی الانبیاء بھی ہیں
مدلل بحث تحذیر الناس کی عبارات کے تحت دیکھئے ''آیات ختم نبوت'' ص۴۰۳، ۴۰۴ نیز ص۵۳۵ تا ۵۶۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ أَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ج وَمَنْ يُّرِدْ أَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ (الانعام:۱۲۵) وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِيْنًا (النساء:۱۱۲)

باب نمبر ۸

مرزائی اعتراضات

اور

ان کے جوابات

﴿باب نمبر ۸ کا خلاصہ﴾

یادرہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کا انکار الگ کفر ہے اور مرزا قادیانی کو نبی ماننا الگ کفر ہے جیسے کوئی شخص نبی علیہ السلام کو اللہ کا نبی مانے اور آپ کے بعد کسی اور کو نبی نہ مانے لیکن یہ کہے کہ آپ کے بعد نیا نبی آ سکتا ہے اگر چہ کوئی آیا نہیں تو وہ شخص کافر ہوگا اور اگر بعد میں وہ شخص مرزا قادیانی کو بنی مان لے تو ڈبل کافر ہو جائے گا۔اس لئے قادیانیوں کے کسی اعتراض کو اس طرح نہ لیا جائے کہ یہ کسی مسلمان کو پیش آنے والا شبہہ ہے بلکہ یوں لیا جائے جیسے یہ کسی ہندو اور سکھ سے بڑے کافر کا اسلام پر اعتراض ہے، تو جب کسی ہندو یا عیسائی کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کو ایک مسلمان محض اس وجہ سے رد کر دیتا ہے کہ اعتراض کرنے والا کافر ہے،اس کی سوچ کافرانہ سوچ ہے اسی طرح کسی مرزائی کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات ایک مسلمان کیلئے قطعاً قابل التفات نہیں ہیں۔اگر کوئی مسلمان کسی قادیانی کی طرف سے ہونے والے اعتراض پر کان لگائے تو بڑے افسوس کا مقام ہوگا۔

قادیانی نے عیسائی مذہب کے بانی یعنی عیسی علیہ السلام کو سچا نبی مانا ہے (سیرۃ المہدی ج۳ص۱۷۲) تو قادیانی کے نزدیک بھی نبی ﷺ کی آمد سے پہلے عیسائیت میں نجات تھی،آپ کے انکار کی وجہ سے عیسائی کافر ہو گئے، یہودی عیسی علیہ السلام کی آمد سے پہلے سچے تھے عیسی علیہ السلام کی انکار کی وجہ سے کافر ہوئے پھر نبی کریم ﷺ کے انکار کی وجہ سے ڈبل کافر ہو گئے اور قادیانیت کا بانی تو ہے ہی پکا کافر اس پر ایمان لانے سے ہدایت کیسے؟

چونکہ قرآن کریم کی کسی آیت یا نبی کریم ﷺ کی کسی حدیث سے تو کیا کسی ادنی مسلمان سے بھی ختم نبوت کا انکار ثابت نہیں۔اسلئے جس نے ختم نبوت کا انکار کیا وہ حکیم نوردین، یا مولوی محمد علی لاہوری تو بن سکتا ہے مسلمانوں کا عالم نہیں رہ سکتا۔اگر قادیانی کسی صحابی یا کسی عالم کی عبارت پیش کریں تو اُس کا مطلب ہم ہر گز عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف نہیں لیں گے۔

سبق نمبر۱ : ان کے اعتراضات کی بنیاد نصوص کو نہ سمجھنا

مرزائی نبوت کے جاری رہنے یا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر قرآن وحدیث کی نصوص سے جو دلائل دیں اُن کا اصولی جواب یہ ہے کہ یہ عقائد ان کی کافرانہ سوچ کا نتیجہ ہیں نصوص کا ایسا مطلب ہرگز نہیں، نصوص کا معنی وہی ہے جو سلف صالحین نے سمجھا، امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ تعالیٰ اکابر کے ساتھ جڑے رہنے کی بڑی تاکید فرمایا کرتے تھے، ذیل میں ان کے قیمتی ارشادات کو کچھ اضافے کے ساتھ نقل کیا جارہا ہے ان کو توجہ سے ملاحظہ فرمائیں۔ یادرہے کہ راقم اپنے الفاظ کی نشاندہی کردے گا۔ حضرتؒ فرماتے ہیں:۔

[عقیدۂ ختم نبوت اسی طرح نزول عیسی علیہ السلام کا عقیدہ۔ راقم] ایک اتفاقی اور اجماعی عقیدہ ہے اور اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں تھا اب اس اختلاف کے موجد صرف یہی حضرات [مرزائی۔ راقم] ہیں اور اس جدید اختلاف کا یہ زنگ دار اور ملمع سازی کا سہرہ انہیں کے سر پر زیب دیتا ہے۔

ہماری طرف سے ان تمام آیات کا پہلا اور اصولی جواب وہی ہے جو خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک منکر تقدیر کو دیا تھا جس نے قرآن کریم کی بعض آیات سے انکارِ تقدیر کا مسئلہ سمجھ رکھا تھا [جیسے مرزائیوں نے وفات مسیح یا اجراء نبوت کا عقیدہ سمجھ لیا ہے۔ راقم] اور اُن کا یہ جواب خاصی تفصیل کے ساتھ ابوداؤد میں موجود ہے جو اس قابل ہے کہ سنہری حروف سے لکھا جائے جس میں اُن کا یہ ارشاد بھی ہے:

لَقَدْ قَرَأُوْا مِنْهُ مَا قَرَأْتُمْ وَعَلِمُوْا مِنْ تَأْوِيْلِهٖ مَا جَهِلْتُمْ الخ (ابوداود ج۲ص۲۷۸) [طبع رحمانیہ لاہور ج۲ص۲۸۹ کتاب السنۃ باب۶ حدیث۴۶۰۶ باب فی لزوم السنۃ۔ راقم] ''کہ بلاشبہ ان سلف صالحینؒ نے قرآن کریم پڑھا جیسے تم پڑھتے ہو مگر وہ اس کی تفسیر کو جانتے تھے اور تم اس سے جاہل ہو''

مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کی یہی آیات کریمات سلف صالحینؒ کے سامنے بھی تھیں جن سے تم نے انکار تقدیر پر استدلال کیا ہے مگر وہ حضرات تو ان آیات سے وہ مطلب ہرگز نہیں سمجھے جو تم سمجھے ہو، اور نہ انہوں نے اِن کی وہ تفسیر اور تعبیر کی ہے جو تم کرتے ہو اور مدار تو انہیں کی سمجھ پر ہے پھر یہ کیسے تسلیم کرلیا جائے کہ [اے مرزائیو!۔راقم] تمہارا استدلال صحیح اور ان کی [سلف صالحین بلکہ پوری امت مسلمہ کی۔راقم] سمجھ معاذ اللہ غلط تھی (سماع الموتی ص۲۵۴)

درس نمبر۲ : جھوٹی پیشگوئیوں کے دفاع کا جواب

تمہیدی باتیں:

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے زمانے میں ایک شہر شاہجہانپور میں مذہبی میلے ہوئے جن میں مسلمانوں کی طرف سے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے حصہ لیا آپ نے اس میں اسلام کی نمائندگی کا حق ادا کردیا۔ یہ بات گذر چکی ہے کہ آپ نے وہاں عقلی طور پر ثابت کردیا کہ نبوت کا مدار علم اور اخلاق پر ہے۔ رہے معجزات سو وہ تو نبوت ملنے کے بعد عطا ہوتے ہیں پھر آپ نے یہ ثابت کیا کہ ہمارے نبی کریمﷺ علم واخلاق میں سب سے اعلیٰ ہیں اور معجزات میں سب سے اوپر، پیشگوئیوں میں سب سے بڑھ کر ہیں۔

انبیاء کرام کوئی پیش گوئی کردیتے تو پوری ہوتی تھی حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی بنانی شروع کی تو عذاب آکر رہا [سورہ ہود: ۳۷ تا ۴۷] نبی کریمﷺ نے رومیوں کے غالب آنے کی خبر دی، وقت کے اندر وہ بات پوری ہوگئی (ابن کثیر ج۳ ص۴۲۳) ایک آدمی بڑی بہادری سے کافروں سے لڑ رہا تھا آپﷺ نے فرمایا یہ دوزخی ہے کچھ لوگوں کو تشویش ہوئی ایک صحابی نے پیچھا کیا تو دیکھا بالآخر اس نے خودکشی کرلی [بخاری ج ا ص۴۰۶] دیکھئے نبیﷺ نے بات کہہ دی اللہ نے اس کو پورا کردیا آپ نے اس کے سچ کرنے کیلئے کوئی کوشش تو نہ کی ۔

مرزا قادیانی نے اپنے صدق وکذب کا معیار اپنی پیشگوئیوں کو بنایا ہے اور یہ معیار خود

غلط ہے گذشتہ صفحات میں ہم اس پر تنقید کر چکے ہیں پھر اس کی پیشگوئیاں غلط ہو جاتیں تھیں مثلاً فروری ۱۸۸۶ء میں اس نے اشتہار دیا کہ اس کے ہاں ایک عظیم الشان لڑکا پیدا ہوگا جس کی پوری دنیا میں شہرت ہوگی، مئی ۱۸۸۶ء میں لڑکی پیدا ہوگئی اگلے سال اگست ۱۸۸۷ء میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا اس کی پیدائش پر بڑی خوشیاں منائی گئیں قادیانی کہتا تھا یہ وہی لڑکا معلوم ہوتا ہے جس کی بشارت ہوئی، ایک سال کے بعد اچانک یہ لڑکا فوت ہو گیا بس پھر کیا تھا ملک میں ایک طوفان عظیم برپا ہوا (از سیرۃ المہدی ج ا ص ۱۰۵، ۱۰۶)

قادیانی کہتا تھا میری پیشگوئی غلط ہوگئی تو کیا ہوا؟ اور انبیاء کی پیشگوئیاں بھی [معاذ اللہ] غلط ہوتی تھیں۔ حالانکہ جب نبوت ختم ہو چکی تو ایسی بحث ہی فضول ہے کیونکہ پیشگوئی سچی ہو جاتی پھر بھی وہ نبی تو نہیں ہو سکتا تھا بہر حال یہ لوگ حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ کو پیش کرتے ہیں کہ انہوں سے قوم سے کہا تھا عذاب آنے کا اور عذاب نہ آیا گویا پیشگوئی پوری نہ ہوئی [انجام آتھم در روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۵ تا ۲۲۶]

جواب: حضرت یونس علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام کے بارے میں قطعی طور پر صرف اتنا ملتا ہے کہ قوم سے ناراض ہو کر چلے گئے تھے قوم پر عذاب کے آثار نمودار ہوئے قوم نے بڑی سچی توبہ کی عذاب ٹل گیا یہ تو نہیں ملتا کہ اللہ کے نبی نے وعدہ کیا تھا وہ پورا نہ ہوا بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ اُن کی برکت سے ہمیں آیت کریمہ ملی، علاوہ ازیں ان کی قوم کی نجات ان پر ایمان لانے اور ان کی فرماں برادری ہی میں ہوئی اگر بالفرض اُن کا وعدہ جھوٹا ہو جاتا تو اُن کو قوم کی طرف جانے کی ہمت کیسے ہوتی؟

مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوریؒ ایک جگہ لکھتے ہیں:

الہامی صاحب کے ان الفاظ کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح یونس علیہ السلام کی قوم سے عذاب ٹل گیا اسی طرح محمدی بیگم کی شادی کی کامیابی بھی منسوخ ہوگئی اس کا جواب یہ ہے کہ کسی آیت یا حدیث صحیح میں یہ مذکور نہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام نے خدا سے وحی پا کر عذاب کی کوئی

پیشگوئی کی تھی یا چالیس دن کی کوئی میعاد مقرر فرمائی تھی یا اس عذاب کو قوم کے سامنے اپنے حق و باطل کا معیار ٹھہرایا تھا یا یہ کہا تھا کہ یہ خدا کا وعدہ ہے جس میں تخلف ممکن نہیں ہاں آپ نے اپنی قوم کے سامنے ایک عام آسمانی قانون اور خدائی ضابطہ جو دنیا کے تمام نذیر اپنی اپنی شورہ پشت قوموں کے سامنے ظاہر کرتے رہے ہیں پیش فرمایا تھا اور وہ یہ تھا کہ اگر شیوۂ کفر و سرتابی سے باز نہ آؤ گے تو تم پر غضب الٰہی نازل ہوگا یہ ارشاد کسی اطلاع یا پیشگوئی کو متضمن نہ تھا پس اگر کسی غیر محتاط مفسر نے اپنی تفسیر میں اِس کی نسبت کوئی اسرائیلیات نقل کر لئے ہوں تو وہ کسی طرح حجت اور درخورِ التفات نہیں (رئیس قادیاں ج۲ص۱۴۳)

درس نمبر۳ : مرزائیوں کے اخلاق کے بارے میں

چونکہ کچھ لوگ قادیانیوں کے ظاہری اخلاق سے متاثر ہو کر اعتراض کرتے ہیں اس لئے اس بحث کو یہاں لکھا جاتا ہے

تمہید: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَثَلِیُ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضَعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَ يَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ﴾ (بخاری ج اص۵۰۱ مسلم واللفظ لہ ج۲ص۲۴۸)

ترجمہ: میری اور انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گھر بنایا پھر اس کو کامل اور مکمل کر دیا سوائے ایک اینٹ کے تو لوگ اس میں داخل ہونے لگے اور اس سے تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کیوں نہیں اس اینٹ کی جگہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو میں اس اینٹ کی جگہ ہوں میں آیا تو میں نے انبیاء کو ختم کر دیا۔

ملاحظہ فرمایا کہ دوسرے انبیاء کرام کو ذکر کرتے وقت حضرت نبی کریم ﷺ میں کس قدر

تواضع تھی کہ آپ نے خود کو قصر کی ایک اینٹ سے تشبیہ دی۔ دیگر انبیاء کرام کے فضائل کی احادیث صحاح ستہ میں بھی موجود ہیں نہایت ادب سے انبیاء کرام کا ذکر کرتے تھے۔

قادیانی کے اخلاق:

قادیانی اپنے کردار و اخلاق میں نہایت بدنام تھا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر اس کے اخلاق اچھے ہوتے تو نبی ہوتا نبوت کا دروازہ تو ویسے ہی بند ہے۔ مقصد یہ ہے کہ وہ کوئی شریف آدمی بھی نہ تھا۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت نبی کریم ﷺ سب انبیاء کے سردار ہونے کے باوجود ان کا ذکر ادب سے کرتے تھے اور اسی کی تلقین کرتے تھے جبکہ قادیانی خود کو سب سے اونچا بتاتا تھا ایک طرف کہتا تھا کہ میں نبی ﷺ کی ظل ہوں اصل نبی وہ ہیں میں ان کا امتی ہوں دوسری طرف نبی کریم ﷺ کو ہلال اور خود کو بدر سے تشبیہ دیتا تھا۔ نبی ﷺ نے انبیا کا احترام کیا کیونکہ آپ سچے تھے قادیانی نے احترام نہ کیا اس لئے کہ اس کے پاس نبوت تو تھی نہیں صرف لفاظی ہی کر سکتا تھا اس لئے جو خیال میں آیا کہہ گیا۔ چنانچہ مرزا کہتا ہے:

''اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخری زمانہ میں بدر (چودھویں کا چاند) ہو جائے خدا تعالیٰ کے حکم سے پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اُس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کے مشابہ ہو'' (یعنی چودھویں صدی) (خطبہ الہامیہ ص۱۸۴ روحانی خزائن ص۲۷۵ ج۱۶)

سب مسلمان حرمین شریفین کا نام عظمت وعقیدت سے لیتے ہیں مرزا قادیانی نے بجائے حرمین شریفین کے اپنے قادیان کی عظمت دلوں میں بٹھانے کی کوشش کی۔ مرزا بشیر الدین محمود نے کہا: ''مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو چکا ہے'' (حقیقۃ لرویا ص۴۶ دیکھئے ردِ قادیانیت کے زریں اصول کا مقدمہ ص۷۳) حضرت عیسی علیہ السلام کی قادیانی نے اتنی توہین کہ باوجود اس کے کہ نقل کفر کفر نہ باشد اس کو نقل کرتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے کسی عیسائی کے جواب میں بھی ایسی عبارت کفر ہے مگر یہ الزامی جواب بھی نہیں وہ اپنے دوست کو کہہ رہا ہے:

مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے اور بعض وقت سوسو دفعہ ایک ایک دن میں پیشاب آیا......ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کردی جائے میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کیلئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو [معاذاللہ۔راقم] شرابی تھا دوسرا افیونی (نسیم دعوت ص۶۹ روحانی خزائن ج۱۹ص۴۳۴،۴۳۵)

اشکال: مشہور یہ ہے کہ مرزائیوں کے اخلاق بہت اچھے ہوتے ہیں یہ بداخلاق کیسے ہوئے؟

جواب: ان کے اخلاق اپنے عقائد باطلہ کو چھپانے اور مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔مسلمانوں کا دین سچا اور محفوظ ہے اسی میں سب کی نجات ہے،مسلمان جیسے بھی ہوں انہیں پتہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ سچے تھے ہمارا قرآن سچا ہے ہماری کمی کوتاہی سے ہمارا دین متاثر نہیں ہوتا ہمیں اسلام کا تعارف دکھانا ہے قرآن دکھائیں نبی کریم ﷺ کی سیرت دکھائیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے کردار کو پیش کریں گے۔جبکہ قادیانیوں کو پتہ ہے کہ مرزا جھوٹا تھا بے ایمان اور بدکردار تھا وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ دکھانا ہی خود ان کو ہی دکھانا ہے،مرزائی اخلاق کے بارے میں اپنی تقریروں میں نبی کریم ﷺ کی احادیث سناتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے واقعات بیان کرتے ہیں۔حالانکہ ان کو قطعاً اس کا حق نہیں۔مسلمانو! اپنے اخلاق سلف صالحین کے مطابق بناؤ تا کہ ان کو اعتراض کا موقع ہی نہ ملے۔یقیناً ان کے اخلاق ان سے بہتر نہیں ہیں

<u>مرزائیوں کے اخلاق سے متاثر نہ ہوں:</u>

مسلمانو! آپ نے دیکھ لیا کہ قادیانیوں کے ہمارے نبی ﷺ اور حضرت عیسی علیہ السلام اور دیگر مسلمانوں کے بارے میں کیا نظریات ہیں؟ اگر یہ لوگ کافر نہ ہوں تو دنیا میں پھر کافر کوئی بھی نہیں۔اس لئے ان سے دلی نفرت رکھو اگر ان سے محبت ہوگئی تو اپنے ایمان کی خیر نہیں۔اس لئے ان کے سامنے کھل کر عقیدۂ ختم نبوت کا اعلان کرو۔ واللہ الموفق۔

درس نمبر۴ : عقلی دلیل کا جواب

تمہید: علماء نے لکھا کہ شریعت نے جن کاموں کا حکم دیا وہ کام اچھے ہیں اور جن کاموں سے روک دیا وہ کام برے ہیں (اصول الشاشی ص۴۰) معلوم ہوا کہ کاموں کے اچھا برا ہونے کا معیار عقل نہیں بلکہ شریعت ہے عقل کو شریعت کے تابع کرنے کا نام ایمان ہے اور شریعت کو عقل کے تابع کرنے کا نام زندقہ والحاد ہے۔ ''خدام الدین'' رسالے میں ایک مرتبہ پڑھا کہ سرسید احمد خان نے لکھا کہ شریعت کا کوئی حکم عقل کے خلاف نہیں ہونا چاہئے حضرت نانوتویؒ نے جواب میں لکھا آپ نے الٹ کر دیا عقل کی کوئی بات شریعت کے خلاف نہیں ہونی چاہئے۔

---

۱) سرسید کے الفاظ یوں ہیں: ''اصل دوئم: اس کا کلام اور جس کو اس نے رسالت پر مبعوث کیا اس کا کلام ہرگز خلاف حقیقت اور خلاف واقع نہیں ہوسکتا''۔ حضرت نانوتویؒ نے اس کی اصلاح میں جو جواب ارشاد فرمایا اس کے الفاظ یوں ہیں:

''کلام خداوندی اور کلام نبوی ﷺ جیسے مخالف حقیقت اور مخالف واقع نہیں ہوسکتا ایسے ہی حقیقت اور واقع کے دریافت کرنے کی صورت اس سے بہتر کوئی نہیں کہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے کلام کی طرف رجوع کیا جائے سوا گر کوئی طریقہ دربارہ اخبار واقع وحقیقت مخالف کلام اللہ اور احادیث صحیحہ ہو تو کلام اللہ اور احادیث کے وسیلہ سے اس کی تغلیط کر سکیں گے پر کلام اللہ اور احادیث کی تغلیط اس طریقہ کے بھروسے سے نہیں کر سکتے (تصفیۃ العقائد ص۱۰) راقم نے اس کے تحت ''حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت ص۱۱۸'' میں لکھا [اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت کے دل میں قرآن وحدیث کی کس قدر عظمت تھی سرسید نے خط میں یہ بات کہی تھی کہ قرآن وحدیث کی کوئی بات عقل کے خلاف نہیں ہونی چاہئے (تصفیۃ العقائد ص۵) حضرت نانوتویؒ نے مذکورہ بالا عبارت میں اس کا جواب دیا۔ حضرت کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ عقل کی کوئی بات قرآن وحدیث کے خلاف نہیں ہونی چاہیے سرسید عقل کو قرآن وحدیث سے اوپر رکھتا تھا حضرت فرماتے ہیں کہ قرآن وحدیث کا درجہ اوپر ہے عقل کو ان کے ماتحت کرو]

اعتراض: اس تمہید کے بعد مرزائیوں کا اعتراض سماعت فرمائیں کہتے ہیں کہ نبوت رحمت ہے پھر اس امت سے منقطع کیوں ہوگئی؟

جوابات: اول تو یہ اعتراض عقائد قطعیہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے قطعاً قابل التفات نہیں، چاہئے تو یہ کہ اپنی عقل عقیدۂ ختم نبوت کو ثابت کرنے کیلئے استعمال کریں جیسا کہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے کیا جس سے مسلمان تو مسلمان کافروں کی بھی انہوں نے تسلی کروادی اور مرزائیوں کا یہ حال ہے کہ عقل جیسی عظیم نعمت اِس ٹھوس عقیدے کو باطل کرنے کیلئے استعمال کررہے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ مرزائی مرزا قادیانی کے علاوہ کسی کو نبی نہیں سمجھتے ہم نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں، مرزائی آخری نبی بھی مرزے ہی کو مانتے ہیں، چنانچہ خود مرزا قادیانی کہتا ہے: مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے (کشتی نوح در روحانی خزائن ج۱۹ص۶۱) مرزے کے بعد انہوں نے رحمت کو کیوں منقطع مان لیا؟ یہ بھی یاد ہے کہ پہلی قومیں انبیاء سے کہا کرتی تھیں کہ نبوت ان کو ہی کیوں ملی ہے، مکہ والوں نے بھی ایسی بات کہی تو اللہ نے فرمایا: أَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ (الزخرف:۳۲) ''کیا یہ لوگ تیرے پروردگار کی رحمت تقسیم کرتے ہیں''۔

قادیانیو! تمہیں پتہ چل گیا ہے کہ نبوت رحمت ہے اس کو ختم نہیں ہونا چاہئے، کیا اللہ کو پتہ نہ تھا اس کے رسول کو پتہ نہ تھا؟ کیا تمہارا علم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے علم سے زیادہ ہے اللہ نے ختم نبوت کا اعلان کیا اس کے رسول ﷺ نے ختم نبوت کا اعلان کیا۔ تمہاری ایسی باتوں کی وجہ سے نہ تمہیں دانشور مانا جائے گا نہ تمہاری عقل کی داد دی جائے گی۔

سچی بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت جاری ہے رحمت باقی ہے آپ کے لائے ہوئے احکامات محفوظ ہیں، کسی اور نبی کی کیا ضرورت؟

درس نمبر ۵: قادیانی کا لمبی مہلت سے دھوکہ کھانا

قادیانی کہتا ہے کہ میں نے ۲۳ سال یا اس سے بھی زیادہ وقت گزارا مجھ پر عذاب نہیں آیا یہ میرے سچے ہونے کی دلیل (۱) ہے: ایک جگہ کہتا ہے:

تھا برس چالیس کا میں اس مسافر خانہ میں جبکہ میں نے وحی ربانی سے پایا افتخار

اس قدر یہ زندگی کیا افترا میں کٹ گئی پھر عجب تر یہ کہ نصرت کے ہوئے جاری بحار

(براہین احمدیہ ج ۵ درروحانی خزائن ج ۲۱ ص ۱۳۵) دوسری جگہ لکھتا ہے:

افترا کی ایسی دم لمبی نہیں ہوتی کبھی ہو جو مثل مدت فخر الرسل فخر الخیار (براہین احمدیہ درروحانی خزائن ج ۲۱ ج ۵ ص ۱۴۳) وہ یہ بھی کہتا ہے: میں غریب تھا مجھے پیسہ مل گیا میں گمنام تھا مجھے کوئی پوچھتا نہ تھا اب ہر طرف میری شہرت ہے میرے ماننے والے ہیں میں کامیاب ہوں جھوٹا نہیں (از براہین احمدیہ درروحانی خزائن ج ۲۱ ج ۵ ص ۱۴۲)

جواب: اس کے بارے میں چند باتیں یاد رکھیں۔

۱) اس عاجز نے ختم نبوت کے قرآنی استدلات کے موضوع پر ''آیات ختم نبوت'' نامی کتاب لکھی جس میں ہر ہر سورت سے ختم نبوت کو ثابت کیا ہے وللہ الحمد علیٰ ذلک مگر اس کتاب کے آخر میں یہ لکھا: چونکہ بہت سی آیات کا استدلال بعد میں ذہن میں آیا اس لئے وہ اس کتاب سے رہ گئی ہیں (آیات ختم نبوت ص ۸۴۴) چند نئے استدلال ان اورق کو لکھتے وقت سمجھ آئے ان میں سے ایک سورۃ الحاقۃ کی آیت ۴۴ تا ۴۶ ہیں جن سے قادیانی ٹولہ مرزا کی نبوت کو ثابت کرنے کی

---

۱) یاد رہے کہ مرزائیوں کو اس اعتراض پر بڑا فخر ہے چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب اربعین نمبر ۳ نیز اربعین نمبر ۴ (درروحانی خزائن ج ۱۷) میں اس کے بارے میں بڑے صفحات سیاہ کئے ہیں۔ مشہور قادیانی مناظر و مصنف عبد الرحمٰن خادم نے اس پر گیارہ بارہ صفحات لکھے ہیں دیکھئے مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۳۳۵ تا ۳۴۶ وہ لکھتا ہے: (باقی اگلے صفحہ پر)

کوشش کرتا ہے [حاشیہ میں وہ آیات مذکور ہیں] لیکن حقیقت میں یہ ختم نبوت کی عظیم دلیل ہے اس لئے کہ قادیانی اس کو نبی کریم ﷺ کی صداقت کی دلیل مانتے ہیں اور یہ بات طے شدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا دعویٰ شروع دن سے صرف نبوت کا نہیں بلکہ ختم نبوت کا بھی تھا۔ اگر آپ ختم نبوت کے دعویٰ میں سچے نہ ہوتے تو اس آیت کے مطابق آپ پر خدا کا عذاب آجاتا۔ اب میں قادیانی سے پوچھیں کہ بتا جب نبی کریم ﷺ ختم نبوت کے دعویٰ میں سچے ہوئے تو تیرے جھوٹے ہونے میں کیا شک رہا، جو تجھے کافر نہ کہے وہ کافر کیوں نہ ہوگا؟

۲) قادیانی! تو ۲۳ سال مہلت کی بات کرتا ہے اگر تجھے دن دگنی رات چوگنی ترقی ملتی تو بھی تجھے ہم نبی نہ مانتے کیونکہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی شخص بالفرض کتنے ہی دلائل وعجائبات دکھائے وہ نبی نہیں ہوسکتا خارجی دلائل کی ضرورت نہیں اس کا دعویٰ نبوت ہی اس کی اور اس کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) دوسری دلیل: وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ (44) لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ (45) ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ (الحاقہ ۴۵ تا ۴۷) [۴۴ تا ۴۶ ہے۔ راقم] کہ اگر یہ کوئی جھوٹا الہام بنا کر میری طرف منسوب کرتا (اور کہتا کہ یہ الہام مجھے خدا کی طرف سے ہوا ہے) تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اس کی شاہ رگ کاٹ دیتے''۔ گویا اگر کوئی شخص جھوٹا الہام بنا کر خدا کی طرف منسوب کرے تو وہ قتل ہوجاتا ہے، اور چونکہ آنحضرت ﷺ جو صداقت کی کسوٹی ہیں آپ ۲۳ سال دعویٰ وحی و الہام کے بعد زندہ رہے اس لئے کوئی جھوٹا مدعی الہام ووحی نبوت اتنا عرصہ زندہ نہیں رہ سکتا جتنا عرصہ کہ آنحضرت ﷺ رہے۔ قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت کے تحت بدلیل استقراء ہمارا دعویٰ ہے کہ آج تک جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی جھوٹے مدعی نبوت والہام کو دعویٰ کے بعد ۲۳ سال کی مہلت نہیں ملی چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اربعین میں ۵۰۰ روپے انعام کا وعدہ بھی کیا ہے مگر آج تک کسی کو جرات نہیں ہوئی توریت میں بھی یہی لکھا ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائے گا (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۳۳۵)

(باقی اگلے صفحہ پر)

پیروکاروں کی ہلاکت کیلئے کافی سے زیادہ ہے ہمیں اس بارے میں کوئی شبہ نہیں یوں کہو گویا ہم بغیر دلیل کے اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو ہی بتا کہ تجھے سچا کہیں یا نبی کریم ﷺ کو؟

۲) قادیانیوں نے ۲۳ سال کی مدت کہاں سے نکال لی سورۃ الحاقۃ کی آیت سے تو اس کا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اس اعتراض کے بعض جوابات اور قادیانیوں کا ردعمل:

۱) آیت کریمہ میں مدعی نبوت کے ہلاک ہونے کا ذکر ہے اور قادیانی کو دعوی نبوت کے بعد ۲۳ سال کی مدت نہ ملی کیونکہ اس نے نبوت کا دعوی کیا ہے ۱۹۰۱ء میں اور ۱۹۰۸ء میں مر گیا۔

قادیانی کہتے ہیں یہ آیت ہر مفتری کیلئے ہے اگر مدعی نبوت مراد ہو تب بھی قادیانی براہین کی تصنیف کے وقت بھی نبی تھا اور براہین اس کی پہلی کتاب ہے ہاں اس نے نبوت کا اظہار بعد میں کیا یعنی سنہ ۱۹۰۱ء میں اس طرح اس کو دعوی نبوت کے بعد مرزے کو ۳۰ سال کے قریب مہلت ملی (ایضاً ص ۳۴۱)

۲) اتنی مدت اور جھوٹوں کو بھی ملی جیسے اکبر بادشاہ، بہاء اللہ ایرانی۔

قادیانیوں نے اس کے بارے میں بھی خاموش نہ رہے بات کو طول دینے کیلئے غیر متعلقہ شرطیں لگانے لگے (ایضاً ص ۳۴۲ تا ص ۳۴۶)

۳) یہ حکم تو اس جھوٹے کیلئے جو صاحب شریعت نبی ہونے کا مدعی ہو اور قادیانی صاحب شرع ہونے کا مدعی نہ تھا۔ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ قادیانی بجائے اپنی اصلاح کرنے کے گناہوں میں مزید بڑھ جاتا تھا چنانچہ اس سوال کے جواب میں قادیانی نے صاحب شرع نبی ہونے کا دعوی کر دیا چنانچہ لکھتا ہے:

اگر کہو کہ صاحب شریعت افترا کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اول تو یہ دعوی بلا دلیل ہے خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی (اربعین نمبر ۴ در روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

قارئین سے گذارش ہے کہ آپ اوپر دیئے ہوئے پہلے دو جواب خوب یاد رکھیں

اشارہ تک نہیں کیونکہ یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی **سورۃُ الملک** کے بعد **سَاَلَ سَائِلٌ** سے پہلے(**البرھان فی علوم القرآن ج۱ص۱۹۳ للامام بدر الدین الزرکشی**)اس وقت آپ کونبوت ملے ۲۳ سال تونہیں گزرے تھے۔

۲) آیت کریمہ تو نبی ﷺ کے بارے میں ہے یہ تو نہ کہا گیا کہ آپ کے بعد جو مدعی ہو اس کے بارے میں ۲۳ سال تک انتظار کیا جائے، بلکہ آپ ﷺ کے بعد جو بھی مدعی نبوت ہو وہ کافر ہے واجب القتل ہے۔ یہ عمومی قاعدہ تم سے کہاں سے نکالا؟ اگر ۲۳ سال کو صدق وکذب کا معیار بنایا جائے تو پھر مدعی نبوت کے دعوے کے ۲۳ سال بعد صدق یا کذب کا پتہ چلے گا جو لوگ اس مدت کے گذرنے سے پہلے بغیر تصدیق کے فوت ہو جائیں ان کا کیا حکم ہوگا؟

۴) قادیانی کا کہنا میں کامیاب ہوں نہایت بے عقلی کی بات ہے وہ اپنے نام کی اذان نہ لاسکتا، اپنے نام پر مشتمل نماز نہ لا سکا، اپنے نام کا کلمہ تک نہ لا سکا اسے دعوی نبوت میں کیسے کامیاب مانا جائے؟

۵) ایمان کے بعد دنیا کی بڑی نعمت عافیت ہے حضرت صدیق اکبرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **سَلُوا الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ** (ترمذی ج۲ص۱۹۷،مسند احمد ج۱ص۳)''اللہ سے معافی اور عافیت مانگو اس لئے کہ ایمان کے بعد کسی کو عافیت سے بہتر کوئی نعمت نہیں ملی''اور قادیانی ایمان سے تو دور تھا ہی عافیت سے محروم تھا پہلے یہ بات گزر چکی ہے کہ ایک درجن آدمیوں کو اتنی بیماریاں نہیں ہوتیں جتنی اکیلے قادیانی کو تھیں، سردرد کثرت بول تو دعوی مسیحیت سے پہلے ہی لگ چکی تھی۔

یہ بیماریاں اس کے لئے عبرت تھیں مگر اس کے دل پر ایسی مہر لگی کہ الٹا ان بیماریوں کو مسیحیت کی دلیل سمجھ بیٹھا حالانکہ یہ اس کے جھوٹے دعووں اور مالی غبن کی سزا تھی۔ واقعی **مَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ** [مشکوۃ ج۲ص۹۴۲ حدیث نمبر ۳۱۴۹]''جسے اللہ گمراہ رکھے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں'' نیز فرمایا: **وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَالَهُ مِنْ مُّكْرِمٍ**[**سورۃ الحج :۱۸**]''اور

جسے اللہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں“

۶) قادیانی اس کو بھی اپنی سچائی کی دلیل سمجھتا ہے کہ میرے پیروکار زیادہ ہو گئے حالانکہ اس کے جتنے زیادہ پیروکار اتنی زیادہ گمراہی کا اس کو گناہ، ہزاروں مسلمانوں کی شہادت کا بوجھ اس پر، لاکھوں مسلمان جیل میں ڈالے گئے کروڑوں کی حق تلفیاں ہوئیں اور ہو رہی ہیں ان سب کا گناہ قادیانی اور اس کے ساتھیوں پر۔

۷) استاذ محترم حضرت مولانا غلام محمدؒ فاضل دیوبند سے سنا کہ ایک آدمی شہرت کا بھوکا تھا اس نے حج کے موقعہ پر خانہ کعبہ کے پاس پیشاب کر دیا بس پھر کیا تھا ہر طرف شہرت ہو گئی جو اس کو دیکھتا اشارہ کرتا کہ یہ ہے جس نے یہ کرتوت کی۔ قادیانی کی شہرت بھی ایسی ہی تھی پوری دنیا کو اس کے کافر و مرتد ہونے کی گواہ بن گئی۔ ایسے لوگوں کے بارے میں کسی نے کیا خوب کہا:

بدنام بھی اگر ہوئے تو کیا نام نہ ہوگا

۸) قادیانی کو کافر کہنے والے مرزائیوں کے اعتقاد کے مطابق اللہ کے سچے نبی کو جھٹلا کر اللہ پر افترا کر رہے ہیں یا نہیں؟ بتائیے کیا اِن کی سلامتی قادیانی کے کذب کی دلیل نہیں؟

درس نمبر۶ : قادیانی کی سیرت سے دلیل

مرزائیوں نے مرزا قادیانی کی سیرت سے بھی دعوی نبوت میں اس کو سچا ثابت کرنے کی حماقت کی ہیں اور اس بارے میں ان آیات کو پیش کیا ہے: فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ط أَفَلاَ تَعْقِلُوْنَ (سورۃ یونس:۱۶) ”میں نے تم میں دعوی نبوت سے قبل ایک لمبی عمر گزاری ہے کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے“ (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص۳۳۰) يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ أَبْنَآءَ هُمْ (البقرۃ:۱۴۶) کہ نبی کو اس طرح سے پہچانتے ہیں جس طرح باپ اپنے بیٹے کو (ایضاً ص۳۴۶) لَقَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا (سورۃ ہود:۶۲) کہ صالح علیہ السلام نے نبوت کا دعوی کیا تو ان کی قوم نے کہا کہ اے صالح آج سے پہلے تیرے ساتھ ہماری بڑی بڑی

امیدیں وابستہ تھیں تجھ کو کیا ہو گیا کہ تو نبی بن بیٹھا (ہود:۶۲) گویا جب نبی ابھی دعویٰ نہیں کرتا تو قوم اس کی مداح ہوتی ہے مگر جب دعویٰ کر دیتا ہے تو هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ (القمر:۲۶) کہنے لگ جاتے ہیں یہ اول درجے کا جھوٹا اور شریر ہے (ایضاً ص ۳۴۷) دلیل کو مکمل یوں کیا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی سابقہ زندگی کے بارے میں چیلنج دیا تھا اور اسے آج تک کسی نے قبول نہیں کیا سوائے محمد حسین بٹالوی کے جس نے مرزا کے بارے میں لکھا کہ یہ شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار وصداقت شعار ہے (از مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۳۳۱)

جواب: اس کے بارے میں چند باتیں یاد رکھیں:

۱) ہم بار بار بتا چکے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ختم نبوت کے دعویٰ کے بعد ہم کسی مدعی نبوت کی تصدیق کا سوچ بھی نہیں سکتے عیسیٰ علیہ السلام انبیاء سابقین میں سے ہیں جب تشریف لائیں گے تو امت مسلمہ خود پہچان لے گی ان کو دعویٰ کرنے یا معجزات دکھانے کی ضرورت نہ ہوگی۔

۲) سورۃ ہود کی آیت کریمہ حضرت صالح علیہ السلام کے بارے میں ہے وہ انبیاء سابقین سے ہیں باقی دو آیتوں میں قرآن کریم نے نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ سیرت کو پیش کر کے آپ کے سچا ہونے کا ثابت کیا ہے اور آپ کے سچا ہونے سے مرزائے قادیاں خود بخود جھوٹا ہو جاتا ہے کیونکہ جس طرح آپ دعویٰ نبوت میں سچے ہیں ختم نبوت کے دعوے میں بھی سچے ہیں۔ ان ظالموں کو پتہ نہیں کہ اگر قادیانی سچا ہو جائے تو نبی ﷺ معاذ اللہ جھوٹے ٹھہریں گے۔

۳) اصل بات یہ ہوئی کہ مرزا قادیانی نے جب براہین احمدیہ کے پہلے حصے لکھے اور ان میں اپنے شیطانی الہامات کی بھر مار کر دی تو علماء لدھیانہ نے انہی دنوں اس کو کافر کہہ دیا (رئیس قادیاں ج۲ ص۱،۲) حرمین شریفین کے علماء نے ان کی تائید کر دی (ایضاً ص۱۰) مرزا قادیانی کا مولوی محمد حسین بٹالوی سے پرانا تعلق تھا اس نے قادیانی کی عبارتوں کی تاویل کرتے ہوئے ایک تقریظ اپنے رسالہ میں شائع کر دی جس میں لکھا کہ میں مصنف کو فلاں وقت سے جانتا ہوں [از سیرۃ المہدی ج۱ ص۲۶۵ تا ۲۶۷] مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے:

لدہیانہ کے مولویوں محمد اور عبدالعزیز اور عبداللہ نے اسی زمانہ میں اعتراض کیا تھا کہ یہ شخص اپنا نام عیسیٰ رکھتا ہے اور عیسیٰ کی نسبت جس قدر پیشگوئیاں ہیں وہ سب اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور ان کا جواب مولوی محمد حسین نے اپنے ریویو میں دیا تھا کہ یہ اعتراض فضول ہے کیونکہ براہین میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا اقرار بھی تو موجود ہے (نزول المسیح در روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۵) اور جب قادیانی زیادہ بڑھ گیا تو بٹالوی صاحب نے ۲۰۰ علماء سے قادیانی کے کفر کا فتویٰ حاصل کیا جو ۱۸۹۲ء میں شائع ہوا (سیرۃ المہدی ج ا ص ۲۶۹)

۴) قادیانی کا کردار انتہائی گندہ تھا صرف ایک تقریظ کو لئے پھرتے ہیں جب تقریظ لکھنے والے نے کافر کہہ دیا تو تقریظ تو کالعدم ہوگئی اُس تقریظ کو دکھاتے ہیں اور اسی زمانہ میں علماء لدھیانہ نے جو فتویٰ دیا اور حرمین شریفین کے علماء نے جو اس کی تصدیق کر دی اس کو کیوں نہیں دکھاتے؟

۵) یہ مرزائی کتنا بڑا جھوٹ بولتا ہے کہ قادیانی کے چیلنج کو کسی نے قبول نہیں کیا رئیس قادیاں اور ائمہ تلبیس میں جو کچھ قادیانی کے بارے میں لکھا گیا کس مرزائی نے اس کا جواب دیا ہے؟ قادیانی کے کردار کے بارے میں سیرۃ المہدی وغیرہ کتابوں سے حوالے دیئے جائیں تو یہ خادم ان سے یہ کہہ کر کیوں جان چھڑاتا ہے کہ ان میں غلطی کا امکان ہے (ص ج)

۶) اُس زمانے میں قادیانی ہی مدعی نہ تھا اُس کے مخالف بھی مدعی تھے قادیانی نبوت کا مدعی تھا اور اُس کے مخالف قادیانی کے کفر کے مدعی تھے قادیانیو! تم نے اُن حضرات کے کردار کو کیوں نہ دیکھا؟ تمہیں علماء لدھیانہ کے کردار میں کیا خرابی نظر آئی جن کا نام تو قادیانی لیتا رہا مگر ان پر کوئی تنقید نہ کر سکا اگر ان میں معمولی سی غلطی بھی نظر آجاتی تو یہ اتنا شور کرتا کہ دوسروں کی آواز سنائی نہ دیتی، مولوی محمد حسین بٹالوی کے مالی معاملات کے خلاف قادیانیوں نے کچھ نہ کچھ لکھا ہے (سیرۃ المہدی ج ۳ ص ۲۱۷) جبکہ علماءِ لدہیانہ کی مخالفت کا ذکر کرنے کے باوجود اُن کے صدق و امانت کے خلاف قادیانی کچھ نہ کہہ سکا پھر علماء لدھیانہ نے آخر تک اس فتویٰ سے رجوع نہ کیا۔

قادیانیو! علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے کردار کی بابت تم کیا کہتے ہو جنہوں نے فوت ہونے سے پہلے قادیانیت کے خلاف کام کرنے کی وصیت کی، سید یوسف بنوریؒ کے کردار کے بارے میں تمہارا کیا کہنا ہے جنہوں نے تحریک چلا کر تمہیں غیر مسلم قرار دلوایا؟ کیا ان سب کا اعلیٰ کردار، ان حضرات کا انتہائی خلوص اور ان کی للّٰہیت ان کے فتوی کے سچا ہونے کے لئے کافی نہیں۔

مرزے کا دعویٰ اعجاز:

مرزا قادیانی نے ''اعجاز احمدی'' اور ''اعجاز المسیح'' وغیرہ کتابیں لکھ کر چیلنج کیا کہ دنیا کا کوئی شخص میرا مقابلہ نہیں کرسکتا علماء نے فوری طور پر اس کا جواب دیا اور اس میں اغلاط نکالیں (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۳۴۶ تا ص ۳۵۰) یاد رہے کہ ایران کا مرزا علی محمد باب بھی کہتا تھا کہ مجھ جیسا کوئی کلام نہیں بنا سکتا، مولانا دلاوریؒ نے کیا خوب فرمایا کہ: میں باب کے مقابلہ میں قادیاں کے ''مسیح موعود'' کا نام نامی پیش کرتا ہوں ان کو بھی دعوائے اعجاز تھا اگر یہ دونوں اعجازی پہلوان ایک زمانہ میں ہوتے تو ان کا دنگل نہایت پر لطف رہتا (ائمہ تلبیس ج ۲ ص ۲۰۷)

قرآن پاک کے معجزہ ہونے کا انکار:

دراصل اس اندار میں مرزا نے قرآن کے معجزہ ہونے کا انکار کیا اور قرآن کے مقابل اپنا کلام پیش کیا ہے وہ اس طرح کہ قرآن کریم میں یہ چیلنج ہے کہ اس جیسی کتاب تو اپنی جگہ اس کی کسی سورت جیسی سورت بھی کوئی نہیں لاسکتا (البقرۃ :۲۳) مرزائی کہتے ہیں کہ لوگوں نے اعتراض کیا کہ قرآن کا یہ چیلنج جاہل عربوں کو تھا جب ہر طرف جہالت کا دور دورہ تھا ان لوگوں کا اس کی مثل نہ لاسکنا قرآن کی صداقت کی دلیل نہیں ہوسکتا، آج کوئی اس قسم کا چیلنج دے تو ایک نہیں ہزاروں اس کا جواب دینے پر آمادہ ہو جائیں۔

اس کے جواب میں قادیانی نے یہ نہ کہا کہ قرآن کی زبان محفوظ ہے اس کے معانی سمجھ آتے ہیں چلو وہ ان پڑھ اس جیسی کتاب نہ لا سکے تم ہی لے آؤ، تم سب کا اس کی مثل نہ لانا اس کے سچا ہونے کی دلیل ہے قرآن کے معجزات بہت زیادہ ہیں [حضرت نانوتویؒ نے مباحثوں میں

اس کا معجزہ ہونا ثابت کیا تھا] ایک معجزہ اس کا محفوظ ہونا ہے دنیا میں اس طرح کوئی کتاب محفوظ نہیں اور یہ حفاظت جیسے اس دور میں تھی آج بھی ہے مگر قادیانی نے اس کے بالمقابل یہ اعلان کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص مکالمہ مخاطبہ سے مشرف فرمایا ہے اور مجھ کو وہ علوم اور معارف عطا فرمائے ہیں کہ دنیا کا کوئی انسان ان میں میرا مقابلہ نہیں کرسکتا (از مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۳۴۸)

قارئین کرام غور فرمائیں کہ اس جواب میں قرآن پاک کے معجزہ ہونے کا اثبات ہے یا اس کے معجزہ ہونے کا انکار اور اس کے مقابل اپنا کلام پیش کرنے کی جسارت۔ مرزائیوں کا یہ فخریہ چیلنج خود کتنے کفریات پر مشتمل ہے۔ یہ جواب کس کا مانگتے ہیں اپنے کفر سے جلد توبہ کریں۔

قادیانیوں کو چیلنج:

قادنیو! چیلنج دینے کیلئے بڑا حوصلہ چاہئے، جو کچھ اچھے کام ہیں سب اللہ کی مہربانی سے ہیں، دنیا میں ایک سے ایک بڑھ کر علم وفہم والے موجود ہیں، لیکن تمہارے دعووں کا بطلان ثابت کرنے کیلئے خاص تمہیں کہتا ہوں اور اللہ کی رحمت سے پر امید ہوں کہ وہ عزت رکھے گا، حضرت نانوتویؒ نے تقریر وتحریر میں جس طرح نبی کریم ﷺ کا عقل وفہم میں نیز معجزات اور پیشگوئیوں میں سب سے ممتاز ہونے کو بیان کیا ہے اور راقم نے ان مضامین کو میلہ خدا شناسی، مباحثہ شاہجہانپور، حجۃ الاسلام اور قبلہ نما سے اخذ کرکے آیات ختم نبوت اور حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت میں دیا ہے، قایانیو! تم مرزائیت کی پوری تاریخ سے ایسے مضامین دکھادو۔

اوپر اوپر سے تم بھی تو ختم نبوت کے قائل ہو، جس طرح ہم نے قرآن کی ہر سورت سے ختم نبوت کو ثابت کیا تم بھی کرکے دکھاؤ یا ان دلائل کو باطل کردو۔ نماز کا تم بھی تو نام لیتے ہو کتاب ''نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ نماز'' میں جس انداز میں نماز کی حکمتوں کا ذکر ہے تم اس طرح پیش کردو۔ جس طرح ہم نے نبی کریم ﷺ کی سیرت پر باتصویر کتابچہ لکھا تم ویسا کتابچہ اپنے نبی کی سیرت پر لکھ کر دکھاؤ۔

☆☆☆☆☆☆☆

درس نمبر ۷ : آیات قرآنیہ سے غلط استدلال

۱) فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ [البقرۃ:۳۸] ''اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے تو ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے'' پتہ چلتا ہے کہ نبی آسکتے ہیں ۔

جواب: اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں یہ بات فرمائی تھی اس کے بعد بہت سے انبیاء آئے ہدایت لے کر آئے نبی علیہ السلام بھی ہدایت لے کر آئے۔آپ نے ختم نبوت کا اعلان کیا۔کیا یہ ہدایت نہیں ہے؟ اگر آپ کی ہر بات ہدایت ہے تو عقیدۂ ختم نبوت بھی ہدایت، اس کو ماننا بھی ضروری، اسلئے آپ کی آمد کے بعد کسی مدعی نبوت کی تصدیق تو کجا؟ کسی نئے نبی کا انتظار بھی سخت گمراہی کی بات ہے۔

۲) وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ [الاحزاب:۴۰] کا معنی بے ایمان یہ کرتا ہے کہ آپ نبیوں کی مہر ہیں آپ کی مہر سے نبوت ملتی ہے۔

جواب: آیت کریمہ کا معنی یہ ہے کہ آپ کی آمد سے نبیوں کی آمد پر مہر لگ گئی اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا یہی مطلب ساری امت مانتی چلی آئی ہے خود مرزا قادیانی نے خاتم کا معنی ''آخری'' مانا ہے وہ کہتا ہے: آدم سے مجھے یہ بھی مناسبت ہے کہ آدم توام [جڑواں] کے طور پر پیدا ہوا اور میں بھی توام پیدا ہوا پہلے لڑکی پیدا ہوئی بعدہٗ میں اور باینہمہ <u>میں اپنے والد کیلئے خاتم الولد تھا میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا</u>...... میں دنیا کے سلسلہ کے خاتمہ پر آیا ہوں (براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۳) لیکن اپنے مقصد کیلئے اس کا انکار کر دیا حالانکہ ایسے اجماعی معنی کا انکار مستقل کفر ہے یہ کہاں پڑے ہوئے ہیں؟ دین کے نام پر انسانوں کو فریب دینے والے کیا اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دے سکیں گے؟

۳) اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ [الحج :۷۵] مرزائی کہتے ہیں:

یَصْطَفِیْ مضارع ہےاورآیت کریمہ کامعنی یہ ہے کہ اللہ چنتا ہےیعنی اب بھی نبی بناتا ہےتو نبوت جاری ہے۔ختم نہیں ہوئی۔

جواب: آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ نبوت اللہ کے دینے سے ہے کسی کی محنت سےنہیں اور اللہ نے جس کو چننا تھا چن لیا۔رہا مضارع کا استعمال تو یہ نبی کریمﷺ کے زمانہ کے مطابق ہے قادیانی تو اُس زمانے میں نہ تھااس زمانے میں تو آنحضرتﷺ ہی نبی تھے۔پھر ہمارے زمانے میں قادیانی کی نبوت ماضی ہوگئی قادیانیوں کواس سے دلیل دینے کا کیا حق ہے وہ ایسی آیت لائیں جس میں ہوکہ سوسال پہلے قادیان میں نبی تھا۔

یہاں مضارع مستقبل کیلئے نہیں جیسے دوسری جگہ فرمایا : كَذٰلِكَ يُوْحِيْ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴿سورۃ الشوری آیت نمبر۳﴾ترجمہ:اسی طرح اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا آپ کی طرف وحی کرتا ہےاوران کی طرف بھی جوآپ سے پہلے تھے۔ اسی طرح اس آیت کریمہ کامعنی یہ ہوگا کہ اللہ نے حضرت محمدﷺ کواوران سے پہلے انبیاء کوچن لیا

۴) قادیانی کہتے ہیں سورۃ جمعہ کی آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ میں نبی کریمﷺ کی دوسری بعثت کا ذکر ہےاورقادیانی معاذ اللہ آپ کی دوسری بعثت ہے۔

جواب: اس کا جواب قادیانیوں کی اصطلاحات کے باب میں ہو چکا ہےمرزائیو! کیا آج تک تم نے کبھی مرزا قادیانی کیلئے دوسری بعثت کا مانا ہے کیاتم نے اپنے باپ دادا کیلئے یہ نظریہ پسند کیا ہے،اگر کوئی قائداعظم کی بعثت ثانیہ کا دعوی کرے تو حکومت اس کو کرسی پر بٹھائے گی یا پاگل خانے بھیجے گی۔کچھ تو سوچو کیا کہہ رہے ہو۔اللہ سےنہیں بندو سے ہی شرم کرلو۔

۵) يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ (المؤمنون آیت نمبر۵۱)''اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤاوراچھے کام کرو بیشک میں جانتا ہوں جو تم کرتے ہو''۔اس میں رسل کوخطاب ہےمعلوم ہوااور نبی بھی آئیں گے۔

جواب: مرزے کو ماننے والے جہاں ایسی آیت دیکھتے ہیں اپنے قادیانی پر فٹ کرنے لگ

جاتے ہیں نبوت تو کسی کو ملنے سے رہی یہی بتائیں کہ کیا قادیانی مرتد رزق حلال کھاتا تھا، کوئی شخص جو کسی محلے کا کبھی کونسلر بھی نہ بنا ہو وزیر اعظم کو ملنے والی مراعات پڑھ لے اور اپنے لئے اس کو ماننے لگے ایسے شخص کو عقل مند کون کہے گا؟ شیخ چلی سے زیادہ بیوقوف مانا جائیگا(۱)۔سورۃ

---

۱) مرزائیوں نے اور بھی کئی آیات سے اپنا مقصد نکالنے کی کوشش کی ہے ان سے کہو پہلے قادیانی کا ایمان تو ثابت کریں پھر اگلی بات چلے گی ذیل میں مختصر طور پر ان کے کچھ استدلال مع جواب دیئے جاتے ہیں۔

[۱] قادیانی کی جماعت کی ترقی درج ذیل آیات کی رو سے اس کے سچا ہونے کی دلیل ہے اگر ہو جھوٹا ہوتا تو کوئی اس کا نام لیوا باقی نہ رہتا(پاکٹ بک ص:۳۵۴) **فَإِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ** (المائدہ :۵۶) **أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ** (المجادلۃ:۲۲) **أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ** (المجادلۃ:۱۹) **أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ** (الانبیاء:۴۴) **إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا** (المومن:۵۲) **كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِيْ** (المجادلۃ:۲۲)

جواب: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں اور انبیاء کرام کا ذکر فرمایا ہے قادیانی کے کفریات آپ دیکھ چکے ہیں ان آیات کو اس کیلئے ماننا مستقل کفر ہے بیشک اللہ اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں مگر یہ مطلب نہیں کہ دنیا میں ہر وقت کئی رسول موجود ہوں، مرزائی بھی مرزا قادیانی کے بعد کسی کو رسولِ خدا نہیں مانتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قادیانی نے برائی سے یاد کیا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دفاع کیلئے کھڑا کر دیا یہ اللہ کی مدد ہوئی اور اگر کوئی ابوجہل کو یا فرعون کو گالی دے تو اس کا کوئی حمایتی نہ ہوگا۔ اگر قادیانی اپنے کفریات کے باوجود رسول ہے تو دنیا کا ہر کافر حکمران ایسا ہوگا۔

[۲] مندرجہ ذیل آیات سے پتہ چلتا ہے کہ جھوٹے ناکام ہوتے ہیں ان کا نام لیوا کوئی باقی نہیں رہتا اگر قادیانی جھوٹا ہوتا تو اس کو اس طرح ترقی نہیں ہوسکتی تھی آیات یہ ہیں: **فَنَجْعَل لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ** (آل عمران:۶۱) **أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ** (ھود:۱۹) **وَمَن يَلْعَنِ اللّٰهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيْرًا** (النساء:۵۲) **وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرىٰ** (طٰہٰ:۶۱) (باقی اگلے صفحہ پر)

المؤمنون میں کچھ انبیاء کا ذکر کر کے اللہ نے ان کی مشترکہ تعلیمات کا ایک حکم بیان فرمایا کہ جتنے سچے نبی ہوئے ان سب کو پاکیزہ چیزیں کھانے کا حکم تھا تاکہ یہ امت بھی حلال ہی کھائے دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس امت کو صراحۃً یہ حکم دیا (دیکھئے سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۷۲)

(باقی حاشیہ صفحہ گذشتہ) وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ (الاعراف:۱۵۲) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّٰهِ كَذِباً أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لاَ يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (الانعام:۲۲)

جواب: خدا تعالیٰ نے یہ تو نہ فرمایا کہ دنیا میں خدا کے نافرمانوں پر فوری عذاب آئے گا، اصل عذاب تو نیکی کی توفیق کا چھن جانا ہے، جس کی وجہ سے آخرت کا عذاب کفار کو آ کر رہے گا، مفتری صرف نبوت کا جھوٹا دعویدار ہی نہیں ہر مشرک و کافر اللہ پر افترا کرتا ہے، اور دنیا میں اکثر حکومتیں کفار کی ہیں تو جیسے ان حکومتوں کی وجہ سے کفار کو سچا نہیں کہہ سکتے قادیانیوں کو بھی دنیا ملنے کی وجہ سے سچا نہیں کہہ سکتے۔

[۳] قُلْ يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْآ اِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ الخ (الجمعة آیت نمبر ۶) اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹے موت کی تمنا نہیں کرتے، جبکہ قادیانی نے اپنے اشعار میں دعا کی اگر میں غلط کار رہوں تو مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دے اس کے باوجود اس کی جماعت ترقی کرتی گئی

جواب: یہ بات گذر چکی ہے کہ حق واضح ہونے کے بعد کوئی شخص اس کو قبول نہیں کرتا بلکہ اس کے خلاف دعا کرتا ہے اس کی دعائیں مردود ہیں حتیٰ کہ اگر وہ ہدایت کی دعا کرے تو ہدایت نہ ملے گی ارشادِ باری ہے: كَيْفَ يَهْدِيْ اللّٰهُ قَوْماً كَفَرُواْ بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ (آل عمران:۸۶)

[۴] جب دنیا میں گمراہی پھیل جائے تو نبی آتا ہے ارشاد فرمایا: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِيْ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيْ النَّاسِ (الروم:۴۱) وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ (الجمعہ:۲)

جہاں میں چار سو گمراہیاں زمانہ خود ہی ہے طالب نبی کا (پاکٹ بک ص ۳۵۶)

جواب: نصوص قطعیہ اور عقیدۂ محکمہ کے مقابلہ میں ایسی قیاس آرائیاں نہیں چل سکتیں، نبی ﷺ کی آمد کے بعد آپ کی امت ہر طرف پھیل گئی آپ کی تعلیمات موجود ہیں۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

درس نمبر ۸: احادیث نبویہ سے استدلال کی حقیقت

۱)   حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا فَاِنِّیۡ اٰخِرُ الۡاَنۡبِیَاءِ وَمَسۡجِدِیۡ اٰخِرُ الۡمَسَاجِدِ(مسلم ج ۱ ص ۴۴۶ ، نسائی

(باقی حاشیہ صفحہ گذشتہ) آپ نے بتایا کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی امام مہدی بھی اسی جماعت سے ہوں گے جب عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا تو اس جماعت کے افراد ان کا استقبال کریں گے، الحمد للہ وہ جماعت موجود ہے اس لئے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔

[۵]   عَالِمُ الۡغَیۡبِ فَلَا یُظۡهِرُ عَلَی غَیۡبِهِ أَحَداً ☆ إِلَّا مَنِ ارۡتَضَی مِن رَّسُولٍ (الجن :۲۶، ۲۷) اور قادیانی کی لاکھوں پیشگوئیاں پوری ہوئیں یہ اس کی نبوت کی دلیل ہے(ایضاً ص ۳۵۷)

جواب: کتنا بڑا جھوٹ ہے کہ قادیانی کی لاکھوں پیشگوئیاں پوری ہوئیں، اس کی پیشگوئیوں کی بابت ہم عجائبات کے باب میں کلام کر چکے ہیں وہاں یہ بھی گزرا کہ قادیانی کی اگر روزانہ ہزاروں پیشگوئیاں سچی ہوتیں تو بھی ہم اس کو نبی نہیں مان سکتے۔

[۶]   لَّا یَمَسُّهُ إِلَّا الۡمُطَهَّرُونَ (الواقعہ:۷۹) قادیانی نے دعوی کیا کہ قرآن کریم کے جو علوم اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کھولے ہیں کوئی عالم میرا مقابلہ تو کر کے دیکھے(ایضاً ص ۳۷۶ تا ص ۳۷۸)

جواب: قادیانی کی تفسیر یقیناً تفسیر ابن کثیر اور تفسیر روح المعانی کی طرح نہیں، لیکن اکابر نے ایسا دعوی نہیں کیا، اِس کو اپنے تفسیری نکات پر فخر ہے تو ''آیات ختم نبوت'' میں ختم نبوت کے بارے میں جو معارف لکھے گئے ہیں، قادیانی کی کتابوں سے ویسے معارف بھی نکال دو۔ نبوت تو ملنے سے رہی چلو تمہاری کچھ تو عزت بن جائے۔ لیکن عقیدہ کی خرابی کے باعث ان شاء اللہ تم ایسے معارف نہ لاسکو گے۔

[۷]   قادیانی نے مباہلہ کا چیلنج دیا اور یہ اس کے برحق ہونے کی دلیل ہے(ایضاً ص ۳۷۹)

جواب: قادیانی نے مباہلہ سے توبہ بھی تو کر لی تھی(دیکھئے رد قادیانیت کے زریں اصول ص ۲۵۵) پھر تم اس کو کس منہ سے پیش کرتے ہو، علاوہ ازیں اس کو مباہلہ کی کیا ضرورت پڑی پہلے اپنے نام کی اذان، اقامت اور نماز تو لائے۔ اتنا بے بس ہونے کے باوجود مباہلہ کا شور کرتا ہے۔(باقی اگلے صفحہ پر)

ج۲ص۳۵) پس بیشک میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ جیسے مسجد نبوی آخر المساجد ہے حالانکہ اس کے بعد اور بہت سی مسجدیں بنی ہیں اور بن رہی ہیں اسی طرح خاتم الانبیاء کے بعد اور نبی ہوسکتا ہے۔

جواب: مسجد کسبی چیز ہے نبوت وہبی نعمت ہے، مسجد بنانے کی ترغیب ہے نبی بننا یا بنانا مخلوق کے بس میں نہیں اللہ نے جن کو نبی بنادیا وہ بن گئے معراج کی رات سے مسجد اقصی میں موجود تھے رہا یہ کہ مسجد نبوی کو آخر المساجد کیوں فرمایا تو ایک وجہ اس کی یہ ہے کہ مسجد نبوی نبی کریم ﷺ کیلئے آخری مسجد تھی وفات سے پہلے آپ نے اس میں نمازیں ادا کیں اور اس کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آپ کی وفات ہوئی دوسری وجہ یہ ہے کہ حدیث پاک میں خاتم المساجد

---

[۸] مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ج وَإِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيْمٌ (آل عمران:۱۷۹) جس طرح نبی ﷺ کے زمانے میں مسلمانوں اور کافروں میں تمیز ہوئی پتہ چلا کہ ابوجہل کافر ہے ابوبکرؓ مومن ایسے ہی اللہ ایک مرتبہ پھر کسی رسول کو بھیج کر تمیز کردے گا (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص۲۵۰)

جواب: مطلب آیت کریمہ کا یہ ہے کہ جنگ احد جیسے واقعات کا ایک منشا یہ ہے کہ کھرے کھوٹے کو جدا جدا کردیں، بیشک اللہ تعالیٰ بغیر اس کے بھی جدا کرسکتا ہے مگر اس کی حکمت اس کو مقتضی نہیں ہاں وہ اپنے رسولوں کو جس قدر چاہتا ہے غیب کی یقینی اطلاع دے دیتا ہے (عثمانی ص۹۵) مگر اس میں یہ تو نہیں کہا کہ ہر زمانے میں یا ہر علاقے میں اللہ تعالیٰ انبیاء کو بھیجے گا لیکن آزمائشیں ہر زمانے اور ہر جگہ میں ہوتی رہیں اور ہو رہی ہیں۔

[۹] وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ج وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (النساء:۶۹) (باقی اگلے صفحہ پر)

سے مراد خاتم مساجد الانبیاء یعنی انبیاء کی مسجدوں میں یہ آخری مسجد ہے چنانچہ دیلمی ابن نجار بزار وغیرہ محدثین نے حضرت عائشہ سے یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے **اَنَــا خَــاتَـمُ الْاَنْبِیَـاءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِیَاءِ** (**کنز العمال** ج۱۲ص۲۷۰ کشف الاستار

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی فرمانبرداری سے انسان کو نبوت ملتی ہے (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص۲۵۱)

جواب: یہ قیاس خلاف نص ہے معتبر نہیں بلکہ یہ آیت تو ختم نبوت کی دلیل ہے دیکھئے آیات ختم نبوت ص۱۹۳، ۱۹۴۔ قادیانیوں سے ہم صرف یہ پوچھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی فرماں برداری کر کے آج تک کتنے مرزائی تمہاری اصطلاح کے مطابق ظلی بروزی نبی اور مسیح بنے ہیں قادیانی کی فرماں برداری سے کون کونسے ظلی بروزی بنے۔ یہ ظالم نبی ﷺ کیلئے وہ پسند کرتے ہیں جو ان کو اپنے لئے پسند نہیں۔

[۱۰] **اهدِنَــــا الصِّرَاطَ الْمُستَقِيمَ☆صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنعَمتَ عَلَيْهِمْ** (الفاتحہ:۵،۶)

اس میں انعام یافتہ لوگوں کے راستہ پر چلنے کی دعا ہے اور انعام یافتہ لوگوں کو اللہ نے نبوت کی نعمت بھی عطا فرمائی تھی دعا کا سکھانا بتا تا ہے امت میں اللہ نبوت رکھنا چاہتا ہے (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص۲۶۰)

جواب: یہ آیات تو ختم نبوت کی دلیل ہیں کیونکہ یہ اس ہدایت کو حاصل کرنے کی دعا ہے جس کو نبی کریم ﷺ لے کر آئے وہ ہدایت باقی ہے اس لئے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں (مزید دیکھئے آیات ختم نبوت ص۶۲) اس اعتبار سے جو شخص ہر نماز میں نماز کے علاوہ بھی یہ دعا پڑھتا ہے وہ ان شاء اللہ ہدایت پر رہے گا۔ اور قادیانیوں والا معنی لیا جائے تو ساری امت کیلئے یہ دعا بیکار رہی معاذ اللہ تعالیٰ۔ سوائے قادیانی ملعون کے کسی کو پورا فائدہ نہ ملا۔

[۱۱] **وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ أَنْ تَنْكِحُوْا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًاط إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا** (الاحزاب:۵۳) اگر یہ حکم صرف حضرت محمد ﷺ کیلئے ہوتا تو ازواج مطہرات کی وفات کے بعد اس حکم کے قرآن پاک میں موجود ہونے کا کیا فائدہ؟ معلوم ہوا یہ آنے والے رسول کی ازواج کیلئے ہے (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص۲۶۲) (باقی اگلے صفحہ پر)

ج ۲ص ۵۶ عن زوائد البزار مجمع الزوائد ج ۴ ص ۴) ترجمہ: میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد مساجد انبیاء کی خاتم اور آخر ہے۔

۲) بعض کتابوں میں ہے" لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِیْمُ لَکَانَ نَبِیًّا "اگر [نبی ﷺ کے صاحبزادے] ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے"۔ اور بعض احادیث میں ہے "لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ" "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے" پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور جب وہ نازل ہوں گے تو ان کی نبوت ختم تو نہ ہوگی۔ ان چیزوں کے ہوتے ہوئے کیسے کہا جاسکتا ہے کہ نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں؟

جواب: پہلی دو روایتوں میں تو ایک امر کو فرض کیا گیا ہے جب وہ نبی بنے ہی نہیں تو " لَانَبِیَّ بَعْدِیْ " کے خلاف کیسے ہوا؟۔ اگر آپ کے بعد ان کو نبوت ملتی تو اعتراض ہوتا جب ان کو نبوت

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) جواب: کیا نبی ﷺ کے فضائل کا علم ہونا فائدے کی چیز نہیں، کیا اسلامی تاریخ کا علم فائدے کی چیز نہیں۔ مرزائیوں میں کتنی جرات ہے اسلامی شریعت کو انہوں نے کھلونا بنا رکھا ہے۔

[۱۲] وَلَقَدْ جَآءَ کُمْ یُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَکٍّ مِّمَّا جَآءَ کُمْ بِهٖ حَتّٰٓی اِذَا هَلَکَ قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ☆الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ (المومن:۳۴،۳۳) مطلب یہ ہے کہ جیسے مصریوں کا عقیدہ تھا ویسا نہ رکھنا مصریوں نے یوسف علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ ان کے بعد کوئی رسول نہیں ایسے ہی نبی ﷺ کے بارے میں کہا گیا مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِکَ (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۲۶۲، ۲۶۳)

جواب: یوسف علیہ السلام نے تو نہ کہا تھا کہ میرے بعد کوئی رسول نہیں جبکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی رسول نہیں، اگر تمہارا معنی لے لیا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ قرآن تمہیں سمجھ آیا معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ کو سمجھ نہیں آیا تھا۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

ملی ہی نہیں تو اعتراض کیسا؟ اور عیسی علیہ السلام کے نازل ہونے کی احادیث متواتر ہیں، کوئی عالم اس کا منکر نہیں مگر حضرت عیسی علیہ السلام پہلے انبیاء میں ہیں نہ وہ نبی کریم ﷺ کے بعد پیدا ہوئے اور نہ ان کو نبوت نبی کریم ﷺ کے بعد ملی اس لئے ان کی آمد کا عقیدہ ختم نبوت کے خلاف نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ وہ نبی علیہ السلام کے تابع ہو کر آئیں گے نہ اپنی اتباع کی دعوت

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۱۳] وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا (الجن :۷) پہلی امتیں بھی ختم نبوت کا عقیدہ رکھتی تھیں اور یہ عقیدہ درست نہ تھا (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص۲۶۳)

جواب: یا تو یہ معنی ہے کہ تم نے سمجھا کہ اللہ کسی کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا یہ آخرت کا انکار ہونے کی وجہ سے غلط تھا، دوسری تفسیر یہ ہے کہ انہوں نے سمجھا تھا کہ اللہ کسی اور کو رسول نہ بنائے گا اور یہ عقیدہ ان کا اس لئے غلط تھا کہ انبیاء سابقین نے ختم نبوت کا دعوی نہیں کیا بلکہ آخری نبی کے آنے کی بشارت دی تھی لیکن نبی کریم ﷺ نے تو ختم نبوت کا اعلان کر دیا اس لئے اب یہی عقیدہ حق ہے۔

[۱۴] وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ☆ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِم مُّنذِرِينَ (الصافات:۷۱، ۷۲) جب قومیں گمراہ ہو جاتیں تو نبی آیا کرتے تھے اسی طرح اس مت میں (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص۲۶۴)

جواب: یہ امت اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اس میں ہر زمانے میں ایک بڑی جماعت حق پر رہی ہے اور رہے گی نئے نبی کی ضرورت نہیں، جب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو وہ جماعت ان کا استقبال کرے گی۔

[۱۵] وَإِن مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ط كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا (58) (بنی اسرائیل:۵۸) اس میں بستیوں کی ہلاکت کا ذکر ہے اور ہلاک کرنے سے پہلے کسی رسول کو بھیجتے ہیں وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا (بنی اسرائیل :۱۵) (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص۲۶۵) (باقی اگلے صفحہ پر)

دیں گے اور نہ اپنی پہلی شریعت کو نافذ کریں گے بلکہ ان کی آمد اس بات کو اور پکا کردے گی کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اس لئے کہ دجال کو مارنا کسی امتی کے بس میں نہ ہوگا اللہ تعالیٰ اس کام کیلئے کسی اور کو نبی نہ بنائیں گے بلکہ انبیاء سابقین سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیں گے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) جواب: اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو بھیجا ان کی رسالت کا ہر طرف اعلان ہوگیا پوری دنیا میں اذان بلند ہورہی ہے نماز ہورہی ہے حجت پوری ہوچکی ہے کسی نئے نبی کی کیا ضرورت قادیانی نے نبی بن کر کیا حجت پوری کی نہ اس کو اذان ملی نہ نماز۔ پھر ہر بستی میں نبی کے ہونے کا تو کوئی بھی قائل نہیں، قادیانی کے بعد جن بستیوں میں عذاب آئے سیلاب یا زلزلہ وہاں کونسا رسول گیا۔

[۱۶] الیومَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (المائدۃ:۳) اگر اسلام کسی کو نبوت کے منصب تک نہیں لے جاتا تو ماننا پڑے گا کہ یہ دین ناقص ہے (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص۲۶۶)

جواب: تیرے کامل نہ ماننے سے کیا ہوتا ہے اللہ نے اس کو مکمل بھی فرمایا اور نبی ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اعلان بھی فرمایا، جانتا ہے کن کو ناقص کہہ رہا ہے اللہ کے حبیب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو جو نبی الانبیاء ہیں امام الانبیاء ہیں، صحابہ کرام کو منصب نبوت تو نہ ملا لیکن اللہ نے ان کو کمالات نبوت عطا فرمائے تھے

اچھا چل بتا قادیانی کو تو ناقص مانتا ہے یا کامل اگر ناقص مانتا ہے تو اس کو چھوڑ دے اور اگر کامل مانتا ہے تو بتا اس کی فرماں برداری سے اس کے کتنے پیروکار مرزا قادیانی بن گئے؟

[۱۷] وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنصُرُنَّهٗ (آل عمران:۸۱) نبی ﷺ سے آنے والے کی اتباع کا معاذ اللہ عہد لیا گیا (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص۲۶۷)

جواب: بالکل جھوٹ ہے جب آپ کے بعد کسی نبی نے آنا ہی نہ تھا تو عہد لینے کا کیا معنی؟ دوسرے انبیاء سے آپ کی فرماں برادری عہد لیا گیا، آپ سے دوسروں کی اطاعت کا عہد نہیں لیا گیا، آپ رسول مطلق ہیں یعنی سب سے بڑے رسول ہیں نبی الانبیاء ہیں۔

نوٹ: عبدالرحمٰن خادم جیسے مرزائیوں نے اپنی کتابوں میں اسماء الرجال پر بھی بحث کی ہے یہ مرتد ہیں ان کو احادیث کے صحیح یا ضعیف کہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس لئے ان کے اس عمل سے قطعاً مرعوب نہ ہوں

درس نمبر۹ : آثارِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے صحیح معنی

سوال: تفسیر درمنثور میں ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "**قُوْلُوْا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ**" "تم نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین کہو مگر یہ نہ کہو کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں"۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

جواب: چونکہ احادیث متواترہ کے مطابق حضرت عیسی علیہ السلام قیامت سے پہلے تشریف لائیں گے ان کا نزول نبی کریم ﷺ کے بعد ہوگا حضرت عائشہؓ کا منشا یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نزول مسیح کا اعتقاد بھی رکھو۔ چنانچہ تفسیر درمنثور میں اس کے ساتھ ہی یہ روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک شخص نے یوں درود شریف پڑھا **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ** تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے **خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ** کہنا کافی ہے کیونکہ ہمیں بتایا جاتا تھا کہ عیسی علیہ السلام تشریف لائیں گے تو اگر وہ تشریف لائیں تو نبی ﷺ سے پہلے بھی ہوں گے بعد میں بھی (دیکھئے تفسیر درمنثور ج۶ ص۶۱۸ بحوالہ مصنف ابن ابی شیبۃ ج۹ ص۱۱۰]

تنبیه : کوئی صحابی نہ تو نبوت کا مدعی تھا اور نہ کسی نے مسیلمہ کذاب یا اسود عنسی یا کسی اور جھوٹے کو نبی مانا حضرت عیسی علیہ السلام کی آمد کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے یہ بات کہی کہ اس انداز سے "**لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ**" نہ کہا جائے جس سے حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام کی آمد کا انکار ہو جائے۔ اور جب مسلمانوں میں عیسی علیہ السلام کی آمد کا عقیدہ بھی معروف ہو گیا تو "**لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ**" اس عقیدہ کے ساتھ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہ ہوگا۔ اسلئے اس کے

بولنے میں کوئی کراہت نہیں۔قادیانی بے ایمان دونوں عقیدوں میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مخالفت کرتے ہیں حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کی آمد کا انکار کرتے ہیں اور ایک جھوٹے شخص کو نبی مانتے ہیں ان کو صحابہ کرامؓ کے اقوال پیش کرنے کا کیا حق ہے؟

درس نمبر۱۰ : بعض اکابر کی عبارات سے استدلال کا جواب

ایک اہم اصول:

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں مرزائیوں نے بزرگوں کی کوئی عبارت پیش کی تو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑی قیمتی اصول ذکر کر کے مرزائیوں کو بالکل ساکت کر دیا آپ نے فرمایا:

نمبرا بزرگوں کی باتوں کو نبیوں کی باتوں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا بڑے سے بڑے بزرگ کی بات بھی خدانہ کرے اس میں غلطی کا امکان ہوتا ہے مگر انبیاء علیہم السلام تو غلطی سے پاک ہوتے ہیں ان میں غلطی تسلیم کرنا منصب نبوت کی توہین کے برابر ہے۔

نمبر۲: کسی بزرگ کا کوئی شخص خواب بیان کرتا ہے یا اس کا کوئی جذب کی حالت کا قول جو شریعت کے خلاف ہو تو بحیثیت مفتی کے فتوی دیتا ہوں تمام مکاتب فکر اس مسئلہ میں میرے ساتھ ہیں کہ اگر کسی بزرگ کا قول شریعت کے خلاف ہو تو اس کی دو صورتیں ہوں گی اگر تو وہ مغلوب الحال یا کیفیت جذب میں بے اختیار خلاف شرع بات کہہ دیں تو ہو معذور ہیں یا جان کر کہا اگر جان کر خلاف شرع کہا تو ہم اس پر کفر کا فتوی لگائیں گے اب مرزا ناصر ہی بتائیں کہ مرزا صاحب معذور تھے یا کافر تھے معذور تھے تو نبی نہیں ہو سکتے اور اگر کافر تھے تو پھر مسئلہ ہی حل ہو گیا

مولانا شاہ احمد نورانی: حضرت مفتی صاحب کی بات کی میں تائید کرتا ہوں کہ شرعی مسئلہ یہی ہے کہ جو خلاف شرع بات کرے وہ معذور نہ ہو تو کافر ہو گا (پارلیمنٹ میں قادیانی مقدمہ ص ۱۰۵)

اب ذیل میں اکابر کی چند عبارات ملاحظہ فرمائیں:

۱) ملاعلی قاریؒ نے لکھا ہے اَلْمَعْنیٰ اَنَّهٗ لَا یَاْتِیْ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ یَنْسَخُ مِلَّتَهٗ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ اُمَّتِهٖ (موضوعات کبیر ص ۵۹) "یعنی خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت میں سے نہ ہو"۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ غیر شرعی نبی آ سکتے ہیں اور قادیانی کا دعوی بھی ہے کہ وہ غیر شرعی نبی ہے۔

جواب: قادیانیوں کو حضرت ملاعلی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس عبارت سے خوشی کس چیز کی؟ ان کے فتوی کی رو سے قادیانی پکا کافر ہے کیونکہ انہوں نے لکھا دَعْوَی النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِیِّنَا ﷺ کُفْرٌ بِالْاِجْمَاعِ ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنا بالا جماع کفر ہے (شرح الفقہ الاکبر ص ۲۰۱ طبع کانپور بحوالہ ختم نبوت کتاب وسنت کی روشنی میں ص ۲۷) قادیانی جب تھا ہی کافر تو نہ مہدی ہوا نہ مجدد نہ نبی نہ مسیح ۔ مرزائی لوگ ایسی عبارتیں پیش کرنے سے پہلے قادیانی کو اور اس کے ماننے والوں کو مومن تو ثابت کر دیں۔

ملاعلی قاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ بالفرض اگر نبی ﷺ کے بیٹے حضرت ابراہیمؓ نبی ہو جاتے یا حضرت عمرؓ کو نبوت مل جاتی تو وہ نبی علیہ السلام کے تابع ہوتے جیسے حضرت عیسی علیہ السلام آئیں گے تو باوجود نبی ہونے کے رسول اللہ ﷺ کے تابع ہوں گے (مگر ان دو حضرات کو نبوت نہ ملنی تھی نہ ملی معراج کی رات جب سب انبیاء کرام نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی ان میں عیسی علیہ السلام تو تھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا نبی کریم ﷺ کے لخت جگر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ تو وہاں نہ تھے) حضرت ملاعلی قاریؒ نے یہ تو نہ کہا کہ نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوا بھی ہے اور نہ یہ کہا کہ آپ کے بعد کوئی اور نبی ہوگا، اور نہ یہ کہا کہ اگر کوئی شخص نبوت یا دعوی کرے اس پر ایمان لے آنا۔ اس لئے قادیانیوں کو کوئی حق نہیں کہ ایسی عبارات پیش کریں۔

۲) امام شعرانیؒ فرماتے ہیں اِنَّ مُطْلَقَ النُّبُوَّةِ لَمْ تَرْتَفِعْ وَاِنَّمَا ارْتَفَعَتْ نُبُوَّةُ التَّشْرِیْعِ (الیواقیت والجواہر) مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں بعد آنحضرت ﷺ کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں صاحب شرع جدید کا آنا البتہ ممتنع ہے (دافع الوسواس فی اثر ابن عباس ص ۱۶

بحوالہ احمدیت پر اعتراضات کے جوابات ص ۱۱)

جواب: دونوں عبارتوں کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ نبی کریم ﷺ کے تابع ہوکر آئیں گے اس لئے ان کا آنا ختم نبوت کے خلاف نہیں۔ ان حضرات کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ کوئی شخص ایسی عبارات سے اپنے جھوٹے دعوی نبوت کا ثابت کرے گا ورنہ تطبیق کیلئے یہی کہتے کہ عیسیٰ علیہ السلام پہلے انبیاء میں سے ہیں اس لئے ان کی آمد ارشادِ نبوی ''لَانَبِیَّ بَعْدِیْ'' کے خلاف نہیں ہے۔ ان حضرات نے نہ تو نبی ﷺ کے بعد کسی کو نبی مانا ہے اور نہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی نبی کی آمد کے قائل ہیں اس لئے قادیانیوں کا ان سے استدلال ظلم عظیم ہے۔

۳) حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں اِنَّ النُّبُوَّۃَ تَتَجَزّٰی وَجُزْءٌ مِنْھَا بَاقٍ بَعْدَ خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ (مسوی شرح الموطا ج۲ ص ۲۱۶ طبع دہلی) کہ نبوت قابل انقسام ہے اور اس کا ایک حصہ خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد باقی ہے (احمدیت پر اعتراضات کے جوابات ص ۱۰)

جواب: یہ تو ہماری دلیل ہے کہ نبوت باقی نہ رہی اس کا جز باقی ہے اس لئے اگر کوئی شخص ہمارے سامنے نبوت کا دعوی کرکے اپنی اتباع کی دعوت دے جیسا کہ قادیانی نے کیا تو اس کا دعوی نبوت ہی اس کے جھوٹا ہونے کی بڑی دلیل ہے کسی اور دلیل کی احتیاج نہیں ٹھیک ہے کہ نبوۃ کا ایک جز باقی ہے مگر ایک جز پر کل کا اطلاق تو نہیں ہوسکتا ''پیاز'' شریف ''بریانی'' کا جز ہے مگر کوئی عقلمند پیاز کا نام بریانی نہیں رکھتا اچھے خواب نبوت کے ۴۶ حصوں سے ایک حصہ ہے (موطا امام مالک طبع مجتبائی ص ۳۷۸) مگر ایسا تو نہیں ہے کہ جس کسی کو بھی کوئی اچھا خواب آجائے وہ نبی ہوجائے۔

درس ۱۱ : عقیدۂ ختم نبوت شکوک وشبہات سے بالا ہے

قادیانیو ! یاد رکھو ختم نبوت کا عقیدہ ایسا نہیں جس میں کسی ایسے حوالے کی وجہ سے شک کرلیا جائے بلکہ یہ ایسا عقیدہ ہے کہ اگر بالفرض کوئی بڑا عالم، مفتی اور مجتہد کہہ دے کہ نبی ﷺ

کے بعد (سوائے عیسی علیہ السلام) کوئی نبی آئے گا یا یہ کہہ دے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی غیر مستقل نبی آئے گا تو وہ کہنے والا حکیم نوردین اور محمد احسن امروہی کی طرح کافر ہو جائے گا، ایسی چند عبارات پیش کرنے سے سے کیا حاصل؟ جرات ہے تو ''دروسِ ختم نبوت'' اور ''آیات ختم نبوت'' کے تمام دلائل کا جواب دو۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے   یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مقدمہ بہاولپور میں اسلام کے وکیل علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ تھے مرزائی وکیل ایک دفعہ کہنے لگا کہ فلاں بزرگ مرزا غلام احمد کو کافر نہیں کہتے آپ نے فرمایا نہ کہتے ہوں گے اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ اس نے اس بات کی تکرار کی دراصل بات یہ تھی کہ اس بزرگ سے نواب بہاولپور کا روحانی تعلق تھا مرزائی وکیل چاہتا تھا کہ شاہ صاحب کوئی سخت بات کہیں جس سے مقدمہ پر کوئی اثر پڑے شاہ صاحبؒ سمجھ گئے تھے اس لئے نرمی سے کہتے رہے کہ اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ جب اس نے تکرار کی تو شاہ صاحبؒ جلال میں آگئے اور تن کر فرمایا اللہ کی جہنم بہت وسیع ہے اس میں (اس بزرگ کا نام لے کر کہا) وہ بھی جا سکتا ہے فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ مرزائی حیران دیکھتا رہ گیا۔ (واقعات و کرامات اکابر علماء دیوبند ص ۲۱۵۔ از ثناء اللہ سعد)

درس نمبر۱۲: منکرین ختم نبوت کے لطائف

ایک شخص نے اپنا نام ''لا'' رکھ لیا اور نبوت کا دعویدار بن کر اسی حدیث کو اپنی نبوت کا گواہ بنالیا اور کہنے لگا کہ اصل عبارتِ حدیث یوں ہے'' لَا نَبِيٌّ بَعْدِيْ '' حدیث کے معنی یہ ہوئے کہ میرے بعد'' لا ''نامی شخص نبی ہوگا (کذا فی فتح الباری)

ایک عورت نبوت کا دعوی کر بیٹھی اور کہنے لگی کہ حدیث تو یوں ہے''لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ '' نہ کہ'' لَا نَبِيَّةَ بَعْدِيْ '' یعنی مرد کے نبی ہونے کا انکار ہے عورت کی نبوت کا انکار نہیں (فتح الباری شرح بخاری از ختم نبوت کامل ص ۲۳۵) ان لطیفوں کی وجہ سے ان مدعیان نبوت کا کفر بڑھ

جاتا ہے کیونکہ ان میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ استہزاء پایا جاتا ہے اور یہ منافقین کی عادت ہے (التوبۃ: ۶۵) اور منافقوں کا ٹھکانہ دوزخ میں سب سے نیچے ہے (النساء: ۱۴۵)

سوال: قادیانیوں کے حال کے مطابق کچھ مثالیں ذکر کریں۔

جواب: کسی نے بھوکے سے پوچھا دو اور دو کتنے؟ کہنے لگا چار روٹیاں۔ پنجابی میں کہتے ہیں بلی کو چھیچھڑوں کے خواب۔ اسی طرح قادیانیوں کو جہاں ایسی مجمل سی عبارت ملے اس کو اپنے فائدے میں سمجھ لیتے ہیں۔

چار آدمی گھوڑوں پر سوار دہلی کی طرف جا رہے تھے ایک آدمی گدھے پر پیچھے جا رہا تھا کسی نے شاہسواروں سے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہو پیچھے جو گدھے پر سوار تھا فوراً بولا کہنے لگا ہم پانچوں شاہسوار دہلی جا رہے ہیں۔ اسی طرح جہاں حضرات انبیاء کرام کا ذکر آتا ہے یہ ساتھ شامل ہونے کی کوشش کرتا ہے حتی کہ کہتا کہ سب انبیاء کے نام مجھے دے دیئے گئے اس لئے سب انبیاء کے فضائل اپنے فضائل بناتا ہے انبیاء کے حق میں اترنے والی آیات کو اپنے لئے بتاتا ہے (دیکھئے براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱۲)۔

درس نمبر ۱۳ : حضرت نانوتویؒ کی عبارات کا صحیح مطلب

۱۴) مرزائی کہتے ہیں کہ بانی دار العلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نبی ﷺ کے بعد نئے نبی کے آنے کا جائز مانتے تھے مولانا نے تحذیر الناس ص ۲۸ میں لکھا ہے۔ ''بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا '' (بحوالہ احمدیت پر اعتراضات کے جوابات ص ۱۰)

جواب: اس عاجز نے حضرت نانوتویؒ کی خدمات ختم نبوت پر مستقل کتابیں لکھیں جن میں یہ ثابت کیا کہ اس عقیدے کی جتنی خدمت مولانا نانوتویؒ نے کی کسی عالم نے نہ کی آپ کا کمال یہ ہے کہ ہندوؤں اور عیسائیوں میں جا کر عقیدۂ ختم نبوت کا اعلان کیا اور وہ لوگ رد نہ کر سکے، ہندو

نے کہا مسلمان خانہ کعبہ کی عبادت کرتے ہیں حضرت نے اس کا مفصل جواب دیا اور اس کے اندر نبی کریم ﷺ کی نبوت اور ختم نبوت کو ثابت کیا استقبال قبلہ کا حکم تو سب ہی لکھتے ہیں مگر اس سے ختم نبوت کو ثابت کرنا حضرت نانوتویؒ کا کمال ہے، پادری نے کہا نیند سے وضو کیوں ٹوٹتا ہے حضرت نے اس کا جواب دیا اور ضمن میں انبیاء کرام کی نیند کا ذکر کیا کہ ان کو غفلت نہیں ہوتی پھر ساتھ ہی ختم نبوت کو بھی ثابت کر دیا، پھر حضرت یہ خدمات اس کتاب کے بعد ہیں جس کا مرزائی حوالہ دیتے ہیں اگر حضرت منکر ختم نبوت ہوتے تو اول تو ان جگہوں میں ختم نبوت کا اعلان نہ کرتے علاوہ اس کے وہ مخالفین اس کتاب کی وجہ سے اعتراض کرتے لیکن ان کو کوئی جرات نہ ہوئی حضرت نے اپنے بیانات میں یہ ثابت کیا کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت اعلیٰ آپ عقل وفہم میں سب سے برتر ہیں آپ اخلاق میں سب سے آگے ہیں آپ کی پیشگوئیاں سب سے زیادہ ہیں۔ان مضامین کیلئے دیکھئے ہماری کتابیں: اسلامی عقائد، آیات ختم نبوت، خدمات ختم نبوت۔

اعتراض کرنے والے پوری عبارت نہیں پڑھتے:

حضرت کی جن عبارتوں کو مرزائی پیش کرتے ہیں وہ نامکمل ہیں اور کبھی ایک لفظ کی کمی سے سچا جملہ جھوٹا ہو جاتا ہے ارشاد باری ہے: ''وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اور ''لَاعِبِيْــــنَ'' کو چھوڑ دے اور کہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں زمین آسمان کا خالق نہیں ہوں (سورۃ الدخان آیت نمبر ۲۷) جبکہ پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے: ''اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے کھیل کیلئے پیدا نہیں کیا'' دیکھا آپ نے ایک لفظ کے حذف کرنے سے دونوں عبارتوں میں زمین آسمان کا فرق ہو گیا۔

پوری عبارت صدق اور نامکمل کذب۔ پوری عبارت ایمان اور نامکمل عبارت کفر ہے

تحذیرالناس صفحہ ۱۴،اور صفحہ ۲۸ کی عبارات کی وضاحت:

تحذیرالناس کی پوری عبارتیں ہم نے کتاب آیات ختم نبوت اور خدمات ختم نبوت میں لکھ دی ہیں اور ان کی بقدر ضرورت وضاحت وہاں کر دی ہے۔تحذیرالناس کی تین عبارتوں کو یہ

لوگ پیش کرتے ہیں یہاں ان عبارات کی مختصر سی وضاحت پر اکتفا کرتا ہوں۔تحذیر الناس صفحہ ۱۴ نیز صفحہ ۲۸ کی عبارات میں خاتمیت سے مراد افضیلت ہے ان عبارات میں نبی کریم ﷺ کی افضلیت سمجھاتے ہوئے یہ بات کہی ہے کہ اگر بالفرض نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی آئے تو آپ کے مرتبہ کو نہ پا سکے گا۔مگر یاد رہے کہ سوائے عیسی علیہ السلام کے اور کوئی نبی آپ کے بعد نہ آئے گا تو حضرت نانوتویؒ کا مقصد آپ ﷺ کی شان کو سمجھانا ہے۔ رہا یہ کہ آپ کے بعد کوئی نبی ہوسکتا ہے یا نہیں تو حضرت اس کتاب میں بھی اور دوسری کتابوں میں بھی یہ لکھتے ہیں کہ آپ کے بعد جو شخص کسی نبی کی آمد کو مانے وہ کافر ہے(مناظرہ عجیبہ ص۱۴۴)

حضرت کی تیسری عبارت تحذیر الناس صفحہ ۳ میں ہے اس کے بارے میں ایک اہم بات یہ یاد رکھیں کہ اس میں لفظ معنی سے مراد علت ہے،اس عبارت سے حضرت نانوتویؒ کا مقصد یہ ہے کہ عام مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ نبی علیہ السلام اس لئے خاتم النبیین (یعنی سب نبیوں کے ختم کرنے والے) ہیں کہ آپ آخر میں آئے جبکہ آپ خاتم النبیین (یعنی سب نبیوں کے ختم کرنے والے)اس لئے ہیں کہ آپ سب سے اعلیٰ ہیں حضرت اپنی ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی اور مفہوم میرے ہاں بھی آخری نبی ہے فرق صرف یہ ہے کہ میں نے اس کے ساتھ اس کی وجہ بتا دی ہے۔(از مناظرہ عجیبہ ص۱۴۳)

<u>دوسرے مکتب فکر کے علماء کی تائیدات:</u>

بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے مولانا احمد سعید کاظمی نے بھی لکھا کہ مولانا نانوتویؒ نے نبی ﷺ کو آخری نبی بھی مانا اور رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کے مدعی کو کافر اور کاذب بھی کہا(از مقالات کاظمی ج۲ص۲۵۱ مزید وضاحت کیلئے دیکھئے آیات ختم نبوۃ۵۵۶، ۵۵۷) مفتی احمد یار خان بریلوی نے حضرت نانوتویؒ کے مضمون کو درست مان کر اسے اپنے الفاظ میں یوں لکھا ہے: یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ حضور علیہ السلام کی موجودگی میں تمام پیغمبروں کے دین کیوں منسوح کر دیئے گئے؟ دنیا کا قاعدہ ہے کہ <u>ہر چیز اپنی اصل پر پہنچ کر ٹھہر جاتی ہے</u> بلکہ

اپنے آپ کواس اصل میں گم کر دیتی ہے رات بھر ستارے جگمگاتے ہیں مگر جہاں سورج چمکا سب چھپ گئے کیونکہ سب تاروں میں سورج ہی کا تو نور تھا تمام دریا سمندر کی طرف بھاگے جاتے ہیں کیونکہ ہر دریا سمندر سے بنا ہے سمندر سے بادل آیا پہاڑوں پر بارش بن کر یا برف بن کر گرا اس سے دریا بنا دریا اپنی اصل کی طرف بھاگا ایسا بھاگا کہ جس پُل نے، درخت، کسی عمارت نے اس کو روکنا چاہا اس کو بھی گرادیا مگر جہاں سمندر کے قریب پہنچا شور بھی جاتا رہا، روانی میں کمی ہوگئی اور جب سمندر سے ملا تو اس طرح فنا اور گم ہوگیا کہ گویا تھا ہی نہیں اور زبان حال سے کہا کہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی　　　تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اسی طرح تمام انبیاء کرام تارے ہیں حضور آفتاب حضور کو قرآن میں فرمایا گیا سِرَاجًا مُّنِيْرًا یا تمام انبیاء کرام دریا ہیں حضور علیہ السلام ان دریاؤں کے سمندر تمام نبوتیں ادھر ہی چلی آرہی ہیں فرعونی ہامانی نمرودی ہزار ہا طاقتیں سامنے آئیں ان کو پاش پاش کر دیا مگر سمندر نبوت کو پا کر سب نے اپنے آپ کواس میں گم کر دیا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

یہ انبیاء ومرسلین تارے ہیں تم مہر مبیں　　　سب جگمگائے رات بھر، چمکے جو تم کوئی نہیں

(شان حبیب الرحمٰن ص۳۲،۳۳) نیز لکھتے ہیں۔:معلوم ہوا کہ سارے پیغمبر علیہم السلام حضور علیہ السلام کے امتی ہیں اور حضور علیہ السلام نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء (شان حبیب الرحمٰن ص۳۳) اور حضرت نانوتویؒ لکھتے ہیں کہ غرض جیسے آپ ﷺ نبی الامۃ ہیں ایسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں (تحذیر ص۴) یاد رہے کہ نبی الانبیاء کے مفہوم کو حضرت نانوتویؒ نے بالذات کے لفظ سے بھی تعبیر کیا ہے۔

نبی الانبیاء ہونے کا معنی:

حضرت کا یہ جملہ : جیسے آپ نبی الامۃ ہیں ویسے نبی الانبیاء بھی ہیں

پوری تحذیر الناس کا خلاصہ اور مرکزی نکتہ ہے حضرتؒ کی اس عبارت سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

۱)　دیگر انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کے نبی تھے مگر نبی ﷺ کی نسبت امتی جبکہ نبی ﷺ

اپنی امت کے بھی نبی اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے بھی نبی تھے۔

۲) دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں کے مطاع مگر نبی ﷺ کے مطیع جبکہ آپ ﷺ امت کے لئے بھی مطاع اور انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے بھی مطاع تھے چنانچہ نبی کریم ﷺ جیسے امت کو نمازیں پڑھاتے تھے معراج کی رات سب انبیاء علیہم السلام کو آپ ﷺ نے نماز پڑھائی چونکہ مقتدی کو امام کی اطاعت کرنی ہوتی ہے اس لئے انبیاء کرام علیہم السلام نے اس رات آپ کی اطاعت کر کے امتی ہونے کا اظہار کر دیا۔

۳) دیگر انبیاء کرام علیہم السلام ایک وقت میں ایک سے زیادہ بھی ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں حضرت لوط علیہ السلام تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں حضرت ہارون علیہ السلام تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام تھے مگر نبی کریم ﷺ تنہا نبی تھے آپ کے ہوتے ہوئے تو کیا بعد میں بھی کوئی اور نبی نہ ہوا۔

۴) اگر بالفرض آپ ﷺ پہلے انبیاء کے زمانے میں ہوتے تو وہ آپ کی اطاعت کرتے کیونکہ آپ ان کے نبی ہوتے اور نبی کی اطاعت ضروری ہوتی ہے۔ ارشاد باری ہے: وَمَـــا اَرْسَـلْـنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (سورۃ النساء:۶۴) ”اور ہم نے جو رسول بھی بھیجا اس لئے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے“۔

۵) یہ کہ اگر بالفرض آپ ﷺ کے زمانے میں کوئی اور نبی آتا تو اس کو آپ ﷺ کی فرمانبرداری کرنا پڑتی وہ آپ کی اتباع کرتا آپ کا امتی ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا تھا کہ اگر تمہاری موجودگی میں محمد ﷺ تشریف لائیں تو تم کو ان کی پیروی کرنی ہوگی (تفسیر درمنثور ج ۳ ص ۲۵۲ تا ۲۵۴)۔

<u>تحذیر الناس کے بارے میں التماس:</u>

کچھ لوگ تحذیر الناس کی وجہ سے حضرت نانوتویؒ کو بدنام کرتے ہیں یہ بھی کہتے ہیں

کہ ۱۹۷۴ء میں تحریک کے دوران قادیانیوں نے اسمبلی میں تحذیر الناس کی عبارت پیش کی تھی جب کوئی شخص ایسی بات کرے تو اسے کہو کیا تو مرزائی ہے؟ ۱۹۷۴ء کی تحریک علماءِ دیوبند کی قیادت میں چلی اور مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار پائے تجھے اب کیا تشویش ہے؟ کیا تو چاہتا ہے کہ وہ تحریک کامیاب نہ ہوتی؟۔ تو لاہوری مرزائی ہے یا قادیانی مرزائی ہے؟ تمہارے خلیفہ کا کیا حال ہے؟ ''آیات ختم نبوت'' کے بارے میں تم نے کیا سوچا ہے؟ اگر وہ کہے میں مرزائی نہیں ہوں تو اسے کہو کہ مرزائی اس عبارت کو پیش کرتے ہیں تو قادیانیوں کی طرفداری کیوں کرتا ہے؟ مرزائیوں کو خوش کیوں کرتا ہے؟ کتاب ''آیات ختم نبوت'' وغیرہ میں ان عبارتوں کے مفہوم کو واضح کر دیا گیا تو کیوں نہیں دیکھتا؟

ٹھیک ہے کچھ حضرات نے تحذیر الناس کی بعض عبارات پر تنقید کی تھی، لیکن جب تحقیق کے بعد ثابت ہو گیا کہ حضرت نانوتویؒ کی یہ مکمل عبارات ہرگز عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف نہیں بلکہ اس عقیدہ کو مزید پکا کرتی ہیں، تو یوں کیوں نہ کہہ دیا جائے کہ ان حضرات کو تسامح ہو گیا ہو گا، تاکہ مرزائیوں کو پتہ چل جائے کہ نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا عقیدہ ایسا عقیدہ ہے جس کے بارے میں ان فرقوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

<u>خادم گجراتی مرزائی کا مغالطہ</u>: وہ کہتا ہے:

پھر یہ بات بھی غور کرنے کے لائق ہے کہ مولوی محمد قاسم صاحب فرماتے ہیں ''کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا''، ہم موجودہ دیوبندی علماء سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ بھی یہی الفاظ کہنے کیلئے تیار ہیں اور کیا آپ کا بھی یہی عقیدہ ہے یقیناً نہیں (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۲۸۷) اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مولانا نانوتویؒ کا کلام نہیں بلکہ ان کے کلام کا جز ہے جملہ نہیں بلکہ جملے کا حصہ ہے، مولانا نانوتویؒ کی پوری عبارت لاؤ میں ابھی اپنے قلم سے لکھوں گا۔ تفصیل کیلئے دیکھئے آیات ختم نبوت ص ۵۲۹، ۵۳۰

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّهْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ آمین

﴿سوالات﴾

س: اس باب کا خلاصہ تحریر کریں۔

س: قادیانیوں کے اعتراضات کو کس طرح لیا جائے؟

س: کیا کوئی مسلمان عالم عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف لکھ سکتا ہے؟

س: خالی جگہ پر کریں:

جس نے ختم......کا انکار کیا وہ حکیم............یا محمد علی......تو بن سکتا ہے مسلمانوں کا عالم نہیں رہ سکتا، کسی عالم دین کی عبارت کا مطلب، ہم عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف ہرگز نہیں لیں گے

س: حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے کلام سے ثابت کریں کہ مرزائیوں کے اعتراض کی بنیاد نصوص نہیں ان کی کافرانہ سوچ ہے؟

س: نبی کریم ﷺ کی سچی پیشگوئیوں کی اور قادیانی کی جھوٹی پیشگوئیوں کی کچھ مثالیں دیں نیز یہ کہ قادیانی جھوٹی پیشگوئیوں کا کیسے دفاع کرتا؟ اور اس کا جواب کیا ہے؟

س: بعض لوگ قادیانیوں کے اخلاق کی تعریف کرتے ہیں اس کا کیا حل ہے؟

س: قادیانی کی بداخلاقی کی کچھ مثالیں دیں نیز قادیانی کی کتاب نسیم دعوت سے وہ قول نقل کریں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کی اور وہ کسی عیسائی کے جواب میں بھی نہیں

س: ثابت کریں کہ مسلمان عقل کو دین کے تابع کرتا ہے جبکہ کافر دین کو اپنی عقل اور اپنی خواہشات کے تابع۔ نیز سرسید اور حضرت نانوتویؒ کا واقعہ لکھیں۔

س: نبوت رحمت ہے اس امت سے کیوں منقطع ہوگئی؟

س: وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ، فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهٖ ان آیات سے مرزائیوں نے کس طرح دھوکہ کھایا؟ اس کا ٹھوس جواب ذکر کریں اور یہ ثابت کریں کہ یہ آیات نبی کریم ﷺ کی صداقت اور ختم نبوت کی

دلیل ہیں جبکہ مرزائی اس کو نبی ﷺ کے کذب کی دلیل بنارہے ہیں۔

س: قادیانی کی شہرت کی مثال دیں۔

س: مرزا کی سیرت سے قادیانی کیسے دلیل دیتے ہیں؟ اوراس کا جواب کیا ہے؟

س: علماءلدھیانہؒ علامہ کشمیریؒ اور حضرت بنوریؒ کا کردار قادیانیوں پر حجت ہے وہ کیسے؟

س: قادیانی نے قرآن کے معجزہ ہونے کا انکار کیسے کیا؟

س: اس کتاب میں قادیانیوں کو دیئے ہوئے کچھ چیلنج ذکر کریں۔

س: سورۃ بقرۃ، سورۃ احزاب اور سورۃ الحج سے قادیانیوں کے استدلالات اور ان کے جوابات ذکر کریں۔

س: دو معنی سے خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ کا کونسا معنی درست ہے؟ [۱] آپ کی مہر سے نبوت ملتی ہے، [۲] آپ کی آمد سے نبیوں کی آمد پر مہر لگ گئی اب کوئی نیا نبی نہیں آئیگا

س: قرآن پاک سے ایسی آیات ذکر کریں جن میں فعل مضارع حال اور ماضی کیلئے ہے مستقبل کیلئے نہیں۔

س: قادیانی شیخ چلی سے زیادہ بیوقوف کیسے؟

س: مرزائی کہتے ہیں کہ قادیانی سچا تھا اس نے مباہلہ کا چیلنج دیا اس کا کیا جواب ہے؟

س: ارشادفرمایا: فَأُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ الآية اس سے قادیانی کیسے دلیل بناتے ہیں؟ اس کا رد کریں اور یہ ثابت کریں کہ یہ لوگ نبی ﷺ کیلئے اس کو پسند کرتے ہیں جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔

س: مَسْجِدِیْ آخِرُ الْمَسَاجِدِ سے استدلال قادیانی اوراس کا جواب ذکر کریں

س: سورۃ المومن سورۃ الجن اور سورۃ الصافات کی آیات سے استدلال اور جواب ذکر کریں

س: دین کے مکمل ہونے سے بے ایمان نے اجراء نبوت پر کیسے دلیل نکالی اوراس کا جواب کیا ہے؟

س: بزرگوں کی عبارات کے بارے میں مفتی محمودؒ کا ذکر کردہ اصول پیش کریں۔

س: یہ ثابت کریں کہ مرزائیوں کو اسماء الرجال پر بحث کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔

س: قادیانیوں کو صحابہ کرامؓ کے اقوال پیش کرنے کا حق کیوں نہیں؟

س: ملا علی قاریؒ اور شاہ ولی اللہؒ کے کلام سے قادیانی کیسے استدلال کرتے ہیں؟ اور اس کا جواب کیا ہے؟

س: علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ کی ایمانی غیرت کا ایک واقعہ پیش کریں۔

س: منکرین ختم نبوۃ کے لطائف اور قادیانیوں کے حال کے موافق کچھ مثالیں ذکر کریں۔

س: مجاہدین ختم نبوت میں حضرت نانوتویؒ کے کچھ امتیازات ذکر کریں

س: مخالفین حضرتؒ کی عبارات سے کیا کرتے ہیں؟ پھر ان عبارات کا صحیح مطلب لکھیں

س: یہ ثابت کریں کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک لفظ کی کمی سے کلام صدق سے کذب اور ایمان سے کفر بن جاتا ہے۔

س: تحذیر الناس صفحہ ۱۴ نیز صفحہ ۲۸ میں خاتمیت سے کیا مراد ہے؟ اور صفحہ ۳ میں معنی سے کیا مراد ہے؟

س: حضرت نانوتویؒ کے کلام سے منکر ختم نبوت کا کافر ہونا ثابت کریں۔

س: تحذیر الناس کی تائید میں دوسرے مکتب فکر کے علماء کی کچھ عبارات پیش کریں۔

س: نبی کریم ﷺ کے نبی الانبیاء ہونے کا مطلب تحریر کریں۔

س: بریلوی حضرات اگر تحذیر الناس کو پیش کریں تو ہم ان کو کیسے مطمئن کریں۔

س: خادم مرزائی نے کہا کہ مولانا نانوتویؒ کے جو الفاظ ہیں موجودہ دیوبندی علماء ان کو لکھنے کیلئے تیار نہیں اس لئے کہ جو عقیدہ مولانا نانوتویؒ کا ہے وہ موجودہ دیوبندیوں کا نہیں۔ اس میں اس کے جو چکر چلایا نیز اس کا کیا حل ہے؟

☆☆☆☆☆☆☆

﴿مدینہ منورہ کی تڑپ از مولانا محمد قاسم نانوتویؒ﴾

☆) امیدیں لاکھوں ہیں مگر بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگان مدینہ میں میرا نام شمار (قصائد قاسمی ص۹ شعر ۱۲۹)

☆) جیوں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مجھے مدینہ کے مرغ و مار (قصائد قاسمی ص۹ شعر ۱۳۰)

☆) اڑا کے باد مری مشت خاک کو پس مرگ
کرے حضور کے روضہ کے گرد نثار (قصائد قاسمی ص۹ شعر ۱۳۲)

☆) ولے یہ رتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا
کہ جائے کوچہ اطہر میں تیرے بن کے غبار
مگر نسیم مدینہ ہے گرد باد بنا (۱)
کشاں کشاں مجھے لے جا جہاں ہے تیرا مزار (قصائد قاسمی ص۹ شعر ۱۳۳،۱۳۴)

☆) رہے نہ منصب شیخ المشائخی کی طلب
نہ جی کو بھائے یہ دنیا کا کچھ بناؤ سنگار
ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں قمر کا جگر (۲)
کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جا پار (قصائد قاسمی ص۹ شعر ۱۴۳ تا ۱۴۴)

☆) الٰہی اس پہ اور اس کی تمام آل پہ بھیج
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کو شمار (قصائد قاسمی ص۹ شعر ۱۵۱)

---

۱) یعنی زندگی بھر ختم نبوت کا ادنیٰ خادم رہوں مرنے کے بعد قبر مدینہ میں بنے اور جسم جب مٹی بن جائے تو ہوا اس کو اڑا کر آپ کے روضہ کے گرد زیارت کیلئے آنے والوں کے قدموں کے نیچے بکھیر دے (۲) یعنی مجھے نہ مرتبے کی طلب نہ دنیا کے مال کی جیسے آپ کے ایک اشارے کے چاند کے دو ٹکڑے ہوئے اسی طرح ہمارے دل پہ ایسا اثر ہو کہ آپ کی محبت سما جائے۔ آمین یا رب العالمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا (فاطر:۳۲)

يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ ، يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ، وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ رواه البيهقى (مشكوة ج۱ ص۸۲ طبع بيروت)

باب نمبر۹

اکابر کی خدمات

اور

ہماری ذمہ داریاں

﴿باب نمبر ۹ کا خلاصہ﴾

تندرست رہنے کیلئے اچھی غذا کے ساتھ ساتھ فاسد اور مضر چیزوں سے بچنا بھی ضروری ہے اچھی غذا کھانے کے بعد تھوڑا سا زہر بھی چاٹ لیا جائے تو یقیناً نقصان ہوگا۔ عربی کا مقولہ ہے : اَلْوِقَایَۃُ خَیْرٌ مِنَ الْعِلَاجِ "دوا سے پرہیز بہتر ہے"۔ کسی بھی حکومت کی فرماں برداری کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اس حکومت کے باغیوں سے کنارہ کشی کی جائے ورنہ انسان اس حکومت کا باغی مانا جائے گا تو جس طرح سچ کی تصدیق ضروری اسی طرح جھوٹ کی تکذیب کے بغیر گزارا نہیں۔ اگر کہا جائے کہ صحیح جواب کے سامنے صحیح کا نشان اور غلط جواب کے سامنے × لگائیں تو جو طالب علم دونوں کے سامنے صحیح کا نشان لگا دے وہ بھی ناکام اور جو دونوں کے سامنے × لگائے وہ بھی ناکام، کامیاب وہ ہے جو صحیح کے سامنے صحیح کا نشان اور غلط کے سامنے × لگائے۔

اس ساری تمہید کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح سچے نبی پر ایمان ضروری ہے نبوت کے جھوٹے دعویدار کی تکذیب بھی ضروری ہے اس کے بغیر انسان مومن نہیں ہوسکتا۔ کوئی وزیر اعظم جعلی وزیر کو برداشت نہیں کرتا تو خدا کا سچا نبی کسی جھوٹے نبی کو کس طرح برداشت کرتا، وہ نبی جو ہر قسم کے گناہوں پر دوزخ سے ڈرائے جھوٹے مدعی نبوت کو وہ کس طرح برداشت کرے۔

یہی وجہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے جس طرح اپنی نبوت کا اعلان کیا کہ جب سے اعلان کیا کبھی اس سے رجوع تو کیا ذہول تک نہ کیا اذان میں اعلان کروایا خطوط میں کیا اور آپ کو جو نبی نہ مانے اس کو دوزخی بتایا اسی طرح آپ نے جھوٹے دعویداروں سے ڈرایا، ان سے کامل بیزاری اور شدید نفرت کا اظہار کیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم منکرین ختم نبوت سے بالکل دِلی تعلق نہ رکھیں، ہر مسلمان اپنی استطاعت کے مطابق اس مشن میں اپنی خدمات پیش کرے، صرف تحریک تحفظ عقیدۂ ختم نبوت والوں کی ذمہ داری نہیں آخر ہم نے بھی تو جان اللہ کو دینی ہے شفاعت کی اُن کو ضرورت ہے تو ہمارا بھی تو اس کے بغیر گزارا نہیں کیا ہم صرف دنیا کیلئے پیدا کئے گئے ہیں؟

درس نمبر ۱ : اکابر کی محنتوں کا اجمالی تذکرہ

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگی اس چیز سے معمور ہے کہ انہوں نے ہمیشہ آپ ﷺ کی تعلیمات کو یاد رکھا آپ کی محبت میں تڑپتے رہے، آپ کے بعد انہوں نے کسی مدعی نبوت کو برداشت نہ کیا نبی ﷺ نے مسیلمہ کذاب کی سفیروں کو قتل نہ کیا تھا وجہ یہ بتائی تھی کہ تم سفیر ہو حضرت ابن مسعودؓ نے ایک کو بعد میں دیکھا کہا تو وہی ہے؟ اس نے کہا ہاں، فرمایا کیا تو مسیلمہ کو نبی مانتا ہے؟ اس نے کہا ہاں فرمایا اب تو تو قاصد نہیں، فوراً اس کے قتل کا حکم دیا (مسند ابی یعلی موصلی ج ۵ ص ۱۰۶، ۱۱۵) نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں اس کو بڑی قربانی نہ فرمایا تھا بلکہ یوں جیسے پھونک ماری اور وہ اُڑ گئے (بخاری ج ۲ ص ۶۲۸)

امت مسلمہ کے سب علماء اتقیاء اولیاء زندگی بھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کا دم بھرتے رہے،، ان حضرات نے آپ کے بعد نبوت کے کسی دعویدار کو تسلیم کرنا تو کجا اس کی طرف التفات کرنا بھی برداشت نہیں کیا، ان کے زمانے میں نبوت کا کوئی دعویدار نہ ہوتا تو ختم نبوت کا عقیدہ ظاہر کرتے اور کوئی دعویدار ہوتا تو اس کو برملا کافر کہتے۔

ہر دور کے مسلمان بالخصوص علم وعمل میں قیادت کرنے والے امام ومؤذن، مصنف فقیہ محدث مفسر مفتی قاضی اور حاکم جو بھی شریعت کو نافذ کرتے یا رواج دیتے تھے سب خدامِ ختم نبوت تھے اور ہیں ان کی گھروں کی بچیاں بھی سب اس عقیدے کو مانتی تھیں۔ قادیانیو! تم کسی ایک کو بھی اس عقیدے سے محروم نہیں دکھا سکتے۔

آپ کہیں اتنا بڑا دعوی کیسے کر دیا؟ تو جواب یہ ہے کہ اگر کسی نبی کی آمد کا انتظار ہو تو نہ دین پر پختگی ہو، نہ اس کے اعلان واظہار میں اور نہ اس کی نشر واشاعت میں۔ صرف یہی دیکھ لیں کہ وراثت کی آیات کے آخر میں بتایا کہ جو عمل نہ کرے دوزخ جائے اب اگر انسان یہ مانے کہ اور نبی آئے گا تو کہے گا کہ اس سے پوچھ کر عمل کریں گے ہوسکتا ہے وہ کچھ چھوٹ دے دے۔

درس نمبر۲ : امام ابوحنیفہؒ اور حضرت نانوتویؒ کی خدمات

امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ مشہور ہے کہ جو شخص کسی مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرے تو وہ بھی کافر ہے کیونکہ اس نے عقیدۂ ختم نبوت میں شک کرلیا۔ یاد رہے کہ مرزا قادیانی حنفیوں کو مائل کرنے کیلئے کبھی ائمہ کی تعریف بھی کردیتا تھا ایک مرتبہ کہنے لگا: میں تو ان چاروں اماموں کو اسلام کیلئے ایک چار دیواری سمجھتا ہوں جس کی وجہ سے وہ منتشر اور پراگندہ ہونے سے بچ گئے......اس کا لڑکا کہتا ہے: حضرت مسیح موعود علیہ السلام یوں تو سارے اماموں کو عزت کی نظر سے دیکھتے تھے مگر امام ابوحنیفہ صاحب کو خصوصیت کے ساتھ علم و معرفت میں بڑھا ہوا سمجھتے تھے اور ان کے قوت استدلال کی بہت تعریف فرماتے تھے (سیرۃ المہدی ج۲ص۴۸) میں کہتا ہوں پھر بے ایمان نے دعویٰ نبوت کیوں کردیا؟

بہت علماء اس اعتبار سے نمایاں ہیں کہ انہوں نے ختم نبوت کے منکر اور مدعی نبوت کے منکر کا فتویٰ صراحۃً دیا اور اپنی کتابوں میں اس پر اجماع نقل کیا جیسے ملاعلی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ۔

حضرت نانوتویؒ کی خدمات کا تعارف:

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند کی تقریباً تمام تحریروں اور مطبوعہ تقریروں میں توحید خداوندی کے ساتھ ساتھ شان رسالت اور ختم نبوت کا اعلان واظہار پایا جاتا ہے بلکہ حضرت نانوتویؒ کی خوبی یہ ہے کہ اس زمانے میں ۱۸۷۶ء کو ایک مذہبی میلہ لگا جس میں عیسائی ہندو اور مسلمانوں کو اپنے اپنے مذہب کی نمائندگی کی دعوت دی گئی اس میں ایسے پادری اور پنڈت آئے جو کسی کو گنتی میں نہ لاتے تھے اور موضوع یہ تھا کہ اپنے اپنے مذہب کی حقانیت ثابت کریں۔ علاقے کے مسلمانوں کو فکر لگی انہوں نے حضرت نانوتویؒ کو اس میں شرکت کی دعوت دی آپ قرض لے کر اپنے خرچ پر گئے اس میں جا کر ایسا بیان کیا کہ دوسرے دیکھتے ہی رہ گئے اس میں آپ نے توحید، رسالت اور ختم نبوت کا ایسا اعلان کیا کہ ہندو اور عیسائی اعتراض نہ کرسکے گویا

آپ ان سب کو ختم نبوت کا عقیدہ منوا کر تشریف لائے۔

اگلے سال ۱۸۷۷ء کو انہوں نے انداز بدلا علاوہ ازیں ایک اور ذہین پادری کو لائے اور یہ سوچا کہ اب تو ہم مسلمانوں سے گذشتہ سال کی شکست کا بدلہ لیں گے، انداز یہ اختیار کیا کہ عین موقع پر کچھ سوال ایک پرچے پر لکھے ہوئے دیئے، کہنے لگے پہلے ان کا جواب ہو پھر اور بات ہوگی سوال بنانے والے ہندو تھے وہ اپنے مذہب کے مطابق جلد جواب دیتے عیسائی تو بوکھلا گئے ہر عالم کے بس کی بات نہ تھی کہ ان کا جواب دے مگر خدا کا شیر نانوتوی گرجتا ہے اور کہتا ہے کہ چاہئے تو یہ کہ آپ لوگ پہلے جواب دیں کیونکہ آپ کا دین پہلے ہے لیکن اگر تم جواب نہیں دیتے تو میں حاضر ہوں میں جواب دیتا ہوں جس کو اعتراض کرنا ہو آئے آپ نے آگے بڑھ کر جواب دیا اور کسی نے اعتراض کیا تو فوراً سے پہلے آ کر اس کو خاموش کر دیا دونوں سال آپ جیت گئے اور یہ شور مچ گیا کہ مسلمان بازی لے گئے۔

حضرت نانوتویؒ کے زمانے میں نہ قادیانی کا فتنہ تھا اور نہ خود کو مسلمان کہنے والا کوئی ختم نبوت کا منکر، یہ فتنہ آپ کے وفات کے چند سال بعد شروع ہوا حضرت کے زمانے میں یہ فتنہ ہوتا تو خدا جانے آپ کیا کچھ کر جاتے اس لئے میں کہتا ہوں کہ حضرت نانوتویؒ عقیدۂ ختم نبوت کے عاشق و مبلغ ہی نہیں مجدد و امام بھی تھے بلکہ ہندوستان میں تحریک ختم نبوت کے بانی مبانی بھی۔

درس نمبر۳ : علماءِ لدھیانہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی خدمات

حضرت نانوتویؒ کی وفات ۱۲۹۷ھ میں ہوئی اور قادیانی کے کفریات کا اظہار سب سے پہلے حضرت نانوتویؒ کی وفات کے چار سال بعد ۱۳۰۱ھ میں ہوا، اس وقت علماءِ لدھیانہ نے سب سے پہلے قادیانی کے خلاف کفر کا فتوی جاری کیا علماء لدھیانہ کے عقائد و نظریات اکابر علماءِ دیوبند والے ہی تھے جیسا کہ عنقریب واضح ہوگا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مرزا قادیانی اپنے کفریہ دعووں کی بنیاد اپنے الہامات بتاتا تھا خدا کی شان کہ اس پر فتوی کفر کی ابتدا بھی الہام سے ہوئی۔

قادیانی پر فتوی کفر الہامی ہے:

مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوریؒ فرماتے ہیں:

قادیانی نے پہلے مجدد ہونے کا دعوی کیا ''براہین احمدیہ'' نامی کتاب میں اپنی انتہائی مدح سرائی کے ساتھ ہی الحادوزندقہ کے جراثیم پھیلانے شروع کئے، ۱۳۰۱ھ میں قادیانی لدھیانہ گیا وہاں اپنی مجددیت کا نغمہ چھیڑ دیا کچھ علماء نے اس کی تائید کر کے امداد پر کمر باندھی ایک جلسہ میں کچھ حضرات اکٹھے تھے، اس میں منشی احمد جان مولوی شاہ دین اور مولوی عبد القادر[۱] صاحبان نے بیان کیا کہ کل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لدھیانہ تشریف لائیں گے اور ان کی مدح وستائش میں سخت مبالغہ کرتے ہوئے کہا کہ جو شخص ان پر ایمان لائے گا وہ گویا اول المسلمین ہوگا، یہ سن کر ایک اور عالم دین مولوی عبداللہ کھڑے ہوئے اور کہا گو کہ اہل مجلس پر میرا بیان شاق گزرے گا لیکن اس وقت جو بات حق تعالیٰ نے میرے دل میں القاء فرمائی ہے اس کے ظاہر کئے بغیر میری طبیعت کا اضطراب دور نہیں ہو سکتا بات یہ ہے کہ:

''مرزائے قادیاں جس کو تم اس درجہ بڑھا چڑھا رہے ہو وہ انتہا درجہ کا ملحد اور زندیق شخص ہے''

منشی احمد جان بولے کہ میرا ایسا ہی خیال تھا کہ کسی نہ کسی مولوی صاحب یا صوفی صاحب کے دل میں مرزا صاحب کی طرف سے ضرور حسد پیدا ہوگا۔

جلسہ برخاست ہونے کے بعد مولوی عبداللہ کے بھائی مولوی محمد صاحب نے جو مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی سابق صدر مجلس احرار اسلام لاہور کے جد امجد یعنی دادا صاحب اور مولوی

---

۱) جن علماء نے قادیانی کو کافر کہا ان کے والد کا نام بھی عبد القادر ہے مگر یہ عبدالقادر وہ نہیں ہیں کیونکہ کتاب ''الدلیل القوی'' کو مولانا سہارنپوریؒ اور حضرت نانوتویؒ کی زندگی میں ۱۲۹۵ھ میں مولانا محمد بن مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ نے طبع کروائی اس میں مولانا عبدالقادر کے ساتھ مرحوم لکھا ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ ۱۲۹۵ھ یا اس سے پہلے فوت ہو چکے تھے۔

زکریا صاحب(۱) کے والد تھے اپنے بھائی مولوی عبداللہ سے کہا کہ جب تک کوئی قطعی دلیل موجود نہ ہو کسی شخص کے خلاف زبان طعن نہ کھولنی چاہئے مولوی عبداللہ مرحوم نے فرمایا کہ میں نے اپنی طبیعت کو بہت روکا لیکن آخر الامر خدائے برتر نے اس موقع پر یہ الفاظ میرے منہ سے نکلوادیئے اور میں یقین کرتا ہوں کہ یہ الہام خداوندی ہے۔

مولوی عبداللہ اس دن بہت مغموم رہے بلکہ رات کو کھانا بھی نہ کھایا مولوی صاحب نے اس رات قادیانی کے متعلق دو متقی آدمیوں استخارہ کرایا اور خود بھی استخارہ پڑھ کر سوگئے [استخارہ کی تفصیلات رئیس قادیاں ج۲ص۲ میں دیکھئے] استخارہ کے بعد ان کو یقین ہوگیا کہ یہ شخص اسلامی پیرائے میں مسلمانوں کو گمراہ کررہا ہے، دنیا جمع کرنے کے درپے ہے دین کی طرف التفات نہیں ہے......پھر ان حضرات نے قادیانی کی کتاب براہین کا مطالعہ کیا تو اس میں کلمات کفریہ کی فراوانی پائی اس کے بعد شہر میں اعلان کردیا کہ یہ شخص مجدد نہیں بلکہ زندیق خارج از اسلام ہے اور فتوے چھپوا کر گردونواح کے شہروں میں روانہ کئے کہ یہ شخص مرتد ہے آئندہ کوئی شخص اس کی کتاب نہ خریدے (از رئیس قادیاں ج۲ص۱تا۳)

درس نمبر۴ : اکابر علماء دیوبند کی احتیاط کے ساتھ فتوی کی موافقت

یہ فتوی مختلف علاقوں کے علماء کے پاس گیا تو اکثر نے اس کی مخالفت کی کیونکہ ''براہین احمدیہ'' کے الہامات [یعنی کفریہ عبارات] اُن کی نظر سے نہ گزرے تھے اور جنہوں نے سرسری مطالعہ کیا انہوں نے مناسب تاویل کرلی......اس فتوی کی مخالفت کرنے والوں میں حضرت

---

۱) اس عاجز نے دورۂ حدیث سے پہلے ساری تعلیم مدرسہ اشرف المدارس فیصل آباد میں حاصل کی اس کے مہتمم مولانا یحیی لدھیانویؒ تھے جو مولانا زکریا لدھیانویؒ کے بیٹے اور مولانا حبیب الرحمٰنؒ سابق صدر مجلس احرار کے بھائی تھے فرمایا کرتے تھے کہ میں دیوبند میں ۱۱ سال پڑھا ہوں، موصوف حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد اور قاری محمد طیبؒ صاحب کے ساتھی تھے۔

گنگوہیؒ بھی تھے آپ نے کہا کہ براہین احمدیہ کے بعض اقوال میں خلجان پیدا ہوتا ہے اس کی مناسب تاویل کرلی جائے......اوردائرہ اسلام سے نہ نکالا جائے۔

علماءلدھیانہ کوتعجب ہوامولانا عبدالعزیز صاحب نے جمعہ میں اس کا جواب دے دیا تھا علماءلدھیانہ نے حضرت گنگوہی کے مکتوب کا تحریری جواب لکھا(۱) کہ اس موقعہ پر علماء کا توقف کرنا عوام کو گمراہی میں ڈالنا ہے عوام تاویل کونہیں جانتے پھر مرزا کے حالات کی آپ کو اطلاع نہیں ہے۔اورحدیث **اَلْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ** کے ظاہری معنیٰ گوآپ کے کلام کے مؤید ہیں لیکن وہ معنیٰ کسی محدث نے مرادنہیں لئے ورنہ جوغیرمسلم توحیدِ خداوندی کے تو قائل لیکن

---

۱) یادرہے کہ علماءلدھیانہ کا مسلک علماءدیوبندوالا ہی تھااس کے چندشواہددرج ذیل ہیں

[ا] انہوں نے حضرت مولانا احمدعلی سہارنپوریؒ کی کتاب'' **الدلیل القوی علی ترک القراء ۃ للمقتدی**''طبع کروائی اورمولانا احمدعلیؒ مولانا محمدقاسم نانوتویؒ کے اساتذہ سے ہیں۔

[۲] **الدلیل القوی** کے آخرمیں محمدحسین بٹالوی کےاستادمولوی نذیرحسین دہلوی کوچیلنج دیاہوا ہے جواس کی دلیل ہے کہ یہ حضرت حنفی تھے غیرمقلد نہ تھے،[یہ بھی یادرہے قادیانی پرفتوی کفر،محمدحسین بٹالوی غیرمقلد سے اختلاف کی وجہ سےنہیں بلکہ قادیانی کی اپنی عبارات کی وجہ سے تھا]**الدلیل القوی** ص۵۶میں چھپے ہوئےچیلنج کے الفاظ یوں ہیں: اشتہار

اگرمولوی نذیرحسین صاحب بنگالی دہلوی جو بانی مبانی فرقہ جدیدہ واستاذ مولوی محمدحسین صاحب لاہوری وغیرہ کے ہیں مولوی محمدومولوی عبداللہ ومولوی عبدالعزیزپسران مولوی عبدالقادرمرحوم لودیانوی کومسائل اختلافیہ میں ساکت کردےتوایک ہزارروپیہ للہ فقراءپرتقسیم کردیاجاوے گا۔

[۳] علماءلدھیانہ حضرات علماءدیوبند کی طرح عالم الغیب اورحاضرناظرصرف اللہ کو مانتے ہیں جیسا کہ اوپرخط کشیدہ عبارت میں گزرا۔

[۴] نظریات ایک جیسا ہونے کہ بناپرتو یہ حضرات حضرت گنگوہیؒ کی خدمت میں گئے مولوی محمدحسین بٹالوی نے بھی اختلاف کیا تھااس کے پاس نہیں گئے۔

آنحضرت ﷺ کی نبوت کے انکاری ہیں کافر نہ ہوئے اسی طرح جو مدعیان اسلام انبیاء اور اولیاء اللہ کو عالم الغیب اور حاضر وناظر یقین کرتے ہیں کافر نہ ہوئے......اور اسلام تو ایسی شے ہے جو ذراسی بات کا انکار کرنے سے باقی نہیں رہتا جو شخص الہام اور مجددیت کے پردہ میں برملا انبیاء کرام سے بڑھ کر دعوی کررہا ہے اور صدہا آیات قطعیات کو اس ضمن میں پس پشت ڈال رہا ہے وہ کیوں کافر نہ ہو............قادیانی کے بہت سے الہامات ایسے ہیں جو تاویل کو قبول نہیں کرتے مثلاً: وَالسَّمَاءُ مَعَکَ کَمَا ھُوَ مَعِیُ خَلَقْتُ لَکَ لَیْلًا وَّنَھَارًا.(اور آسمان تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے میں نے تیرے لئے رات اور دن کو پیدا کیا)......براہین جلد سوم کے دوسرے ورق کا مطالعہ کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس شخص نے آیات قطعیات سے انکار کیا ہے......آیت وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رِحْمَةً لِلْعَالَمِیْنَ آنحضرت ﷺ کے حق میں محکم ہے تو قادیانی اس آیت کا کیونکر مصداق ہوسکتا ہے اگر ایسی نصوص قطعیہ کو بزور تاویل کلیہ ٹھہرایا جائے تو حضور سرورِ کون ومکان علیه التحیة والسلام کی خاتمیت تو در کنار آنحضرت ﷺ کی نبوت کا ثبوت دینا بھی اہل اسلام کو متعذر بلکہ محال ہوجائے گا............اگر صاحب براہین آنحضرت ﷺ کو آیات قرآنی کا مصداق ٹھہراتا تو قابل اعتراض نہ تھا لیکن یہ شخص تو ہر آیت کے ترجمہ میں بالذات اپنے آپ کو ان کا مصداق ٹھہراتا ہے۔مرزا کا یہ دعوی : اَلْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ مَعَکَ کَمَا ھُوَ مَعِیُ پیغمبروں کے دعوی سے بڑھ کر ہے،اس مضمون کی کوئی آیۃ کسی پیغمبر کی شان میں نازل نہیں ہوئی۔جو شخص اہل قبلہ ہوکر ضروریات دین سے انکار کرے یا دوسرے کلمات کفریہ زبان پر لائے اس کی تضلیل وتکفیر سے اعراض کرنا اور اس کو مسلمان قرار دینا بڑی غلطی ہے(از رئیس قادیاں ج۲ص۶ تا ۸)

علماء لدھیانہ کی دارالعلوم دیوبند میں آمد اور فتوی کی موافقت:

حضرت گنگوہیؒ کے مکتوب ملنے کے کچھ دن بعد دارالعلوم دیوبند میں دستار بندی کا جلسہ تھا لدھیانہ سے کچھ علماء کرام دیوبند پہنچے وہاں حضرت گنگوہی اور مولانا یعقوب نانوتویؒ سے

اس موضوع پر گفتگو ہوئی، مولانا عبداللہ لدھیانویؒ نے حضرت گنگوہیؒ سے کہا کہ آپ ہمارے دلائل کا جواب تو دے دیجئے مولانا دلاوریؒ فرماتے ہیں: مگر یہ مطالبہ بے جا تھا کیونکہ مولانا گنگوہیؒ نے خدانخواستہ کسی نفسانی غرض کی بنا پر فتویٰ تکفیر کی مخالفت نہیں کی تھی بلکہ اصل یہ ہے کہ قادیانی صاحب اس وقت تک اپنے پورے رنگ میں ظاہر نہیں ہوا تھا اس لئے حاملین شریعت اس کے من گھڑت الہاموں کی تاویل کر کے ان کو کفر سے بچانا چاہتے تھے۔

مولانا یعقوب نانوتویؒ [جو مسلم شریف میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے شاگرد تھے۔سوانح عمری ص۱۴] نے فرمایا کہ میں غلام احمد کو ایک آزاد خیال لامذہب جانتا ہوں اور چونکہ آپ قریب الوطن ہونے کی وجہ سے اُس شخص کے تمام حالات سے بخوبی واقف ہیں اس کی تکفیر سے منع نہیں کرتا (۱) اس کے علاوہ آپ نے اس شخص کی کتاب براہین احمدیہ پڑھی ہے اور میں نے اور مولانا رشید احمد صاحب نے اس کا مطالعہ نہیں کیا۔

بہر حال حضرت گنگوہی نے فرمایا: مولانا محمد یعقوب ہم سب میں بڑے ہیں جو کچھ یہ فرمائیں گے مجھے بسر وچشم قبول ہوگا......دو تین دن کے بعد مولانا محمد یعقوبؒ نے ایک فتویٰ اپنے ہاتھ سے لکھ کر بذریعہ ڈاک لدھیانہ بھیجدیا جس کا مضمون یہ تھا کہ یہ شخص میری دانست میں لامذہب معلوم ہوتا ہے اس شخص نے اہل اللہ کی صحبت میں رہ کر فیض باطنی حاصل نہیں......اس کے الہامات اولیاء اللہ کے الہامات سے کچھ مناسبت اور علاقہ نہیں رکھتے۔

اس کے بعد شاہ عبدالرحیم سہانپوریؒ سے علماء لدھیانہ کی ملاقات ہوئی شاہ صاحبؒ نے

---

۱) حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا جو کچھ مولانا یعقوب صاحب فرمائیں مجھے منظور ہے اور مولانا یعقوبؒ نے قادیانی کو لامذہب آزاد خیال کہا نیز ان حضرات سے کہا کہ میں تم کو اس کی تکفیر سے منع نہیں کرتا کیونکہ تم قریب رہتے ہو تم نے اس کی کتاب دیکھی ہے۔اس سے پتہ چلا کہ اکابر علماء دیوبند نے علماء لدھیانہ کے فتوی کی تائید کر دی اس لئے وہ خوش ہو کر دیوبند سے گئے

فرمایا کہ میں نے قادیانی کے متعلق استخارہ کیا تھا میں نے دیکھا کہ یہ شخص بھینسے پر اس طرح سوار ہے کہ منہ دم کی طرف ہے جب غور سے دیکھا تو اس کے گلے میں زنار نظر آتا ہے جس سے اس شخص کا بے دین ہونا ظاہر ہے اس کے بعد شاہ صاحب نے فرمایا کہ جو علماء اس کی تردید میں اب متردد ہیں کچھ عرصہ کے بعد وہ بھی اسے خارج از اسلام قرار دیں گے، چنانچہ مولانا شاہ عبدالرحیم کی پیشینگوئی حرف بحرف پوری ہوئی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور تمام دوسرے اکابر امت جو قادیانی کی تکفیر سے پہلوتہی کرتے اور لوگوں کو اس سے منع کرتے تھے آئندہ چل کر اس کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دینے لگے (از رئیس قادیاں ص۹،۱۰)

درس نمبر۵ : قادیانی کا حضرت گنگوہیؒ پر لعنت کرنا

جب مولانا گنگوہیؒ پر قادیانی کفر و زندقہ کا حال پوری طرح منکشف ہو گیا تو انہوں نے بھی دوسرے علماء امت کی طرح انہیں مرتد اور خارج از اسلام قرار دیا تو قادیانی نے ان کو گالیاں نکالیں اور لعنت ڈالی، مولانا محمد رفیق دلاوریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی نے حضرت مولانا رشید احمدؒ جیسی پاکباز ہستی کو معاذ اللہ ملعون کہہ کر اپنی زبان درازی کا جو ہدف بنایا تو اس کی سزا خود خدائے قہار وشدید العقاب کی طرف سے ملے گی لیکن جیسا کہ اہل حق کا شیوہ ہے حضرت مولانا مرحوم نے قادیانیوں گالیوں کا جواب خاموشی کے سوا کچھ نہ دیا۔

علماء حق کی عظمت شان:

اور مولانا رشید احمد محدثؒ تو ان جلیل القدر علماء باعمل میں سے تھے جن کے متعلق حضرت سید موجوداتﷺ نے فرمایا ہے کہ عالم کیلئے آسمانوں اور زمین کے باشندے یعنی فرشتے اور جن وانس یہاں تک کہ پانی کے اندر مچھلی بھی مغفرت مانگتی ہے، اور عبادت گزار (غیر عالم) آدمی پر عالم کی ویسی ہی فضیلت ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی ستاروں پر، عالم انبیاء کے

وارث ہیں انبیاء نے علم کے سوا کوئی وراثت نہیں چھوڑی (احمد ترمذی ابوداود ابن ماجہ دارمی) اور فرمایا کہ عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ آدمی پر ہو۔ عالم پر اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے ملائکہ اور آسمان اور زمین کے رہنے والے یہاں تک کہ چیونٹی بھی اپنے سوراخ میں اور مچھلی پانی کے اندر ایسے شخص کے حق میں دعا گو ہے جو لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتا ہے (ترمذی، ابوداود، دارمی) اس تصریح کے بعد ہر شخص بسہولت اندازہ کرسکتا ہے کہ قادیانی ملہم کی لعنت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ پر پڑی یا خود قادیانی دشنام گو پر؟ (رئیس قادیاں ج۲ص ۳۷، ۳۸)

درس نمبر ٦: مرزا قادیانی کا مباہلہ سے فرار

مولوی محمد لدھیانویؒ فرماتے ہیں مولوی محمد حسین بٹالوی نے جو اہل حدیث کے مقتدا تھے انہوں نے مرزا قادیانی کی تائید وحمایت کا بیڑا اٹھایا اور اپنے ماہوار رسالہ ''اشاعۃ السنۃ'' میں ہماری مخالفت اور قادیانی کی تائید کرتے رہے گویا انہوں نے مرزائی کلمات کفریہ کو معاذ اللہ ''اشاعۃ السنۃ'' قرار دیا، مولوی محمد لدھیانویؒ فرماتے ہیں کہ اس سے ایک بڑا فائدہ ہوا کہ اکثر اہل علم کو قادیانی کے کلمات کفریہ معلوم ہوگے اور ہر طرف سے ہمارے فتوائے تکفیر کی تائید کی میں صدائیں بلند ہونے لگیں۔

یہاں تک کہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے قادیانی کے متعلق ایک استفتاء علماء حرمین کی خدمت میں روانہ کیا ان دِنوں مولانا رحمت اللہ مہاجر جو مکہ مکرمہ میں قیام فرماتے تھے مولانا رحمت اللہ نے براہین احمدیہ اور رسالہ اشاعۃ السنۃ کے فائل کا نبظر امعان مطالعہ فرما کر قادیانی کے کفر کا فتوی طیار کیا جس میں لکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی دائرۂ اسلام سے خارج ہے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے دوسرے علماء نے بھی اسی مضمون کے مطابق اپنی اپنی رائے ظاہر کی ...... مکہ معظّمہ کے مفتی اعظم نے فتوی میں لکھا کہ جو شخص قادیانی کے دعوے کی تصدیق کرے یا اس کی متابعت کرے وہ

بھی مدعی نبوت کی طرح کافر ہے اور اہل اسلام سے ان کا رشتہ نکاح و بیاہ صحیح نہیں (رئیس قادیاں ج ۲ ص ۱۰، ۱۱)

حرمین شریفین کا فتویٰ آنے کے چند روز بعد قادیانی نے صلح کا پیغام بھیجا کہ پادری لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں کہ جب علماءِ اسلام تمہاری تکفیر کے فتوے شائع کر رہے ہیں تو ہم کو تمہارا اسلام کی طرف دعوت دینا سخت ناروا ہے۔

مولوی عبداللہؒ صاحب نے اس کے جواب میں کہلا بھیجا کہ اگر مصالحت منظور ہے تو جمعہ کے دن جامع مسجد میں تمام مسلمانوں کے سامنے اپنے کلمات کفریہ سے تائب ہو جاؤ اور اگر ایسا منظور نہیں ہے تو ہم سے گفتگو کر کے ہم کو ساکت کرو اور اگر گفتگو بھی منظور نہیں تو ہم سے مباہلہ (ا) کرلو مرزا غلام احمد نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا اور لدھیانہ سے قادیاں کا راستہ لیا (ایضاً ج ۲ ص ۱۲)

اس سے ثابت ہو گیا کہ مباہلہ میں پہل کرنے والے ہمارے اکابر ہیں قادیانی ان کے مقابلہ میں نہیں آیا، پھر سالہا سال کے بعد کہیں قادیانی نے مباہلہ کی بات چھیڑی پھر اُس نے مباہلے سے توبہ کر لی تھی (رد قادنیت کے زریں اصول ص ۲۵۵) عبدالرحمٰن خادم پاکٹ بک ص ۳۷۹ میں کس طرح کہتا ہے کہ قادیانی نے مباہلہ کا چیلنج دیا کوئی اس کے مقابلہ میں نہیں آیا۔ مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ سالہا سال چیلنج دیتے رہے مرزائی مقابلہ میں نہ آئے اور ان شاء اللہ کبھی نہ آئیں گے۔

درس نمبر ۷ : علماءِ لدھیانہ نے کافر کیوں کہا؟

کبھی ایسا ہوتا کہ ایک جملہ اگر مومن بولے تو سچا مانا جاتا ہے، وہی جملہ کافر بولے تو جھوٹا ہوتا ہے کیونکہ مومن اپنے عقیدے کے مطابق اس کا معنی لے گا جبکہ کافر اپنے عقیدے کے مطابق۔ مثال کے طور پر ایک جملہ ہے'' مجھے اس دوائی نے فائدہ دیا'' اگر کافر بولے تو کفر ہے

اس کا مطلب یہ ہے کہ دوائی نے خود فائدہ دیا اس دوائی کی خاصیت یہ ہے کہ اس بیماری میں لازماً فائدہ دیتی ہے جبکہ مومن یہی جملہ بولے تو درست ہے اس کا معنی ہے اللہ نے اس کو میرے لئے فائدے مند بنادیا۔

کسی شخص پر فتوی لگانے کیلئے یہ جاننا ضروری ہوتا ہے کہ کہنے والا کون ہے اس کا عقیدہ کیسا ہے؟ کس پس منظر میں اس نے یہ بات کہی ہے۔ جن علماء نے قادیانی کی عبارات کی تاویل کی ان کے سامنے ایک تو پوری عبارتیں نہ تھیں انہوں نے گہری نظر سے کتاب کو نہ دیکھا تھا، علماء لدھیانہ کی زبان سے الہام سے ایک بات نکل گئی، اُن کو فکر ہوا کہ یہ بات سچی ہے تو اس کو عام کریں ورنہ اس سے رجوع کرلیں اس لئے انہوں نے قادیانی کی کتاب کو گہری نظر سے دیکھا، علاوہ ازیں دوسرے حضرات قادیانی کے حالات اور اس کے کردار سے واقف نہ تھے لدھیانہ چونکہ قادیاں سے قریب تھا ایک علاقے کی خبریں دوسرے علاقے میں آتی جاتی رہتی تھیں اس لئے ان کو قادیانی کے حالات کا بخوبی علم تھا، اسی لئے تو انہوں نے حضرت گنگوہیؒ سے کہا تھا کہ مرزا کے حالات کی آپ کو اطلاع نہیں ہے۔

مرزا قادیانی کا اس وقت دعوی یہ تھا کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے اور یہ جتنے الہامات ہیں وہ اس کے مجدد اور اعلیٰ درجہ کے ولی ہونے کی وجہ سے ہیں۔ وہ بھی علماء تھے اولیاء کو پہچانتے تھے انہوں نے دیکھا کہ اس کے کام کاج اولیاء والے تو نہیں ہیں یہ تو عملی زندگی میں عام مسلمان سے بھی گیا گزرا ہے، پھر جو لوگ اس کے قریب ہوتے ہیں اکابر سے کٹ جاتے ہیں یہ کیسا ولی ہے جو اکابر سے کاٹ رہا ہے اس لئے انہوں نے تحقیق کی نظر سے اس کی عبارتوں کو دیکھا۔

اس کا ذاتی کردار ٹھیک نہیں، ہندوؤں سے اس کی دوستی ہے، کتاب کو بہت گراں قیمت پر بیچتا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا مقصد دین کی اشاعت نہیں مال وزر کو جمع کرنا ہے، بیوی سے اچھا سلوک نہیں [اُس وقت قادیانی کی ایک ہی بیوی تھی]، خاندانی طور پر انگریز کا وفادار ہے ، ہمسائے تنگ، رشتے دار تنگ، اپنی تعریفیں کرتا ہوا نہیں تھکتا، انبیاء کی آیات اپنے لئے بنا رہا ہے

پھر تو دیگر انبیاء کرام کی نبوت ہی ثابت نہ ہوگی۔ اور انبیاء کرام کی نبوت کا منکر پکا کافر ہے۔

درس نمبر ۸: براہین احمدیہ سے چند خطرناک عبارات کا ذکر

۱) قادیانی کہتا ہے کہ میں نے دس برس پہلے خواب میں حضرت مسیح علیہ السلام کو دیکھا دونوں نے ایک ہی جگہ ایک برتن سے کھانا کھایا اور ایسے بے تکلف اور بامحبت جیسے دو حقیقی بھائی اور جیسے قدیم سے دو رفیق اور دلی دوست ہوتے ہیں وہاں ایک اور بزرگ کے ہاتھ کاغذ میں امت محمدیہ کے خاص افراد کے نام لکھے ہیں انہوں نے وہ کاغذ پڑھنا شروع کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسیح علیہ السلام کو امت محمدیہ کے ان مراتب سے اطلاع دینا چاہتے ہوں اس میں عبارت تعریفی تمام ایسی جو خالص خدائے تعالیٰ کی طرف سے تھی آخر میں اس عاجز کا نام آیا جس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عبارت تعریفی عربی زبان میں لکھی ہوئی تھی : هُوَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ فَکَادَ اَنْ یُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ ''یعنی وہ مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید وتفرید سو عنقریب لوگوں میں مشہور کیا جائے گا'' یہ اخیر فقرہ فَکَادَ اَنْ یُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ اسی وقت بطور الہام بھی القاء ہوا (از براہین احمدیہ ج ۳ در روحانی خزائن ج ۱ ص ۲۸۱ حاشیہ در حاشیہ)

ایک آوارہ قسم کا بدکردار آدمی ایسے خواب اور ایسے الہام بتا کر لوگوں کو کھینچے تو علاقے کے علماء کو فکر تو ہونی چاہئے کہ کہیں کل کو یہ شخص کوئی فتنہ نہ کھڑا کر دے۔

۲) قادیانی کہتا ہے: خدا نے ہم کو خواب میں ایک راجہ کے مرنے کی خبر دی ایک ہندو کو بتائی جب وہ خواب پورا ہوا تو وہ ہندو صاحب بہت ہی متعجب ہوئے کہ ایسا صاف اور کھلا ہوا علم غیب کا کیونکر معلوم ہو گیا (از براہین احمدیہ ج ۳ در روحانی خزائن ج ۱ ص ۲۸۴ حاشیہ در حاشیہ)

ایک تو قادیانی اس خواب کو اسلام کی حقانیت کیلئے پیش کرتا ہے۔ کیونکہ کتاب کا موضوع اسلام کی حقانیت ہے کیا اسلام کو اس کے خوابوں کی ضرورت تھی کیا اس میں اسلام کی توہین نہیں؟ پھر اس میں اپنے لئے علم غیب کا دعوی ہے اگرچہ ہندو کے الفاظ میں ہے مگر قادیانی

نے اس کی تردید نہ کی بلکہ دوسری جگہ اپنے لئے علم غیب کو مانا ہے (دیکھئے ایک غلطی کا ازالہ ص ۴، ۵ درروحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰، ۲۱۱) اور علماء لدھیانہ تو غیر اللہ کیلئے علم غیب ماننے کو کفر کہتے ہیں وہ اس کو کیسے برداشت کرتے؟

۳) قادیانی کہتا ہے: پس جبکہ بہرصورت ثابت ہے کہ خضر کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے علم یقینی اور قطعی دیا گیا تھا تو پھر کیوں کوئی شخص مسلمان کہلا کر اور قرآن شریف پر ایمان لا کر اِس بات سے منکر رہے کہ کوئی فرد بشر امت محمدیہ میں سے باطنی کمالات میں خضر کی مانند نہیں ہوسکتا؟ بلاشبہ ہوسکتا ہے بلکہ خدائے حی قیوم اس بات پر قادر ہے کہ امت مرحومہ محمدیہ کے افرادِ خاصہ کو اس سے بھی بہتر وزیادہ تر باطنی نعمتیں عطا فرمادے (براہین ج ۳ درروحانی خزائن ج ۱ ص ۲۹۵ حاشیہ)

بیشک اللہ قادر ہے مگر قادیانی کا مقصد قدرت خداوندی کو بیان کرنا نہیں بلکہ خود کو حضرت خضر علیہ السلام کی مانند بلکہ ان سے بہتر بتانا ہے حالانکہ حضر علیہ السلام کو بعض علماء نے نبی لکھا ہے اور امت کا کوئی فرد نبی کے برابر نہیں ہوسکتا مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ لکھتے ہیں راجح قول یہ ہے کہ وہ نبی تھے...... کسی ولی کیلئے جائز نہیں کہ وہ الہام کے ذریعہ کسی شخص کو قتل کرڈالے اس لئے کہ الہام میں مغالطہ کا امکان ہے الخ (قصص القرآن ج ۱ ص ۵۴۴، ۵۴۵) اور جو شخص شروع میں ایسی باتیں کرے گا بعد میں کیا گل کھلائے گا؟

۴) قادیانی کہتا ہے: ذاتی قابلیت بھی کہ جو الہام پانے کیلئے ضروری شرط ہے ہر فرد بنی آدم میں نہیں پائی جاتی اور اگر کسی میں ذاتی قابلیت پائی جائے تو وہ اب بھی بذریعہ الہام اپنے ما یحتاج میں خدائے تعالیٰ سے اطلاع پاسکتا ہے اور خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں چھوڑتا، خدا کی نظر عمیق ہر ایک انسان کی استعداد کے گہراؤ تک پہنچی ہوئی ہے وہ صاحب استعداد کو اپنی استعداد ظاہر کرنے سے کبھی محروم نہیں رکھتا اور ایسا کبھی نہیں ہوتا ہے کہ ایک شخص خدا کے علم میں استعداد معرفت اور ولایت یا نبوت اور رسالت کی رکھتا ہو اور پھر بعض حوادث ارضی کے باعث سے یا جنگلی پیدائش ہونے کی وجہ سے وہ اسی حالت میں مرجائے اور خدا اس کو اُس مرتبہ اقصیٰ تک نہ

پہنچادے جس تک پہنچنے کیلئے اس کو استعداد دے گئی تھی (براہین ج ۴ درر خ ج ا ص ۴۴۰ تا ۴۴۴)

اس عبارت میں قادیانی لوگوں کا اپنے دعوی نبوت کے قبول کرنے کیلئے تیار کر رہا ہے کیونکہ اس نے اپنے الہامات لکھ کر یہ بتا دیا کہ اس میں الہام کی قابلیت ہے اس لئے جس چیز کی اس کو ضرورت ہو اللہ تعالیٰ اس کو بتائے گا۔ امورِ شریعت کی بھی تو انسان کو ضرورت ہے اس میں اشارہ ہے کہ قادیانی کو اللہ سے براہِ راست ہدایات ملتی ہیں اس کو علماء اور مشائخ سے استفادہ کر کے دین حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔

۵) قادیانی کہتا ہے: حضرت عیسی علیہ السلام سے یہود نے معجزہ مانگا نہ دکھایا اس کا مطلب ہے کہ اس وقت تک مسیح سے کوئی معجزہ ظہور میں نہ آیا تھا تب ہی اس نے کسی گذشتہ معجزہ کا حوالہ نہیں دیا (از براہین ج ۴ درروحانی خزائن ج ا ص ۵۵۱ حاشیہ درحاشیہ) اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تکلم فی المھد کا انکار ہے۔

۶) قادیانی کہتا ہے: اب چند کشوف اور الہامات نو وارده بغرض افادۂ طالبین حق لکھے جاتے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً اگر خدا نے چاہا تو جو کچھ مواہب لدنیہ سے اس احقر پر ظاہر کیا جائے گا وہ اس کتاب میں درج ہوتا رہے گا الا ماشاء اللہ (براہین ج ۴ درروحانی خزائن ج ا ص ۵۵۵ حاشیہ درحاشیہ) علمی تحقیقات کا ذکر کرتا تو اور بات تھی مگر وہ تو اپنے کشوف والہامات کے گن گاتا ہے ایسے شخص کو بروقت نہ روکا جائے تو کسی طرح بھی فتنہ بن سکتا ہے۔

۷) مرزا نے اپنے الہامات کو صداقت اسلام کی دلیل بتایا چنانچہ کہتا ہے: اور ایک باعث ان کشوف والہامات کی تحریر پر اور پھر غیر مذہب والوں کی شہادتوں سے اس کے ثابت کرنے پر یہ بھی ہے کہ <u>تا ہمیشہ کیلئے ایک قوی حجت مسلمانوں کے ہاتھ میں رہے</u>...... پس جب یہ زمانہ گزر جائے گا اور ایک نئی دنیا نقاب پوشیدگی سے اپنا چہرہ دکھائے گی اور ان باتوں کی صداقت کو جو اس کتاب میں درج ہے بچشم خود دیکھے گی تو <u>اُن کی تقویت ایمان کے لئے یہ پیشین گوئیاں بہت فائدہ دیں گی</u> (براہین ج ۴ درروحانی خزائن ج ا ص ۵۵۸ حاشیہ درحاشیہ) کیا قرآن وحدیث کے

احکام یا اُن میں پائی جانے والی پیشین گوئیاں اسلام کی صداقت کیلئے کافی نہیں کیا سلف صالحین کی علمی خدمات کافی نہیں کیا ایسی عبارتوں سے پتہ نہیں چلتا کہ یہ شخص دنیا کو اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے۔اس کے نزدیک اسلام وہ دین ہے جو اس کی پیشگوئیوں سے ثابت ہو۔ایسے شخص کے الحاد میں کیا شبہ کیا جاسکتا ہے؟

٨) براہین ج۴ درروحانی خزائن ج۱ص۵۵۹تا۵۷۰حاشیہ درحاشیہ میں اپنی پیشگوئیوں کو ذکر کیا اور ان کے پورا ہونے کو اسلام کی صداقت کی دلیل بنایا حالانکہ جسے اپنے انجام کی خبر نہیں اُس کی پیشگوئیوں سے اسلام کی حقانیت کیسے ثابت ہوگی؟ مرزا قادیانی تو اسلام سے پھر گیا کیا اسلام سچا دین نہ رہا بیشک اسلام سچا تھا اور سچا رہے گا۔ایسے شخص کا اپنی پیشگوئیوں کو اسلام کی حقانیت کی دلیل بنانا اسلام دشمنی ہے۔

٩) اپنا کشف بتایا: میں عیسیٰ کے ساتھ ہوں (براہین ج۴ درروحانی خزائن ج۱ص۵۷۳ حاشیہ درحاشیہ)اس میں خود کو عیسیٰ قرار دیا ہے۔اور غیر نبی اپنے آپ کو نبی کہے تو کافر ہوگا۔

درس نمبر۹: قادیانی ان الہامات میں معذور نہ تھا

قادیانی نے براہین ج۴ درروحانی خزائن ج۱ص۵۷۷تاص۶۲۶ کے حواشی میں اپنے الہامات ذکر کئے ہیں جن میں آیات کے معانی میں واضح تحریفات کی ہیں اور اپنے دعووں کیلئے راہ ہموار کی کہ اگر لوگ ان کا انکار کریں تو تاویل کرکے جان چھڑاؤ،اور اگر وہ قائل ہوجاتے ہیں تو پھر اگلے دعوے کردو۔محمد حسین بٹالوی وغیرہ نے ان کی کھل کر تائید کی جس کی وجہ سے غیر مقلدین قادیانی کو بزرگ سمجھ کر اس کے جال میں پھنسنے لگے۱۸۹۱ء میں جب قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا انکار کرکے خود مسیح ہونے کا دعوی کیا تو بٹالوی صاحب مخالف ہوئے (سیرۃ المہدی ج۱ص۱۰۷)اب قادیانی کہنے لگا یہ میری چال میں پھنس گئے (اربعین درروحانی خزائن ج۱۷ص۳۶۹)

سوال: ہوسکتا ہے کہ قادیانی کو واقعی ایسے الہامات ہوئے ہوں پھر تو وہ معذور ہوگا۔

جواب: اگر اس کو ایسا الہام ہوا تو اس کو شریعت پر پیش کرے اگر شریعت کے موافق ہے تو قبول کرے ورنہ رد کر دے جب ذمہ دار علماءِ کرام حتی کہ حرمین شریفین کے مفتیان کرام نے کفر کا فتوی لگایا تو اس کو فوری رجوع کرنا ضروری تھا۔ ایسے الہام کی پیروی انسان کو کفر سے نہیں بچا سکتی۔

سوال: مرزا قادیانی کو مراق بھی تھا کیا وہ اس کی وجہ سے معذور نہیں؟

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ اُس وقت تک قادیانی کو دورے نہیں پڑتے تھے دورے پڑے اس کو بشیر اول کی وفات کے بعد ۱۸۸۸ء میں (سیرۃ المہدی ج ا ص ۱۶، ج ۲ ص ۱۵۱) اور براہین کے یہ حصے اس نے ۱۸۸۴ء میں دوسرے نکاح سے پہلے لکھے تھے (سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۱۵۱)

دوسری بات یہ ہے کہ جب اس کو دورے پڑنے لگے تو اس کو کبھی کبھی دورے پڑتے تھے ایسا پاگل تو نہیں تھا جس کو اپنی کبھی ہوش ہی نہ ہو، تیسری بات یہ ہے کہ اس کے ماننے والے تو سارے ایسے نہ تھے۔ اس لئے ان کیلئے ایسی عبارات کو ماننا کسی طرح روا نہیں ہے۔

درس نمبر ۱۰ : براہین احمدیہ سے کچھ اور کفریہ عبارات

ذیل میں براہین احمدیہ کے حاشیہ در حاشیہ سے کچھ عبارتیں دی جاتی ہیں بعض تو صراحۃً کفر ہیں بعض میں تاویل ہوسکتی ہے لیکن دوسری عبارتوں کے ہوتے ہوئے ان کی تاویل بے فائدہ ہے۔

☆ **بُوْرِکْتَ یَا اَحْمَدُ وَکَانَ مَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ حَقًّا فِیْکَ** اے احمد تو مبارک کیا گیا اور خدا نے جو تجھ میں برکت رکھی ہے وہ حقانی طور پر رکھی ہے (براہین ج ۴ در روحانی خزائن ج ا ص ۵۷۹) قادیانی کا نام تو غلام احمد تھا، خود کو احمد کہہ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت "اسمہ احمد" کو کھینچنے کیلئے راہ ہموار کر رہا ہے (دیکھئے ازالہ اوہام در روحانی خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) چونکہ اس کی نیت اس عمل سے کفر کی ہے اس لئے یہ عمل بھی کفر بنے گا۔ ☆ **اِنِّـیْ رَاضٍ مِـنْکَ اِنِّـیْ**

رَافِعُکَ ، اَلْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ مَعَکَ کَمَا ھُوَ مَعِیْ تجھ سے راضی ہوں میں تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں زمین اور آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسے وہ میرے ساتھ ہیں (براہین ج ۴ در روحانی خزائن ج ا ص ۵۷۹) سورۃ الضحیٰ اور سورۃ الم نشرح میں اللہ نے اپنے حبیب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے رضامندی اور رفع ذکر کے وعدے فرمائے قادیانی ان کو اپنے کی طرف نسبت کر رہا ہے تا کہ کل کو ان سورتوں کے مضامین کا خود کو مصداق قرار دے سکے، تیسرے جملے میں اس نے الوہیت کا دعویٰ کیا وہ کہتا ہے کہ آسمان و زمین جیسے اللہ کے فرماں بردار ہیں [ارشاد باری ہے: قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ فصلت:۱۱] ویسے ہی میرے ہیں گویا وہ خدائی میں شرکت کا مدعی ہے۔

☆ اَنْتَ وَجِیْهٌ فِیْ حَضْرَتِیْ، اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے میں نے تجھے اپنے لئے اختیار کیا (براہین ج ۴ در روحانی خزائن ج ا ص ۵۸۱) وجیہ قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرمایا (آل عمران: ۴۵) اور دوسرا جملہ: اِخْتَرْتُکَ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے (طہٰ:۱۳) قادیانی نے دونوں کو اپنے لئے کر لیا تا کہ کل کو دونوں آیتوں کا مصداق خود کو بنا کر مریدوں سے منوا سکے۔☆ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید و تفرید سو وہ وقت آ گیا جو تیری مدد کی جائے اور تجھ کو لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے (براہین ج ۴ در روحانی خزائن ج ا ص ۵۸۱) کیا اس میں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کے مفہوم کو ادا نہیں کیا گیا، اس طرح قادیانی خود کو نبی ﷺ کے مقابل لا رہا ہے۔ ☆ یَنْقَطِعُ آبَاؤُکَ وَیُبْدَأُ مِنْکَ. تیرے آباء کا نام اور ذکر منقطع ہو جائے گا یعنی بطور مستقل ان کا نام نہ رہے گا اور خدا تجھ سے ابتدا شرف و مجد کرے گا (براہین ج ۴ در روحانی خزائن ج ا ص ۵۸۲) مطلب یہ ہے کہ دین تجھ سے شروع ہوگا، ساری امت معاذ اللہ گمراہ ہو چکی ہے۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی (بخاری ج ا ص ۱۶) ☆ مَا کَانَ اللّٰهُ لِیَتْرُکَکَ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ اور خدا ایسا نہیں کہ تجھے چھوڑ دے جب تک کہ وہ خبیث اور طیب

میں صریح فرق نہ کرلے (براہین ج ۴ در روحانی خزائن ج ۱ ص ۵۸۳، ۵۸۴) قادیانی نے حق کا معیار اپنی ذات کو بنایا اس لئے اس عبارت میں وہ اپنے ماننے والوں کو طیب اور اپنے منکروں کو خبیث کہہ رہا ہے۔☆ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ جب مدد اور فتح الٰہی آئے گی اور تیرے رب کی بات پوری ہوجائے گی تو کفار اس خطاب کے لائق ٹھہریں گے کہ یہ وہی بات ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے (براہین ج ۴ در روحانی خزائن ج ۱ ص ۵۸۴، ۵۸۵) قرآن پاک کے مختلف مقامات کے جملوں قادیانی اپنی ذات کیلئے لے کر واضح تحریف کا مرتکب ہورہا ہے۔ پھر کل کو اگر اس کو ذرا کامیابی ہوگئی تو کہے گا دیکھو مجھے تو پہلے ہی یہ الہام ہوا تھا۔ ارے پیشگوئیوں کے صدق کذب کی بات بعد میں پہلے اپنے آپ سے کفر کا ازالہ کر

☆ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ یعنی میں نے اپنی طرف سے خلیفہ کرنے کا ارادہ کیا سو میں نے آدم کو پیدا کیا میں زمین پر کرنے والا ہوں یہ اختصاری کلمہ ہے یعنی اس کو قائم کرنے والا ہوں اس جگہ خلیفہ کے لفظ سے ایسا شخص مراد ہے کہ جو ارشاد وہدایت کیلئے بین اللہ وبین الخلق واسطہ ہو...... اور آدم کے لفظ سے بھی وہ آدم جو ابوالبشر ہیں مراد نہیں بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلہ ارشاد اور ہدایت کا قائم ہوکر روحانی پیدائش کی بنیاد ڈالی جائے گویا وہ روحانی زندگی کی رو سے حق کے طالبوں کا باپ ہے...... پھر اس کے بعد اس روحانی آدم کا مرتبہ بیان فرمایا اور کہا دَنَا فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی (براہین ج ۴ در روحانی خزائن ج ۱ ص ۵۸۵، ۵۸۶) سورۃ النجم میں جبریل کے حق میں جو آیات ہیں ان کو اپنے لئے کر کے تحریف کررہا ہے، نیز خود کو آدم کہہ رہا ہے مطلب یہ بتاتا ہے کہ اس سے روحانی سلسلہ کی بنیاد پڑے گی اس کا مطلب بھی یہ ہوا کہ ساری امت معاذ اللہ گمراہ ہوگئی یہ اپنی وحی سے ہدایت لائے گا ایسے مضامین کے کفریہ ہونے میں کیا شک؟

☆ یَا آدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ، یَامَرْیَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ یَا

اَحْـمَـدُ اسْـکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ نَفَخْتُ فِیْکَ مِنْ لَدُنِّی رُوْحَ الصِّدْقِ اے آدم اے مریم اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تیرے اندر پھونک دی ہے اس آیت میں بھی روحانی آدم کا وجہ تسمیہ بیان کیا گیا یعنی جیسا کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش بلا توسط اسباب ہے ایسا ہی روحانی آدم میں بلا توسط اسباب ظاہر یہ نفخ روح حقیقی طور پر انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے اور پھر بطور تبعیت اور وراثت کے بعض افراد خاصہ امت محمدیہ کو یہ نعمت عطا کی جاتی ہے (براہین ج۴ در روحانی خزائن ج ا ص ۵۹۰،۵۹۱)

آدم، مریم اور احمد جیسے بابرکت نام اپنے ساتھ خاص کر رہا ہے کیا پہلے جن ہستیوں کے یہ نام ہیں وہ اللہ کے ہاں معاذ اللہ مقبول نہ رہے جو ان کے نام تجھے دیئے گئے پھر پہلا جملہ قرآن پاک میں حضرت آدم علیہ السلام کیلئے ہے قادیانی اس کو اپنے لئے کہہ کر حضرت آدم علیہ السلام کا منکر ہو رہا ہے، اس طرح جن آیات ''آدم، مریم، احمد'' نام ہوں کل کو قادیانی کہے یہ میرے بارے میں ہیں، اس طرح اپنے مریدوں سے کفر پر کفر کروائے گا۔ ایسے ظالم کو اول مرحلہ ہی میں لگام دینا ضروری تھا۔

☆ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَدَّ عَلَیْھِمْ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ شَکَرَ اللّٰـہُ سَعْیَہٗ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ کے مزاحم ہوئے ان کا ایک مرد فارسی نے رد لکھا ہے (براہین ج۴ در روحانی خزائن ج ا ص ۵۹۱) مطلب یہ ہے کہ ساری دنیا کے کفر کے مقابل صرف یہ قادیانی کھڑا ہے اس کا دوسرا مطلب یہ نکلتا ہے کہ جو شخص قادیانی سے اختلاف رکھے گا وہ کافر ہوگا ☆ پھر اس کے بعد فرمایا: وَلَـوْ کَـانَ الْاِیْـمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ اگر ایمان ثریا سے لٹکتا ہوتا یعنی زمین سے بالکل اٹھ جاتا تب بھی شخص مقدم الذکر اس کو پالیتا (ص ۵۹۲) مراد رجل فارس یعنی مرزا کی اپنی ذات ہے مطلب یہ ہے اس کے سوا کوئی مومن نہیں ساری امت کو اس نے گمراہ سمجھ لیا اور جو شخص ساری امت کو گمراہ کہے کیا اس اکیلے کو گمراہ کہہ کر

سب کو بچالینا بہتر نہ ہوگا؟

☆ اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ مُنْتَصِرٌ سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ[مشرکین کے بارے میں۔راقم] وَاِنْ یَرَوْا آیَةً یُعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ [مشرکین کے بارے میں۔راقم] وَاسْتَیْقَنَتْهَا اَنْفُسُهُمْ [آل فرعون کے بارے میں۔راقم] وَقَالُوْا وَلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ [قیامت کے بارے میں۔راقم] فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ[نبی ﷺ کے بارے میں۔راقم] وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ [قرآن کی شان کے بارے میں۔راقم] کیا کہتے ہیں کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں جو جواب دینے پر قادر ہیں عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائے گی اور پیٹھ پھیر لیں گے اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے حالانکہ ان کے دل ان نشانوں پر یقین کر گئے ہیں اور دلوں میں انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب گریز کی جگہ نہیں اور یہ خدا کی رحمت ہے کہ تو ان پر نرم ہوا اور اگر تو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے اگرچہ قرآنی معجزات ایسے دیکھتے جن سے پہاڑ جنبش میں آجاتے، یہ آیات ان بعض لوگوں کے حق میں بطور الہام القا ہوئیں جن کا ایسا ہی خیال اور حال تھا اور شاید ایسے ہی اور لوگ بھی نکل آویں اور بدرجہ یقین کامل پہنچ کر پھر منکر رہیں (براہین ج۴ در روحانی خزائن ج۱ص۵۹۲،۵۹۳) [قادیانی نے ان سب کو اپنے اور اپنے مخالفین یا اپنے ماننے والوں کے ساتھ خاص کر لیا اور یہ ایسی تحریف ہے جس کے کفر ہونے میں کوئی شک نہیں]

☆ پھر اس کے بعد فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَرِیْبًا مِنَ الْقَادِیَانِ[اس میں سورۃ القدر کی آیت میں تحریف کی ہے۔راقم] وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ[قرآن کے بارے میں ہے۔راقم] صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا یعنی ہم ان نشانوں اور عجائبات کو نیز اس الہام پر از معارف وحقائق کو قادیاں کے قریب اتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا ہے خدا اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا یہ آخری

فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کیلئے حضرت نبی کریم ﷺ اپنی حدیث متذکرہ بالا میں اشارہ فرما چکے ہیں[اس کے بعد قادیانی آیت هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ سے بھی اپنی طرف ہی اشارہ نکالتا ہے (براہین ج۴ درروحانی خزائن ج ا ص۵۹۳) دیکھا آپ نے کہ قادیانی قرآن پاک میں لفظی تحریف بھی کرتا ہے اور معنوی بھی گویا وہ خود نبی بن گیا اور اس کا کلام قرآن کریم ہو گیا ایسے شخص کو کافر نہ کہا جائے تو کافر کون ہوگا؟

☆ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی توہین کر کے کہتا ہے کہ مجھے ایک کتاب دی گئی جس میں حضرت علیؓ تفسیر ہے اس کے بعد یہ الہام ہوا اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ[الزخرف:۴۳]، فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ تو سیدھی راہ پر ہے پس جو حکم کیا جاتا ہے اس کو کھول کر سنا اور جاہلوں سے کنارہ کر (براہین ج۴ درروحانی خزائن ج ا ص۵۹۹) پہلی آیت نبی کریم ﷺ کے بارے میں ہے قادیانی اس کو اپنے لئے لیتا ہے، دوسری میں ہے وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ [الحجر:۹۴] ہے قادیانی نے اس میں لفظی تبدیلی بھی کی اور معنوی بھی۔

☆ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِکَ فَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطَانُ میں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم نے تجھ سے پہلے امت محمدیہ میں کئی اولیاء کامل بھیجے پر شیطان نے ان کی توابع کی راہ کو بگاڑ دیا (براہین ج۴ درروحانی خزائن ج ا ص۶۰۰) اس میں نبی کریم ﷺ کو خطاب کر کے پہلے انبیاء اور ان کی امتوں کا حال ذکر کیا گیا قادیانی نے اس میں ایک تحریف تو یہ کی کہ نبی کریم ﷺ کی جگہ خود کو مخاطب بنایا دوسرا امم سابقہ کی جگہ اس امت کے کامل اولیاء مراد لئے، مقصد یہ ہے کہ اب ہدایت کا حصول صرف قادیانی سے ہوگا ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

☆ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ آج تو میرے نزدیک بامرتبہ اور امین ہے (براہین ج۴ در روحانی خزائن ج ا ص۶۰۰) یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ہے مصر کے بادشاہ نے ان کو یہ بات کہی تھی قادیانی نے اپنے لئے اس کو بنالیا۔

☆ یَحْمَدُکَ اللّٰهُ وَیَمْشِیْ اِلَیْکَ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے

(براہین ج۴ درروحانی خزائن ج ا ص ۶۰۰) قادیانی کو اپنی تعریفوں کا اتنا شوق تھا کہ اللہ تعالیٰ کو بھی معاذ اللہ اپنے تعریف کرنے والوں میں بتایا، پھر اللہ کی طرف مشی کی نسبت کردی۔ ٹھیک ہے کہ حدیث پاک میں اللہ کی طرف ایسی نسبت ہے مگر اس کو متشابہات سے مانا جاتا ہے، دوسروں کو تو زیب نہیں دیتا کہ اپنے طور پر متشابہات بنائیں۔

☆ **سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا** پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت سیر کرایا یعنی ضلالت اور گمراہی کے زمانہ میں جو رات کے مشابہ ہے مقامات معرفت اور یقین تک لدنی طور سے پہنچایا (براہین ج۴ درروحانی خزائن ج ا ص ۶۰۰) اس میں نبی کریم ﷺ کے معراج پر جانے کا ذکر ہے لیکن قادیانی نے ایک تو مفہوم میں تبدیلی کی دوسرے اس کو بھی اپنی ذات کے ساتھ خاص کیا۔

☆ **کُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ فَاَنْقَذَکُمْ مِنْھَا** اور تھے تم ایک گڑھے کے کنارے پر سو اُس سے تم کو خلاصی بخشی یعنی خلاصی کا سامان عطا فرمایا (براہین ج۴ درروحانی خزائن ج ا ص ۶۰۱) آیت کریمہ نبی کریم ﷺ کے بارے میں ہے قادیانی نے ایک تو یہ تحریف کی کہ اس کو اپنی ذات کیلئے لیا دوسرے اس سے **مِنَ النَّارِ** کم کردیا۔ (دیکھئے سورۃ آل عمران:۱۰۳)

☆ وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کیلئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے (براہین ج۴ درروحانی خزائن ج ا ص ۶۰۱) اس مقام پر قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر کیا جس کی وجہ سے کچھ حضرات نے اس کی عبارتوں میں تاویل کی اور کہنے لگے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا قائل ہے لیکن حقیقت یہ تھی کہ یہاں بھی وہ اپنے دعووں سے باز نہیں آتا تھا اس لئے یہ کہنا درست ہے کہ قادیانی اس عبارت کے لکھنے میں مخلص نہ تھا چنانچہ خط کشیدہ عبارت میں اپنا مرتبہ ظاہر کرنے کیلئے لکھتا ہے: یعنی اس وقت جلالی طور پر خدائے تعالیٰ اتمام حجت کرے گا <u>اب بجائے اس کے جمالی طور پر یعنی رفق اور احسان سے اتمام حجت کر رہا ہے</u>

(براہین ج۴ درروحانی خزائن ج اص ۶۰۲)

☆ بُشْریٰ لَکَ یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ غَرَسْتُ کَرَامَتَکَ بِیَدِیْ
خوشخبری ہو تجھے اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے میں نے تیری کرامت کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ قادیانی کی اوقات کیا اور الہامات کیسے؟ اگر ایسا الہام ہو جائے تو انسان کو فوراً استغفار کرنا چاہئے۔ کہ شیطان کی اتنی جرات ہوگئی کہ ایسے طریقے سے گمراہ کرنے لگا۔ لیکن قادیانی تو خود شیطان تھا اسے استغفار کی توفیق کہاں سے؟

☆ قُلْ لِلْمُوْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْ فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکیٰ لَھُمْ
مومنوں سے کہہ دے کہ اپنی نگاہیں غیر محرموں سے بند رکھیں (براہین ج ۴ در روحانی خزائن ج اص ۶۰۲) یہاں تو قادیانی نے بطور الہام قرآن پاک کی آیت کا حصہ لکھا لیکن جب مریدوں نے اس کو برداشت کرلیا تو اسی کو وحی کہہ دیا چنانچہ دوسری جگہ لکھتا ہے: میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی مثلاً یہ الہام قُلْ لِلْمُوْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْ فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکیٰ لَھُمْ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی (اربعین نمبر ۴ در

---

۱) اس کتاب سے کچھ اور الہامات درج ذیل ہیں:
حَتّٰی تَاْتِیَھُمُ الْبَیِّنَۃُ...... لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ...... قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ...... اِنِّیْ نَاصِرُکَ اِنِّیْ حَافِظُکَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ، جَعَلَ لَہُ الْحَاسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ فَالنَّارُ مَوْعِدُھُمْ...... اَنْتَ فِیْھِمْ بِمَنْزِلَۃِ مُوْسیٰ وَاصْبِرْ عَلیٰ مَا یَقُوْلُوْنَ...... درود شریف ، وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ آمِنُوْا کَمَا آمَنَ السُّفَھَاءُ، قُلْ یَااَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ الخ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُوْمِنِیْنَ ...... وَلَاتُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا...... یَا اِبْرَاھِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا...... اِنَّمَا اَنْتَ مُذَکِّرٌ لَسْتَ عَلَیْھِمْ بِمُسَیْطِرٍ...... وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی الخ (براہین احمدیہ ج ۴ درروحانی خزائن ج اص ۶۰۵ تا ۶۱۰

روحانی خزائن ج ۱۷ص ۴۳۵، ۴۳۶) اس لئے جن حضرات نے اسی وقت اس پر بریک لگائی انہوں نے امت پر بڑا احسان کیا۔قادیانی نے کہا اس میں نہی بھی ہے حالانکہ صرف امر ہے۔☆ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو میں قریب ہوں۔وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ اور میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا سب لوگوں کیلئے رحمت کا ساماں پیش کروں (براہین ج ۴، رخ ج ۱ص ۶۰۳) [دونوں میں خطاب نبی کریم ﷺ کو ہے جبکہ قادیانی نے یہ تاثر دیا جیسے اس کو خطاب ہے] حضرت نانوتویؒ مباحثوں میں رورو کر دعائیں کرتے ہیں کہ کہیں ہماری وجہ سے دین بدنام نہ ہو اور متکبر قادیانی نے اپنے الہامات کو دین کی صداقت کی علامت بتایا، ایمان اتنا کمزور ہے کہ ایک دفعہ کہا کہ اگر آتھم کے بارے میں پیشگوئی غلط ہو جائے تو میں عیسائی ہو جاؤں گا (رئیس قادیاں ج ۲ص ۱۵۴، از حجۃ الاسلام در روحانی خزائن ج ۶ص ۴۸)

درس نمبر ۱۱ : مولانا محمد حسین بٹالوی کا موقف اور اس کے نقصانات

مولانا بٹالوی مرزا غلام احمد قادیانی کے بچپن کے رفیق اور ہم مکتب تھے دہلی سے حدیث پڑھ کر لاہور آ گئے ان کے مشورے سے کچھ وقت مرزا قادیانی نے لاہور میں گزارا اور پادریوں اور پنڈتوں سے چھیڑ چھاڑ کر کے شہرت حاصل کی۔قادیانی نے پہلے مجدد ہونے کا دعوی کیا اور براہین احمدیہ لکھی تو مولانا محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں اس کو مشہور کیا اور اس کے بارے میں بڑے اچھے تاثرات دیئے جن کو مرزائیوں نے سیرۃ المہدی ج ۱ص ۲۶۵ ،روحانی خزائن ج ۱ص ۲ میں نقل کیا، سالہا سال اس کے کفریات کی تاویل کر کے اس کی طرفداری کرتے رہے۔لیکن جب قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور اپنے مسیح ہونے کا دعوی کیا تو محمد حسین بٹالوی مخالف ہو گئے اور کہنے لگے میں نے اس کو چڑھایا ہے میں ہی اس کو گراؤں گا (رئیس قادیاں ج ۲ص ۳۱ سیرۃ المہدی ج ۲ص ۲۴۹) پھر انہوں نے اپنے گناہ کے تدارک

کے طور پر ایک استفتاء بنایا اور ہندوستان بھر کے علماء سے قادیانی کے کفر وارتداد پر فتاوی حاصل کئے (سیرۃ المہدی ج ا ص ۱۰۷، رئیس قادیاں ج ۲ ص ۵۵) قادیانی لکھتا ہے: میرے دعوی مسیح موعود کو سن کر اور اس بات سے اطلاع پا کر کہ میں اُن کے اس مہدی کے آنے سے منکر ہوں جس کی نسبت بہت سے وحشیانہ قصے انہوں نے بنا رکھے ہیں اور زمین پر خون کی ندیاں بہانے والا اس کو مانا گیا ہے ان مولویوں میں سے ایک شخص محمد حسین نامی نے جو ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ اور ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور ہے میرے پر ایک کفر کا فتوی لکھا اور بہت سے مولویوں کے اس پر دستخط کرائے اور مجھے کافر اور دجال ٹھہرایا (کشف الغطاء در روحانی خزائن ج ۱۴ ص ۱۹۶)

<u>مولانا بٹالوی صاحب کی طرفداری کے نقصانات:</u>

مولانا بٹالوی کی طرفداری کا ایک نقصان تو یہ ہوا کہ بہت سے غیر مقلدین قادیانی کے مرید بن گئے فتوی کفر کے بعد بھی وہ واپس نہ ہوئے دوسرا نقصان یہ ہوا کہ قادیانی اپنی کتابوں بار بار براہین احمدیہ میں دیئے ہوئے الہام دہرا کر کہتا ہے کہ میرے دعووں کی بنیاد تو یہی الہام ہیں اگر یہ غلط تھے تو یہ لوگ اوقت کیوں نہ بولے؟ لیکن قادیانی کو پتہ ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے اس لئے یہ امت ساری گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوسکتی الحمدللہ جونہی قادیانی کی کفریات پر مشتمل کتاب منظر عام پر آئی علماءِ لدھیانہ نے قادیانی کو کافر کہہ کر فرض کفایہ ادا کر دیا۔ اس لئے قادیانی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملا کہ میں غلط تھا تو مجھے کسی نے روکا کیوں نہیں؟ بلکہ مرزا قادیانی مانتا تھا کہ کچھ لوگوں نے میری شروع سے مخالفت کی چنانچہ قادیانی ایک جگہ لکھتا ہے:

غرض براہین احمدیہ میں حضرت عیسی کی دوبارہ آمد کا ذکر ایک نادان کو اس وقت دھوکا دے سکتا تھا جبکہ براہین میں میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھ ذکر نہ ہوتا مگر وہ ذکر تو ایسا صاف تھا کہ لدہیانہ کے مولویوں <u>محمد اور عبدالعزیز اور عبداللہ</u> نے اُسی زمانہ میں اعتراض کیا تھا کہ یہ شخص اپنا نام عیسی رکھتا ہے اور عیسی کی نسبت جس قدر پیشگوئیاں ہیں وہ سب اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور اس کا جواب مولوی محمد حسین نے اپنے ریویو میں دیا تھا کہ یہ اعتراض فضول ہے کیونکہ اسی

براہین میں حضرت عیسی کی آمد ثانی کا اقرار بھی تو موجود ہے (نزول المسیح درروحانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۵) دوسری جگہ قادیانی کہتا ہے:

اب دیکھو کہ اس الہام میں نیک بندوں کی یہ علامت رکھی ہے کہ میرے اوپر درود بھیجیں گے اور مولوی محمد حسین سے پوچھو کہ اگر یہ اعتراض کی جگہ تھی تو کیوں اس نے ریویو کے لکھنے کے وقت اعتراض نہ کیا بلکہ اُس الہام میں تو اس اعتراض سے سخت تر اعتراض ہو سکتا تھا اور وہ یہ کہ داعی الی اللہ اور سراج منیر یہ دونام اور دو خطاب خاص آنخضرت ﷺ کو قرآن شریف میں دیئے گئے ہیں پھر وہی خطاب الہام میں مجھے دیئے گئے کیا یہ اعتراض درود بھیجنے سے کم ہو سکتے تھے جن کا مولوی صاحب نے ریویو لکھا اور جا بجا قبول کیا کہ یہ الہامات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں بلکہ اس کے استاد میاں نذیر حسین دہلوی نے چند گواہوں کے روبرو براہین احمدیہ کی نسبت جس میں یہ الہامات تھے حد سے زیادہ تعریف کی اور فرمایا کہ جب سے اسلام میں سلسلہ تالیف وتصنیف شروع ہوا ہے براہین کی مانند افاضہ اور فضل اور خوبی میں کوئی ایسی تالیف نہیں ہوئی اور ان کی غرض اس قدر تعریف سے براہین احمدیہ کے الہامات اور اس کی پیشگوئیاں تھیں جن سے اسلام کے مخالفوں پر حجت پوری ہوتی تھی ایسا ہی پنجاب اور ہندوستان کے تمام علماء نے بجز معدودے چند ان الہامات کو خدا تعالیٰ کی طرف سمجھ لیا تھا (اربعین نمبر ۲ درروحانی خزائن ج ۱۷ ص ۳۵۱)

اب دیکھو کہ یہ وہ الہامات براہین احمدیہ ہیں جن کا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ریویو لکھا تھا......اور یہ الہامات اگر میری طرف سے اُس موقعہ پر ظاہر ہوتے جبکہ علماء مخالف ہو گئے تھے تو وہ لوگ ہزار ہا اعتراض کرتے لیکن وہ ایسے موقع پر شائع کئے گئے جبکہ یہ علماء میرے موافق تھے یہی سبب ہے کہ باوجود اس قدر جوشوں کے ان الہامات پر انہوں نے اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ ایک دفعہ ان کو قبول کر چکے تھے اور سوچنے سے ظاہر ہوگا کہ میرے دعوی مسیح موعود ہونے کی بنیاد انہی الہامات سے پڑی ہے اور انہی میں خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو مسیح موعود کے حق میں آیتیں تھیں وہ میرے حق میں بیان کر دیں۔ اگر علماء کو خبر ہوتی کہ ان الہامات سے تو اس شخص کا

مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی ان کو قبول نہ کرتے یہ خدا کی قدرت ہے کہ انہوں نے قبول کرلیا اور اس پیچ میں پھنس گئے۔(اربعین نمبر۲ در روحانی خزائن ج۱۷ص ۳۶۸،۳۶۹) [علماء تو قادیانی کو کافر کہہ کر نکل گئے مگر قادیانی خود پھنسا جو اپنے کفریات کے ساتھ جہنم رسید ہوا]

<u>مناظرہ کی آسانی:</u>

مرزا نے دعوی مسیحیت کے بعد علماءِ لدھیانہ [مولانا عبدالعزیز صاحبؒ، مولانا عبداللہ صاحبؒ اور مولانا محمد صاحبؒ (۱) اور تینوں بیٹے ہیں مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ کے] کو مناظرہ کا چیلنج دیا علماء لدھیانہ نے کہا ہم تو تجھے ۱۳۰۱ھ میں کافر کہہ چکے ہیں پہلے اپنے ایمان کو ثابت کر پھر اگلی بات کریں گے۔اس نے حکیم نوردین کو بلا کر مشورہ کیا حکیم نوردین نے کہا ان سے مت الجھ یہ تجھے مسلمان نہیں مانتے ثالث کے پاس تیرے کفر کے بارے میں حرمین شریفین کا فتوی جائے گا وہ تجھے کافر کہے گا ہماری ساری محنت ضائع ہو جائے گی ہاں بحث کرنی ہے تو محمد حسین بٹالوی سے کر جو تجھے مسلمان تو مانتا ہے(رئیس قادیاں ج۱ص ۲۸ تا ۳۰) قادیانی کی بات چیت مولانا بٹالوی سے ہوئی جیت تو نہ سکا (ایضاً ص ۳۱) مگر ہمارے لئے آسانی اسی میں کہ ختم نبوت کے چند عام فہم دلائل یاد رکھیں اور قادیانی سے کہیں اپنا ایمان ثابت کروا پنے عقیدے کی وضاحت کرو۔ ہمیں مرزائیوں کے کفریات سے آگاہی ہونی چاہئے۔دلچسپی پیدا کرنے کیلئے قادیانی کے جھوٹ یا پیشگوئیوں سے کچھ بتا دینا چاہئے ان کے بیان کو اصل مقصد نہ بناؤ۔

---

۱) ان ایام میں ترک تقلید کا مسلک ہندوستان میں نیا نیا رائج ہوا تھا مقلدوں اور غیر مقلدوں کے تعلقات میں بہت کشیدگی پائی جاتی تھی (رئیس قادیاں ج۱ص ۸۵،۸۶) جن تین علماء کا نام لے قادیانی نے ان کو مناظرہ کی دعوت دی تھی اور انہوں نے چیلنج قبول کیا تھا خدا کی شان دیکھئے کہ **الدلیل القوی علی ترک القراء ۃ للمقتدی** کے آخر میں انہیں تین بھائیوں (مولوی محمد، مولوی عبداللہ، مولوی عبدالعزیز رَحِمَهُمُ اللّٰهُ رَحْمَةً وَاسِعَةً) نے ۱۲۹۵ھ میں غیر مقلدین کو چیلنج دیا ہوا تھا۔

درس نمبر۱۲ : مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ اوران کے رفقاء کی خدمات

مدینہ منورہ کے علماء نے ایک مرتبہ علماء دیوبند کے نظریات معلوم کرنے کیلئے کچھ سوالات بھیجے حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے عربی میں ان کے جوابات لکھے جو" **المهند علی المفند** " کے نام سے شائع ہوئے۔ان کی تصدیق کرنے والوں میں حضرت شیخ مولانا محمود حسنؒ ، مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ ، مولانا اشرف علی تھانویؒ ، مولانا احمد حسن امروہیؒ ، مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندیؒ ، مولانا محمد احمد صاحبؒ بن مولانا محمد قاسم نانوتویؒ مفتی کفایت اللہ صاحبؒ حکیم محمد مسعود صاحبؒ بن حضرت گنگوہیؒ اور مولانا محمد یحییٰ صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ ہیں۔

اس رسالہ میں جابجا نبی کریم ﷺ کی شان اور عقیدۂ ختم نبوت کا اظہار پایا جاتا ہے،ہم صرف چند عبارات کے اردو ترجمہ پر اکتفا کریں گے ایک مقام پر فرماتے ہیں:

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے...... جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اس لئے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا (**المهند ص۳۹**) نیز فرماتے ہیں:

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ **سیدنا و مولانا و حبیبنا و شفیعنا محمد رسول اللہ** ﷺ تمام مخلوق سے افضل اور اللہ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں، اللہ تعالیٰ سے قرب ومنزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہوسکتا، آپ سردار ہیں جملہ انبیاء ورسل کے اور خاتم ہیں سارے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین وایمان (**المهند ص۳۸**) ایک جگہ لکھتے ہیں:

ہم زبان سے کہتے ہیں اور دل سے مانتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں (**المهند ص۴۴**) یہ بھی فرماتے ہیں : ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں (**المهند ص۲۸**)

مرزا قادیانی کے بارے میں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جب اس نے نبوت و مسیحیت کا دعوی کیا اور عیسی مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتوی دیا (المھند ص ۴۷)

نوٹ: قادیانی کے بارے میں حضرت گنگوہیؒ حضرت سہارنپوریؒ حضرت شیخ الہندؒ، حضرت تھانویؒ اور مفتی عزیز الرحمٰنؒ کے فتاوی مولانا محمد رفیق دلاوریؒ نے بھی نقل کئے ہیں (دیکھئے رئیس قادیاں ج۲ص ۵۶ نیز ص ۶۰)

درس نمبر۱۲ : امام العصر علامہ کشمیریؒ کی خدمات

گذشتہ صفحات میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی خدمات کا کچھ تعارف گزرا۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ حضرت نانوتویؒ کے جانشین شیخ الہند محمود حسنؒ کے خاص تلامذہ سے تھے سالہا سال دارالعلوم دیوبند میں حضرت شیخ الہندؒ کی جگہ حدیث شریف کا درس دیا، اپنے اکابر کی طرح علامہ انور شاہ صاحبؒ کو بھی عقیدۂ ختم نبوت سے بہت شغف تھا۔

حضرتؒ نے اس فتنہ کے خلاف کتابیں لکھیں [جن میں ''اِکْفَارُ الْمُلْحِدِیْن'' امت مسلمہ کیلئے ایک عظیم راہنما کتاب ہے] علماء کو اس کے لئے تیار کیا، علامہ اقبالؒ کے شبہات کو دور کر کے اس کام کیلئے ان کو آمادہ کیا،، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت کا خطاب دے کر اُن کی بیعت کی پھر آپ کی اقتدا میں ۵۰۰ جید علماء نے شاہ صاحب کی بیعت کی، مرزائیوں کے ساتھ گفتگو کرنے کیلئے مناظرین تیار کئے، ۱۳۴۳ھ میں بڑے بڑے علماء کی معیت میں پنجاب کا دورہ کیا اور جابجا مرزائیوں کو چیلنج دیا، قادیاں کے اندر کئی مرتبہ جلسے کئے، ایک مرتبہ حضرت کو پتہ چلا کہ دہلی میں مرزائیوں نے جلسے کئے کسی نے جواب نہ دیا تو آپ کو بڑا ہی دکھ ہوا، ایک مرتبہ فیروز پور میں مرزائیوں کے ساتھ ایک مناظرہ طے پایا، مرزائیوں نے شرائط میں عیاری کی، علماء کرام بڑے پریشان ہوئے، حضرتؒ کو اطلاع بھیجی تو دوسرے دن عین موقع پر حضرت انور شاہ

صاحبؒ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے ساتھ تشریف لائے فرمایا مرزائیوں سے کہہ دو ہم مناظرے کیلئے تیار ہیں ہماری کوئی شرط نہیں، وہاں کے بیانات سے بہت سے مرزائیوں کے شبہات ختم ہوئے اور وہ دوبارہ اسلام میں داخل ہوئے (از بیس بڑے مسلمان ص ۳۹۲ تا ۳۹۶)

مقدمہ بہاولپور کا ذکر:

ریاست بہاولپور کی ایک مسلمان خاتون نے عدالت میں دعوی دائر کیا کہ اس کا شوہر مرزائیت قبول کر کے اسلام سے خارج ہو گیا اس لئے اس کا نکاح باقی نہیں رہا یہ صرف ایک خاتون کی آبرو کا معاملہ نہ تھا بلکہ اس مسئلہ کا تعلق اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت سے تھا اور خود سرور دو عالم ﷺ کی عزت و ناموس کا سوال درپیش تھا اس لئے اس مقدمہ کو بے پناہ شہرت و اہمیت حاصل ہوئی۔ نواب آف بہاولپور نے مقدمہ ایک جج کے حوالے کر کے شرعی فیصلہ کرنے کا حکم صادر کیا قادیان کی پوری قوت حرکت میں آ گئی اور مسلمانوں نے بھی ملک کے چوٹی کے علماء کو بیانات کے لئے مدعو کیا علامۃ العصر سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیوبند میں جب پہلی پیشی کی اطلاع ملی تو آپ بہت کمزور تھے مرض بڑی شدت پر تھا اور موسم سخت گرم تھا مدرسہ دیوبند کے بڑے بڑے علماء نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ اس کمزوری اور تکلیف میں سفر نہ فرمائیں ہم میں سے جن کو آپ حکم دیں ہم اس خدمت کیلئے تیار ہیں مگر آپ نہ مانے خود بہاولپور پہنچے جب واپس گئے تو ان علماء سے فرمایا آپ ناراض نہ ہونا کہ میں نے آپ کی بات نہیں مانی میں خود اس لئے گیا ہوں کہ حضور اقدس ﷺ قیامت کے دن میری شفاعت سے انکار نہ فرماویں کہ میری عزت کا سوال تھا تو نے خود سفر کیوں نہ کیا۔

بہاولپور کی ایک مجلس میں فرمایا تھا کہ شاید یہ بات مغفرت کا سبب بن جائے کہ پیغمبر ﷺ کا جانبدار ہو کر بہاولپور آیا تھا۔ آپ کے عشق رسالت کا اس سے اندازہ کریں کہ آپ نے انتہائی کمزوری اور نقاہت کے باوجود جناب رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت اور اس ضمن میں پیش آنے والے مسائل پر کئی دن مسلسل پانچ پانچ گھنٹے عدالت میں بیان دے کر علم و عرفان کے دریا

بہائے اور مرزائیوں کو ہر مسئلہ میں لاجواب کیا آپ کے بیانات نے مقدمہ کی کایا پلٹ دی۔

<u>تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کی وصیت:</u>

علامہ کشمیریؒ نے وفات سے کچھ دن پہلے خدام کو فرمایا کہ میری چارپائی اٹھا کر مدرسہ لے چلو وہاں پہنچ کر آپ نے سب علماء کو جمع کیا اور فرمایا میں بہت کمزور ہوں اٹھ نہیں سکتا ایک بات کہنے آیا ہوں جس کسی کو حضور ﷺ کی شفاعت کی آرزو ہو وہ آپ کی عزت وحرمت کی حفاظت کرے اور فتنہ مرزائیت کے مٹانے اور اس سے مسلمانوں کو بچانے کی کوشش کرتا رہے۔

آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ اگر مقدمہ بہاولپور کے فیصلہ سے پہلے میری زندگی پوری ہو جائے تو میری قبر پر فیصلہ سنا دیا جائے ۱۹۳۳ء میں آپ کا وصال ہوا اور ۱۹۳۵ء میں جج صاحب نے اس تاریخی مقدمہ کا فیصلہ کیا جس میں مدعا علیہ کے ارتداد کی تاریخ سے نکاح کو منسوخ اور مرزائیوں کو کافر قرار دیا۔

حضرت مولانا محمد صادق مرحوم بہاولپور سے دیوبند گئے اور حضرت کی وصیت کے مطابق مزار پر حاضر ہو کر جج صاحب کا فیصلہ بلند آواز سے آپ کو سنایا (بارگاہِ رسالت اور بزرگان دیوبند ص ۲۶ تا ۲۸ از مولانا عبداللہ صاحب مہتمم مدرسہ دارالھدی بھکر)

<u>حضرتؒ کی نظر میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت:</u>

مولانا محمد انوریؒ فرماتے ہیں کہ علامہ انور شاہ صاحبؒ بہاولپور شہر میں جامع مسجد و دیگر مقامات پر قادیانیت کے خلاف تقریر کرنے کیلئے علماء کو بھیجتے رہتے تھے دو دفعہ احقر کو بھی بھیجا بہاولپور جامع مسجد میں جمعہ کے بیان میں فرمایا:

''حضرات میں نے ڈابھیل جانے کیلئے سامان سفر باندھ لیا تھا کہ یکا یک مولانا غلام محمد صاحب شیخ الجامعہ کا خط دیوبند موصول ہوا کہ شہادت دینے کیلئے بہاولپور آیئے چنانچہ اس عاجز نے ڈابھیل کا سفر ملتوی کیا ارو بہاولپور کا سفر کیا یہ خیال کیا کہ ہمارا نامہ اعمال تو سیاہ ہے ہی شاید یہی بات میری نجات کا باعث ہو جائے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا جانب دار ہو کر بہاولپور آیا تھا''۔

اس پر تمام مسجد میں چیخ وپکار پڑ گئی لوگ دھاڑیں مار مار کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے خود حضرت پر ایک عجیب کیفیت ووجد طاری تھا ایک مولوی صاحب نے اختتام وعظ پر فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب کی شان ایسی اور آپ ایسے بزرگ ہیں وغیرہ حضرت فوراً کھڑے ہوئے اور فرمایا:

حضرات! ان صاحب نے غلط کہا ہے ہم ایسے نہیں بلکہ ہمیں تو یہ بات یقین کے درجہ کو پہنچ گئی کہ ہم سے گلی کا کتا بھی اچھا ہے ہم اس سے گئے گزرے ہیں یعنی وہ اپنی گلی اور محلے کا حق نمک خوب ادا کرتا ہے مگر ہمارے ہوتے ہوئے لوگ ناموس پیغمبر پر حملہ کرتے ہیں (واقعات وکرامات اکابر علماء دیوبند ۲۱۰،۲۱۱ من جانب ثناءاللہ سعد بحوالہ انوار انوری)

درس نمبر۱۳: مجلس تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کی خدمات

علامہ کشمیریؒ نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو تحفظ ختم نبوت کے مشن پر لگا دیا عطاء اللہ شاہ صاحبؒ اکابر کی بہت قدر کرتے اور اکابر علماء اور مشائخ ان کی بہت قدر کیا کرتے تھے، حضرت تھانویؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت تھانویؒ بڑی بے تکلفی سے ملے اور ان کو ۳۰ روپے ہدیہ پیش کیا (بیس بڑے مسلمان ص ۸۶۵) نیز حضرت تھانویؒ نے ۲۵ روپے دے کر ۲۵ سال کیلئے احرار کی رکنیت حاصل کی کہ اگر اس عرصہ میں فوت ہوگیا تو ختم نبوت کے رضا کاروں میں میرا بھی شمار ہوگا اور اسی دوران حضرت تھانویؒ کی وفات ہوگئی (تحفظ ختم نبوت اہمیت اور فضیلت از محمد متین خالد ص ۱۳۴)

تقسیم ملک کے بعد حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ملتان کی مسجد سراجاں میں اپنے رفقاء کا ایک اجلاس بلایا اور سیاسیات سے الگ ہوکر عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت پر کمر بستہ ہوگئے ملک بھر کے دورے کئے اور ناموس رسول ﷺ کے تحفظ کے لئے مسلمانوں کو بیدار کیا جس کے نتیجہ میں ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے بے شمار مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا اور ہزاروں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت

کیں اسی زمانہ کی بات ہے کہ حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمہ اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ گئے وہاں خواب میں جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی حضور اقدس ﷺ نے ان کو حضرت امیر شریعت کے نام سلام اور اپنے کام میں لگے رہنے کا پیغام دیا تھا (بارگاہ رسالت اور بزرگان دیوبند ص ۲۶ تا ۲۸، از مولانا عبداللہ صاحب مہتمم مدرسہ دارالھدیٰ بھکر)

۱۹۵۳ء کی تحریک میں حکومت نے ہزاروں مسلمانوں کو شہید کر دیا، ہزاروں علماء کو گرفتار کیا۔ جس کی وجہ سے تحریک دب گئی تو کہنے والوں نے کہا اس تحریک کا کیا فائدہ؟ اتنے مسلمانوں کو شہید کروانے کا کون ذمہ دار؟ کئی لوگ پیچھے ہٹ گئے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا اس کا جواب دِہ میں ہوں میں نے لوگوں میں یہ جذبہ بھرا تھا قیامت کے دن میں کہوں گا اے اللہ کے رسول یہ آپ کی ختم نبوت کی خاطر شہید ہو گئے ان کو یمامہ کے شہداء کی صف میں کھڑا کروا دیجئے امید ہے آپ میری درخواست قبول کریں گے۔ (تحفظ ختم نبوت اہمیت اور فضیلت از محمد متین خالد ص ۱۴۱) استاذ محترم امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر بھی اس تحریک میں گرفتار ہوئے وہاں انہوں نے اپنی کتاب ''صرف ایک اسلام'' بھی لکھی مولانا چنیوٹیؒ بھی اس تحریک میں گرفتار ہوئے آپ کو اذان سے منع کیا گیا تو آپ نے گولیوں کی پروانہ کرتے ہوئے برملا اذان کہی۔

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے بعد مولانا محمد علی جالندھری اس تحریک کے امیر ہوئے ان کے بعد مولانا لال حسین اخترؒ ان کے بعد مولانا یوسف بنوریؒ کو امیر اور مولانا خان محمدؒ کندیاں شریف والوں کو نائب امیر چنا گیا مولانا بنوریؒ کی وفات کے بعد مولانا خان محمدؒ جماعت کے امیر بنے، آج کل اس جماعت کے امیر کہروڑ پکا والے مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم ہیں۔

مولانا ظفر فیاض صاحب مدظلہ سے سنا کہ حضرت صوفی عبدالحمید سواتیؒ کی وفات کے بعد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ایک بیٹے تعزیت کیلئے تشریف لائے انہوں نے بتایا کہ عطاء اللہ شاہ صاحبؒ بیمار ہوئے تو حضرت بنوریؒ عیادت کیلئے کراچی سے ملتان حاضر ہوئے تعارف کروایا

کہ یوسف بنوری ہوں لیکن شاہ صاحبؒ خاموشی سے دیکھتے رہے تو حضرت بنوریؒ نے پھر کہا کہ میں یوسف بنوری ہوں کراچی سے آیا تو شاہ صاحبؒ نے فرمایا تو انور شاہ ہے، حضرت بنوری علامہ انور شاہ صاحبؒ کے ممتاز شاگردوں سے تھے، تحفظ ختم نبوت میں بھی اللہ نے ان کو علامہ کشمیریؒ کا جانشین بنادیا۔ مولانا بنوریؒ کی امارت کے زمانہ میں ۱۹۷۴ء کی تحریک چلی جب مرزائیوں نے چناب نگر کے ریلوے اسٹیشن پر ملتان نشتر کالج کے مسلمان طلبہ کو تشدد کر کے زخمی کردیا، علامہ بنوری اپنا کفن لے کر نکلے اور پورے ملک کا طوفانی دورہ کیا، اس وقت حضرت مفتی محمودؒ اور مولانا غلام غوث ہزارویؒ قومی اسمبلی کے رکن تھے ان کی کوششوں سے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اس کام میں پاکستان کے اٹارنی جنرل جناب یحیی بختیار نے بھی نہایت شاندار کردار ادا کیا۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے کتاب پارلیمنٹ میں قادیانی مقدمہ)

درس نمبر ۱۴ : چند عبرت ناک واقعات

۱) ایک انگریز کمشنر نے فارسی زبان سیکھنے کیلئے ایک مولوی صاحب کو گھر پر رکھا وہ مولوی صاحب مغرب کی نماز اونچی قراءت کے ساتھ کمشنر کے گھر ہی پڑھ لیتے کمشنر کی ایک لڑکی بہت سمجھدار اور عقلمند تھی وہ قراءت سن کر قرآن پاک کے اسلوب سے بہت متاثر ہوئی پھر ان کی نماز کو دیکھا ایک ایک کام بہت اچھا لگا سوچا کہ اِن کے پیغمبر کتنے اچھے ہوں گے کئی دن تک لڑکی قرآن سنتی رہی پھر والد سے درخواست کی کہ مجھے بھی ان سے فارسی پڑھنے کی اجازت ہو، والد مان گیا لڑکی نے فارسی شروع کی کچھ دنوں کے بعد استاد سے کہا مجھے اپنے پیغمبر کی سیرت کی کتابیں دو، استاد نے لا کر دے دیں لڑکی نے بڑی عقیدت سے اُن کا مطالعہ کیا دل میں ایمان بیٹھ گیا استاد سے کہا مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان کرلو۔

استاد نے حالات کے پیش نظر کہا میں تجھے کلمہ پڑھاؤں تو مجھے اور آپ دونوں کو خطرہ ہے آپ کا کلمہ پڑھ لینا کافی ہے آپ خود کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوجائیں گی لڑکی خاموش ہوگئی اور دل

سے مسلمان ہوگئی پھر اس نے قرآن پڑھنا شروع کیا رات کو اپنے کمرے میں عبادت کرتی تھی ایک دن بیمار ہوئی استاد آئے کمرے میں بلا کر کہنے لگی مجھے لگتا ہے میں جلد فوت ہو جاؤں گی میرے والدین کو میرے مسلمان ہونے کا پتہ نہیں وہ مجھے عیسائیوں کے قبرستان دفنائیں گے آپ مجھے نکال کر مسلمانوں کے ساتھ دفنا دینا استاد نے وعدہ کر لیا دوسرے دن لڑکی فوت ہوگئی استاد بھی دفناتے وقت ساتھ گیا قبر کی جگہ اچھی طرح دیکھ لی۔

مولوی صاحب رات کو چار آدمی ساتھ لے کر قبرستان میں داخل ہوئے خطرہ بڑا تھا لیکن ہمت کر کے قبر کو کھولا تابوت سے لاش کو نکالا تو اس میں کسی اور کی لاش تھی ایک نے کہا یہ تو فلاں شہر کے مرزا جی کی لاش ہے دوبارہ دفنا دیا بڑے حیران پریشان گھروں کو گئے خواب میں وہ لڑکی آئی کہنے لگی اللہ نے بڑی عزت دی مجھے مدینہ منورہ پہنچا دیا وہاں ایک تاجر جس کا دل ہندوستان کو چاہتا تھا جنۃ البقیع سے اس کی لاش کو ہندوستان پہنچا دیا مجھے اس کی قبر میں پہنچا دیا اس تاجر کو اس مرزا جی کی قبر میں رکھا گیا اُس مرزا جی کا دل انگلستان جانے کو چاہتا تھا یہ عیسائیوں سے رغبت رکھتا تھا اُس کو میری قبر میں پہنچا دیا گیا۔ (از تحفظ ختم نبوت اہمیت اور فضیلت محمد متین خالد ص ۳۲۴ تا ۳۳۴)

۲) حضرت تھانویؒ نے ذکر کیا کہ ایک مرتبہ مکہ میں ایک دیندار آدمی مر گیا اس کو مکہ کے قبرستان میں دفنا دیا گیا ایک مرتبہ بارش سے قبر کھل گئی دیکھا وہاں ایک لڑکی کی لاش ہے یورپ کے ایک حاجی نے کہا میں اس کو پہنچانتا ہوں یہ ایک عیسائی کی لڑکی ہے جو میرے ہاتھ مسلمان ہوگئی تھی گھر والوں کو پتہ نہیں وہاں مر گئی انہوں نے اس کو عیسائیوں کے قبرستان دفنایا تھا بڑی پریشانی ہوئی، مکہ سے کچھ لوگ گئے وہاں جا کر اس کی قبر کو کھودا تو مکہ کے اس دیندار کی لاش اس میں پائی واپس آکر تحقیق کی تو بیوی نے بتایا کہ جب اس پر غسل فرض ہوتا تھا تو کہا کرتا تھا کہ اس بارے میں عیسائیوں کا مذہب اچھا ہے ان کے ہاں غسل جنابت نہیں ہے وہ شخص عیسائیوں کے ایک مسئلہ کو اچھا سمجھتا تھا اللہ نے اس کا عیسائیوں کے ساتھ حشر کر دیا۔

اپنے ایمان کی قدر کرو:

اس لئے دین کے بارے میں شرح صدر ضروری ہے ہمیں اللہ نے مسلمان بنایا اس پر اللہ تعالیٰ کا دل وجان سے شکریہ ادا کرو، گناہ ہو جائے تو توبہ کرو، کافروں کی تعریفیں نہ کرو، کسی مسلمان کو بالخصوص علماء کو قطعاً حقیر نہ سمجھو۔ آج لوگ غیر ملکوں کو ترستے ہیں کہہ دیتے ہیں مسلمانوں سے کافر اچھے، ہمارے ملک میں کیا رکھا ہے، بعض کہہ دیتے ہیں مسلمانوں سے مرزائی اچھے اس کا یہ مطلب ہوا کہ اسلام سے کفر اچھا سوچ کر بات کیا کرو۔ خود کو حقیر جانو اپنے ایمان کو تو حقیر نہ سمجھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کافروں کو اچھا کہنے کی سزا میں کہنے والے کا حشر انہیں کافروں کے ساتھ کردیا جائے، اللہ تعالیٰ مہربان بھی بہت ہیں اور غیرت مند بھی سب سے زیادہ ہیں۔ ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہماری بخشش فرمادے۔ آمین ثم آمین۔

درس نمبر ۱۵ : کورس کے شرکاء کو الوداعیہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ تمہارے پاس دین سیکھنے کیلئے آئیں گے فَـإِذَا اَتَـوْكُـمْ فَـاسْتَـوْصُوْا بِهِمْ خَيْـرًا تو جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے اچھا سلوک کرنا (رواہ الترمذی مشکوۃ ج ا ص ۵۷ حدیث نمبر ۲۱۵) اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص علم دین سیکھنے کیلئے کسی کے پاس جائے تو سکھانے والے کی ذمہ داری ہے کہ اُس کا خیال رکھیں۔

آپ نے ایک اعلیٰ مقصد کی خاطر ہمیں وقت عنایت فرمایا ہمیں آپ کی خدمت کا حکم تھا آپ کے ہمارے اوپر جو حقوق ہیں ہم وہ پورے ادا نہ کر سکے اس پر تہِ دل سے معذرت خواہ ہوں، امید ہے کہ آپ اس عاجز کو معاف فرمادیں گے۔

باقی دین کا سلسلہ اسی طرح اللہ نے چلایا ہے یہ ضروری نہیں کہ استاد شاگرد سے اعلیٰ ہو یہ تو اللہ ہی جانتا ہے بس اس کا ایک نظام ہے جیسے بچے کی کامیابی والد کی خدمت میں ہے اگرچہ

والد اپنے باپ کا نافرمان ہو۔اسی طرح طلبہ کی کامیابی اساتذہ کی عزت اوران کی خدمت میں ہے۔استاد علم نہیں دے سکتا وہ تو کوشش کرتا ہے،علم اللہ ہی دیتا ہے استاد کو وہ ذریعہ بنا دیتا ہے۔ آپ سے ایک گذارش یہ ہے کہ اپنے اکابر سے جڑے رہیں اور اس مشن کو آگے پھیلائیں مرزائیوں اور بہائیوں جیسے مرتد اپنے دین کی طرف دعوت دیتے نہیں شرماتے ہم سچے ہیں ہمیں کیا ڈر؟

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (رواہ احمد والدارمی مشکوۃ ج ا ص ۹۲ حدیث نمبر ۲۸۰) ’’جس علم سے فائدہ نہ اٹھایا جائے وہ اس خزانے کی طرح ہے جس سے اللہ کے راستے میں خرچ نہ کیا جائے‘‘۔ اس علم سے جو اللہ نے آپ کو دیا فائدہ حاصل کرنے کی ایک شکل یہ بھی تو ہے کہ اس کو دوسروں تک پہنچایا جائے۔

یہ نہ خیال کرنا کہ تحفظ ختم نبوت پر کام کرنا تو صرف تحریک تحفظ ختم نبوت والوں کی یا مولویوں کی ذمہ داری ہے، بلکہ ہر مسلمان اپنی استطاعت کے مطابق خود کو اس کا ذمہ دار سمجھے۔ اساتذہ اپنے طلبہ کا ذہن بنائیں، ڈاکٹر اپنے مریضوں کو سمجھائے دکاندار کو موقع ملے تو گاہک کو اس عقیدہ کی اہمیت سے آگاہ کرے۔اور ایک گزارش یہ ہے کہ اس عاجز کو اور اس کے متعلقین کو جو اس نیک کام میں کسی بھی طرح اس کے معاون ہیں اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَمَاعَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّیْ فِی الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِماً وَأَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ عَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

☆☆☆☆☆☆☆

﴿سوالات﴾

س: باب نمبر۹ کا خلاصہ تحریر کریں۔

س: اکابر کی محنتوں کا اجمالی تذکرہ کریں اور مسیلمہ کذاب کے سفیر کا واقعہ لکھیں۔

س: امام ابوحنیفہؒ اور حضرت نانوتویؒ کی عقیدۂ ختم نبوت کیلئے خدمات پیش کریں۔

س: علماءلدھیانہ کے قادیانی کو کافر کہنے کا واقعہ لکھیں نیز یہ بتائیں کہ قادیانی کے الہام کے جواب میں فتوی کی ابتداء الہام سے کیسے ہوئی؟

س: اکابر علماء دیوبند نے کسی طرح احتیاط کے ساتھ اس فتوی تکفیر کی موافقت کی؟

س: اس کو شواہد کے ساتھ ثابت کریں کہ علماء لدھیانہ کا وہی مسلک تھا جو علماء دیوبند کا ہے۔

س: مولانا یعقوب نانوتویؒ نے قادیانی کے بارے میں کیا تاثرات دیئے تھے؟

س: کتاب ''رئیس قادیاں'' کے مصنفؒ نے حضرت گنگوہیؒ سے عقیدت کا اظہار کیسے کیا؟

س: مباہلہ میں پہل کرنے والے کون تھے؟ اور بھاگنے والا کون تھا؟

س: علماء لدھیانہ نے قادیانی کو کافر کیوں کہا؟

س: ''اس دوائی نے مجھے فائدہ دیا'' اس کے صحیح اور غلط دو معنی کونسے ہیں؟

س: براہین احمدیہ سے چند خطرناک عبارات ذکر کریں

س: حضرت نانوتویؒ نے انتہائی عاجزی کے ساتھ مناظرہ میں خود کو بھنگی کی طرح کہہ کر بات شروع کی [مباحثہ شاہجہانپور ص۱۸] قادیانی نے کیا کیا؟

س: قادیانی نے اپنے کشوف والہامات کو صداقت اسلام کی دلیل بنایا کیا یہ درست تھا؟

س: قادیانی کا کشف: ''میں عیسیٰ کے ساتھ ہوں'' اِس کا اُس کے ہاں کیا مطلب تھا؟

س: قادیانی اپنے الہامات میں معذور تھا یا نہیں اور کیوں؟

س: براہین سے کچھ اور کفریہ عبارات نقل کریں۔

س: قادیانی کومراق بھی تھا پھروہ معذور کیوں نہیں؟

س: یہ عبارات براہین احمدیہ میں کہاں واقع ہیں اور یہ کفریہ کیوں ہیں؟

بُورِکْتَ یَا اَحْمَدُ، اِنِّیْ رَافِعُکَ، اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَکَ کَمَا هُوَ مَعِیْ، یَنْقَطِعُ آبَاؤُکَ وَیُبْدَأُ مِنْکَ، لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَهٗ ، سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلاً

س: مولانا بٹالوی نے نرم موقف کیوں اختیار کیا تھا؟ اور اس کے کیا نقصانات ہوئے؟

س: ان واقعات سے کیسے ثابت ہوا کہ امت مسلمہ گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوسکتی؟

س: مناظرہ کی آسانی علماء لدھیانہ کے موقف سے ہے یا مولانا بٹالوی کے موقف سے؟

س: یہ ثابت کریں کہ لدھیانہ کے جن تین بھائیوں کے بارے میں قادیانی کہتا ہے کہ انہوں نے مجھے شروع میں کافر کہا اور قادیانی ان کے ساتھ مناظرہ اور مباہلہ کرنے سے بھاگتا رہا ان تینوں بھائیوں نے اس سے پہلے غیر مقلدین کو مناظرے کا چیلنج دیا تھا۔

س: مولانا سہارنپوریؒ، حضرت شیخ الہندؒ اور ان کے رفقاء کی خدمات کا ذکر کریں۔

س: علامہ کشمیریؒ کون تھے، ان کی خدمات کا مختصر تعارف کرائیں نیز یہ کہ مقدمہ بہاولپور پر اُن کی آمد کے کیا اثرات ہوئے؟

س: حضرت کشمیری کی نظر میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت نیز حضرت کی وصیت ذکر کریں۔

س: ۱۹۵۳ء نیز ۱۹۷۴ء کی تحریکوں میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات ذکر کریں۔

س: ۱۹۵۳ء کی تحریک میں شہید ہونے والوں کا کون ذمہ دار ہے؟ اس کے جواب میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کیا فرمایا تھا؟

س: دین کی محبت کی بارے میں چند عبرت ناک واقعات لکھیں۔

س: کورس کرنے والوں کی کچھ ذمہ داریاں ذکر کریں۔

اس مشن کو پھیلانے کے بارے میں اپنی اپنی رائے سے نوازیں۔ واللہ الموفق

☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلاَ تَقْفُ مَا لَيْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولـٰئِکَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلاً (سورة بنی اسرائیل : ٣٦)

﴿ باب نمبر ١٠ ﴾

اہم کتابوں کے حوالہ جات کے عکس

﴿اس باب کی ضرورت﴾

عام آدمی کو قادیانیت کے بارے میں علماءِ اسلام کے فتاوی کافی ہیں ۔علماءِ کرام کو قادیانیوں کے حوالہ جات کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ بسا اوقات مرزائی ایسی عبارتوں کا انکار کر دیتے ہیں، کبھی کہتے ہیں قادیانی نے دعوی نبوت نہیں کیا، کبھی کہتے ہیں کہ اس نے حضرت عیسی علیہ السلام کی توہین نہیں کی، کبھی کہتے ہیں اس کا کوئی کام بیوقوفوں والا نہیں تھا۔

ایسے لوگوں پر اتمام حجت کیلئے قادیانیوں کی اصل کتابوں کے ٹائیٹل اور ان کے کچھ حوالہ جات کے عکس دیئے جاتے ہیں۔ ضمنی طور پر درج ذیل کتابیں بھی ہوں گی ''بہاء اللہ وعصر جدید''، ''رئیس قادیاں''، ''ائمہ تلبیس''، ''پارلیمنٹ میں قادیانی مقدمہ''، ''**الدلیل القوی**'' پہلی تین کتابوں کا صرف ٹائیٹل دکھایا جائے گا اور چوتھی کے ٹائیٹل کے ساتھ آخری صفحہ بھی ہوگا۔

<u>چند ضروری باتیں:</u>

۱) یہ نہ سمجھا جائے کہ مرزائیوں کی یہی عبارتیں قابل اعتراض ہیں، بلکہ اور بھی بڑی خرافات ہیں ہم نے نمونہ دکھایا ہے لہذا یہ مطلب نہیں کہ روحانی خزائن کی جن جلدوں کے حوالے نہیں دیئے ان کے مضامین درست ہیں اور نہ یہ کہ دی ہوئی عبارات کے علاوہ سب درست ہیں۔ بلکہ اختصار کے پیش نظر کتاب میں دیئے ہوئے بعض حوالہ جات کے عکس بھی نہیں دیئے۔

۲) ہم نے کتاب میں بسا اوقات قادیانی کے مضمون کو اپنے الفاظ میں مختصر بیان کیا ہے اس لئے الفاظ کے اختلاف سے نہ گھبرانا مفہوم ان شاء اللہ وہی ہوگا۔

الفاظ کے پیچوں میں الجھتے نہیں دانا   غواص کو مطلب ہے صدف سے کہ گہر سے

۳) ہر کتاب کے حوالہ جات یکجا کئے گئے ہیں اس طرح کہ پہلے ٹائیٹل ہے پھر حوالہ جات

۴) قادیانی کی کتابوں کے حوالہ جات روحانی خزائن سے لئے ہیں اس لئے حوالوں کے ساتھ کتاب کے ٹائیٹل کے بجائے روحانی خزائن کی جلد کا ٹائیل دیا گیا ہے۔

۵) کچھ حوالے قادیانی کے الہامات کے مجموعہ ''تذکرہ'' سے لئے ہیں۔

۶) قادیانی کی ۱۲ صفحات کی کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' پوری رکھ دی گئی ہے اس میں قادیانی نے کھل کر بہت سے کفریات کا ارتکاب کیا ہوا ہے، نیز اپنی بہت سی اصطلاحات کا استعمال کیا ہے جن کا تعارف اوران پر رد باب نمبر۵ میں گزر چکا ہے، علاوہ ازیں یہ کتاب لاہوری مرزائیوں کے خلاف بھی حجت ہے۔ جو کہتے ہیں کہ قادیانی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

۷) کتاب ''دروس ختم نبوت'' کے صفحات مسلسل رکھے ہیں ہر حوالے کے عکس کے نیچے ساتھ دروس کا متعلقہ صفحہ دیا اور دروس کے صفحات کے ساتھ حوالہ کے عکس کا صفحہ لکھ دیا ہے۔

۸) ''تذکرہ'' کے بعد سب سے پہلے ''سیرۃ المہدی'' کے حوالہ جات ہیں کیونکہ ختم نبوت کے مبلغ کے پاس قادیانیوں کی کتابوں میں سے اس کتاب کا ہونا کافی ہے اس کتاب میں قادیانی کے حالات بھی ہیں اس کے دعوے بھی اس کی تاریخ بھی اور اس کی خرافات بھی۔

۹) ''سیرۃ المہدی'' حصہ دوم کے صفحہ ۱۵۰ تا ۱۵۵ [جو اس کتاب کے صفحہ ۴۶۲ تا صفحہ ۴۶۷ میں ہیں] نہایت اہم ہیں ان میں مرزا قادیانی کے ضروری واقعات سن وار دیئے گئے ہیں قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کو یہ صفحات گویا حفظ ہونے چاہئیں صفحہ ۱۵۳ سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اپنی جماعت کا نام ''احمدی'' سنہ ۱۹۰۰ء میں رکھا ہے۔ اور ص ۱۵۵ میں مرزا بشیر احمد نے لاہوری اور قادیانی دونوں گروپوں کیلئے احمدی کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۱۰) حوالہ میں مطلوبہ عبارات کو ہم نے بریکٹ کے ساتھ نشان زد کیا ہے اگر عبارت دو صفحوں میں ہو تو پہلے صفحہ میں نیچے سے دوسرے میں اوپر سے بریکٹ کو کھولا ہے اور اگر تین صفحات میں ہو تو درمیان والے صفحہ میں اوپر نیچے دونوں طرف سے بریکٹ کھلی رکھی گئی ہے۔

۱۱) ہوسکتا ہے کہ کسی عبارت سے شبہہ ہو کہ قادیانی کی یہ بات سچی ہوگئی مثلاً اس نے کہا کہ میری شہرت ہوگی۔ اور شہرت ہوگئی۔ ان باتوں کی وجہ سے قطعاً پریشان نہ ہوں اپنے عقیدے کو بچائیں مجھے ایک ساتھی نے یہ بات کہی میں نے کہا شیطان جس کے مردود ہونے سے دوزخ میں

جانے تک کا قرآن میں ذکر ہے مگر مردود ہونے کے بعد اس نے جو پیشگوئیاں کیں اور ان کو الہام بھی نہیں کہا مثلاً یہ کہ اکثر لوگ اللہ کا شکر نہ کریں گے (الاعراف:۱۷) لوگ جانوروں کے کان کاٹیں گے (النساء:۱۱۹) بتاؤ یہ باتیں پوری ہوئیں یا نہیں، ان باتوں کا قرآن میں ذکر ہے کوئی کچی خبر بھی نہیں نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کی کوئی خبر سچی ہو جائے اس کو ایسا ہی مان لیں۔

۱۲) اگر قادیانی کی کوئی عبارت شریعت کے مطابق ہو معتقد نہ ہونا اس لئے کہ وہ ان کے خلاف حجت ہے جیسا کہ ہم دروس کے صفحہ ۵۲ میں لکھ چکے ہیں۔

۱۳) حوالہ جات کی ترتیب اور ٹائیٹل کے صفحات حسب ذیل ہیں:

[۱] ''تذکرہ'' برصفحہ ۳۹۵ [۲] ''سیرۃ المہدی'' حصہ اول برصفحہ ۴۰۱

[۳] ''سیرۃ المہدی'' حصہ دوم برصفحہ ۴۴۷ [۴] ''سیرۃ المہدی'' حصہ سوم برصفحہ ۴۶۸

[۵] روحانی خزائن ا برصفحہ ۴۸۹ [۶] روحانی خزائن ۳ برصفحہ ۵۰۰

[۷] روحانی خزائن ۵ برصفحہ ۵۱۸ [۸] روحانی خزائن ۱۱ برصفحہ ۵۲۱

[۹] روحانی خزائن ۱۳ برصفحہ ۵۲۷ [۱۰] روحانی خزائن ۱۴ برصفحہ ۵۳۰

[۱۱] روحانی خزائن ۱۵ برصفحہ ۵۳۴ [۱۲] روحانی خزائن ۱۶ برصفحہ ۵۳۸

[۱۳] روحانی خزائن ۱۷ برصفحہ ۵۴۳ [۱۴] روحانی خزائن ۱۸ برصفحہ ۵۵۶

☆ایک غلطی کا ازالہ برصفحہ ۵۵۷☆

[۱۵] روحانی خزائن ۱۹ برصفحہ ۵۷۷ [۱۶] روحانی خزائن ۲۰ برصفحہ ۵۹۰

[۱۷] روحانی خزائن ۲۱ برصفحہ ۶۰۲ [۱۸] روحانی خزائن ۲۲ برصفحہ ۶۱۱

[۱۹] روحانی خزائن ۲۳ برصفحہ ۶۱۷ [۲۰] مکمل تبلیغی پاکٹ بک برصفحہ ۶۲۰

[۲۱] الحق المبین برصفحہ ۶۲۶ [۲۲] الدلیل القوی برصفحہ ۶۳۰

[۲۳] بہاء اللہ وعصر جدید برصفحہ ۶۳۲ [۲۴] پارلیمنٹ میں قادیانی مقدمہ برصفحہ ۶۳۳

[۲۵] ائمہ تلبیس برصفحہ ۳۳۴ [۲۶] رئیس قادیاں برصفحہ ۳۳۵

﴿مرزا صاحب اپنے دعاوی میں دھوکا خوردہ تھے﴾

مرزا بشیر احمد نے لندن کے ایک اخبار کے بارے میں لکھا کہ اس نے مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد لکھا کہ مرزا صاحب اپنے دعاوی میں دھوکا خوردہ تھے [یعنی ان کو دھوکہ لگا ہوا تھا۔ راقم] دھوکا دینے والے ہرگز نہ تھے (سیرۃ المہدی ج ا ص ۲۸۲)

اگر یہ سچ ہے تو اس کی مثال ایسے ہے کہ کسی بیوقوف کو بچے تنگ کر رہے تھے اس نے بچوں کو دور کرنے کیلئے کہا کہ فلاں سخی شیرینی بانٹ رہا ہے بچے یہ سن کر اس سخی کے دروازے کی طرف بھاگے تو یہ بیوقوف بھی ان کے پیچھے بھاگنے لگا، لوگوں نے اُس سے پوچھا کہ تو کیوں جارہا ہے؟ تو نے تو جھوٹ بول کر بچوں کو بھیجا ہے تجھے تو معلوم ہے کہ وہاں کوئی شیرینی نہیں مل رہی تو وہ بیوقوف کہنے لگا کہ میں نے یہ سوچا کہ اتنے بچے جو جارہے ہیں تو کچھ تو مل ہی رہا ہوگا۔

مرزا صاحب کا بھی ایسا ہی حال تھا جب اس نے دعوؤں کا سلسلہ شروع کیا تو اس کو امید نہ تھی کہ اس سے اندھی عقیدت رکھنے والا بھی کوئی نکلے گا لیکن جب کچھ لوگ اس کے جال میں پھنس گئے اور اس کے ہر دعوے کی تصدیق کرنے لگے اس سے طفیل سے دعائیں کرنے لگے (سیرۃ المہدی ج۲ص۳۹) اس کے خاص ۳۱۳ مریدوں میں اپنا نام درج کرانے لگے (سیرۃ المہدی ج۳ص۱۲۸) قادیانی نے کہا کہ میرے پاس بیٹھنے والوں میں کچھ لوگ پیٹھ دیئے بیٹھے ہیں تو ایک مرید انتہائی فکر سے پوچھتا ہے کہ کیا میں تو ان میں نہیں ہوں (سیرۃ المہدی ج ۲ ص۸۲) جب مرید اس طرح ہاں میں ہاں ملانے لگے تو قادیانی نے اس بیوقوف کی طرح سمجھا کہ میں واقعی کچھ ہوں۔

جھوٹی تعریفیں بہت کچھ کروادیتی ہیں کہتے ہیں کہ ملا نصر الدین نے فروخت کرنے کیلئے دلال کو گھوڑا دیا اس نے لوگوں کے سامنے اس گھوڑے کی جو تعریفیں کیں تو ملا صاحب اتنے خوش ہوئے کہ دلال کو قیمت دے کر اپنا گھوڑا ہی خرید لیا۔ اللہ تعالیٰ ایسی بدفہمی سے بچائے آمین۔

﴿سیرۃ المہدی سے چند اور اشارات﴾

آتھم کا مباحثہ میں رجوع (۳/۲۱۶) [پھر پیشگوئی سے رجوع کیوں نہیں؟] احمدیت کے ذریعے نئے آسمان وزمین بنیں گے (۳/۷۸) مخالف کو مرتد کہنا (۱/۶۹،۷۰) [لاہوریوں کو مرتد نہ کہا] مرزا کا مناظرہ سے فرار (۲/۸۶،۸۷) ایک مرتد کی فوری اطاعت (۳/۱۶۴) مرزا کا باپ بے نماز (۱/۲۳۱) آواز میں سوز (۱/۲۴۷) [یہ بھی فتنہ تھا] ایک استاد حنفی ایک غیر مقلد ایک شیعہ (۱/۲۵۱) آتھم کو مارنے کا وظیفہ (۲/۷) قادیانی کو آپ ﷺ سے محبت ذراسی بات میں جوش (۲/۱۷) [کذب صریح] حضرت حسانؓ کو درباری شاعر کہا (۲/۲۳) بیٹیوں کا مہر زیادہ بہو کا کم (۲/۵۳) قادیانی کے زمانے میں رمضان سردی میں (۲/۸۵) یہ پھر بھی روزے نہ رکھتا تھا (۱/۱۶) آپ کو روتے نہیں پایا (۲/۱۰۵) [کس قدر محرومی؟] بیوی ہے عملاً مجرد ہوں (ج/ص ۱۱۰) [کیوں؟] پیشانی سے شعاع نکلتی (۲/۱۴۱) [کذب یا استدراج] اسلام کا درد بچپن کرتا (ج ۳/۲۹) لفظ تو کے ساتھ خطاب نہ کرتا (۳/۴۰) بڑی سورتیں یاد نہیں (۳/۴۴) سخاوت کا کیا کہنا (۳/۴۸) شیعہ پر تبصرہ (۳/۶۹) دیگر مذاہب قادیانیت کے آگے چوہڑوں کی طرح ہونگے (۳/۷۷) نصاری نے حیاۃ عیسیٰؑ کے سبب فتنہ برپا کیا (۳/۸۵) سجدے لمبے کرتا (۳/۹۳) [مگر اکابر سے دور] پیش دستی کر کے دشمن کو روکنا بھی دفاع ہے (۳/۹۶) [پھر جہاد کا انکار کیوں؟] منہ میں پان رکھ کر نماز (۳/۱۰۳) مرزا کے بعد بیٹا دکان چلائے گا (۳/۱۱۰) مسئلہ مولوی صاحب سے پوچھیں (۳/۱۱۲) [پھر نبوت کیسی؟] خدا سے ہمکلامی کا دعوی (۳/۱۱۴) بارش کیلئے دعا نہ کرتا تھا (۳/۱۱۵) [اللہ سے مانگنا نصیب نہیں] مریدوں کا رونا (۳/۱۱۶) [خارجیوں کی طرح اکابر سے منحرف] حج نہیں زکوۃ، اعتکاف، تسبیح نہیں (۳/۱۱۹) قادیانی عقائد (۳/ص ۱۲۹،۱۳۰) نماز بیوی کیساتھ (۳/۱۳۱) [نماز ہی میں چکر کیوں؟] مرزا سب فرقوں کا فیصلہ کرنے والا (۳/۱۷۰) [سب اسلامی فرقوں کو گمراہ کہنا خود بڑی گمراہی ہے] قادیانی ذوالقرنین (۳/۱۷۱) مرید نے بیوی کا زیور بیچ کر رقم قادیانی کو دی (۳/۲۰۷) گوشت ۵ پیسے سیر بکرا دو روپے کا (۳/۲۴۶) قادیانیت سے الگ تو اسلام سے الگ (۳/۲۴۹) سب نبیوں پر مراق کا الزام (ص ۳۰۴) علامہ اقبالؒ کا کردار (۳/۲۵۰) شربت کی جگہ تیل پلا دیا (۳/۲۵۹) علاج کیلئے مرغا ذبح کر کے سر پر باندھ دیا (۳/۲۷)

مرزائیوں سے گفتگو کے کچھ طریقے

نبی کریم ﷺ سیرۃ ،کلمہ طیبہ،اسلامی اعمال اورقبروحشر کی نصوص سے ختم نبوت کے دلائل اس قدر مضبوط اور عام فہم ہو گئے جن سے ہر شخص کو ختم نبوت کا عقیدہ سمجھ آجاتا ہے اور قادیانیوں کی ضلالت اور بے بسی کا پتہ چلتا ہے۔مرزائی اگرچہ زبان سے نبوت کو جاری کہیں لیکن عملی طور پر وہ مرزا کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔نیز نہ قادیانی نے اپنے بعد کسی نبی کی خبر نہ دی اور نہ قادیانی سے اس بارے میں پوچھا گیا بلکہ مرزائی مرزے کے بعد سلسلہ خلافت مانتے ہیں سلسلہ نبوت نہیں مانتے۔اس قسم کے دلائل آپ عوام کو سمجھائیں ان شاءاللہ کوئی منکر آپ کے سامنے نہیں ٹھہر سکے گا۔ذیل میں ان سے گفتگو کرنے کے کچھ طریقے قدرے وضاحت کے ساتھ کتاب ''اسلامی عقائد''،''شواہدِ ختم نبوت''اور''آیات ختم نبوت'' سے دیئے جاتے ہیں:

دعویٰ نبوت پر گفتگو کرنے کا آسان طریقہ:

اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مرزائی سے کہا جائے کہ تیرے نزدیک نبوت جاری ہے تو بتا کہ اگر میں نبی ہونے کا دعویٰ کروں تو مجھے نبی مانے گا یا نہ مانے گا اگر تو مجھے نبی نہیں مانتا تو کس دلیل سے؟ جس دلیل سے تو میرے نبی ہونے کا انکار کرے گا اسی دلیل سے قادیانی کا نبی نہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور اگر تو مجھے نبی مانے گا تو میری بات کی تصدیق ضروری ہے اور میری بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر تھا اور دعویٰ نبوت میں سراسر جھوٹا انسان تھا۔

مزید وضاحت:

دو چار صحیح العقیدہ مسلمانوں کو اپنے ساتھ تیار کرو کہ جب میں قادیانی کے سامنے کہوں اگر میں نبوت کا دعویٰ کروں مجھ پر ایمان لاؤ گے یا نہیں تو یہ مسلمان فوری طور پر کہہ دیں کہ ہم تجھے قطعاً خدا کا نبی نہ مانیں گے کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔
اس کے بعد ان مسلمانوں کو ساتھ لے کر قادیانی کے پاس جائیں اگر وہ اجراء نبوت پر

بات کرنا چاہے تو ان مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہیں میرا کردار میرے اخلاق آپ کے سامنے ہیں میں نے نہ کسی کا حق دبایا ہے نہ کسی کا برا کیا ہے اور نہ میری عادت جھوٹ بولنے کی ہے اب بتاؤ اگر میں تم سے کہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے نبی بنایا ہے کیا تم میری بات مان لو گے؟ وہ مسلمان کہیں ہم تیری پہلی باتوں کو مانتے ہیں لیکن اگر تو نبوت کا دعوی کرے تو ہم تیری بات ہرگز تسلیم نہ کریں گے ہم تجھ کو جھوٹا بھی کہیں گے اور کافر بھی۔

اس کے بعد مرزائی کو مخاطب کر کے کہیں کہ تو تو نبوت کو جاری مانتا ہے بتا اگر میں نبوت کا دعوی کروں تو تو مجھے نبی مانے گا یا نہیں۔ اگر وہ کہے میں تجھے نبی مانوں گا تو کہو پھر میری اگلی بات بھی سن، میرا دعوی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا انسان ہے اور اس کو نبی ماننے والا قادیانی بدترین کافر ہے اور اگر میرے دعوی کو نہ مانے تو اس کی وجہ بیان کر۔ میرا کردار تو مرزا غلام احمد قادیانی سے بہت اچھا ہے۔ اس کو تم نے نبی مانا اور اس سے اچھے کردار والے کو نبی ماننے سے انکار کرتے ہو۔

یہ بھی یاد رہے کہ ہر مدعی نبوت کو اگر مان لیا جائے تو دین بچوں کا کھلونا بن جائے گا جس کا دل چاہے گا نبوت کا دعوی کرے گا جس کا دل چاہے گا مجدد ہونے کا مدعی ہوگا۔ اللہ کی مہربانی سے مسلمانوں کا عقیدہ نہایت صاف ستھرا اور اس قسم کی خرافات سے پاک ہے۔

<u>دعویٰ مسیحیت پر گفتگو کرنے کا آسان طریقہ:</u>

مرزائی کہتے ہیں کہ جس عیسی علیہ السلام کی آمد کا احادیث میں ذکر ہے اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اس موضوع پر قادیانیوں سے بات کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان جس کا نام عیسی نہ ہو اور اس کی والدہ کا نام مریم نہ ہو۔ وہ مرزائی سے بات کرنے کے لئے آگے بڑھے اس سے پہلے کسی مسلمان کو ساتھ ملائے کہ اگر میں عیسی ہونے کا دعوی کروں تو تو کہے گا کہ ہم تجھے عیسی نہیں مانیں گے کیونکہ اور باتیں اپنی جگہ تیرا نام عیسی نہیں تیری والدہ کا نام مریم نہیں مسلمانوں کو پہلے سے تیار کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس موقعہ پر ان کا ایمان بچا رہے

شک میں نہ پڑ جائے اس کے بعد مرزائی کے پاس جائیں اگر وہ حیات عیسی پر بات کرنا چاہے تو اس کو کہو کہ اصل مدعی تو تیرا یہ ہے کہ قادیانی ہی مسیح موعود ہے اس پر بات کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد مسلمان کو مخاطب کر کے کہے بتا کہ اگر میں دعوی کروں کہ جس عیسی بن مریم کے نزول کا احادیث میں ذکر ہے وہ میں ہوں تو کیا تو میری بات مان لے گا؟ وہ مسلمان زور شور سے کہے کہ ہم تجھے عیسی بن مریم نہ مانیں گے۔ پھر اس سے کہیں اس کی کیا وجہ ہے وہ کہے اور وجوہات تو اپنی جگہ پہلی بات تو یہ ہے کہ نہ تیرا نام عیسی ہے نہ تیری ماں کا نام مریم ہے نہ تو بغیر باپ کے پیدا ہوا ہے تو اپنے آپ کو کس منہ سے عیسی بن مریم کہتا ہے؟

اس کے بعد مرزائی کو مخاطب کر کے کہیں کہ تو بتا اگر میں عیسی بن مریم ہونے کا دعوی کروں تو مانے گا یا نہ مانے گا جبکہ نہ میرا نام عیسی نہ میری والدہ کا نام مریم۔ اگر تو مجھے عیسی بن مریم نہیں مانتا تو قادیانی کو کیوں مان لیا اس کا نام بھی تو عیسی نہ تھا اس کی ماں کا نام مریم نہ تھا اس کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا (رئیس قادیان ج ا ص ۱۳) مرزا قادیانی بغیر باپ کے پیدا نہ ہوا اس کے باپ کا نام غلام مرتضی تھا (رئیس قادیان ج ا ص ۱۰)

اگر قادیانی کہے میں تجھے عیسی بن مریم مان لوں گا تو اسے کہو کہ مجھے عیسی بن مریم ماننے کی صورت میں قادیانی کا عیسی بن مریم ہونا بالکل غلط ہو جائے گا اس لئے اپنے ایمان کی تجدید کر دوبارہ سے کلمہ پڑھ۔ عیسی بن مریم نہ میں ہوں اور نہ مرزا قادیانی عیسی بن مریم تھا۔ (اسلامی عقائد ص ۹۱ تا ۹۴، آیات ختم نبوت ص ۱۵۳ تا ۱۵۶)

يُؤْخَذُ الْمَرْءُ بِاِقْرَارِهٖ: [آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے]

مرزا قادیانی برملا کہتا تھا کہ میں مثیل عیسی علیہ السلام ہوں اور براہین احمدیہ در روحانی ج ا ص ۵۹۳ میں لکھا کہ میری فطرت ان سے اتنی مشابہت رکھتی ہے کہ فرق کرنا مشکل ہے دوسری طرف اس نے حضرت عیسی علیہ السلام کی انتہائی توہین کی ہے عیسی علیہ السلام کے بارے میں ہم تو وہی عقائد رکھیں گے جو قرآن وحدیث میں بتائے گئے البتہ قادیانی کے اپنے اقرار سے ان

اوصاف کو قادیانی کیلئے مان لیں، اور جو الزامات اس کے حضرت مریم پر لگائے وہ شاید قادیانی کی والدہ کے ہوں اس لئے اگر ایسا کریں تو یقیناً بجا ہے کہ ان گستاخانہ جملوں میں حضرت عیسی علیہ السلام کی جگہ مرزا قادیانی کا نام لکھ دیا جائے ذیل میں چند جملوں کو نقل کیا جاتا ہے آپ خالی جگہ میں عیسی علیہ السلام کے بجائے مرزا قادیانی کا نام لکھ دیں۔

............کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور تین نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا (ضمیمہ انجام آتھم در روحانی خزائن جلد ۱۱ص ۲۹۱)

.... کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی (ضمیمہ انجام آتھم در روحانی خزائن ۲۸۹)

ہم ایسے [یعنی............جیسے] ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم در روحانی خزائن ج ۱۱ص ۲۹۳)

<u>مرزا کے دعویٰ مجددیت پر گفتگو کا طریقہ:</u>

جو شخص مرزا کے مجدد ہونے کا دعویٰ کرے اس سے کہو کہ سو سال کے بعد نیا مجدد آیا کرتا ہے اور قادیانی کو مرے سو سال سے زیادہ گزر چکے ہیں اب اس کے مجدد ہونے پر بحث بیکار ہے دوسری بات یہ ہے کہ انسان پہلے مسلمان ہوگا پھر مجدد اور قادیانی تو سرے سے مسلمان ہی نہ تھا مجدد کیسے؟

تیسری بات یہ ہے کہ قادیانی کو مجدد نہ ماننے والے پر تم کوئی فتویٰ نہیں لگا سکتے نہ کافر کہہ سکتے ہو نہ فاسق دوسری طرف ساری امت قادیانی کو کافر کہتی ہے اور جو کافر ہو وہ مجدد نہیں ہو سکتا پہلے قادیانی کا ایمان تو ثابت کرو پھر دیکھیں گے کہ مجدد تھا یا کہ نہیں۔

مرزائیوں کی کتاب "مکمل تبلیغی پاکٹ بک" کے آخر میں لاہوریوں کے جواب میں جو لکھا ہے اور ہم نے اس کتاب کے صفحہ ۶۲۴، ۶۲۵ میں اس سے دو سوالوں کا عکس بھی دیا ہے وہ

بھی لاہوریوں کے خلاف پیش کئے جاسکتے ہیں۔فرق یہ ہوگا کہ خادم مرزائی نے یہ سوالات قادیانی کو نبی ثابت کرنے کیلئے کئے اور ہم ان سے قادیانیوں اور لاہوریوں دونوں کے کفر کو ثابت کریں گے۔

نیز قادیانی کی کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' بھی ہر طرح لاہوریوں کے خلاف حجت ہے ،کیاان کوایسا شخص ہی مجدد ملا جو کھلم کھلا نبوت کا مدعی ہے۔

قادیانی کہتے ہیں اچھا آپ بتائیں چودھویں صدی کا مجدد کون ہے؟ان کو کہو کوئی بھی ہو مگر قادیانی نہیں اور جو بھی ہوگا وہ قادیانی کو کافر کہنے والا ہی ہوگا قادیانی کے عقائد کو جاننے کے بعد قادیانی کی تکفیر میں کوتاہی کرنے والا ہرگز مجدد نہیں ہوسکتا۔

﴿کلمۃ الاختتام﴾

راقم الحروف کا خیال تھا کہ اس کتاب کی تبییض رمضان المبارک کے مہینے میں مکمل ہوجائے گی اور ۲۰۰ صفحات کے لگ بھگ صفحات ہوں گے لیکن اللہ کے فضل وکرم سے وقت تو زیادہ لگا لیکن بہت سے نئے اور نہایت قیمتی مضامین شامل ہوگئے اور حوالوں کے عکس بھی آگئے اور آج بروز سوموار ۲۹ ذی الحجۃ مطابق ۶/دسمبر قبل از فجر چار بج کر ۴۵ منٹ پر اس کتاب سے فراغت حاصل ہوئی۔اللہ تعالیٰ اس کو شرف قبولیت سے نوازے مسلمانوں کیلئے نافع بنائے۔اگر کسی کو اس سے فائدہ ہوتو وہ اس عاجز کو نیز اس کے معاونین ومتعلقین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھ لے تو بڑی ہی مہربانی ہوگی۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فقط

بندہ محمد سیف الرحمٰن قاسم عفی عنہ

جامعة الطيبات للبنات الصالحات گوجرانولہ